مُحَمَّد جَمَالُ الدِّین خَان قَادِرِی
Mobile No. +917860520899
اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
۹۲ خطبات کا حسین گلدستہ
بنام
انوار البیان
جلد دوم
پانچواں مہینہ : جمادی الاوّل
تالیف
نمونۂ اسلاف عطائے خواجہ حضرت علامہ مولانا مفتی
انوار احمد قادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ
امام احمد رضا اکیڈمی
صالح نگر، رامپور روڈ، بریلی شریف (انڈیا) یوپی

اجمالی فہرست (جلد دوم)

(۵) جمادی الاولیٰ

(۶) جمادی الآخرہ

(۷) رجب شریف

(۸) شعبان المعظم

﴿۵﴾

جُمادی الاولیٰ

پہلا جمعہ .... پہلا بیان
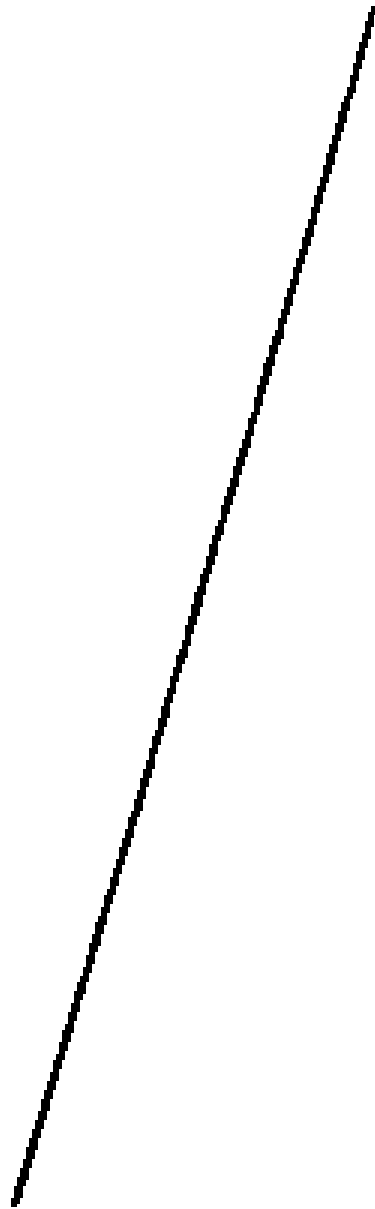
درود وسلام کے فضائل وبرکات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِهٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ وَشُهَدَاءِ مَحَبَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ لَاسِیَّمَا عَلٰی اِبْنِهِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ وَابْنِهِ الْخَوَاجَهِ الْاَعْظَمِ الْاَجْمِیْرِیِّ وَشَهِیْدِ مَحَبَّتِهِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ رَضَا الْبَرَیْلَوِیِّ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (پ۲۲،ع۴)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

بے شک وشبہ رحمت والے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں جن کو مکمل بیان کرنا ناممکن ہے۔

درود وسلام کے فضائل ومحامد پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور علمائے کرام اکثر بیان کرتے رہتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک یہ مبارک سلسلہ جاری وساری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا بے حساب احسان وکرم ہے کہ اس

نے محض اپنے فضل خاص سے مجھ جیسے ناکارہ بے علم کو اپنے محبوب معظم، حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ محبوبیت میں درود و سلام کے مقدس عنوان پر چند اوراق لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

درود و سلام کی فضیلت و عظمت کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جتنی عبادتیں اور ذکر و اذکار ہیں وہ سب کے سب سرکار مدینہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت ہیں اور درود شریف رب تعالیٰ کی سنت ہے۔

اے ایمان والو! ہمیشہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے رہنا چاہئے۔ اس میں کوتاہی ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ یوں بھی سرکار عالم، مختار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ شکم والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دنیا میں جلوہ بار ہوتے ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دعا جاری تھی۔

رَبِّ هَبْ لِيْ أُمَّتِيْ۔ اے رب! میری امت میرے حوالے فرما۔

رب ھب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

پہلے سجدہ پہ روز ازل سے درود
یادگاری امت پہ لاکھوں سلام

شب معراج سفر پر روانگی کے وقت امام الانبیاء، رحمت عاصیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی عاصی، سیہ کار، گنہگار امت کو یاد فرما کر غمگین ہوئے۔ آبدیدہ ہوئے، چشمان کرم سے آنسو چھلکنے لگے۔ امام عشق و محبت، سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہادیے ہیں

اور دیدار ذات باری تعالیٰ کے وقت اور خصوصی انعام و اکرام کی ساعت میں بھی گنہگار سیہ کار امت کو یاد فرمایا۔ عمر بھر خطاکار، گنہگار، سیہ کار امت کے لئے غمگین رہے۔ لہٰذا محبت و عقیدت کا یہی تقاضہ ہے کہ ہم ایمان والوں کو، جان ایمان، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی یاد اور درود و سلام سے کبھی غفلت نہیں کرنا چاہئے۔

امام اہلسنت، سراپا عشق رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام ایمان والوں سے محبت بھرا پیغام دیتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

اے ایمان والو! ہم غور کریں کہ پیارے پیارے رحمت والے آقا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر کتنے احسانات ہیں مگر یہ کب ممکن ہے کہ ہم غلام ابن غلام ان کا شکریہ ادا کرسکیں، بس اتنا ہی کیا کریں کہ ان کا ذکر کریں، ان کی یاد منائیں اور ان پر درود وسلام کے تحفے بھیجا کریں۔

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
دل تم پہ فدا، جانِ حسن تم پہ فدا ہو

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کافی احکام صادر فرمائے۔ مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ مگر کسی میں یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں، ہمارے فرشتے بھی کرتے ہیں اور ایمان والو! تم بھی کیا کرو۔ صرف درود شریف کے لئے ہی ایسا فرمایا گیا ہے، اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کیوں کہ کوئی کام بھی ایسا نہیں جو خدا کا بھی ہو اور بندے کا بھی، یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کے کام نہیں کرسکتے اور اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں سے بے نیاز ہے۔

مگر کوئی کام ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کا بھی ہو۔ ملائکہ بھی کرتے ہوں، اور ایمان والوں کو بھی اس کے کرنے کا حکم دیا گیا ہو، وہ صرف اور صرف پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ یہ شان و شوکت، عظمت و بزرگی ہے۔ سلطان مدینہ، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کہ خود خدائے تعالیٰ، خلاق دو عالم، اپنے حبیب مختار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔ اور ایمان والوں کو بھی درود کا حکم دیتا ہے۔

اے ایمان والو! آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ مصر میں جمال یوسف، حسن یوسف علیہ السلام کی شہرت کا یہ عالم تھا کہ جب مصر کی عورتوں نے حسن یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو دیکھتی رہ گئیں اور محویت دیدار کے کیف وسرور میں ان کی انگلیاں کٹ گئیں، خبر نہ ہوئی۔ یہ تھا حسن یوسف علیہ السلام کا جلوہ۔

مگر جب عرب کے مردوں نے حسن مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جلووں کا نظارہ کیا تو مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ کے نعرۂ جاں فزا کے جلووں سے سرشار ہوکر پکار اٹھے۔ یعنی جس نے مصطفیٰ کو دیکھا اس نے خدا کو دیکھا۔

اوران کے زبانوں پر یہ ترانہ تھا۔ اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایسے عاشق و دیوانے ہوئے کہ صرف دیکھتے ہی دیکھتے نہ رہ گئے بلکہ دعوت محبت پر اپنے اہل وعیال اور وطن عزیز کو قربان کردیا اور پھر بھی محبت آواز دیتی رہی تو عشق کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محبوب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وجود کو مٹا ڈالا جس کے شاہد آج بھی بدرو اُحد اور کربلا کے میدان ہیں۔

یہ ہے جمال مصطفےٰ اور حسن مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جلوہ۔

حضرات! وہاں مصر کی عورتیں تھیں، یہاں عرب کے مرد ہیں۔ وہاں عورتوں کی انگلیاں، اضطراراً، بے خودی میں کٹیں، اور یہاں اختیاراً جان بوجھ کر سر کٹائے جارہے ہیں، عاشق رسول، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوب فرماتے ہیں:

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں

سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

حضرات! حسن یوسف علیہ السلام پر مخلوق فریفتہ اور شیدا تھی، لیکن حسن مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چمک دمک اور جلوہ افشانی کا یہ عالم ہے کہ خود خالق ومالک طالب دیدار ہے۔

ایسا تجھے خالق نے طرحدار بنایا

یوسف کو تیرا طالب دیدار بنایا

اللہ بھی طالب ہے تیرا جن و بشر بھی

ہے عرش ترا طلہ بھی اللہ کا گھر بھی

چہرہ ہے تیرا آئینہ حسن الٰہی

دیکھے تیرا جلوہ تڑپ جائے نظر بھی

اور اگر کوئی سوالی کسی کے دروازہ پر مانگنے جاتا ہے تو گھر والوں کے لئے مال واولاد کے حق میں دعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے۔ گلی کے بچے زندہ رہیں، مال و دولت سلامت رہے، گھر آباد رہے وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ دعائیں مالک مکان سنتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ یہ بڑا باادب و مہذب سوالی ہے۔ بھیک مانگنا چاہتا ہے مگر ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے۔ خوش ہو کر جھولی میں کچھ نہ کچھ ڈال دیتا ہے مگر یہاں اللہ تعالیٰ حکم دے رہا ہے۔ اے ایمان والو! جب تم ہمارے یہاں کچھ مانگنے آؤ تو ہم تو اولاد سے پاک ہیں، مگر ہمارا ایک پیارا محبوب ہے، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اس حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیتے ہوئے، اس کے اہل بیت اور اس کے صحابہ کی بھلائی مانگتے ہوئے ان کو دعائیں دیتے ہوئے آؤ تو جن رحمتوں، برکتوں کی ان پر بارش ہو رہی ہے ان کا تم پر بھی چھینٹا ڈال دیا جائے گا۔ درود شریف پڑھنا دراصل اپنے خالق و مالک کی بارگاہ سے مانگنے کی ایک اعلیٰ ترکیب ہے۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا، تجھے حمد ہے خدایا

اے رحمٰن و رحیم میرے بندہ نواز، پروردگار مولیٰ، ہم سراپا جرم و خطا انسانوں کی گناہ آلود زبان اس لائق کہاں، جو تیرے پیارے حبیب و محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے لائق درود و سلام پیش کرسکیں، لہٰذا تو محض اپنے لطف عمیم سے اس گنہگار فقیر قادری اور سارے ایمان والوں کی جانب سے بے شمار درود اور لا محدود سلام نازل فرما۔ اس سلطان عالم مختار دو عالم شاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جس کے دست پاک میں تمام خزانوں کی چابیاں ہیں۔

اس حبیب معظم، محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جس پر خود خدا اور فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس سلطان مدینہ پر آسمانوں میں جس کا نام احمد اور زمین پر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

اے میرے اللہ تعالیٰ! خطا کاروں، مجرموں پر فضل و کرم کی بارش برسانے والے رحمٰن و رحیم، ستار و غفار مولیٰ اس شہنشاہ مدینہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ جس کے آستانے پر تیرے رحم و کرم کی بھیک بٹتی ہے۔

اس شہنشاہ دو عالم کا صدقہ جس کی سلامی کے لئے صبح و شام لاکھوں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

اس جامع و کامل نبی رحمت کا صدقہ جس میں صفوۃ آدم، استقامت نوح، خلت ابراہیم، صبرت عزیر، لطافت ہود، حسن یوسف، صبر ایوب، حکمت داؤد، سطوت سلیمان، امامت ہارون، دم عیسیٰ، ید بیضا وغیرہ تمام اوصاف موجود، علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

خدا نے ایک محمد میں دے دیا سب کچھ
کریم کا کرم بے حساب کیا کہنا

اس رسول معظم، حبیب مکرم کا صدقہ جن کے توسل سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

اس نبی محتشم کا صدقہ جن کے طفیل ہی ہر توبہ، تمام دعائیں، عبادتیں، ریاضتیں، مجاہدات قبول ہوئے، ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

اے ایمان والو! محفل میلاد شریف میں ذکرِ ولادت کے وقت یا کسی بھی وقت کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا سونے کی حالت میں یا چلنے کی حالت میں حضور پرنور سرکار مدینہ، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنا باعث رحمت و برکت ہے، مگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں زیادہ ادب ہے اور اس مقدس فعل کو شرک و بدعت کہنا کھلی گمراہی اور جہالت ہے۔

صلوٰۃ وسلام کا ثبوت قرآن مجید سے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ (پ۲۲، ع۴)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو دو کام کرنے کا حکم دیا ہے ایک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا دوسرے سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سن کر قلب مومن میں خوشی پیدا ہوتی ہے۔ اور ایمان کی روشنی سے جن کے دل منور و مجلیٰ ہیں انہوں نے اپنے آقا و مولیٰ، سلطان مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کرم میں درود و سلام کا تحفہ کل بھی پیش کیا اور آج بھی پیش کرتے ہیں اور یہ مبارک طریقہ قیامت تک بلکہ قبر و محشر میں بھی جاری رہے گا۔

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ و السلام

اور جن کے قلوب ایمان کی روشنی سے خالی ہیں اور جن کے دلوں میں محبت شاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چراغ بجھا ہوا ہے وہی لوگ صلاۃ وسلام کو بدعت کہتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام کی مجلس سے بھاگتے ہیں اور پڑھنے والوں کی مخالفت بھی کرتے ہیں۔ اور کمال تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک بھیجنے میں تاکید نہیں فرمائی اور سلام کے بھیجنے پر تاکید فرمادی کہ سلام ضرور پڑھنا۔

اے ایمان والو! غور فرمائیں اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے پر تاکید کیوں فرمائی؟ کہ سلام ضرور پڑھنا خوب خوب پڑھنا دراصل بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا یہ بھی جانتا ہے کہ سلام کے منکر اور سلام پڑھنے والوں کو اس مقدس فعل سے روکنے والے ہوں گے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو سلام کا حکم بھی دیا اور تاکید

بھی فرمادی کہ میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والو! انکار کرنے والے سلام سے انکار کر کے نافرمان ہو جائیں گے اور پھر ان کا حشر بھی سب سے بڑے نافرمان شیطان کے ساتھ ہوگا۔ لیکن تم ایمان والو! سلام ضرور پڑھنا، بار بار پڑھنا اور فرمانبردار، وفادار ہونے کا ثبوت دینا اس لئے کہ جو فرمانبردار ہوگا، پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کا تو ایسے خوش نصیب کا حشر بھی فرمانبرداروں، وفاداروں کے امام و پیشوا صدیق و عمر، عثمان و حیدر، حسن و حسین، غوث و خواجہ، رضا و مصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ہوگا۔

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

اے ایمان والو! برکت و رحمت اور حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربت کے حصول کے لئے درود و سلام سے بہتر کوئی عمل ہی نہیں ہے۔

درود و سلام کی رحمتیں

(۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ۝

(۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (مسلم شریف [illegible])

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّ رُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ۝

(۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہوتے ہیں۔

(نسائی شریف [illegible])

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ صَلٰوۃً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ کَتَبَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحٰی عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ ٥

(۳) یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرا امتی مجھ پر ایک مرتبہ خلوص دل سے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور درود شریف کی برکت سے دس درجے بلند فرماتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹاتا ہے۔ (نسائی شریف ج۱ ص۱۴۵، کنز العمال ج۱ ص۲۲۹)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(۴) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً ٥

(۴) یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھے گا۔ (ترمذی شریف ج۱ ص۶۴، مشکوٰۃ شریف ص۸۶)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! مذکورہ احادیث کریمہ سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ درود شریف کا پڑھنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کرم میں کتنا مقبول عمل ہے اللہ تعالیٰ درود پڑھنے والوں کو کتنی نیکیاں عطا فرماتا ہے اور کتنے درجے بلند فرماتا ہے اور سب سے خوشی کی بات تو یہ ہے کہ قیامت کے دن وہی لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب ہوں گے اور بزم محشر کے دولہا آمنہ کے لعل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قریب ہونے کا نسخہ بھی بتا دیا کہ جو میرا غلام جتنا زیادہ درود پڑھے گا اتنا ہی زیادہ مجھ سے قریب ہوگا لہٰذا ایمان والو! خوشی مناؤ اور اپنی قسمت پر ناز کرو کہ جس پیارے رسول، محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر خود اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اسی پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہم سیہ کاروں گنہگاروں کو بھی درود و سلام بھیجنے کی سعادت عطا فرماتا ہے۔ اب وہی شخص درود بھیجے گا جسے قیامت کے روز حبیب عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربت درکار ہو۔

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینت عرش معلیٰ الصلوٰۃ والسلام

(۵) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ٥

(۵) یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، ص۸۶)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! اس حدیث شریف میں ہمارے سرکار رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو بخیل و کنجوس فرمایا ہے جو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک سنے اور درود شریف کا نذرانہ پیش نہ کرے اور محبت کا بھی یہی تقاضہ ہے کہ جب ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنے یا نام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنے تو بخیلی کا مظاہرہ نہ کرے بلکہ فرط محبت سے عشق و الفت کے انداز میں خوب خوب درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچی غلام ہونے کا ثبوت دے۔

مومنو! پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

حدیث شریف: اَلسَّخِيُّ حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَوْ كَانَ فَاسِقًا اَلْبَخِيْلُ عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَوْ كَانَ زَاهِدًا ٥
یعنی سخی اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اگرچہ گنہگار ہو بخیل اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اگرچہ عبادت گزار ہو۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(۶) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَلنِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ ٥

(۶) یعنی حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

آپ پر میں بہت درود شریف پڑھتا ہوں تو کتنا درود شریف پڑھنا مقرر کرلوں تو سرکار مدینہ نے فرمایا جتنا چاہو۔ اگر بڑھادو تو تمہارے لئے اچھا ہے میں نے کہا آدھا فرمایا جتنا چاہو اگر بڑھادو تو تمہارے لئے اچھا ہے، میں نے کہا دو تہائی فرمایا جتنا چاہو، اگر بڑھادو تو تمہارے لئے اچھا ہے۔ میں نے کہا کہ ہر وقت درود شریف پڑھوں گا فرمایا کہ جب تو تمہارے غموں کو کفایت کرے گا اور تمہارے گناہ مٹادے گا۔ (ترمذی شریف۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۸۶)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

اے ایمان والو! حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رحمت عالم کے وہ صحابی ہیں جو صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک، رات بھر، دن بھر، غرض یہ کہ ہر وقت اوراد و وظائف اور دعاؤں میں مشغول رہا کرتے تھے ایک دن رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کرم میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ہر وقت اوراد و وظائف اور دعاؤں میں مصروف رہنا یہ میری زندگی کا معمول ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میرے لئے وقت مقرر فرمادیں کہ کتنے وقت اوراد و وظائف میں مشغول رہوں اور کتنے وقت دعائیں مانگوں اور کتنے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم پر درود شریف پڑھوں؟ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم اجازت دیں تو تین حصہ وقت میں اوراد و وظائف پڑھا کروں اور ایک حصہ وقت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم پر درود شریف کا تحفہ پیش کیا کروں۔ تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری مرضی، اگر زیادہ درود پڑھوگے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ تو صحابی نے عرض کیا کہ آدھا وقت درود شریف کے لئے متعین کرلوں تو حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے اختیار ہے اگر زیادہ درود شریف پڑھوگے تو اور بہتر ہوگا صحابی نے عرض کیا کہ تمام وقت کا تین حصہ درود شریف کے لئے مقرر کرلوں تو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں اختیار ہے اگر زیادہ پڑھوگے تو تمہارے لئے بہتر پھر تو صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم صبح سے شام تک، شام سے صبح تک رات ہو یا دن، فرائض و واجبات کے بعد ہر وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم کی بارگاہ کرم میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنا، میں اپنی عادت بنالوں گا۔ صحابی کے اس انداز غلامی پر سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دریائے رحمت جوش میں آئی ارشاد فرمایا اگر تم ہر وقت اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھوگے تو تمام غموں سے امن و سکون ملے گا راحت و عافیت ملے گی اور درود شریف کا یہ مقدس عمل تمام گناہوں کو مٹانے کے لئے کافی ہوگا۔

کیوں کہوں بے کس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں

تم ہو اور میں تم پہ فدا تم پہ کروروں درود

(٧) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ؀

(٧) بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور آپ کے چہرۂ انور پر خوشی تھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک میرے پاس جبرئیل آئے عرض کیا بے شک آپ کا رب فرماتا ہے اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کا امتی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں اور آپ کا امتی آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے مگر میں اس پر دس سلام بھیجوں۔
(سنن الدارمی ج ٢، ص ٤٠٨، سنن نسائی ج ١، ص ١٤٣)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود

ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! اس حدیث شریف کو بار بار پڑھیے اور اپنے مقدر پر ناز کیجئے کہ جو غلام اپنے پیارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس خوش نصیب پر رحمت کی بارش برسائے اور جو سعید امتی اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس سعادتمند غلام پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔ کتنے خوش نصیب اور بلند قسمت ہیں وہ لوگ جو نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود و سلام بھیج کر رحمت و سلامتی سے اپنے دامن کو بھر رہے ہیں۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود

ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! اس حدیث شریف سے دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب، مصطفیٰ کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مرضی وخوشی چاہتا ہے ان بدعقیدہ وہابیوں، دیوبندیوں، جملغیوں کے لئے عبرت ونصیحت کا مقام ہے جو دامن رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو چھوڑ کر خدائے تعالیٰ کو خوش وراضی کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے بُرے عقیدے والوں کو توبہ کی توفیق عطا فرما کر دولت ایمان سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے دشمن تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اے ایمان والو! اپنی قسمت پر ناز کرو کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سیہ کاروں، گنہگاروں کو اپنا شان والا، پیارا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عطا فرمایا حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تمام مخلوق، نبی ہوں یا امتی ہو رسول ہوں یا ان کے فرمانبردار سب کے سب میری رضا تلاش کرتے ہیں اور اے پیارے محبوب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں تمہاری رضا چاہتا ہوں، امام اہلسنت، سراپا عشق ومحبت، سرکار اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کیا خوب فرماتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

(۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰى الدَّرَجَةَ قَالَ اٰمِيْن ثُمَّ ارْتَقٰى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقٰى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ ○

(۸) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حاضر ہو جاؤ تو ہم حاضر ہو گئے۔ تو آپ منبر مبارک کی پہلی سیڑھی پر چڑھے اور آمین فرمایا پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے تو آمین کہا پھر تیسری سیڑھی پر چڑھے تو آمین کہا، پس جب آپ (خطبہ سے) فارغ ہو کر منبر سے اترے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آج ہم نے آپ سے وہ بات سنی جو پہلے ہم نہ سنتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ جبرئیل آگئے میرے منبر پر چڑھنے کے وقت تو انہوں نے کہا جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور بخشا نہ جائے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو تو میں نے آمین کہا۔ پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل نے کہا جس کے سامنے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والک وسلم) کا ذکر کیا جائے تو

وہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم) پر درود شریف نہ پڑھے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو۔ تو میں نے کہا آمین، پھر جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل نے کہا جو شخص والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کا بڑھاپا پایا اور جنت کا مستحق نہ ہو سکا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو تو میں نے کہا، آمین۔ (المستدرک علی الصحیحین، ج۴، ص۱۷۰)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! اس حدیث شریف میں ایسے تین افراد کا ذکر کیا گیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے رحمت و برکت والی ساعتیں مرحمت فرمائیں تاکہ ان کے ذریعہ وہ جنت کے مستحق بن جائیں۔ مگر ایسے برکت و رحمت والے اوقات کو غفلت میں گذار کر جنت سے دور اور دوزخ سے قریب ہو گئے اور وہ تین قسم کے محروم لوگ وہ ہیں۔ (۱) جو رمضان شریف کا مہینہ پایا اور اس کا احترام نہ کیا اور جنت کا حقدار نہ بن سکا۔ (۲) جس نے ماں باپ کی ضعیفی کا زمانہ پایا اور ان کی خدمت و فرمانبرداری کر کے انہیں راضی و خوش کر کے جنت کا مستحق نہ ہو سکا اور (۳) جس نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک سنا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا۔ ان تین قسم کے لوگوں کے لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ! یہ تینوں قسم کے لوگ تیری رحمت سے دور ہو جائیں تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آمین فرما کر قبولیت کی سند عطا فرما دی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ دعا کرنے والے فرشتوں کے سردار اور آمین کہنے والے نبیوں، رسولوں بلکہ کل کائنات کے سردار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اب دعا کے رد اور نامقبول ہونے کا سوال ہی کیا ہے۔ اس لئے تمام ایمان والے اگر یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان سے دور نہ ہو اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی دعا ان پر صادق نہ ہو تو رمضان المبارک کا پورا پورا احترام کریں اور ماں باپ کی خوب خدمت و اطاعت کریں اور جب بھی سرکار مدینہ، رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک سنیں۔ تو عقیدت و محبت سے بارگاہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں درود و سلام کا تحفہ پیش کریں۔

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینت عرش معلی الصلوٰۃ والسلام

مومنوں پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

(۹) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ ۔

(۹) یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر گشت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ (دارمی شریف، ج ۲، ص ۳۰۰، مشکوٰۃ ص ۸۶)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! ان فرشتوں کی یہی ذمہ داری ہے کہ وہ امتی کا درود و سلام سرکار مدینہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت تک پہنچائیں کوئی بدعقیدہ وہابی، دیوبندی، تبلیغی یہ نہ سمجھ لے کہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فرشتوں کے محتاج ہیں فرشتے پہنچائیں گے تب ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم ہوگا ورنہ نہیں۔ بات در حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے بنفس نفیس امت کا درود سنتے بھی ہیں اور درود پڑھنے والے اس امتی کو دیکھتے اور پہچانتے بھی ہیں، چاہے امتی قریب ہو کہ بعید ہو۔ اور ایک مقصد یہ بھی ہے کہ فرشتہ کہتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم فلاں کے بیٹے فلاں نے اتنی بار آپ کی خدمت اقدس میں درود پیش کیا ہے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ اس دربار عالی میں اور ہم فقیروں گنہگاروں کا نام وہ بھی فرشتوں کی زبان سے۔ وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جن کا نام درود شریف پڑھنے کی وجہ سے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کرم میں پیش ہوتا ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں اور اپنے اس غلام کے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔

بھر کے جھولی مری میرے سرکار نے
مسکرا کر کہا اور کیا چاہئے؟؟

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

حضرات! اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال و افعال دیکھتا ہے، ہمارے اقوال سنتا ہے پھر بھی فرشتے ہمارے اعمال و افعال اور اچھے برے اقوال سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو علم نہیں، فرشتوں کے بتانے سے اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوتا ہے، نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو سب کچھ خبر ہے، مگر یہ فرشتوں کی ذمہ داری ہے کہ بارگاہ خالق و مالک میں بندوں کے اعمال پیش کریں۔ بس اسی طرح فرشتوں کی ذمہ داری ہے کہ

بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں امتی کا درود و سلام پہونچاتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب تک فرشتے نہ پہنچائیں گے تو ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خبر نہ ہوگی جس طرح اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز سے باخبر ہے اسی طرح ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی خدا کی دی ہوئی عطا سے سارے عالم کو دیکھ رہے ہیں اور ساری چیزوں سے باخبر ہیں۔

امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

(١٠) قِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتَ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ يَّاْتِيْ بَعْدَكَ مَا حَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَاَعْرِفُهُمْ وَتُعْرَضُ عَلَيَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا ٥

(١٠) یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کے نزدیک آپ سے دور رہنے والوں اور آپ کے بعد میں آنے والے درودوں کا کیا حال ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محبت والوں کا درود میں خود سنتا ہوں اور ان کو پہچانتا ہوں اور ان کے علاوہ کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات شریف)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(١١) لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِيْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ ٥

(١١) کوئی بندہ ایسا نہیں جو مجھ پر درود شریف پڑھے مگر اس کی آواز مجھے پہنچتی ہے، وہ درود شریف پڑھنے والا کہیں ہو صحابہ کرام نے عرض کیا، آپ کے وصال فرمانے کے بعد بھی؟ فرمایا ہاں میرے وصال کے بعد بھی کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے۔ (جلاء الافہام)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(۲) حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر کھانا حرام فرمایا ہے۔ ([illegible])

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (مرقاۃ جلد دوم ص ۲۰۹)

اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام زندہ ہیں اور ان کی زندگی سب مانتے ہیں (مگر منافق نہیں مانتا) کسی کو اس میں اختلاف نہیں ہے۔ ان کی زندگی جسمانی، حقیقی، دنیاوی ہے۔ شہیدوں کی طرح صرف معنوی اور روحانی نہیں ہے۔ (اشعۃ اللمعات ص [illegible])

صاحب نسیم الریاض فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام حقیقی زندگی کے ساتھ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

اے ایمان والو! مذکورہ احادیث کریمہ اور مشہور و معروف بزرگ حضرت ملا علی قاری اور معروف و مقبول محدث حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہم کے اقوال کی روشنی میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ کر ظاہر و باہر ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام نبی علیہم السلام جسمانی، حقیقی یہاں تک کہ دنیوی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں، یہی ایمان و عقیدہ تمام صحابۂ کرام، تابعین کرام، تبع تابعین کرام اور ائمۂ مجتہدین حتیٰ کہ تمام مسلمانوں کا تھا اور آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہلسنت و جماعت یعنی ایمان والوں کا یہی ایمان و عقیدہ ہے اور جب تک چاند کی چاندنی، سورج کی روشنی، ستاروں کی جگمگاہٹ، دن کا اجالا، رات کی سیاہی باقی رہے گی ایمان والوں کا یہی عقیدہ رہے گا کہ ہمارے نبی سرکار مدینہ، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے کل بھی زندہ تھے، آج بھی زندہ ہیں اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ، تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

درود پاک کی مجلس

مراد مصطفیٰ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجلسوں کو زینت دو، بیشک مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا۔

بعض صحابہ کرام سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ جس مجلس میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود پڑھا جاتا ہے، اس مجلس سے ایک ایسی پاکیزہ خوشبو پھوٹتی ہے جو آسمان تک پہونچ جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ وہ مجلس ہے جس میں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود پڑھا گیا ہے۔ (دلائل الخیرات)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود و سلام کے آداب

سرکارِ مدینہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے وقت ادب و احترام کو ملحوظ رکھنا فرض ہے، پاک جگہ پر بیٹھ کر، کھڑے ہو کر چلتے پھرتے میں، وضو ہو تو افضل ہے اور بغیر وضو بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے اور مدینہ شریف کی طرف رخ کر کے ادب سے بیٹھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کر چکا ہو تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صورتِ مبارکہ کو تصور میں لائے اس طرح کہ گویا آپ سامنے جلوہ افروز ہیں اور میں آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ کرم میں درود و سلام کا تحفہ پیش کر رہا ہوں، اور انتہائی ادب و تعظیم اور عظمتِ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پیشِ نظر شرم و حیاء سے آنکھیں نیچی رکھے اور یقینِ کامل رہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھ گنہگار کو دیکھ رہے ہیں اور درود و سلام کا نذرانہ قبول فرما رہے ہیں اور اگر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ پاک کی زیارت سے باریاب ہو چکا ہو تو درود شریف پڑھتے وقت خیال کرے کہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ پاک پر حاضر ہوں اور اس مقدس بارگاہ کی شان و عظمت کا کیا پوچھنا کہ جس کو خدائے تعالیٰ اپنی بارگاہ فرماتا ہے، یہ روضہ شریف جس کی زیارت سے ہم مشرف ہوئے ہیں یہ تو کعبے کا بھی کعبہ ہے۔

عاشقِ رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

اور فرطِ ادب سے ہدیۂ درود و سلام پیش کر رہا ہوں، اس ادب و احترام سے اگر تو درود شریف پڑھنا اپنی عادت بنا لے گا تو ضرور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تیرے لئے جلوہ افروز ہوں گے اور تو اپنی آنکھوں سے ان کا دیدار اور ان سے گفتگو کرے گا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیری بات سنیں گے اور تجھ سے کلام فرمائیں گے۔ (روح البیان ج ۷ ص ۲۲۳)

صحابۂ کرام واہل بیت عظام کا درود وسلام

صحابہ کرام واہل بیت عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو سرکار نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کس قدر محبت تھی کہ ان کو سفر کرنا ہوتا تو جانے سے پہلے اور آنے کے بعد رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ پاک پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کرتے اس کے بعد ہی کوئی دوسرا کام کرتے تھے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے جب اپنے کسی دوست یا عزیز کو مدینہ شریف آنے کی دعوت دیتا تو اس طرح کہتا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کرم میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے لئے کب آرہے ہو؟

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت المقدس کی صلح کے موقعہ پر امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر دولت اسلام سے مشرف ہوئے آپ کو حضرت کعب کے ایمان لانے سے بے حد خوشی ہوئی کہ مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کریں۔ حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا کعب ہمارے ہمراہ چل کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرلو۔ حضرت کعب نے خوش ہو کر کہا بہت خوب ضرور چلوں گا اور مدینہ منورہ جاکر سب سے پہلا کام جو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا وہ یہی تھا کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ انور پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھا۔ حضرت عبد الرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صحیح سندوں کے ساتھ روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سفر سے واپس آتے تھے تو سب سے پہلے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارکہ پر حاضر ہو کر عرض کرتے۔

☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااَبَابَکْر

☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااَبَتَاہُ

☆ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَسَلَّمْ (جذب القلوب ص ۲۰۶)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود اور اعمالِ خیر

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے درود وسلام کے پڑھنے پر، عظیم فوائد وثمرات کے ملنے پر بہت سی روایتوں کو نقل فرمایا ہے، جن میں سے ایک طویل حدیث یہ ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گزشتہ رات میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا اس کے پاس ملک الموت روح قبض کرنے کے لئے آئے تو والدین کے ساتھ حسنِ سلوک آیا اور ملک الموت کو لوٹا دیا۔ ایک امتی کو دیکھا اس پر عذابِ قبر مسلط ہوا تو اس کا وضو آیا اور اس کو عذابِ قبر سے چھٹکارا دلا دیا۔ ایک امتی کو دیکھا اس کو شیاطین نے گھیر لیا۔ پس اس کا ذکرِ الٰہی آیا اور ذاکر کو شیاطین کے نرغے سے نکال لیا۔ ایک امتی کو دیکھا پیاس کی شدت سے اس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہے اور وہ جب حوض کے قریب جاتا ہے تو اسے پانی پینے سے روک دیا جاتا ہے پس اس کا روزہ آیا اور اس کو پانی سے سیراب کر دیا، ایک امتی کو دیکھا انبیائے کرام علیہم السلام حلقہ وار تشریف فرما ہیں۔ اور جب یہ ان کے قریب جاتا ہے تو دھتکار دیا جاتا ہے، پس اس کا غسلِ جنابت آیا اور اس کو میرے پہلو میں بٹھا دیا۔

ایک امتی کو دیکھا اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں، اوپر نیچے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے پس اس کا حج و عمرہ آیا اور اس کو روشنی میں پہنچا دیا، ایک امتی کو دیکھا وہ مومنین سے کلام کرنا چاہتا ہے لیکن ایمان والے اس سے کلام نہیں کرتے، پس اس کا صلہ رحمی کا عمل آیا اور کہا اے ایمان والو! اس سے کلام کرو یہ اپنے عزیز واقارب کے ساتھ صلہ رحمی کرتا تھا، پس مومنین نے اس سے سلام ومصافحہ کیا، ایک امتی کو دیکھا جو نارِ جہنم کی تپش اور اس کے شراروں سے اپنے آپ کو بچانا چاہتا ہے پس اس کا صدقہ آیا اور اس کے چہرے اور نارِ جہنم کے درمیان پردہ بن کر حائل ہو گیا اور اس کے سر پر سایہ فگن ہو گیا، ایک امتی کو دیکھا اس کو دوزخ کے سپاہی گھیرے ہوئے ہیں پس اس کے کام امر بالمعروف (بھلائی کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (برائی سے روکنا) آیا اور اس کو عذاب کے فرشتوں سے چھٹکارا دلا کر رحمت کے فرشتوں کے حوالے کر دیا۔ ایک امتی کو دیکھا اس کا نامۂ اعمال بائیں جانب رکھا گیا پس اس کے پاس اس کا خوفِ الٰہی آیا اور اس کا نامۂ اعمال دائیں طرف کر دیا، ایک امتی کو دیکھا اس کو جہنم میں ڈال دیا گیا پس اس کا خوفِ الٰہی میں نکلا ہوا آنسو آیا اور اس کو جہنم سے نکال لیا، ایک امتی کو دیکھا وہ دروازہ پر بیٹھا ہے اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب ہے، پس میری محبت آئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر بارگاہِ خداوندی میں داخل کر دیا، ایک امتی کو دیکھا وہ پل صراط پر بیمار اونٹ کی طرح کانپتا ہے، پس مجھ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھیجا ہوا درود آیا اور اس کی کپکپی کو دور کر دیا۔ (القول البدیع، ص ۱۲۷)

عاشق رسول، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

ایک درود شریف کی برکت سے جنت کا پروانہ ملا

حضرت علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت نقل کی ہے کہ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام عرش کے سایہ میں جلوہ افروز ہوں گے اور یہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ ان کی اولاد میں سے کن لوگوں کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جارہے ہیں اور کن لوگوں کو جنت کی طرف لے جارہے ہیں۔ اچانک وہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ فرشتے حضور شافع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک امتی کو دوزخ کی طرف لیجارہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام حضور سراپا نور، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اس بات کی اطلاع فرمائیں گے تو ہمارے سرکار، غمخوار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلاع پاتے ہی بے قرار و بے چین ہو کر اس امتی کے پاس تشریف لے جائیں گے اور فرشتوں سے ارشاد فرمائیں گے کہ اس میرے امتی کے نامۂ اعمال کو پھر سے وزن کرو۔ فرشتے عرض کریں گے یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں بہت کم ہیں فرشتوں کی اس بات کو سن کر ہمارے نبی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بارگاہ کبریا میں التجا فرمائیں گے۔

یَارَبِّ اَلَیْسَ قَدْ وَعَدْتَنِیْ اَنْ لَّا تُخْزِیَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ ۝

اے میرے رب! کیا تم نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ مجھے میری امت کے بارے میں رسوا نہ فرمائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے فرشتو! میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حکم کی اطاعت کرو۔ چنانچہ اس گنہگار امتی کے نامۂ اعمال کو دوبارہ وزن کیا جائے گا اور ہمارے رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کاغذ کا ایک چھوٹا سا پرزہ اس کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا اور وہ شخص جنت کا حقدار ہو جائے گا، وہ گنہگار امتی عرض کرے گا۔ بِأَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ آپ کی صورت و سیرت کیسی پیاری ہے مجھ گنہگار پر لطف و کرم کی بارش فرمانے والے آقا آپ کون ہیں اور یہ کاغذ کا پرزہ کیسا تھا؟ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرمائیں گے میں تمہارا نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہوں اور یہ کاغذ کا پرزہ تمہارا درود ہے جو تم نے مجھ پر بھیجا تھا۔ (القول البدیع، ص ۱۲۳)

سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

درود کی برکت سے مالدار ہو گیا

تحفۃ الاخیار کے مصنف نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ سرورِ عالم، مختارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر روزانہ پانچ سو مرتبہ درود شریف پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ پھر یہ حدیث نقل کرنے کے بعد ایک واقعہ بیان فرمایا۔

ایک نیک آدمی تھا اس نے یہ حدیث شریف سنی تو غلبہ شوق کے ساتھ پانچ سو بار درود شریف کا ورد روزانہ شروع کر دیا اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کو غنی (مالدار) کر دیا اور ایسی جگہ سے اسے رزق عطا فرمایا کہ اسے پتہ بھی نہ چل سکا حالانکہ اس سے پہلے وہ مفلس اور حاجتمند تھا۔ (تحفۃ الاخیار)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

دولت جو چاہو دونوں جہاں کی
کر لو وظیفہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

درود پڑھنے والا عرش کے سایہ میں ہوگا

سرکارِ مدینہ، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ تین شخص اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہونگے، عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام وہ کون لوگ ہوں گے؟ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۱) وہ شخص جو میرے کسی امتی کی پریشانی دور کردے۔

(۲) وہ شخص جو میری سنت کو زندہ کرے۔ اور

(۳) وہ شخص جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھے۔ (القول البدیع ص ۲۳۰، افضل الصلوات علی سید السادات)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کے نیک بندے آپس میں ملاقات کرکے باہم مصافحہ کرتے اور درود شریف پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے علیحدہ ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (شرح حصن حصین، جذب القلوب ص ۲۷۸)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

شہد میں مٹھاس کی وجہ

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ایک بار آمنہ کے لال ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شہد کی مکھی سے دریافت فرمایا کہ تو شہد کیسے بناتی ہے؟ شہد کی مکھی نے عرض کیا یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم ہم چمن میں جاکر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوس کر اپنے منہ میں لئے ہوئے آتے ہیں اور چھتے میں اگل دیتے ہیں وہی رس شہد بن جاتا ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھولوں کے رس تو پھیکے اور کڑوے بھی ہوتے ہیں اور تمہارا شہد کبھی پھیکا اور کڑوا نہیں ہوتا ہے یہ تو بتاؤ کہ شہد میں مٹھاس کہاں سے آتی ہے؟ شہد کی مکھی نے عرض کیا:

گفت چوں خوانیم بر احمد درود
می شود شیریں و تلخی را ربود

یعنی کڑوے اور پھیکے رس کو چھتے میں ڈالنے سے پہلے اے پیارے آقا! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر درود کا تحفہ پیش کرتے ہیں پھر رس کو چھتے میں ڈالتے ہیں تو سارے پھیکے اور کڑوے سب کے سب میٹھے ہو جاتے ہیں اور

شہد کی یہ لذت اور مٹھاس درود پاک ہی کی برکت سے ہے۔ (مثنوی شریف)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! جس طرح درود شریف کی برکت سے پھیکا رس، کڑوا رس، میٹھا ہو گیا، اسی طرح اگر ہم درود شریف کا نذرانہ سرکار مدینہ، سرور قلب و سینہ، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کرم میں پیش کرتے رہیں گے تو ہماری پھیکی عبادتوں میں بھی درود پاک کی برکت سے قبولیت کی مٹھاس پیدا ہو جائے گی جس طرح درود شریف کی برکت سے شہد شفاء بن گیا اسی طرح ہماری ہر دعا درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کریمی میں مقبول و منظور بن جائے گی۔

دولت جو چاہو دونوں جہاں کی
کرلو وظیفہ نام محمد ﷺ

درود اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی:

اے موسیٰ! اگر میری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں گنہگاروں کو پلک جھپکنے کی بھی مہلت نہ دیتا اور اے موسیٰ! اگر لا الہ الا اللہ پڑھنے والا کوئی نہ ہوتا تو جہنم کو دنیا پر بھڑکا دیتا۔ اے موسیٰ! کیا تو پسند کرتا ہے کہ قیامت کے روز تو پیاسا نہ ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو پھر میرے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ (القول البدیع، ص ۱۲۳)

درود شریف:

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف کی برکت سے بخش دیا گیا

بنی اسرائیل میں ایک گنہگار آدمی تھا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے نہ اس کا جنازہ اٹھایا اور نہ غسل دیا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ اے موسیٰ! اسے غسل دے کر نماز جنازہ پڑھو! اس لئے کہ ہم نے اس کو بخش دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حیران ہو کر اس کی وجہ معلوم کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جواب ملا کہ اس نے ایک روز تورات کھولی اور اس میں ہمارے پیارے محبوب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام لکھا دیکھ کر محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھا، بس درود شریف کی برکت سے ہم نے اس کے گناہوں کو بخش دیا۔ (سرورالقلوب)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

شفاعت کا سوالی

حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی تو بارگاہ کرم میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میں آپ کی شفاعت کا طالب ہوں تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو"۔ (سعادت الدارین)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا درود و سلام

امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام سے مدینہ منورہ قاصد بھیجا کرتے تھے۔ جو حضور پر نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر امیر المومنین کی طرف سے درود و سلام پیش کیا کرتا تھا۔ (جذب القلوب، ص ۲۲۶)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

شیخ کبیر سید احمد رفاعی کا ایمان افروز واقعہ

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ شیخ کبیر سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوئے اور دربار رسالت میں صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کیا۔

فِیْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُهَا تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَهِیَ نَائِبَتِیْ وَهٰذِهٖ دَوْلَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِیْ ○

دوری کی حالت میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا وہ میری قائم مقام بن کر زمیں بوسی کر لیتی تھی اور اس وقت جسمانی حاضری کے ساتھ دربار میں حاضر ہوں دست کریم باہر نکالئے تاکہ میرے لب دستِ پاک کو بوسہ دے کر محظوظ و مسرور ہوں۔

چنانچہ حضرت شیخ کبیر سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض و درخواست پر رحمت بے کساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست کرم روضۂ شریف سے باہر نکلا اور حضرت امام رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دست کرم کو بوسہ دیا۔ بہت سے اولیائے کرام اس وقت حاضر بارگاہ تھے اور یہ ایمان افروز نورانی منظر کو اپنے سر کی آنکھوں سے ملاحظہ کیا۔ (خصائص کبریٰ)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

حضرت امام غزالی اور سلام

وَاحْضِرْ فِیْ قَلْبِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَهُ الْکَرِیْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ○

اور اپنے دل میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی بزرگ شخصیت کا تصور کر اور کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اور یقین رکھ کہ سلام پہونچ گیا اور سلام کا جواب افضل آئے گا۔ (احیاء العلوم)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف کی بدولت مرنے کے بعد انعام

حضرت شیخ احمد بن منصور علیہ الرحمہ کا جب انتقال ہوا تو اہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کے محراب میں کھڑے ہیں۔ اور وہ بہترین جنتی لباس پہنے ہوئے ہیں اور سر پر موتیوں والا تاج سجا ہوا ہے خواب دیکھنے والے نے عرض کیا، حضرت کیا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر کرم فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا، پوچھا کس سبب سے آپ کو یہ عظیم مرتبہ ملا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور یہی مبارک عمل کام آ گیا۔ (القول البدیع)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

ظالم بادشاہ سے پناہ ملی

ایک شخص ایک ظالم بادشاہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر بھاگا اور جنگل میں بیٹھ کر حضور پر نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا اور اس کے بعد عرض کیا کہ الٰہی! میں تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے توسل سے اس ظالم بادشاہ سے پناہ مانگتا ہوں، ابھی وہ دعا سے فارغ بھی نہ ہو سکا تھا کہ غیب سے آواز آئی کے میرے محبوب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا وسیلہ تمام وسیلوں سے بہتر ہے۔ ہم نے تیری دعا قبول کی اور تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا جب وہ جنگل سے واپس شہر میں آیا تو اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ ظالم بادشاہ مر گیا۔ (نزہۃ المجالس، ج۲)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

ایک لڑکی اور درود شریف

صاحب دلائل الخیرات حضرت محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سفر کے درمیان فارس کے ایک گاؤں میں گئے ظہر کی نماز کا وقت ختم ہو رہا تھا وضو کے لئے پانی کی حاجت تھی ہر طرف تلاش کیا مگر پانی کہیں دستیاب نہ ہوا ایک کنواں نظر بھی آیا مگر ڈول اور رسی کا پتہ نہ تھا۔ بڑی مشکل پیش آ گئی تھی اتنے میں سامنے سے ایک لڑکی آتی ہوئی نظر آئی جس کی عمر نو برس کی تھی اس لڑکی نے آپ کو پریشان و متفکر دیکھ کر پوچھا، شیخ کیا بات ہے؟ آپ پریشان کیوں ہیں؟ آپ نے فرمایا ظہر کا وقت تنگ ہو رہا ہے، کنویں پر رسی اور ڈول نہیں ہے جس سے وضو کے لئے پانی نکال سکوں، میری پریشانی کا یہی سبب ہے، تم اس سلسلے میں کچھ مدد کر سکتی ہو تو کرو میں محمد بن سلیمان جزولی ہوں، اور اتفاق ہے کہ اس طرف آ گیا ہوں۔ لڑکی نے کہا کہ حیرت ہے کہ آپ ایک مشہور و معروف بزرگ ہو کر بھی ایک معمولی سا کام انجام دینے سے قاصر ہیں!

اتنا کہہ کر لڑکی نے کنوئیں میں تھوک دیا لڑکی کے تھوکتے ہی کنوئیں کے پانی میں جوش آ گیا پانی ابلنے لگا۔ لہریں مارتا ہوا پانی اوپر تک آ گیا اور کنوئیں سے باہر بہنے لگا۔ حضرت شیخ اور ان کے ساتھیوں نے وضو کر کے نماز ظہر ادا کی شیخ نماز سے فارغ ہو کر اس لڑکی کے مکان پر تشریف لے گئے، دروازہ پر دستک دی، لڑکی باہر آئی اور اس نے شیخ کو سلام کیا اور تشریف لانے کا سبب دریافت کیا، حضرت شیخ نے فرمایا کہ تمہیں اس خدائے پاک کی قسم جس نے پیدا کیا اور صراط مستقیم دکھایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام رسولوں اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات گرامی، جن کی شفاعت کی تم امیدوار ہو، ان کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ یہ بتاؤ کہ تم کو یہ مرتبہ اور درجہ کیسے نصیب ہوا۔ لڑکی نے جواب دیا کہ اگر آپ نے اتنا بڑا واسطہ نہ دیا ہوتا تو میں ہرگز نہ بتاتی۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے یہ رتبہ فلاں درود شریف پڑھنے سے ملا ہے جو میرے وظیفہ میں ہے۔ حضرت شیخ نے لڑکی سے وہ درود شریف سیکھ کر اس کی اجازت حاصل کر لی۔ اس کے بعد حضرت شیخ کے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں تمام منتخب اور بہترین درود پاک ایک جگہ جمع ہو جائیں جس میں اس لڑکی کا بتایا ہوا وہ افضل و اعلیٰ درود پاک بھی شامل ہو چنانچہ شیخ نے "دلائل الخیرات" کے نام سے کتاب تحریر کی اس میں لڑکی کا وہ درود شریف بھی درج ہے۔ (دلائل الخیرات شریف)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مدد

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حج کے موقع پر ایک صالح جوان کو دیکھا کہ وہ جب بھی قدم اٹھاتا یا رکھتا ہے تو یہ درود پاک پڑھتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ میں نے اس صالح نوجوان سے پوچھا کہ یہ بات جان بوجھ کر کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا "ہاں" پھر مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میں سفیان ثوری ہوں۔ اس نے کہا "عراقی؟" میں نے کہا ہاں اس نے سوال کیا کہ تم نے خدا کو کیسے پہچانا؟ میں نے جواب دیا "اس سبب سے کہ وہ رات کو دن اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور بچے کو شکم مادر میں صورت والا بناتا ہے۔ اس نے پھر کہا کہ اے سفیان! تم نے خدا کو جیسا پہچاننے کا حق ہے نہیں پہچانا۔ میں نے دریافت کیا کہ تم نے خدا کو کیسے پہچانا، جواب دیا کہ عزم وارادہ کے ٹوٹ جانے سے کہ جب میں نے کسی کام کا ارادہ کیا اور اس کے خلاف ہوا تو میں نے یقین کر لیا کہ میرا کوئی خدا ہے جو کام کی تدبیر کرتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ "اسقدر درود شریف زیادہ پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟ اس نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ "حج کے سفر میں میری والدہ محترمہ ہمراہ تھیں، انہوں نے مجھ سے کہا کہ مجھے خانۂ کعبہ کے اندر پہنچادو۔ یک بیک ان کا پیٹ پھول گیا اور منہ سیاہ ہو گیا۔ میں ان کا یہ حال دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ اور فکر مند ہوا۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر بارگاہ خداوندی میں دعا کی کہ اے پروردگار عالم! جل جلالہ۔ تو اسے ایسی معصیت میں ڈالتا ہے جو تیرے گھر کی زیارت کے لئے آیا ہے۔ یہ دعا کرتے ہی ایک بادل آسمان سے اٹھا اور ایک سفید پوش مرد نے آکر اپنا ہاتھ میری ماں کے منہ اور پیٹ پر ملا، اسی وقت وہ بلا دور ہوگئی۔ جب انہوں نے واپسی کا ارادہ کیا تو میں نے ان کا دامن پکڑ کر عرض کیا کہ آپ کون ہیں؟ اور مجھے کچھ وصیت فرمایئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ: میں تمہارا نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں اور ہر قدم اٹھاتے اور رکھتے وقت مجھ پر درود شریف بھیجا کرو۔ (مدارج النبوۃ ج ۱، ص ۲۳۸)

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

تم ہو حفیظ ومغیث، کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

معمول مقررہ درود شریف نہ پڑھ سکے۔ کسی نے حضور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا، ابن اختیار کا کی کو میرا سلام پہنچا دو اور ان سے کہہ دو کہ تم ہر رات جو تحفہ میرے پاس بھیجا کرتے تھے، وہ تین رات سے نہیں پہنچا۔ ([illegible])

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

گنہگار کی بخشش

روضۃ الحقائق کے مصنف ایک بزرگ کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ان کے پڑوس میں ایک گنہگار و بدعمل شخص رہتا تھا۔ اس کی موت کے بعد اس کو جنت کے باغوں میں دیکھا کہ وہ گھوڑے پر سوار جا رہا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر ان کو حیرت ہوئی، اس سے دریافت کیا کہ یہ مرتبہ تجھ کو کس سبب سے حاصل ہوا، اس نے جواب دیا کہ ایک روز میں محفل وعظ سے گزرا، ایک بزرگ میلاد شریف پڑھ رہے تھے وعظ کے دوران انہوں نے درود شریف کے کچھ فضائل بیان کرتے ہوئے حاضرین سے بآواز بلند فرمایا کہ، پڑھو عاشقو درود پڑھو، اور خود بھی نہایت ذوق وشوق کے ساتھ درود شریف پڑھنے لگے۔ میں بھی وہاں حاضر تھا اس لئے میں بھی ان بزرگ کے ساتھ درود شریف پڑھنے لگا، بس درود پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھ گنہگار و بدکار کو بخش دیا۔ (روضۃ الحقائق)

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروروں درود

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

نیکیوں، عبادتوں اور دعاؤں کی قبولیت کا دار و مدار

ایک بزرگ نماز پڑھتے ہوئے جب تشہد میں بیٹھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارت سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سرفراز ہوئے۔

مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میرے امتی! تو نے مجھ پر درود شریف کیوں نہیں پڑھا؟ عرض کیا میرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں ایسا محو ہوا کہ درود شریف پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سن کر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں اور سب عبادتیں روک دی جاتی ہیں۔ جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ سن لے اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربار الٰہی میں سارے جہاں والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں درود شریف نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر ماردی جائیں گی۔ ان میں سے ایک بھی نیکی قبول نہ ہوگی۔ (درۃ الناصحین، ص:۱۷)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

نعمتوں کی بارش

عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں:

میں نے خواب میں حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور پوچھا "اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟" فرمایا "مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لئے جنت یوں سجائی گئی جیسے دلہن کو سجایا جاتا ہے۔ اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے کہ دلہن پر نچھاور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا: درود شریف کی برکت سے" (سعادۃ الدارین، ص:۱۸۸)

سبحان اللہ: سبحان اللہ کیا شان ہے درود پاک کی کہ درود شریف پڑھنے والا جنت میں دولہا بنایا جاتا ہے۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جنت کا حق دار

ایک مرد صالح فرماتے ہیں میں موسم بہار میں باہر نکلا اور یوں کہنے لگا "یا اللہ! درود بھیج اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درختوں کے پتوں کے برابر، یا اللہ! درود بھیج اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پھولوں اور

پھلوں کی تعداد کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر سمندروں کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج ریگستان کی ریت کے ذروں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہے۔

تو ہاتف سے آواز آئی اے بندے! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے اور تو رب کریم کی بارگاہ سے جنت کا حقدار ہوا۔ (نزہۃ المجالس، ج ۲، ص ۱۰۱)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشی

ایک شخص نیک اور پرہیزگار تھا، نماز روزہ کا بہت پابند تھا مگر درود شریف پڑھنے میں سستی اور کوتاہی کیا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی سعادت سے سرفراز ہوا مگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی، وہ بار بار کوشش کرتا شاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے آتا مگر ہر بار سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس سے اعراض فرماتے رہے۔ آخر اس نے گھبرا کر عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا "نہیں" عرض کیا اگر نہیں تو حضور مجھ پر نظر عنایت کیوں نہیں فرما رہے ہیں۔ فرمایا "میں تجھے پہچانتا ہی نہیں" عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کا ایک فرد ہوں اور میں نے علمائے کرام سے سنا ہے کہ حضور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی امت کو بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ فرمایا ایسا ہی ہے، مگر تم مجھے درود شریف کا تحفہ نہیں بھیجتے، میری نظر عنایت اور شفقت اس امتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔

وہ شخص بیدار ہوا اور اس روز سے ہر دن بڑے شوق و محبت سے درود پاک پڑھتا رہا ایک دن وہ پھر خواب میں مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی نعمت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہت خوش ہیں اور فرماتے ہیں اب میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہوں، لیکن درود شریف پڑھنا نہ چھوڑنا۔ (سعادت الدارین، ص ۲۳۸)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود نہ پڑھنے پر سزا

ایک شخص جب بھی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک سنتا تو وہ درود شریف پڑھنے سے بخل کرتا۔ تو اس کی زبان گونگی ہو گئی اور آنکھوں سے اندھا ہو گیا، پھر وہ غسل خانہ کی نالی میں گر گیا اور پیاسا مر گیا۔

اس لئے درود شریف پڑھنے میں بخیلی سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ جب بھی اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ہو یا نام مبارک لیا جائے یا درود شریف پڑھنے کے لئے کہا جائے تو جھوم جھوم کر درود شریف پڑھنا چاہئے۔

(سعادۃ الدارین، ص ۱۴۳)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

عظمت موئے مبارک اور درود شریف

شہر بلخ میں ایک سوداگر رہتا تھا اس کے دو بیٹے تھے، سوداگر کا انتقال ہو گیا۔ اس نے ترکہ میں مال وزر کے علاوہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین بال شریف بھی چھوڑے۔ دونوں بیٹوں میں ترکہ تقسیم ہوا۔ دنیوی مال آدھا آدھا بانٹ لیا مگر بال شریف کی تقسیم میں یہ مسئلہ کھڑا ہو گیا کہ ان کو کیسے تقسیم کریں؟ چنانچہ بڑے لڑکے نے یہ تجویز پیش کی کہ دونوں ایک ایک بال شریف رکھ لیں اور ایک بال شریف کو ٹکڑے کر کے آدھا آدھا بانٹ لیں، چھوٹا لڑکا جو کہ نہایت عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا یہ تجویز سن کر کانپ گیا اور اس نے کہا، میں ہرگز ایسی بے ادبی کی جرأت نہیں کر سکتا۔ میرا دل سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال شریف کے دو حصے کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ سن کر بڑے بھائی نے بگڑ کر کہا "اگر تجھے بالوں کی عظمت کا اتنا ہی پاس ہے تو یوں کر کہ تینوں بال شریف تو رکھ لے اور سارا سامان و دولت مجھے دیدے۔ چھوٹے بھائی نے اس فیصلے کو قبول کر لیا اور تینوں بال شریف لے کر سارا مال خوشی بڑے بھائی کے حوالے کر دیا۔ اب چھوٹے بھائی نے اپنا یہ معمول بنا لیا کہ تینوں مقدس بالوں کو سامنے رکھ کر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عظمت میں درود شریف کا نذرانہ پیش کیا کرتا۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ

نے اس کے صدقے سے کاروبار میں اسے ترقی عطا فرمائی اور وہ مالدار ہو گیا۔ دوسری طرف بڑے بھائی کو دنیوی مال میں خسارے پر خسارہ آنے لگا۔ حتیٰ کہ وہ مفلس و کنگال ہو گیا۔ دریں اثناء چھوٹے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ کسی اللہ والے نے اس چھوٹے بھائی کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ سرکار مدینہ سرور قلب سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے پہلو میں بٹھا رکھا ہے اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرما رہے ہیں۔

جاؤ! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر انہیں کوئی حاجت ہو تو میرے اس عاشق کی قبر کی زیارت کریں اللہ تعالیٰ ان کی ضرورتیں پوری کر دے گا۔

اس اللہ والے نے اپنا خواب لوگوں پر ظاہر کیا اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پیغام لوگوں کو سنایا پھر کیا تھا، لوگ بڑے ادب و احترام کے ساتھ جوق در جوق اس عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مزار پر انوار کی زیارت کے لئے آنے لگے۔ صاحب مزار کی برکتوں سے لوگوں کی ضرورتیں پوری ہونے لگیں لوگ اس مزار کا بہت ادب کرتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی سوار مزار کے پاس سے گزرتا تو ادب سے سواری کے نیچے اتر آتا۔ (افضل الصلوٰۃ)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

اے ایمان والو! بال شریف کی عظمتوں کو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیا شان ہے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال شریف کی، وہ مرد مومن سنی مسلمان کتنا خوش نصیب ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی، محبوب دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بال شریف کے سامنے درود شریف کی ڈالی پیش کرنے کی سعادت عطا فرماتا ہے اور مالدار و غنی بننے کا ایک نسخہ بھی ملا کہ جو شخص موئے مبارک کے سامنے درود و سلام پیش کرتا ہے وہ کتنا مفلس کیوں نہ ہو تعظیم بال شریف اور درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی و مفلسی دور فرما کر غنی و مالدار بنا دیتا ہے یہ ہے فیضان بال شریف اور درود شریف:

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

فضائل درود تنجینا

اس درود پاک کو ہر مہم اور مصیبت کے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ مشکل آسان ہوگی اور مقصد پورا ہوگا۔ حضور مرادِ بیکساں، سرورِ انبیاء، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس درود شریف کی تعلیم حضرت شیخ صالح موسیٰ ضریر علیہ الرحمہ کو اس وقت فرمائی جب وہ بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے جہاز غرق ہونے لگا تمام لوگ شور مچانے لگے، شیخ صالح پر نیند کا غلبہ ہوا، حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہوئے، حضور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جہاز والوں سے کہہ دو کہ یہ درود شریف ہزار بار پڑھیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میری آنکھ کھلی اور میں نے جہاز والوں سے اپنا خواب بتایا اور ہم لوگوں نے پڑھنا شروع کیا جب تین سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھا تو جہاز چلنے لگا اور جو شخص اس درود شریف کو پانچ سو بار پڑھے اس کو ہر قسم کا فائدہ اور نفع حاصل ہو۔

حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ درود پاک عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے نصف شب میں جو شخص کسی دنیوی یا اخروی حاجت کے واسطے پڑھے اللہ تعالیٰ اس درود تنجینا کی برکت سے پوری فرمادے گا۔ درحقیقت یہ درود شریف قبولیت دعا کے لئے بہت تریاق ہے۔

دُرود تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آل پر رحمت نازل فرما، ایسی رحمت کہ اسکے وسیلے سے ہمیں خطروں اور آفتوں سے بچا اور اسکے وسیلے سے ہماری تمام حاجتیں پوری کر دے اور اسکے توسط سے تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک فرمادے اور اسکے ذریعہ سے اپنی بارگاہ میں بلند درجات سے سرفراز فرما اور اسکے سبب سے ہماری انتہائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

فضائل درودِ غوثیہ

سرکار اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت سراپا عشق و محبت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے شجرہ میں اس درود شریف کو درج فرمایا ہے۔ اس درود شریف کے فضائل و مناقب بہت ہیں۔ چند ملاحظہ ہوں۔

جو شخص ہر دن گیارہ مرتبہ پڑھے اس کے تمام گناہ بخشے جائیں۔ اور وہ ہمیشہ خوش رہے اس کی دعائیں قبول ہوں۔ اور اس کی امیدیں پوری ہوں۔ دشمن پر فتح پائے۔ اچھے کاموں کی توفیق نصیب ہو۔ خواب میں خود سرکار مدینہ، سرور سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں، زیارت کی سعادت میسر ہو۔ جنت میں حضور پرنور، رحمت عالم، سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرب و خدمت میں رہنا نصیب ہو۔

اور اس کی ایک خاص برکت سیدی، سندی، یادگار سلف، حجت الخلف، رہبر اتقیاء، استاذ الفقہاء حضرت علامہ مولانا مفتی شیخ بدر الدین احمد قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرپرست اعلیٰ مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا شریف بستی نے بیان فرمایا کہ درود غوثیہ کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ غیب سے روزی دیتا ہے۔ اس درود کا پڑھنے والا کبھی محتاج و مفلس و کنگال نہ ہوگا، اور اگر پہلے مفلس تھا تو اس درود کی برکت سے غنی و مالدار ہو جائے گا اور سرکار اعظم، نبی معظم، رسول محتشم، سراپا کرم ہی کرم، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عقیدت بڑھانے اور مضبوط کرنے میں اکسیر ہے۔ درود غوثیہ کے قارئین کا کہنا ہے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ درود غوثیہ کی برکت و رحمت سے ہر مقام و ہر میدان میں کامیاب و کامران فرماتا ہے۔

دُرودِ غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۝

یا اللہ تعالیٰ! درود بھیج ہمارے سردار اور ہمارے آقا، سخاوت کی کان، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت و رحمت و سلامتی نازل فرما۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معمولات میں سے ہے۔

فضائلِ دُرودِ فیض

یہ درود شریف امام اہلسنت، سراپا عشق و محبت، مجدد دین و ملت، حضور اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معمولات میں سے ہے حضور پر نور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فیض و برکت حاصل کرنے میں مدد گار ہے۔ مقصد میں جلدی کامیابی ملتی ہے۔

درودِ فیض

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا، نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا، وَعَلٰی ذُرِّیَّتِہٖ وَصَحْبِہٖ اَبَدًا اَللّٰہُ وَکَرَّمَا ٥

اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رب ہے اے اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام نازل فرما ہم سب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ادنیٰ غلام ہیں اے اللہ تعالیٰ! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام نازل فرما۔

فضائلِ دُرودِ شفاء

اس درود شریف کی برکت سے جسمانی و روحانی بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ بارہا کا آزمودہ ہے۔

دُرودِ شفاء

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ دَائِمًا اَبَدًا ٥

اے اللہ تعالیٰ درود و سلام اور برکتیں نازل فرما ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو دلوں کے طبیب اور انکی دوا ہیں اور جسم کی عافیت اور ان کی شفاء ہیں اور آنکھوں کی روشنی اور ان کی چمک ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

فضائل دُرودِ نور

اس درود شریف کے فضائل و خواص بہت ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں۔ جو شخص کسی بھی جائز مقصد کے لئے اس درود شریف کو پڑھے گا ان شاء اللہ تعالیٰ وہ پورا ہوگا۔ جو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے اس کے مشکل کام آسان ہوں گے۔ اور دشمنوں پر کامیابی ہوگی۔ اگر قید خانہ میں ہو تو اللہ تعالیٰ قید سے رہائی عطا فرمائے گا۔ اور رزق میں کشادگی ہوگی۔ محتاجی و مفلسی سے بچے گا۔

دُرودِ نور پڑھنے کا وقت

عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھے دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد تین بار پڑھے۔ اور نماز پوری کرنے کے بعد جس جگہ پر سونا ہو اسی جگہ پر قبلہ رو مؤدب بیٹھ کر یہ خیال کرے کہ سرکار مدینہ سرور قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور میں عاصی، خطاکار، رحمت عاصیاں سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ شفاعت و رحمت میں دیدار کی تمنا لئے ہوئے حاضر ہوں اور درود شریف کا تحفہ پیش کر رہا ہوں اور پھر مسلسل درود نور کا ورد کرتا رہے یہاں تک کہ جتنی تعداد پوری ہو جائے۔ پھر اسی جگہ داہنی کروٹ پر قبلہ رو ہو کر سو جائے۔ پانچ دن، ساتھ دن، گیارہ دن، اکیس دن، زیادہ سے زیادہ چالیس روز تک درود نور کا عمل جاری رکھے اور قلب میں جتنی پاکی و صفائی ہوگی اتنی ہی جلدی کامیابی ملے گی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خادم و غلام کا نذرانہ درود جتنی ہی زیادہ محبت و عقیدت سے پیش ہوگا اتنی ہی جلدی کرم نوازی، بندہ نوازی فرما کر آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارت کی نعمت و دولت سے سرفراز فرمائیں گے۔

دُرودِ نور

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نُوْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَنْوَارِ

۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ

۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ

۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَأْسِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الرُّؤُسِ

۵۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی وَجْہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْوُجُوْہِ

۶۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَبِیْنِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْبُنِ

٧ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَبْهَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْجِبَاهِ
٨ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَيْنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْعُيُوْنِ
٩ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى حَاجِبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْحَوَاجِبِ
١٠ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَفْنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْفَانِ
١١ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى أَنْفِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأُنُوْفِ
١٢ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى خَدِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْخُدُوْدِ
١٣ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى صُدْغِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَصْدَاغِ
١٤ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى أُذُنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْآذَانِ
١٥ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى فَمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَفْوَاهِ
١٦ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى شَفَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الشِّفَاهِ
١٧ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سِنِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَسْنَانِ
١٨ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى لِسَانِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَلْسِنَةِ
١٩ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى كَلَامِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَكْلَامِ
٢٠ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عُنُقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَعْنَاقِ
٢١ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى صَدْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الصُّدُوْرِ
٢٢ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوْبِ
٢٣ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى يَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَيْدِيْ
٢٤ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى كَفِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَكُفِّ
٢٥ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى إِصْبَعِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَصَابِعِ
٢٦ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى زَنْدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَزْنَادِ
٢٧ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى ذِرَاعِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَذْرُعِ
٢٨ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مِرْفَقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْمَرَافِقِ
٢٩ـ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَضُدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَعْضَادِ

۳۰۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی اِبْطِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰبَاطِ

۳۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْکِبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَنَاکِبِ

۳۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی کَتْفِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَکْتَافِ

۳۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی تَرْقُوَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی التَّرَاقِیْ

۳۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی کَبِدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَکْبَادِ

۳۵۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی ظَھْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الظُّھُوْرِ

۳۶۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی فَخِذِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَفْخَاذِ

۳۷۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رُکْبَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الرُّکَبِ

۳۸۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَاقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی السُّوْقِ

۳۹۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی کَعْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَکْعُبِ

۴۰۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَقِبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَعْقَابِ

۴۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَدَمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَقْدَامِ

۴۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی شَعْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الشُّعُوْرِ

۴۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی لَحْمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی اللُّحُوْمِ

۴۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عِرْقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْعُرُوْقِ

۴۵۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی دَمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الدِّمَاءِ

۴۶۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَظْمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْعِظَامِ

۴۷۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جِلْدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْجُلُوْدِ

۴۸۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی لَوْنِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَلْوَانِ

۴۹۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَامَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقَامَاتِ ٥

وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَفْضَلَ صَلٰوۃٍ وَاَکْمَلَ بَرَکَۃٍ وَاَزْکٰی سَلَامٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ ٥

فضائلِ دُرودِ جمعہ

بعد نماز جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھیں، جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو، جمعہ کے دن نماز صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں، جو کہیں اکیلا ہو تنہا پڑھے، یونہی عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں، اس کے چالیس فائدے ہیں۔ جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں۔ یہاں صرف چند ذکر کئے جاتے ہیں۔

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھے گا۔ ان کی عظمت تمام لوگوں سے زیادہ دل میں رکھے گا۔ جو ان کی شان گھٹانے والوں سے ان کے ذکر پاک مٹانے والوں سے دور رہے گا، دل سے بیزار ہوگا، ایسا جو کوئی مسلمان اسے پڑھے گا اس کے لئے بے شمار فائدے ہیں جن میں سے بعض درج کئے جاتے ہیں۔

(١) اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اتارے گا۔

(٢) اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔

(٣) پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

(٤) اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔

(٥) اس کے پانچ ہزار درجے بلند کرے گا۔

(٦) اس کے ماتھے پر لکھ دے گا کہ یہ منافق نہیں

(٧) اس کے ماتھے پر تحریر فرمائے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

(٨) اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

(٩) اس کے مال میں ترقی دے گا۔

(١٠) اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت دے گا۔

(١١) دشمنوں پر غلبہ دے گا۔

(١٢) دلوں میں اس کی محبت رکھے گا

اے ایمان والو! اس حدیث شریف کے بعد اب کسی قسم کا شبہ تک باقی نہیں رہتا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارا درود و سلام نہیں سن سکتے بلکہ اپنے ہر غلام کے درود و سلام کو خود سماعت فرماتے ہیں، چاہے ان کا غلام دنیا کے کسی بھی خطے میں ہو۔ اور دلائل الخیرات شریف کی حدیث میں تو یہ فرمایا کہ میں اپنے اس غلام کو پہچانتا بھی ہوں۔ بہر حال یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہوگئی کہ ہمارے سرکار حبیب عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر امتی کا درود و سلام خود سماعت فرماتے ہیں چاہے درود پڑھنے والا قریب سے پڑھ رہا ہو یا دور سے۔

امام اہلسنت سراپا عشق و محبت سرکار اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

انبیاء کرام زندہ ہیں

(۱) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ ○

(۱) حضرت ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں رزق دیے جاتے ہیں۔
(ابن ماجہ ص ۱۱۸ مشکوۃ شریف)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی دنیوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں۔ (اشعۃ اللمعات ص ۶۲۷)

اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی دنیوی زندگی اور وصال کے بعد کی زندگی میں کوئی فرق نہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اولیائے کرام مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ (مرقاۃ جلد دوم ص ۲۱۲)

(۲) عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ ○

﴿۵﴾

جُمادی الاولیٰ

برکات صلوٰۃ وسلام

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (پ۲۲، ع۴)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے سرکار، جانِ رحمت، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کے مٹانے میں، آگ کو بجھانے والے ٹھنڈے پانی سے زیادہ مؤثر ہے اور آپ کی بارگاہ مقدس میں سلام کا نذرانہ پیش کرنا غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور آپ کی محبت جان سے زیادہ افضل و اعلیٰ ہے۔ ([illegible])

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود

ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

شافی و نافی ہو تم، کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروروں درود

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

سارا گھر خوشبو سے بھر گیا

شیخ ابن حجر مکی نے تحریر فرمایا ہے کہ ایک مرد صالح ہر شب سوتے وقت ایک مقررہ تعداد میں درود شریف پڑھا کرتا تھا ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدم مبارک کی برکت سے سارا گھر روشن ہو گیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب آؤ! وہ منہ جو درود بہت پڑھتا ہے اس کو میں بوسہ دوں۔ اس شخص کو شرم و حیا دامن گیر ہوئی اس نے اپنا رخسار سامنے کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو بوسہ دیا۔ اس کے بعد وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو بھری ہوئی تھی اور ایک ہفتہ تک اس کے رخسار سے مشک کی خوشبو آتی رہی۔ (نزہۃ المجالس ج ۲ باب مناقب، ص ۲۰۵)

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں!

حضرات! درود پاک کے فیضان کا عالم آپ نے ملاحظہ کیا کہ سرکار دو عالم مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور کرم بالائے کرم کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے درود شریف پڑھنے والے کے منہ کو چوم لیا۔ یہ ہے میرے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی برکت۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرت بختیار کاکی کا تحفۂ درود

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے جب ان کا نکاح ہوا تو تین راتوں میں حسب

(۱۳) کسی دن خواب میں کعبۂ زیارت اقدس سے مشرف ہوگا۔

(۱۴) ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

(۱۵) قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے مصافحہ کریں گے۔

(۱۶) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی۔

(۱۷) اللہ عزوجل اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا اور بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس درود کی تمام سنیوں کے لئے اجازت عطا فرمائی ہے بشرط یہ کہ بدمذہبوں سے بچیں بچائیں اور اس درود کو درود رضویہ بھی کہا جاتا ہے۔

درودِ جمعہ

سنی مسلمانوں کے دین ودنیا کا بھلا، لازوال دولت اور بہت آسان

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۝

فضائل درود خضریہ

عالم باعمل حضرت علامہ مفتی شاہ بدرالدین احمد قادری، برکاتی، رضوی گورکھپوری علیہ الرحمہ نے اس فقیر قادری کی بیاض خاص میں اپنے دست کرم سے تحریر فرمایا جو آج بھی موجود ہے کہ جو شخص پریشانیوں اور مصیبتوں میں گھرا ہو اور حاجتیں پوری نہ ہورہی ہوں اس کو چاہئے کہ درود خضریہ ہر دن ایک سو مرتبہ پڑھ لیا کرے، حضرت خضر علیہ السلام کرم فرما کر تشریف لائیں گے، مصافحہ کریں گے، مقاصد میں کامیابی اور حاجتیں پوری ہونے کی تدبیریں بتائیں گے۔ اس طرح حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات بھی ہوجائے گی اور مشکلیں آسان اور حاجتیں بھی پوری ہوجائیں گی۔

درودِ خضریہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہر نماز کے بعد کا دُرود و سلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا شَفِیْعَنَا یَوْمَ الْجَزَاءِ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ ۰

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن

ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروروں درود

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم

بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروروں درود

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور

بخش دو جرم و خطا تم پہ کروروں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث

تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

اے ایمان والو! اوپر لکھا ہوا درود و سلام اور سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقبول کروروں درود ہر نماز کے بعد مدینہ شریف کی طرف منہ کر کے باادب کھڑے ہو کر پیش کرنا دونوں جہاں کی نعمتوں سے اپنے دامن کو بھرنا ہے اور ہر مقصد کی کامیابی کے لئے مفید و کارگر ہے۔

اَللّٰہُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمَا وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَصَحْبِہٖ نِہَایَۃُ الْفَوْزِ وَکَرَمًا ۰

فضائل دُرودِ تاج

خواص اس درود شریف کے بے شمار ہیں جن کا احاطہ مختصر میں دشوار ہے۔ مگر چند یہ ہیں کہ اس درود کا پڑھنے والا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا اور کشادگی رزق کے لئے تریاق ہے۔ دفع سحر، آسیب، جن اور شیاطین وباء کے لئے کارگر ہے اور بزرگوں نے اس درود شریف کی فضیلت میں بیان کیا ہے کہ جس مقصد کے لئے پڑھا جائے ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی نصیب ہوگی۔

دُرودِ تاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ۝ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ۝ اِسْمُهٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ۝ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۝ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ۝ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ ۝ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ ۝ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ ۝ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ ۝ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ ۝ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ ۝ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ ۝ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ ۝ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ۝ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ ۝ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ ۝ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ ۝ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ ۝ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاکِیْنِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ ۝ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ ۝ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ ۝ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ ۝ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ ۝ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ یٰۤاَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دوعالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولیٰ کی ان پر کروروں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حسن مجتبیٰ سید الاسخیاء
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا
بے کس دشت غربت پہ لاکھوں سلام

ساۓ مصطفیٰ ماۓ اصطفیٰ
عزوناز خلافت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ
حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعیں
ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امام التقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام

خواجۂ خواجگاں شاہ ہندوستاں
میرے خواجہ کی تربت پہ لاکھوں سلام

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفےٰ
سیدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

کروڑوں درود

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

کیوں کہوں بیکس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پہ فدا تم پہ کروڑوں درود

گرچہ ہیں بے حد قصور، تم ہو عفو و غفور
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں درود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود

کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ، تم پہ کروڑوں درود

خلق کے حاکم ہو تم، رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

برسے کرم کی بھرن، پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود

شافی و نافی ہو تم، کافی و وافی ہو تم
درد کو کردو دوا، تم پہ کروڑوں درود

اپنے خطا واروں کو، اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

﴿ ۵ ﴾

جُمادی الاولیٰ

دوسرا جمعہ .... پہلا بیان

ماں، باپ کا مقام

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۔ (پ۱۵ ع۳)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو (کنزالایمان)

درود شریف:

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی بے شمار اور بے حساب حمد وثنا اور شکر و احسان ہے کہ اس نے اپنا محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔

عاشق رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا تجھے حمد ہے خدایا

تمہید: کروڑوں کروڑ درود وسلام ہوں اس محبوب اعظم پر جو خالق کا محبوب ہے اور مخلوق کا بھی۔

جس ذات گرامی نے ہمیں ہدایت کی راہ پر چلنا سکھایا اور خالق و مخلوق کے حقوق سے آشنا کیا اور ان راہوں پر چلنے سے منع فرمایا جس سے ہمارا رب تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ انہیں بری راہوں اور گناہوں میں ایک عظیم گناہ اور برائی، ماں باپ کے ساتھ بد سلوکی اور ان کی نافرمانی بھی ہے۔ قرآن حکیم نے تقریباً چھ مقامات پر اللہ تعالیٰ کے حقوق کے

ساتھ ماں باپ کے حقوق کا ذکر فرمایا اور ان کے ساتھ نیکی، بھلائی، حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کرنے کا حکم صادر کیا۔

ملاحظہ فرمایئے: سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ (پ۱۵ ع۳)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (کنزالایمان)

اور سورہ بقرہ میں فرمایا۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ (پ۱ ع۱۰)

ترجمہ: اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ (کنزالایمان)

اور سورہ نساء میں فرمایا: وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا. (پ۵ ر۳)

ترجمہ: اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو۔ (کنزالایمان)

اور سورہ انعام میں فرمایا۔ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ (پ۸ ر۷)

ترجمہ: تم فرماؤ! آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ (کنزالایمان)

اللہ اکبر! اللہ اکبر!! اے ایمان والو! ان آیات میں کس قدر اہتمام کے ساتھ ماں باپ کے مقام اور مرتبے کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ماں باپ کے مقام و مرتبہ کو پہچاننے اور ان کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرات! جس طرح اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنا ہم پر فرض قرار دیا ہے اسی طرح ماں، باپ کے لئے کوئی نامناسب اور سخت بات کہنے سے بھی منع فرمایا ہے اور ان کی نافرمانی اور بے ادبی کو حرام ٹھہرایا ہے۔

تفسیر خزائن العرفان میں ہے ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) ماں باپ کو ان کا نام لیکر نہ پکارے یہ خلاف ادب ہے اور دوسرے کے سامنے ان کا نام لے کر ان کا ذکر جائز ہے۔

(۲) ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم اپنے آقا سے بات کرتے ہیں۔

(٣) آیت (رَبِّ ارْحَمْهُمَا الایۃ) سے ثابت ہوا کہ مسلمان کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہنچانے والی ہے۔

مُردوں کے ایصال ثواب میں بھی ان کے لئے دعائے رحمت ہوتی ہے لہٰذا اس کے لئے (یعنی ایصال ثواب کے لئے) یہ آیت اصل ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

میرے عزیز! قرآن کریم میں جو بار بار اور بکثرت تاکید کے ساتھ ماں، باپ کے ساتھ نیکی، بھلائی اور حسن سلوک اور اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اس کے معنی یہ ہے کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور نہ ہی ایسا کوئی کام کرے جس سے انہیں ایذا ہو اور اپنے جسم و جان اور مال سے ان کی خدمت میں دریغ نہ کرے، جب انہیں ضرورت ہو ان کے پاس حاضر رہے۔

مسائل: (١) اگر ماں باپ اپنی خدمت کے لئے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو ان کی خدمت نفل سے مقدم ہے۔

(٢) واجبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کئے جا سکتے۔

حضرات! احادیث کریمہ سے ثابت ہے۔

(١) تہہ دل سے ماں باپ کے ساتھ محبت رکھے۔

(٢) رفتار و گفتار میں نشست و برخواست میں ادب لازم جانیں۔

(٣) ان کی شان میں تعظیم کے الفاظ کہے۔

(٤) ان کو راضی کرنے کی سعی کرتا رہے۔

(٥) اپنے نفیس مال کو ان سے نہ بچائے۔

(٦) ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں جاری کرے۔

(٧) ان کے لئے فاتحہ، صدقات، تلاوت قرآن سے ایصال ثواب کرے۔

(٨) اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کرے۔

(٩) ہفتہ وار ان کی قبر کی زیارت کرے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

حضرات! ماں، باپ کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ صرف جائز کاموں میں ہونا چاہئے، ایسا نہیں کہ والدین کی دل جوئی کی خاطر غلط اور غیر شرعی امور کو بھی درست ٹھہرا لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ملاحظہ فرمائیے۔

آیت کریمہ: وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ط وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا۔ (پ ۲۰، ع ۱۳)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی، اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔ (کنز الایمان)

حضرات! اس آیت کریمہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو عشرہ مبشرہ میں تھے اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب اسلام لائے تو آپ کی والدہ حمنہ بنت ابوسفیان نے کہا: تو نے یہ کیا نیا کام کیا۔ خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کھاؤں، نہ پیوں یہاں تک کہ مر جاؤں اور تیری ہمیشہ کے لئے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے۔ پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا اور ایک شبانہ روز نہ کھایا نہ پیا۔ نہ سایہ میں بیٹھی۔ اس سے ضعیف (یعنی کمزور) ہو گئی پھر ایک دن رات اور اسی طرح رہی۔ تب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس آئے اور فرمایا اے ماں! اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین (اسلام) چھوڑنے والا نہیں، تو چاہے کھا، چاہے مت کھا۔ جب وہ حضرت سعد کی طرف سے مایوس ہو گئی تو کھانے پینے لگی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پاک نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ لیکن اگر وہ کفر و شرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے کیوں کہ ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو۔ (تفسیر خزائن العرفان)

حضرات! اللہ و رسول جل شانہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے بعد سب سے آسان ناراض ماں، باپ کو منانا ہے۔ ماں، باپ کس قدر ناراض کیوں نہ ہوں اگر بیٹا ان کے سامنے ندامت سے جھک جائے اور ان کے ہاتھوں کو بوسہ لیکر ان کی گود میں اپنے سر کو رکھ دے تو ماں، باپ کتنے زیادہ ناراض کیوں نہ ہوں۔ ان کا دل نرم پڑ جائے گا اور وہ اپنے بیٹے کو معاف بھی کر دیں گے۔

اور حدیث شریف میں آقا کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا۔

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا (مشکوٰۃ شریف۔ ص ۴۲۱)

یعنی بندے کے دونوں ماں، باپ یا ان میں سے ایک فوت ہو چکا ہو اور وہ ان کا نافرمان ہو۔ (یعنی بیٹا) ان کے لئے دعا کرے اور ان کے حق میں استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو فرمانبردار لکھ دے گا۔

حضرات! ہمارے مشفق و مہربان نبی، رحیم و کریم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم گنہگاروں کی بخشش و نجات کے لئے کتنا آسان طریقہ پیدا کر دیا ہے کہ ہر شخص اپنے ناراض ماں، باپ کو راضی کر کے جنت کا حقدار بن سکتا ہے۔ ورنہ ماں، باپ کے نافرمان کا دوزخ کی آگ سے بچنا غیر ممکن اور جنت میں داخلہ بھی نہیں ہو سکتا۔

حضرات! اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان بہت ہی غور سے سنیے اور اگر سینے میں دل ہے تو اس کو ماں، باپ کی عظمت و محبت کا کعبہ بنا لیجئے اور اگر سینے میں دل کی بجائے کوئی پتھر ہے تو اللہ سے دعا کیجئے کہ اس کو موم بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ کِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۝ (پ ۱۵، رکوع ۳)

ترجمہ: اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا (کنز الایمان)

حضرات! اللہ تعالیٰ نے کتنے پیارے انداز میں ماں، باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اب محبوب خدا رسول اللہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم شریف ملاحظہ فرمایئے۔

سب سے زیادہ محبت کی مستحق ماں پھر باپ

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم میری محبت اور خدمت کا سب سے زیادہ کون مستحق ہے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُمُّکَ۔ تیری ماں، عرض کیا پھر کون؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُمُّکَ تیری ماں۔ (اس شخص نے) عرض کیا پھر کون ہے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُمُّکَ تیری ماں (چوتھی مرتبہ اس شخص نے) عرض کیا پھر کون؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَبُوْکَ تیرا باپ۔ (بخاری شریف، مسلم شریف ... حقوق الوالدین ...)

حدیث شریف: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آقا کریم،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں عرض کیا کہ عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا شوہر کا۔ میں نے عرض کیا کہ مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ قَالَ اُمُّهٗ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس کی ماں کا۔

(بزار، حاکم، بحوالہ حقوق والدین امام احمد رضا، ص ۳۳)

ماں کے قدم کے نیچے جنت ہے

ایک شخص آقا کریم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے جنگ میں شریک ہونے کا ارادہ کیا ہے اور آپ سے مشورہ کے لئے حاضر ہوا ہوں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، کیا تیری ماں زندہ ہے؟ تو اس شخص نے عرض کیا ہاں!

قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا (مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۱)

تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ماں کی خدمت میں لگے رہو اس لئے کہ جنت ماں کے قدم کے نیچے ہے۔

حضرات! آپ سے گزارش ہے کہ آپ خوب غور کریں اور سوچیں کہ ہم کہاں، کہاں مارے مارے پھرتے ہیں اور نہ جانے کون، کون سے در در سے ٹھوکر کھاتے پھرتے ہیں۔ جب کہ جنت ماں کے قدم کے نیچے ہے۔

ماں، باپ اولاد کے لئے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی

حدیث شریف: محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں ایک شخص نے پوچھا کہ بچے پر ماں، باپ کا کیا حق ہے؟

تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ (مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۱)

یعنی یہ دونوں تیری جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔

اللہ اکبر! اللہ اکبر!! حضرات! آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کس قدر پیارا اور جامع جواب عطا فرمایا کہ آقا نے ظاہر فرما دیا کہ ماں، باپ کی خدمت سے جنت ہے اور ان کی ناراضگی سے دوزخ۔

جنت بھی تیری ہے یہیں
دوزخ بھی یہیں ہے

ماں، باپ کی خدمت نہ کرنے والے سے نبی کی ناراضگی

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مَلْعُوْنٌ مَنْ عَقَّ وَالِدَيْهِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ عَقَّ وَالِدَيْهِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ عَقَّ وَالِدَيْهِ ط

ملعون ہے جو اپنے ماں، باپ کو ستائے ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے۔ خدا کی رحمت سے دور ہے جو ان کی نافرمانی کرے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص [illegible])

حضرات! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ شریف میں حدیث شریف کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ محبوب خدا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تین ایسے شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے فرض و نفل اور کسی عمل کو قبول نہیں فرماتا۔ ان میں سب سے پہلا وہ شخص ہے جو ماں، باپ کو ستاتا اور تکلیف پہونچاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۰، ص [illegible])

آقا کریم نے فرمایا ماں، باپ کا نافرمان ذلیل وخوار ہو جائے

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے حبیب ہم بیماروں کے طبیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک مٹی میں ملے (یعنی وہ شخص ذلیل و رسوا اور خوار ہو) اس طرح تین بار فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے پوچھا اے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! وہ ذلیل شخص کون ہے؟ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ شخص ہے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا۔ ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ ط اور جنت میں داخل نہ ہوا۔ (صحیح مسلم ج ۲، ص [illegible]، مشکوٰۃ شریف، ص [illegible])

حضرات! حدیث شریف کا مطلب صاف طور پر ظاہر و باہر ہے کہ ماں، باپ کا خدمت گار جنتی ہوتا ہے اور ماں، باپ کی خدمت سے جان چرانے والا اور ان سے دور بھاگنے والا بڑا ہی بد نصیب اور رحمت سے دور ہوتا ہے۔

والد کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: طَاعَةُ اللّٰهِ طَاعَةُ الْوَالِدِ. مَعْصِيَةُ اللّٰهِ مَعْصِيَةُ الْوَالِدِ (طبرانی بحوالہ فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص [illegible])

یعنی باپ کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے اور باپ کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

حدیث شریف: محبوب خدا مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ ۔ یعنی رب تعالیٰ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (بخاری فی الادب المفرد، ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف)

حضرات! باپ کا مقام کس قدر بلند و بالا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے خوش ہوگا جس سے اس کا باپ راضی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کیا جا سکتا ہے اور والدہ سے کہیں زیادہ بڑا درجہ ماں کا ہے تو خود فیصلہ کر لیجئے کہ ماں کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی کس قدر ناراضگی ہوتی ہوگی۔

اصل واقعہ یہ ہے: عاشق رسول حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر و بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی کہ میرا بیٹا بہت زیادہ عبادت و ریاضت میں مشغول رہتا ہے، رات بھر جاگ کر عبادت کرتا ہے اور دن بھر روزے رکھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ عبادت و ریاضت کی وجہ سے میری خدمت کم کر پاتا ہے) تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمات ارشاد فرمائے یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے۔ اور رب تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

والدین کی خدمت سے روزی بڑھ جاتی ہے

محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ سَرَّهُ اَنْ یُّمَدَّ لَهٗ فِیْ عُمْرِهٖ وَیُزَادَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ فَلْیَبَرَّ وَالِدَیْهِ وَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ ۔ یعنی جسے پسند ہو کہ اس کی عمر بڑھ جائے اور اس کی روزی میں کشادگی ہو جائے تو اس کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی اور صلہ رحمی کرنا چاہئے (مشکوٰۃ شریف)

تین دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب خدا مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جن کے مقبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔

(۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ ۔ اور باپ کی دعا اولاد کے لئے۔

(ترمذی)

حضرات! یہ تین حضرات ہیں جن کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی بلکہ قبول ہی قبول ہوتی ہے ایک مظلوم یعنی ستایا ہوا شخص۔ دوسرا وہ شخص جو سفر میں ہو اور تیسرا باپ کی دعا اولاد کے حق میں۔

اللہ تعالیٰ! ہمیں تینوں کی دعا لینے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرات! ماں، باپ کی بددعا سے ہر حال میں بچنے کی کوشش کرنا چاہئے ورنہ اس کا وبال دنیا اور دین دونوں میں آ سکتا ہے اور ماں، باپ کو بھی چاہئے کہ اگر اولاد نالائق ہے تو کسی طرح سے ان پر غصہ اتار لے لیکن ان کے حق میں بددعا نہ کرے ورنہ ماں، باپ بعد میں خود بھی پچھتائیں گے۔ (ماں باپ کے حقوق)

ماں، باپ کو محبت سے دیکھنا مقبول حج کا ثواب ہے

حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب ہم بیماروں کے طبیب مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی اطاعت شعار اور خدمت گزار فرزند اپنے ماں، باپ کو رحمت و محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج لکھتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ نَعَمْ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ ۔ ([illegible])

خواہ وہ ہر دن سو بار دیکھے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں! خواہ وہ ہر دن سو بار دیکھے، اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور پاک ہے۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش سے ہمارے مشفق و مہربان نبی، مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماں، باپ کے مقام کو اس قدر بلند و بالا کر دیا ہے کہ ان کے قدموں کے نیچے جنت رکھ دیا اور ماں، باپ کے چہرے کو محبت سے دیکھنا حج مقبول بنا دیا اور خوش نصیب فرزند جتنی بار دیکھے گا اس کو اتنے مرتبہ حج مقبول کا ثواب ملتا رہے گا۔

حضرات! جب ماں، باپ کے دیدار کا یہ عالم ہے تو محبوب خدا مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کا کیا عالم ہوگا۔

جس خوش نصیب نے ماں، باپ کو محبت سے دیکھا تو مقبول حج والا ہو گیا اور جس خوش نصیب مسلمان نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سر کی آنکھ سے دیکھا تو مقبول صحابی ہو گئے۔

حضرت موسیٰ بھی ماں کی دعا لیتے ہیں

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے مدینہ طیبہ میں ایک بزرگ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر بے کھٹک حاضری دیا کرتے تھے۔ ایک روز طور پہاڑی پر پہونچے اور رب تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے تو ارشاد ربانی ہوا کہ اے موسیٰ! اب بہت احتیاط کے ساتھ یہ راستہ طے کیا کرو یعنی طور پہاڑی پر اب احتیاط سے آنا۔ اس لئے کہ ابھی تک تمہاری والدہ حیات تھیں، تم رات کے اندھیرے میں خاردار راہوں سے بے کھٹک چلے آتے تھے اس لئے کہ تمہاری ماں کی ظاہری دعائیں تمہارے شامل حال تھیں۔ اب تمہاری ماں کا وصال ہو چکا ہے۔ اب وہ ظاہری دعاؤں کا سایہ آپ پر نہیں رہا۔ اس لئے اے موسیٰ! علیہ السلام احتیاط لازم ہے۔ (مواعظ نعیمیہ جلد ۲، ص ۳۳۱)

حضرات! اس نورانی واقعہ سے پتہ چلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر نبی کے ساتھ بھی ان کے ماں کی دعا ہوتی تھی تو ہم جیسے گنہگار مسلمان کے لئے تو ماں کی دعا کی بہت ہی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ماں کی دعاؤں کے سائے میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

اور مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک صحابی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں جنت کے اوپر اور نیچے والی دونوں چوکھٹ چوموں گا۔ اب رب تعالیٰ کے فضل سے میرا کام ہو گیا ہے تو نذر کیسے پوری کروں؟ تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تو اپنی ماں کے پاؤں اور باپ کی پیشانی چوم لے، ماں کا قدم جنت کی نچلی چوکھٹ ہے اور باپ کی پیشانی جنت کی اوپر والی چوکھٹ ہے تو دوسرے صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اگر اس کے ماں، باپ وفات پا گئے ہوتے تو یہ شخص نذر کیسے پوری کرتا؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا پھر اپنی ماں کی قبر کی پائنتی اور باپ کی قبر کے سرہانے چوم لیتا اس کی نذر پوری ہو جاتی۔ (مواعظ نعیمیہ ج ۲، ص ۳۳۱)

حضرات! حدیث شریف سے ظاہر ہے کہ خود ماحی کفر و بدعت، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ماں، باپ کی قبر کو چومنے کا اشارہ دیا ہے۔ تو پتہ چلا کہ اگر قبر کو چومنا بدعت و حرام ہوتا تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہرگز، ہرگز کسی کی قبر کو چومنے کی اجازت نہ دیتے۔ اور ہم غلامان غوث و خواجہ و رضا قبر کو ہاتھ لگانا اور بوسہ دینا ادب

کے خلاف لکھتے ہیں اور مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سنگ در جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ

درود شریف:

ماں، باپ کا نافرمان جنت کی خوشبو سے محروم رہے گا

محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماں، باپ کی نافرمانی سے بچو، اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے۔

اور ماں، باپ کا نافرمان جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا اور اسی طرح رشتہ توڑنے والا، بوڑھا زانی، تکبر سے اپنا ازار (تہبند) وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا بھی جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

إِنَّ الْكِبْرِيَاءَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تفسیر مدارک، ج۲، ص۳۲۸)

ماں، باپ کا نافرمان دنیا ہی میں سزا پا کر رہتا ہے

حدیث شریف: محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تمام گناہوں میں اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔

إِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ ۔

(شعب الایمان، مشکوٰۃ شریف، ص۴۲۱)

لیکن ماں، باپ کی نافرمانی کو نہیں بخشتا۔ اللہ تعالیٰ اس نافرمان کو زندگی میں ہی موت سے پہلے اس کی سزا دیتا ہے۔

حضرات! اس حدیث شریف کو بار بار پڑھیے اور سنیے کہ ماں، باپ کا نافرمان اس دنیا ہی میں سزا پا کر رہتا ہے اور آخرت کا عذاب باقی ہے۔ (العیاذ باللہ)

ماں، باپ کی نافرمانی سے خاتمہ خراب ہوسکتا ہے

حدیث شریف: ایک نوجوان حالت نزع میں تھا اس پر موت کی کیفیت طاری تھی۔ اس کو کلمہ کی تلقین کی گئی۔ لیکن وہ کلمہ نہ پڑھ سکا۔

محبوب خدا مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو خبر ہوئی تو تشریف لائے اور فرمایا کہ پڑھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو نوجوان نے کہا کہ مجھ سے کلمہ شریف نہیں پڑھا جاتا تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی وجہ دریافت کی کہ یہ نوجوان کلمہ کیوں نہیں پڑھ رہا ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ شخص اپنی ماں کو ستاتا تھا (جس کی وجہ سے موت کے وقت کلمہ نہیں پڑھ پا رہا ہے) تو رحیم و کریم رسول، مصطفےٰ جان رحمت، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس نوجوان کی ماں کو (جو ناراض تھی) بلایا اور فرمایا یہ تیرا بیٹا ہے؟ تو اس عورت نے کہا ہاں! تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، (تو اپنے بیٹے کو معاف کردے تو اس عورت نے کہا کہ حضور! اگر آپ کا حکم ہے تو معاف کرتی ہوں ورنہ اس نے مجھے بہت ستایا ہے اور میری باتوں پر اپنی بیوی کی بات کو ترجیح دیتا ہے اور اسی کی باتوں کو مانتا ہے تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا (اے عورت) تو سن لے اگر آگ جلائی جائے اور تیرے بیٹے کو اس بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے اور اگر کوئی تجھ سے کہے کہ اپنے بیٹے کو معاف کردے ورنہ اس کو اس آگ میں ڈال دیا جائے گا؟ کیا تو اس وقت معاف کرے گی؟ تو عورت نے عرض کی۔ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جب تو میں اپنے بیٹے کو معاف کردوں گی۔ تو مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کو اور مجھے گواہ بنالے کہ تو نے اپنے بیٹے کو معاف کردیا اور تو راضی ہوگئی۔ اس عورت نے عرض کیا، یا اللہ تعالیٰ میں تجھے اور تیرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو گواہ بناتی ہوں کہ میں نے اپنے بیٹے کو معاف کردیا ہے اور اس سے راضی ہوگئی ہوں۔ اب آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے جوان سے فرمایا اے لڑکے پڑھ! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ جوان نے کلمہ پڑھا اور انتقال کرگیا۔

محبوب خدا، مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ بِیْ مِنَ النَّارِ شکر اس خدا کا جس نے میرے وسیلے سے اس کو دوزخ سے بچالیا۔ (طبرانی، ملتقط از الترغیب والترہیب ج ۳، ص ۲۸۵)

حضرات! ماں کی نافرمانی کی سزا کس قدر سخت ہے کہ موت کے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوتا جب تک ماں معاف نہ کردے۔

اور اس حدیث شریف سے ایک مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ توبہ واستغفار میں اور اپنی دعا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگنا چاہیے، جبھی تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو میرے وسیلہ سے دوزخ سے بچالیا۔

ماں کی رضا کس قدر اہم ہے

حدیث شریف: سرچشمۂ ولایت حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص آیا اور بعد سلام عرض کیا۔ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! حضرت عبداللہ بن سلام بستر مرگ پر آخری سانس لے رہے ہیں اور آپ کا آخری دیدار کرنا چاہتے ہیں آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ سنتے ہی کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ تم لوگ بھی کھڑے ہوجاؤ، اور چلو اپنے بھائی عبداللہ بن سلام کی زیارت کرلیں (یہ حضرات آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ وہاں تشریف لے گئے اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن سلام کے سرہانے جاکر فرمایا پڑھو! اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ ان کے کان میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تین بار یہی کلمۂ شہادت پڑھا مگر وہ خود نہ پڑھ سکے، تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا تم ان کی بیوی سے جاکر پوچھو کہ دنیا میں ان کے اعمال کیسے تھے؟ اور ان کا مشغلہ کیا تھا؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی اہلیہ کے پاس گئے اور ان کے اعمال واشغال کے بارے میں معلوم کیا تو ان کی بیوی نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حق کی قسم! جب سے انہوں نے مجھ سے نکاح کیا میں نہیں جانتی کہ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پیچھے ان کی کوئی بھی نماز فوت ہوئی ہو اور ان کا کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں انہوں نے صدقہ وخیرات نہ کیا ہو، ہاں (ایک بات ضرور ہے کہ) ان کی ماں ان سے ناراض ہیں، آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ خبر دی گئی تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کی والدہ کو بلایا، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی والدہ کے پاس جاکر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پیغام دیا مگر وہ نہ مانیں پھر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا۔ یہ دونوں حضرات اس خاتون کو لیکر حاضر ہوئے تو اس خاتون نے حضرت عبداللہ بن سلام کو دیکھ کر کہا اے بیٹے! میں تم کو دنیا وآخرت دونوں میں کہیں بھی معاف نہ کروں گی۔

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے ضعیفہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور بیٹے کو معاف کردو تو ضعیفہ نے

کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میں اسے کیسے معاف کردوں اس نے اپنی بیوی کے لئے مجھے ستایا۔ تکلیف دی، میری نافرمانی کی، مجھے گھر سے علیحدہ کیا ہے تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسے معاف کردو تو تیرا حق میرے ذمہ ہے (یا اللہ اور سب کی مہربانی اور عنایت ہے ماں، بیٹے دونوں کے لئے)

تو پھر ضعیفہ کہنے لگی کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اصحاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) گواہ رہیں کہ میں نے اپنے بیٹے کو معاف کردیا۔ اب آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن سلام سے فرمایا پڑھو، نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باآواز بلند کلمۂ شہادت پڑھا اور ان کی روح پرواز کرگئی۔

سید الاولیاء حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ ان کی نماز اور دفن سے فارغ ہو گئے تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ ! اَلَا مَنْ كَانَتْ لَهٗ وَالِدَةٌ لَمْ تَرْضَهَا خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى غَيْرِ الشَّهَادَةِ (مرۃ الواعظین، ص ۳۳)

اے مسلمانو! آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے گا وہ دنیا سے جانے کے وقت (یعنی موت کے وقت) کلمۂ شہادت پڑھنا نصیب نہ ہوگا۔

اے ایمان والو! حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو صحابی ہیں، ان کا یہ حال ہے کہ موت کا وقت طاری ہے، نزع کا عالم ہے اور کلمہ نہیں پڑھ پا رہے ہیں، اس لئے کہ ان کی ماں ان سے ناراض ہے۔ اب ہم غور کریں کہ اگر ہماری ماں ہم سے ناراض ہے تو ہمارا حشر کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و امان میں رکھے اور ہمیں ماں کو راضی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

دوسرے کے ماں، باپ کو گالی دینا اپنے ماں باپ کو گالی دینا ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں، باپ کو گالی دے۔ تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا کوئی شخص اپنے ماں، باپ کو گالی دیتا ہے؟

قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ ۔

(بخاری ج ۲، ص ۸۸۴، مسلم ج ۱، ص ۶۴، ترمذی ج ۲، ص ۱۲، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۱۹)

تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! جب وہ کسی کے ماں، باپ کو گالی دے۔
وہ جواب میں اس کے ماں، باپ کو گالی دے تو گویا اس نے خود ہی اپنے ماں، باپ کو گالی دی۔
حضرات! اس حدیث پاک سے ہم کو سبق حاصل کرنا چاہئے کہ اگر ہم کسی کے ماں، باپ کو گالی دیتے ہیں تو گویا اپنے ہی ماں، باپ کو گالی دیتے ہیں۔ اور گالی گلوج یوں بھی ناجائز و حرام کام ہیں۔

اگر ماں، باپ ظلم کرتے ہیں تو بھی ان کی اطاعت لازم ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ماں، باپ کا حق ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے تو اس کے لئے صبح میں ہی جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر ماں، باپ میں سے کوئی ایک ہی زندہ ہو تو جہنم کا ایک ہی دروازہ کھلتا ہے۔ حاضرین نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اگر چہ ماں، باپ بیٹے پر ظلم کرتے ہوں؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ ۔
(مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۱، بحوالہ بیہقی شعب الایمان)

اگر چہ وہ ظلم کرتے ہوں اگر چہ وہ ظلم کرتے ہوں اگر چہ وہ ظلم کرتے ہوں۔
حضرات! مالک جنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے واضح الفاظ میں فرما دیا کہ اگر چہ ماں، باپ ظلم کرتے ہیں پھر بھی اولاد پر ماں، باپ کی اطاعت و خدمت لازم ہے۔ اس لئے کہ ان کے عظیم احسانات کے مقابلے میں ان کا ظلم کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ۔
فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ (پ۱۵، ع۳)
ترجمہ: تو ان سے "ہوں" نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ (کنز الایمان)
حضرات! خالق و مالک رب تعالیٰ نے ماں باپ کو اُف کہنے اور جھڑکنے سے روکا ہے اور فرمایا کہ جب تم اپنے ماں، باپ سے بات چیت کرو تو ادب و احترام ملحوظ رکھو ورنہ مجرم قرار دیئے جاؤ گے اور ٹھکانہ جہنم ہوگا۔
بعض لوگ! اپنی بیویوں کے چکر میں ماں باپ سے گالی گلوج تک کرتے ہیں اور ان کو مارتے پیٹتے ہیں یہاں تک کہ ان کو گھر سے بھی نکال دیتے ہیں یا ان کو تنہا چھوڑ کر خود بیوی کے ساتھ دوسرا گھر بسا لیتے ہیں اور ماں،

باپ بیچارے بڑھاپے میں اس اولاد کو دیکھتے رہتے ہیں جس کو بڑی دعا کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا۔ اور جب وہ پیدا ہوا تو خوشیوں کا اہتمام کیا تھا اور اس کو پروان چڑھانے میں اس کی تعلیم دلانے میں کس قدر تکلیفیں اٹھائی تھیں آج وہی اولاد ماں، باپ کو ایک آنکھ دیکھنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ الامان والحفیظ ٥

ملاحظہ فرمایئے:

حدیث شریف: محبوب خدا، مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ فَضَّلَ زَوْجَتَهُ عَلٰى اُمِّهٖ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ٥ (زواجر، ص ۶۸)

یعنی جو شخص اپنی ماں پر اپنی عورت کو ترجیح دیتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہوتی ہے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ ہر گناہ و خطاء سے محفوظ رکھے خاص کر ماں، باپ کی نافرمانی کی بلا و مصیبت سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

غریب ماں کا دل توڑا تو دردناک عذاب ملا

مراد مصطفےٰ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد عدالت میں ایک سوداگر تھا۔ ایک روز اس کی ماں اپنے خرچے کے لئے اس کے پاس کچھ مانگنے آئی۔ تو اس کی بیوی نے کہا کہ آپ کی ماں ہم سے ہر روز اسی طرح مانگ مانگ کر ہم کو محتاج بنادینا چاہتی ہے۔ غریب ماں یہ سن کر روتے ہوئے چلی گئی اور بیٹے نے اُسے جھڑک دیا۔

حضرات! ماں کو حقیر سمجھنے کا دردناک عذاب ملاحظہ کیجئے۔

ایک دن یہ لڑکا تجارت کا مال لے کر گھر سے نکلا، راستے میں ڈاکوؤں نے اس کا سارا مال واسباب لوٹ لیا اور اس کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکا دیا اور اس نوجوان کو راستے پر خون میں لت پت چھوڑ کر چلے گئے، کچھ لوگوں کا وہاں سے گزر ہوا تو اس کو اٹھا کر اس کے گھر پہونچا دیا۔ جب اس کے رشتے دار، دوست واحباب اس کو دیکھنے آئے تو اس نے برملا اپنے جرم کا اعتراف کرلیا۔ هٰذَا جَزَائِيْ فَلَوْ كُنْتُ اَعْطَيْتُ اُمِّيْ بِيَدِيْ دِرْهَمًا مَا قُطِعَتْ يَدِيْ وَسُلِبَ مَالِيْ ۔ یہ مجھے اپنی ماں کو تکلیف دینے کی سزا ملی ہے اگر میں نے اپنے ہاتھ سے ماں کو ایک روپیہ بھی دیا ہوتا تو میرا ہاتھ نہ کاٹا جاتا اور نہ ہی میرا مال چھینا جاتا۔

پھر سوداگر سے ملنے اس کی ماں بھی آئی تو اس نے بڑے درد بھرے انداز میں کہا اے میرے پیارے بیٹے!

تیرے ساتھ دشمنوں نے یہ کیا کیا۔ تو بیٹے نے کہا کہ ای جان! میرے ساتھ یہ سب کچھ آپ کو تکلیف دینے کی وجہ سے ہوا ہے۔ آپ مجھ سے خوش ہو جائیے۔

فَاِنَّ بِاَنِّیْ اِنِّیْ رَضِیْتُ عَنْکَ۔ یعنی ماں نے کہا اے میرے بیٹے میں تجھ سے خوش ہوں۔

حضرات! جب رات ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور ماں کی دعاؤں کی برکت سے اس نوجوان کے دونوں ہاتھ پہلے کی طرح صحیح سالم ہو گئے۔ (درۃ الناصحین، ص ۲۳۰)

اے ایمان والو! اس واقعہ سے ہمیں یہ بھی سبق ملتا ہے کہ ماں کو ناراض کرنے کا عذاب کتنا دردناک ہوتا ہے اور وہ عذاب اس دنیا ہی میں اٹھانا پڑتا ہے۔

اور! یہ بھی درس ملا کہ ماں راضی ہو جائے اور خوش رہے تو آئی ہوئی بلا اور مصیبت رات ختم ہونے سے پہلے ہی دور ہو جاتی ہے۔

ماں، باپ کا حق ادا کرنے والے کے لئے صبح ہوتے ہی جنت کا دروازہ کھل جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس (خوش نصیب) نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ماں، باپ کا حق ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہے تو اس کے لئے صبح ہوتے ہی جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا۔ اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہی زندہ ہے تو جنت کا ایک دروازہ کھلتا ہے۔ (بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۱)

حضرات! حدیث شریف سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ ماں باپ کے وفادار کے لئے صبح ہوتے ہی جنت کا دروازہ کھل جاتا ہے اور دنیا ہی میں وفادار اولاد دیکھ لیتی ہے کہ ماں، باپ کی خدمت ومحبت کی برکت سے روزی کا دروازہ اور تمام رحمتوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور جنت کی بہاروں کا لطف ماں، باپ کی دعا سے اللہ کریم عطا فرماتا ہے۔

ماں کی دعا سے بیٹا جنت میں نبی کا ساتھی

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ جَلِیْسِیْ فِی الْجَنَّۃِ ۔ اے اللہ تعالیٰ تو دنیا ہی میں میرے جنت کے ساتھی کو دکھا دے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے موسیٰ (علیہ السلام) تم فلاں شہر کے فلاں بازار میں چلے جاؤ۔ وہاں ایک گوشت بیچنے والا قصاب ہے جس کی شکل وصورت اس طرح ہے وہی تیرا جنت کا ساتھی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس قصاب کی دوکان میں تشریف لے گئے اور وہیں شام تک رہے، دن ڈوبنے کے بعد قصاب گوشت کا ایک ٹکڑا تھیلے میں لے کر چلا تو اس کی دعوت پر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اس قصاب کے گھر تشریف لے گئے، اس شخص نے عمدہ قسم کا کھانا پکایا اور اپنی دبلی، پتلی، بوڑھی ماں کو کھانا کھلایا۔ جب اس کی بوڑھی کمزور ماں شکم سیر ہو گئی تو ماں کو اچھے کپڑے پہنائے تو قصاب کی بوڑھی ماں اپنے ہونٹ ہلا رہی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ یہ دعا کر رہی تھی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اِبْنِیْ جَلِیْسَ مُوْسٰی فِی الْجَنَّۃِ ۔

اے اللہ تعالیٰ! میرے بچے کو جنت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی بنا دے۔

فَقَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ لَکَ الْبِشَارَۃُ اَنَا مُوْسٰی وَاَنْتَ جَلِیْسِیْ فِی الْجَنَّۃِ

(درۃ الناصحین، ص ۲۳، نزہۃ المجالس، ص ۱۶۸)

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تجھے بشارت ہو کہ میں موسیٰ ہوں، اور تو میرا جنت کا ساتھی ہے۔

حضرات! ماں کی دعاؤں میں کس قدر تاثیر ہوتی ہے اور ماں کی خدمت کا صلہ و بدلہ کتنا عظیم ہوتا ہے کہ ایک قصاب ماں کی خدمت کر کے اور ماں کی دعا لیکر جنت بھی پایا اور جنت میں اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی بھی بن گیا۔

یا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ماں، باپ کی خدمت کر کے ان کی دعا لینے کی توفیق نصیب فرما۔ آمین۔ ثم آمین

ماں، باپ کی دعا سفر میں بھی کام آتی ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے زمانے کی بات ہے کہ تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ بارش ہونے لگی۔ بارش

سے پناہ لینے کے لئے وہ تینوں ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے۔ جب وہ اندر داخل ہو گئے تو ایک چٹان اوپر سے گری اور غار کا منہ بند ہو گیا۔ ان لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا ہم سب اللہ تعالیٰ کے لئے جو کچھ نیک کام کئے ہوں اس کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ تو ایک شخص نے اس طرح دعا کی یا اللہ تعالیٰ! میرے ماں، باپ بوڑھے تھے (بکریوں کے دودھ پر ہی میرا اور میرے بچوں کی زندگی کا گزارا تھا) میں جنگل سے بکریاں چرا کر لاتا، بکریوں سے دودھ نکال کر سب سے پہلے اپنے بوڑھے ماں، باپ کو پلاتا۔ ان سے پہلے نہ خود پیتا اور نہ ہی بچوں کو پلاتا۔ ایک دن مجھے گھر آنے میں دیر ہو گئی اور رات میں جانوروں کو لے کر ایسے وقت گھر آیا کہ میرے ماں، باپ سو چکے تھے میں دودھ لے کر ان کی خدمت میں کھڑا رہا اور وہ سوتے رہے اور میرے بچے بھوک سے روتے اور چلاتے رہے اور مجھے یہ بھی گوارا نہ ہوا کہ انہیں جگا کر ان کے آرام میں خلل ڈالوں۔

حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا ۔ یہاں تک کہ فجر نمودار ہوئی تو ان کی آنکھ کھلی اور دودھ پیا۔ اے رب تعالیٰ! تو علیم و خبیر ہے کہ اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لئے کیا ہے تو اس چٹان کو کچھ ہٹا دے، یہ دعا کرتے ہی چٹان کچھ ہٹ گئی اور تھوڑا راستہ کھل گیا۔ دوسرے آدمی نے دعا کی کہ یا اللہ تعالیٰ! میں ایک عورت سے محبت کرتا تھا اور جب اس عورت سے ایک مکان میں تنہائی کا موقعہ ملا تو میں تجھ سے ڈرا اور برائی کا ارادہ صرف تیری خوشی کے لئے ترک کر دیا اور گناہ سے محفوظ رہا۔ اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لئے کیا ہے تو پتھر ہٹا دے تو وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔ تیسرے آدمی نے دعا کی یا اللہ تعالیٰ! میں نے ایک مزدور کی مزدوری کے دو پیسے سے تجارت کی اور جب خوب مال بڑھ گیا اور مزدور آیا اور اس نے اپنا حق مانگا تو میں نے سارا مال اس کے حوالے کر دیا اور امانت کی، امانتداری کی، اگر یہ عمل تجھے پسند ہے تو پتھر کو ہٹا دے۔ تو پتھر ہٹ گیا اور غار سے نکلنے کا راستہ بن گیا۔ اس طرح وہ تینوں آدمی ہلاک و تباہ ہونے سے محفوظ رہے۔ (بخاری شریف ج[illegible] ص[illegible]، مسلم شریف ج[illegible] ص[illegible])

حضرات! ماں باپ کی دعا میں بڑی طاقت ہوتی ہے جو عرش الٰہی کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اور ماں باپ کی خدمت کرنے والا اور ان کی دعا لینے والا کتنی مصیبت میں کیوں نہ ہو ایک دن اس کی ساری مصیبت دور ہو جاتی ہے وہ تو پتھر تھا اگر پہاڑ بھی ہوتا تو وہ بھی ہٹ جاتا۔ اس لئے کہ ماں، باپ کی دعا میں بڑی طاقت اور اثر ہوتی ہے۔

تیرے میکدے میں کمی ہے کیا، جو کمی ہے ذوق طلب میں ہے
جو ہوں پینے والے تو آج بھی، وہی بادہ ہے وہی جام ہے

آقا کریم نے حضرت حلیمہ سعدیہ کا ادب کیا

مکہ شریف کے پاس جعرانہ نام کے مقام پر جنگ حنین کے موقعہ پر فتح ہونے کے بعد آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سولہ روز تک اسی مقام پر ٹھہرے رہے اور مال غنیمت تقسیم فرماتے رہے۔ محبوب خدا، مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان ایسے جلوہ گر ہیں جیسے تاروں کے بیچ میں چودھویں رات کا چاند، گویا آج عرش سے فرش پر قدسی اتر آئے ہیں کہ اچانک ایک خاتون! سر سے پاؤں تک چادر میں ملبوس تشریف لائیں خود آقا کریم ان کی تعظیم کے لئے سروقد کھڑے ہو گئے۔ ان کے لئے اپنی چادر رحمت کو بچھادی۔ دیکھنے والے حیران تھے کہ خدایا یہ کون خوش نصیب خاتون ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بلا اجازت بارگاہ میں حاضری کی جرأت نہیں فرماتے اور ان کو اتنی بلند پایہ حاصل ہے کہ چادر پاک ان کے لئے بچھائی جاتی ہے۔ جب تک وہ تشریف فرما رہیں۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توجہ کرم انھیں کی طرف رہی، کسی جانب التفات نہ فرمایا جب وہ چلی گئیں تو معلوم کیا گیا کہ یہ خوش نصیب خاتون کون تھیں؟

فَقَالُوا اُمُّہُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْہُ ۔ یہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضاعی ماں (حضرت حلیمہ سعدیہ) ہیں کہ انہوں نے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۴، ص ۱۰۲، مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۰)

بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہ
کہ ہے تو اس آقا کی دائی حلیمہ

حضرات! جب آقا کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رضاعی ماں، دودھ پلانے والی ماں کا اس قدر ادب و تعظیم فرمایا ہے تو اگر حقیقی ماں حضرت آمنہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہوتیں تو ان کے ساتھ محبت کا عالم کیا ہوتا۔

اب! چلتے چلتے ماں کی بددعا کا بھی اثر دیکھتے چلئے۔

ماں کی ناراضگی کا اثر

ایک بزرگ نے مکہ معظمہ جانے کا ارادہ کیا، ان کی ماں ان کے اس سفر پر خوش نہ تھیں۔ یہ بزرگ ماں کی رضا کے بغیر مکہ شریف کے لئے روانہ ہو گئے۔ ادھر ان کی ماں نے بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کے ساتھ بددعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ! میرے بیٹے نے مجھے جدائی کی آگ میں جلایا ہے تو، تو اس پر کوئی عذاب نازل فرما دے۔ یہ بزرگ مکہ

شریف کے سفر میں تھے کہ رات کے وقت ایک شہر میں پہنچے تو عبادت کے لئے ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔

عجیب اتفاق! اسی رات ایک چور کسی کے گھر میں داخل ہوا، گھر والوں کو جب چور کے آنے کا علم ہوا تو چور جلدی سے مسجد کی طرف بھاگا۔ لوگوں نے اس کا پیچھا کیا وہ چور مسجد کے دروازے کے پاس آکر غائب ہو گیا۔ لوگ یہ سمجھے کہ چور مسجد میں گھس گیا ہے تو لوگ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ یہی بزرگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ لوگوں نے چور سمجھ کر انہیں ہی پکڑ لیا اور حاکم شہر کے پاس لے گئے۔ حاکم نے ان کے ہاتھ پیر کاٹنے اور ان کی آنکھوں کے نکالنے کا حکم دے دیا۔ لوگوں نے ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیے اور ان کی آنکھیں نکال دیں اور شہر بھر میں اعلان کر دیا کہ یہ چور کی سزا ہے تو ان بزرگ نے فرمایا: لَا تَقُوْلُوْا ذٰلِکَ. بَلْ قُوْلُوْا هٰذَا جَزَاءُ مَنْ قَصَدَ طَوَافَ مَکَّةَ بِلَا اِذْنِ اُمِّهٖ ٥ یہ مت کہو کہ یہ چور کی سزا ہے بلکہ یہ کہو کہ یہ ماں کی اجازت کے بغیر طواف مکہ کا ارادہ کرنے والے کی سزا ہے۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ تو ایک بزرگ ہیں اور ان کے حال سے واقف ہوئے تو رونے لگے اور ان بزرگ کو ان کے عبادت خانہ کے پاس لا کر چھوڑ گئے اور ادھر ان کی ماں اسی عبادت خانہ کے اندر یہ دعا کر رہی تھیں۔

یَا رَبِّ اِنِ ابْتَلَیْتَ ابْنِیْ بِبَلَاءٍ فَاَعِدْهُ اِلَیَّ حَتّٰی اَرَاهُ ط

اے رب تعالیٰ! اگر تو نے میرے بیٹے کو کسی مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے تو اسے میرے پاس لوٹا دے تاکہ میں اسے دیکھ لوں۔

حضرات! ماں اندر یہ دعا مانگ رہی ہے اور بیٹا دروازے پر یہ صدا لگا رہا ہے کہ میں ایک بھوکا مسافر ہوں مجھے کھانا کھلا دو۔

حضرات! نہ بیٹا کو معلوم ہے کہ اپنے ہی دروازے پر صدا دے رہا ہے اور نہ ماں کو معلوم کہ یہ بھوکا مسافر میرا ہی بیٹا ہے۔

ماں نے کہا دروازے کے پاس آؤ، مسافر نے کہا میرے پاس پیر نہیں ہیں میں کیسے آؤں، ماں نے کہا ہاتھ بڑھاؤ، مسافر نے کہا میرے پاس ہاتھ بھی نہیں۔ ماں اب تک اس مسافر کو پہچان نہ سکی تھی اس نے کہا اگر سامنے آ کر میں تجھے کھانا کھلاؤں تو میرے اور تیرے درمیان حرمت قائم ہو جائے گی تو مسافر بولا کہ آپ فکر نہ کریں میں آنکھوں سے بھی محروم ہوں تو ماں ایک روٹی اور کوزے میں ٹھنڈا پانی لے کر آئی اور اسے کھلایا، پلایا مگر پہچان نہ سکی۔ البتہ وہ مسافر پہچان گیا اور اس نے اپنا سر ماں کے قدموں میں رکھ کر عرض کیا۔

اَنَا ابْنُکَ الْعَاصِیْ. اے ماں! میں تیرا نافرمان بیٹا ہوں۔

اب ماں بھی پہچان گئی اور بیٹے کی حالت زار دیکھ کر بیٹے کے اندر ماں کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور وہ بلک بلک کر رونے اور فریاد کرنے لگی۔ اے رب تعالیٰ! جب حال اتنا برا ہو گیا ہے تو میری اور میرے بیٹے کی روح کو قبض کر لے تاکہ لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔

ابھی یہ دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ ماں بیٹے دونوں کا انتقال ہو گیا۔ (مرقع الواعظین، ص ۳۴)

حضرات! ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہزاروں بار پناہ مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے امان میں رکھے اور ماں باپ کے دل دکھانے اور ان کو ناراض کرنے کی بلاء معصیت سے محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔

ماں اگر کافرہ ہے تو بھی حسن سلوک واجب ہے

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں میری مشرکہ (کافرہ) ماں میرے پاس آئیں تو میں نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری بے دین (کافرہ) ماں آئی ہیں، میں ان کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا سلوک کرو۔ (بخاری شریف، ج ۲، ص ۸۸۸، بحوالہ ترغیب و ترہیب، ج ۳، ص ۳۳۴)

حضرات! اس حدیث شریف سے صاف طور پر پتہ چلا کہ ماں، باپ اگرچہ کافر و کافرہ، مشرک و مشرکہ بھی ہوں تو اولاد پر پھر بھی ان کی اطاعت و خدمت فرض ہے تو مومن و مومنہ باپ اور ماں کا خیال رکھنا اور ان کی اطاعت و خدمت کا ہر طرح سے خیال رکھنا ہم پر کس قدر لازم و ضروری ہوگا۔

ماں کی دعا سے گناہ معاف ہوتے ہیں

حدیث شریف: روایت ہے کہ ایک شخص نے آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں عرض کیا کہ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے (کیا) میرے لئے توبہ ہے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تیری ماں ہے؟ (تو اس شخص نے) عرض کی نہیں! پھر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تیری خالہ ہے؟ (تو اس شخص نے) عرض کی، ہاں! فرمایا جاؤ اور خالہ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

(المستدرک للحاکم، ج ۴، ص ۱۷۱، ابن حبان، ج ۲، ص ۳۰۳، مکاشفۃ القلوب، ص ۱۴۶)

حضرات! اس حدیث شریف سے صاف صاف ظاہر ہے کہ کتنا بڑا گناہ کیوں نہ ہو ماں کی دعا سے اور ماں

نہیں ہے تو ماں کی بھی خالہ کی دعا سے معاف ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ماں کی دعا کے ساتھ خالہ کی بھی دعا لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ماں، باپ کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک

حدیث شریف: ایک انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ ماں، باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ہے کہ ان کے ساتھ نیکی اور بھلائی کیا کروں۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نَعَمْ اَرْبَعَةٌ ۔ ہاں چار باتیں ہیں (۱) ان پر نماز جنازہ پڑھنا (۲) اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا (۳) اور ان کی وصیت کو پوری کرنا (۴) اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا اور ان کے ساتھ بھلائی کرنا۔

اور فرمایا: اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ ۔ بے شک سب سے بڑی نیکی اور حسن سلوک باپ کے ساتھ یہ ہے کہ باپ کے نہ ہونے پر اس کے دوستوں کے ساتھ بھلائی کرے اور ان سے دوستی جوڑے رکھے۔

(بخاری شریف، ابوداؤد، بحوالہ حقوق والدین، ص ۲۱۴)

باپ کے دوست کی اہمیت

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوب خدا، مصطفےٰ، جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

تمہارے باپ نے جس کے ساتھ دوستی کی تم اپنے باپ کے اس دوستی کی حفاظت کرو اور اسے کاٹ نہ دو کہ اللہ تعالیٰ تیرا نور بجھا دے گا۔ (بخاری شریف، ادب مفرد، بحوالہ رسول شریف، ص ۱۰، ص ۱۴۲)

حضرت عبداللہ کا باپ کے دوست کے ساتھ حسن سلوک

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مکہ معظمہ کے راستے میں (حج کے موقعہ پر) ایک دیہاتی آدمی ملا تو آپ نے اس دیہاتی کو پہچان لیا کہ اس دیہاتی کے باپ آپ کے والد گرامی امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوست تھے تو حضرت عبداللہ ابن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس دیہاتی کو سلام کیا۔ اپنی سواری کے گدھے پر اس شخص کو سوار کیا اور سر سے عمامہ اتار کر اسے دے دیا۔ حضرت ابن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو اور نیک و صالح بنائے۔ دیہاتی لوگ تو تھوڑے ہی پر خوش ہو جاتے ہیں تو انہوں نے فرمایا۔

بے شک ان کے باپ میرے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوست تھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے بڑی نیکی اور سب سے اچھا سلوک یہ ہے کہ بیٹا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ نیکی اور اچھا برتاؤ کرے۔ ان سے رشتہ جوڑے رہے (مسلم شریف ... [illegible])

ماں، باپ کی قبر پر ہر جمعہ کو جانا چاہئے

عاشق رسول، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ والدین کریمین کے انتقال کے بعد ان کے حقوق میں سے ہے۔

(۱) اولاد کو چاہئے کہ ہر جمعہ کو ان کی قبر کی زیارت کے لئے جائے اور وہاں سورۂ یٰس شریف ایسی آواز سے پڑھنا چاہئے کہ وہ سنیں اور اس کا ثواب ان کی روح کو پہونچائے اور راہ میں جب کبھی ان کی قبر آئے تو بے سلام اور بغیر فاتحہ پڑھے نہ گزرے۔

(۲) ماں، باپ کے رشتہ داروں کے ساتھ زندگی بھر نیک سلوک کرتا رہے۔

(۳) ماں باپ کے دوستوں سے دوستی قائم رکھے اور ہمیشہ ان کا اعزاز و اکرام کرتا رہے۔

(۴) کبھی کسی کے ماں، باپ کو برا نہ کہے تا کہ اس کے ماں، باپ کو کوئی برا نہ کہے۔

(اعلیٰ حضرت، حقوق والدین، ص [illegible])

ماں، باپ کے لئے مغفرت کی دعا نیک سلوک ہے

حدیث شریف (۱) محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اِسْتِغْفَارُ الْوَلَدِ لِاَبِیْهِ بَعْدَ الْمَوْتِ مِنَ الْبِرِّ یعنی اولاد کی مغفرت کی دعا ماں، باپ کے لئے انتقال کے بعد نیک سلوک ہے۔

(اعلیٰ حضرت، حقوق والدین، ص [illegible])

ماں، باپ کے لئے دعا نہ کرنا روزی گھٹا دیتا ہے

حدیث شریف: اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اذا ترک العبد الدعاء للوالدین وانّہ ینقطع عنہ الرزق ۔ یعنی جب آدمی ماں، باپ کے لئے دعا
کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق منقطع ہو جاتا ہے۔ (الدیلمی، مسند ج ۵، ص ۱۰، ح ۱۴۳)

ماں، باپ کے لئے صدقہ و خیرات کا اجر و ثواب

حدیث شریف: آفتاب نبوت، ماہتاب رسالت، مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی شخص کچھ صدقہ و خیرات کرے تو اُسے چاہئے کہ اپنے ماں، باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں
ملے گا اور اس کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ (الدیلمی، مسند فردوس، ص ۱۰، ح ۱۴۳)

ماں، باپ کے وصال کے بعد ان کے لئے نیکی کی صورت

حدیث شریف: ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اپنے
ماں، باپ کے ساتھ ان کی زندگی میں نیکی کرتا تھا اب وہ انتقال کر گئے ہیں تو ان کے ساتھ نیک سلوک کس طرح
سے کیا کروں؟

تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ نیک سلوک یہ ہے کہ اپنی
نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے بھی روزے رکھے۔

یعنی جب اپنے لئے نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل نماز ان کی طرف سے پڑھے اور انہیں ثواب
پہونچائے۔ یا نماز، روزہ جو بھی نیک عمل کرے اس میں ان کے لئے بھی ثواب پہونچنے کی نیت کرلے کہ انہیں بھی
ثواب ملے گا اور تمہارے ثواب میں کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ (مجموعہ رسائل اعلیٰ حضرت، حقوق والدین، ص ۲۶)

اور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ
جو کچھ نفل صدقہ کرنا چاہے تو اس کے لئے افضل ہے کہ تمام مومنین، مومنات کی نیت کرلے کہ اس کا ثواب
ان سب تک پہونچے گا۔

وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْءٌ ۔ اور اس کے ثواب میں کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔ (اعلیٰ حضرت، حقوق والدین، ص ۲۷)

ماں، باپ کی جانب سے حج کرنے والا نیکوں کے ساتھ اٹھے گا

حدیث شریف ۱: ہمارے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے ماں، باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے۔

بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْاَبْرَارِ ۔ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے دن نیکوں کے ساتھ اٹھائے گا۔ (طبرانی وغیرہ)

حدیث شریف ۲: آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے ماں، باپ کی جانب سے حج ادا کرتا ہے تو وہ حج اس کے اور ان دونوں کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے خوش ہوتی ہیں اور یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں، باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

ماں، باپ کی طرف سے حج کرنے والا دس حج کا ثواب پاتا ہے

حدیث شریف ۳: مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ماں، باپ کی طرف سے حج کرے تو ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا۔

وَكَانَ لَهُ فَضْلُ عَشْرِ حِجَجٍ ۔ اور اس شخص کو دس حج کا ثواب زیادہ ملے گا۔

(دارقطنی، فتاویٰ رضویہ شریف، ج ۱۰، ص ۷۴۳)

ماں، باپ کی قبر کی زیارت سے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

حدیث شریف ۴: محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ماں، باپ دونوں یا ایک کی قبر پر جمعہ کے دن زیارت کے لئے جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اور وہ شخص ماں، باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا لکھا جائے۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، ص ۱۵۴، اعلیٰ حضرت، حقوق والدین، ص ۳۷)

حدیث شریف ۵: ہمارے آقا، مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر جمعہ کو اپنے ماں، باپ یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے اور وہاں یٰس شریف پڑھے تو اس میں جتنے حروف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ (دیلمی شریف، فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۷۴۳)

حضرات! چلتے چلتے یاد رکھئے اور ہمارا ایمان افروز پیغام ہو کر یہ حدیث شریف بھی ملاحظہ فرمائیے کہ ماں،

باپ کا مقام و مرتبہ اس قدر بلند و بالا ہے کہ اولاد تا عمر ان کی خدمت کرتی رہے اور سفر میں اپنی پیٹھ پر بٹھا کر ان کو لائے اور لے جائے اور ان کو حج کرائے تو بھی ان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

ماں کی محبت کا بدلہ کچھ بھی نہیں ہوسکتا

حدیث شریف: محبوب خدا، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم! ایک مرتبہ راہ میں ایسے گرم پتھروں پر میں چلا ہوں کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا۔ میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں، کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ بِطَلْقَةٍ وَّاحِدَةٍ یعنی تیری پیدائش کے وقت جس قدر دردوں کے جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔

(طبرانی شریف۔ اعلیٰ حضرت حقوق والدین ص ۳۲)

اللہ اکبر! اے ایمان والو! ماں باپ کا مقام کس قدر ارفع و اعلیٰ ہے کہ کوئی اولاد زندگی بھر ان کی خدمت میں مشغول رہے تو بھی ان کے حقوق مکمل ادا نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ماں، باپ کا خدمت گزار اور فرمانبردار بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اولاد کے حقوق ماں باپ پر

حضرات! عاشق مصطفےٰ امام احمد رضا، اعلیٰ حضرت، فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ ماں، باپ پر اولاد کے حقوق کیا ہیں اس میں سے کچھ یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اگرچہ ماں، باپ کا حق اولاد پر بہت ہی بڑا بنایا، یہاں تک کہ اپنے حق کے برابر اس کا ذکر فرمایا، مگر اولاد کا حق بھی ماں باپ پر عظیم رکھا ہے۔

(۱) سب سے پہلا حق وجود اولاد سے بھی پہلے یہ ہے کہ آدمی اپنا نکاح کسی رذیل قوم سے نہ کرے کہ بری رگ ضرور رنگ لاتی ہے۔

(۲) دیندار لوگوں میں شادی کرے کہ بچے پر نانا، ماموں کی عادات و افعال کا بھی اثر پڑتا ہے۔

(۳) جماع کی ابتداء بسم اللہ شریف سے کرے ورنہ بچے میں شیطان شریک ہو جاتا ہے۔

(۴) جماع کے وقت عورت کی شرمگاہ پر نگاہ نہ کرے کہ بچہ کے اندھے ہونے کا اندیشہ ہے۔

(۵) جماع کے وقت زیادہ باتیں نہ کرے کہ بچے کے گونگے یا توتلے ہونے کا خطرہ ہے۔

(۶) بیوی اور شوہر (دونوں) کپڑا اوڑھ لیں جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں کہ بچے کے بے حیا ہونے کا خطرہ ہے

(۷) جب بچہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہے کہ شیطان کے خلل اور ام الصبیان سے بچے۔

(۸) چھوہارا وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں ڈالے کہ حلاوت اخلاق کی فال حسن ہو۔

(۹) عقیقہ ساتویں دن اور نہ ہوسکے تو چودھویں دن، ورنہ اکیسویں دن کرے۔ لڑکی کے لئے ایک (بکری) اور لڑکے کے لئے دو (بکرا) کہ اس میں بچہ کو گویا رہن سے چھڑانا ہے۔

(۱۰) سر کے بال اتروائے۔

(۱۱) بالوں کے برابر چاندی تول کر خیرات کرے۔

(۱۲) سر پر زعفران لگائے۔

(۱۳) نام رکھے، یہاں تک کہ کچے بچے کا بھی جو کم دنوں کا گر جائے ورنہ اللہ تعالیٰ کے یہاں شکایت کرے گا۔

(۱۴) برا نام نہ رکھے کہ فال بد ہے (یعنی برے نام کا برا اثر پڑتا ہے اس لئے برا نام نہ رکھے)

(۱۵) (اچھا نام رکھے) عبداللہ، عبدالرحیم، احمد، حامد، وغیرہا عبادات و حمد کے یا انبیاء و اولیاء یا اپنے بزرگوں میں جو نیک لوگ گزرے ہوں ان کے نام پر نام رکھے کہ موجب برکت ہے۔ خصوصاً نام پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اس مبارک نام کی بے پایاں برکت، بچہ کی دنیا و آخرت میں کام آتی ہے۔

(۱۶) جب محمد نام رکھے تو اس کی تعظیم و تکریم کرے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(۱۷) مارنے، برا کہنے میں احتیاط کرے۔

(۱۸) جو مانگے بروجہ مناسب دے۔

(۱۹) خدا کی ان نعمتوں کے ساتھ مہر و لطف کا برتاؤ رکھے انہیں محبت، پیار کرے، بدن سے لپٹائے، کندھے پر چڑھائے ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کرے۔

(۲۰) ان کی دلجوئی، دلداری، رعایت، محافظت ہر وقت حتیٰ کہ نماز و خطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔

(۲۱) سفر سے آئے تو ان کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لائے۔

(۲۲) زبان کھلتے ہی اللہ اللہ، پھر لا الٰہ الا اللہ، پھر پورا کلمہ طیبہ سکھائے۔

(۲۳) قرآن مجید پڑھائے۔

(۲۴) مشفق نیک صالح استاد صحیح العقیدہ سنی معمر کے سپرد کرے اور لڑکی کو نیک پارسا عورت سے پڑھوائے

(۲۵) عقائد اسلام و سنت سکھائے کہ لوح سادہ فطرت اسلامی و قبول حق پر مخلوق ہے۔ اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہوگا۔

(۲۶) محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم ان کے دل میں ڈالے کہ اصل ایمان و عین ایمان ہے۔

(۲۷) آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آل و اصحاب و اولیاء و علماء کی محبت و عظمت کی تعلیم دے کہ اصل سنت و زیور ایمان بلکہ باعث بقائے ایمان ہے۔

(۲۸) سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کردے۔

(۲۹) علم دین، خصوصاً وضو، غسل، نماز و روزہ وغیرہ کے مسائل سکھائے۔

(۳۰) پڑھانے، سکھانے میں رفق و نرمی ملحوظ رکھے۔

(۳۱) موقع پر چشم نمائی، تنبیہ، تہدید کرے مگر کوسنا نہ کرے کہ اس سے اصلاح کی بجائے زیادہ فساد کا اندیشہ ہے۔

(۳۲) مارے تو منہ پر نہ مارے۔

(۳۳) جب دس برس کا ہو تو نماز مار مار کر پڑھائے۔

(۳۴) اس عمر یعنی دس برس کی عمر سے اپنے خواہ کسی کے ساتھ نہ سلائے جدا بستر جدا پلنگ پر اپنے پاس رکھے۔

حضرات! خاص لڑکی کے حقوق:

(۳۵) اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی (کا اظہار) نہ کرے بلکہ نعمت الٰہیہ جانے۔

(۳۶) سینا، پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے۔

(۳۷) سورۂ نور کی تعلیم دے۔

(۳۸) لکھنا ہرگز نہ سکھائے کہ احتمال فتنہ ہے۔

(۳۹) بیٹوں سے زیادہ دلجوئی اور خاطر داری رکھے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔

(۴۰) جو چیز دے پہلے بیٹی کو دے بعد میں بیٹوں کو دے۔

(۴۱) نو برس کی عمر سے نہ اپنے پاس سلائے نہ بھائی وغیرہ کے پاس سونے دے۔

(۴۲) بالاخانہ (یعنی چھت) پہ نہ بٹھا دے۔

(۴۳) گھر میں لباس و زیور سے آراستہ کرے کہ پیام رغبت کے ساتھ آئیں۔

(۴۴) جب کفو ملے نکاح میں دیر نہ کرے۔

(۴۵) حتی الامکان بارہ برس کی عمر میں بیاہ دے۔

(۴۶) ہرگز ہرگز کسی فاسق فاجر خصوصاً بد مذہب کے نکاح میں نہ دے (ملخصاً [illegible])

لڑکی کی پرورش پر جنت کی بشارت

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی پرورش میں دو لڑکیاں بالغ ہونے تک رہیں تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا۔

اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ ۝ کہ میں اور وہ بالکل پاس، پاس ہوں گے یہ کہتے ہوئے حضور نے اپنی انگلیاں ملا کر فرمایا کہ اس طرح۔ (صحیح مسلم)

حدیث شریف: آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین لڑکیاں یا تین بہنوں کی پرورش کرے پھر ان کو ادب سکھائے اور ان کے ساتھ مہربانی کرے یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ ان کو مستغنی کر دے (یعنی وہ بالغ ہو جائیں اور ان کا نکاح ہو جائے) تو پرورش کرنے والے پر اللہ تعالیٰ جنت کو واجب کر دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم اور دو بیٹیوں اور دو بہنوں کی پرورش پر کیا ثواب ہے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو کا ثواب بھی یہی ہے۔ حَتّٰى لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً ۔ یعنی صحابہ اگر ایک بیٹی یا ایک بہن کے بارے میں دریافت کرتے تو ایک کی نسبت بھی آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہی فرماتے۔ (شرح سنہ، مشکوۃ)

حضرات! یہ جو کچھ بیان ہوا ان میں کچھ مستحبات ہیں کہ ان کے چھوڑنے پر مواخذہ نہ ہوگا لیکن اجر و ثواب اور اچھی اولاد کی برکت سے محرومی ضرور رہے گی اور کچھ فرض ضروری امر ہیں جن کے ترک پر یقیناً اللہ تعالیٰ بروز قیامت گرفت ضرور فرمائے گا۔

اس لئے ہر ماں باپ پر ضروری ہے کہ اولاد کے ساتھ اسی طرح سلوک کریں اور ان کے ساتھ پیش آئیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ماں باپ کا خدمت گزار بنائے اور ہمیں اپنی اولاد کے ہمراہ اسلامی تعلیمات کی روشنی

میں پرورش کرنے کی توفیق عطا فرمائے ورنہ دونوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بچے کے کا حساب و کتاب دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اولاد ہونے کی حیثیت سے اپنے ماں، باپ کی عزت و تکریم کی توفیق دے اور اگر ہم ماں، باپ ہیں تو ہم کو اپنے اولاد کے حقوق کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ بجاہ حبیبہ الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۵ ﴾

جُمادی الاولیٰ

دوسرا جمعہ...دوسرا بیان
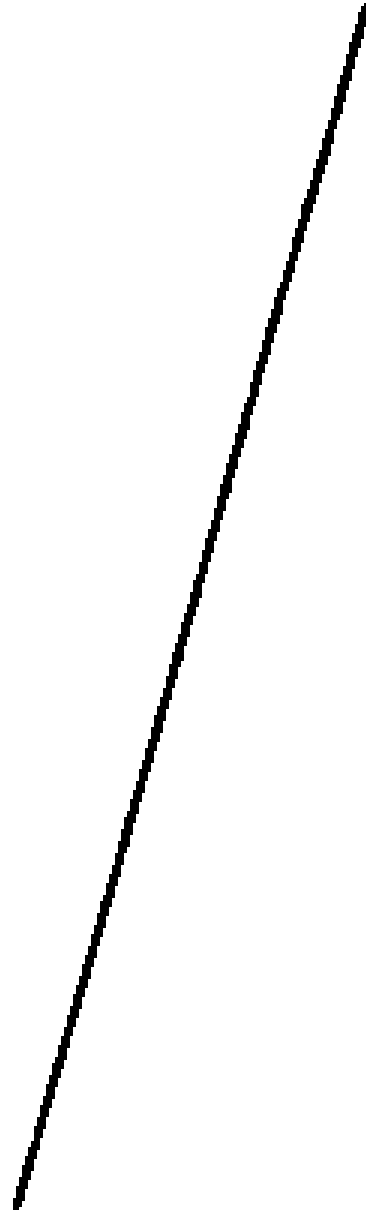
اُستاذ اور عالم کا مقام

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط (پ۲۲،ع۱۶)

ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

تمہید: اَلْعِلْمُ نُوْرٌ علم نور ہے اجالا ہے اندھیرے کو دور کر کے راستہ دکھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا راستہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ۔ جنت کا راستہ۔ علم اللہ و رسول جل شانہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہے، قرآن کا نور ہے، حدیث وسنت کا نور ہے۔ علم ! ہدایت کا نور ہے۔ شریعت وطریقت کا نور ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط (پ۲۳،ع۱۵)

ترجمہ: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔ (کنزالایمان)

حضرات! کتنے واضح انداز میں ہمارا خالق ومالک رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ کیا عالم اور جاہل دونوں برابر ہیں؟ مطلب ومقصد صاف عیاں ہے کہ عالم نور والا ہے اور جاہل اندھیرے میں ہے اور جہالت موت ہے اور علم زندگی ہے۔

باب مدینۃ العلم حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اَلنَّاسُ مَوْتٰی وَاَھْلُ الْعِلْمِ اَحْیَاءٌ ۔ یعنی (بے علم) لوگ مردہ ہیں اور علم والے زندہ ہے۔ (دیوان علی، ص: ۵۱)

اور مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد پاک ہے

رَضِیْنَا قِسْمَۃَ الْجَبَّارِ فِیْنَا
لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُھَّالِ مَالٌ

یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہیں کہ اس نے ہمیں علم دیا اور جاہلوں کو مال۔

علم دین کا سیکھنا فرض ہے: مدینۃ العلم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ (ابن ماجہ، ص: ۲۰، مشکوٰۃ شریف، ص: ۳۴)

یعنی علم دین کا سیکھنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں اور حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں جس علم کی فضیلت کو بتایا گیا ہے اور مولی المسلمین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس علم کو زندگی سے تعبیر فرمایا ہے تو آخر ہم معلوم کریں کہ وہ علم کون سا علم ہے؟ کیا وہ اسکول اور کالج کا علم ہے تو نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ علم قرآن و حدیث کا علم ہے، شریعت و سنت کا علم ہے، وہ علم ہے جس کو پڑھ کر ہمارے مدرسوں کے بچے حافظ قرآن اور عالم دین بنتے ہیں۔

جلیل القدر محدث، حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اِنَّ ھٰذَا الْعِلْمَ دِیْنٌ. یعنی بے شک یہ علم (یعنی قرآن و حدیث کا علم) دین ہے۔ (مسلم شریف، ج: ..... ص: ، مشکوٰۃ، ص: ۳۷، سنن دارمی، ص: ۱۴۳)

حضرات! دنیاوی تعلیم کا حصول منع نہیں ہے اس شرط کے ساتھ کہ دین و ایمان سلامت رہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (پ ۲۲، ع ۱۶)

ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (کنز الایمان)

علماء انبیاء کے وارث ہیں

آفتاب نبوت، ماہتاب رسالت، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ ۔ یعنی انبیاء کرام کے وارث (نائب) علماء ہیں۔ (ابن ماجہ، ص: ..... جامع صغیر، ج: ۲، ص: ۲۲۲)

حضرات! قرآن و حدیث میں کس قدر علماء کی عزت و بزرگی کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صحیح معنوں میں ڈرنے والے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں علماء ہیں۔
اور حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ علمائے کرام انبیاء کرام کے وارث اور نائب ہیں مگر آج کل کچھ لوگ کہتے نظر آتے ہیں کہ وہ علماء اور تھے اور آج کے علماء اور ہیں۔

تو ایسے جاہلوں سے میری گزارش ہے کہ پہلے اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھو پھر ان کو برا بھلا کہنا۔ جن کے پیچھے تم نماز پڑھتے ہو اور دینی مسائل بھی انہیں علماء سے سیکھتے ہو۔

افسوس صد افسوس! چہرہ پر داڑھی نہیں، نمازوں کی پابندی نہیں، گھر کا ماحول، غیروں کے رنگ ڈھنگ میں غرق۔ نہ بچے قرآن پڑھ پاتے ہیں اور نہ جناب خود۔ اب تم غور کرو کہ برا کون ہے؟

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ ۔ یعنی جس شخص نے خود کو پہچانا اس نے خدا کو پہچانا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (پ۲۸، ع۱۹)

ترجمہ: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ (کنزالایمان)

حضرات! خوب غور سے اللہ تعالیٰ کا فرمان سن لیجئے کہ مولانا صاحب کو کہتا ہے یا امام صاحب کو یا اور کسی کو۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں خود کو اور گھر والوں کو دیکھنے اور جہنم سے بچنے کا حکم دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو شیطان کے مکر سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

حدیث شریف: آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی ہلاکت دو چیزوں میں ہے علم کا چھوڑ دینا اور مال کا جمع کرنا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۳۳)

حضرات! حدیث شریف کی روشنی میں عالم کی فضیلت ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث شریف: محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ ۔

یعنی اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ دیتا ہے (یعنی عالم دین بنا دیتا ہے) اور اللہ تعالیٰ (مجھے) دیتا ہے اور میں (سب میں) تقسیم کرتا ہوں۔ (بخاری ج۱، ص۱۶، مسلم ج۱، ص۳۳۳، مشکوٰۃ شریف، ص۳۲)

عالم کی موت عالَم کی موت ہے

حدیث شریف: اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ: یعنی ایک عالم دین کی موت ایک عالَم کی موت ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۳۳)

عابد پر عالم کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا، ایک ان میں سے عابد تھا دوسرا عالم۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى أَدْنَاكُمْ ۔ یعنی عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر۔

پھر فرمایا آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کہ لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے لئے فرشتے نیز زمین و آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی سوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) اس کے لئے دعائے خیر کرتی ہیں۔ (ترمذی، مشکوٰۃ شریف، ص ۳۴)

علماء کے قلم کی سیاہی کی عظمت

حدیث شریف: محبوب خدا، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت علماء (کے قلم) کی سیاہی کی دواتیں شہداء کے خون کے برابر تولی جائیں گی۔ (کنز العمال، ج ۱۰، ص ۱۴۳، مکاشفۃ القلوب، ص ۳۰۴)

طالب علم کے لئے فرشتے پر بچھاتے ہیں

حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا تھا تو ایک آدمی نے کہا کہ اے ابو الدرداء بے شک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ سے یہ سن کر آیا ہوں کہ آپ کے پاس کوئی حدیث ہے جسے آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور میں کسی دوسرے کام کے لئے نہیں آیا ہوں، تو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص علم (دین) حاصل کرنے کے لئے سفر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے وَإِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ ۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۵، ص ۱۹۶، مشکوٰۃ، ص ۳۴)

یعنی اور طالب علم کی رضا (خوشی) حاصل کرنے کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔

مچھلیاں پانی میں عالم کے لئے دعا کرتی ہیں

اور آقا کریم، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اور ہر وہ چیز جو آسمان و زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی ستاروں پر ہے۔

وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ ۔ اور بے شک علماء انبیاء کے وارث (نائب) ہیں۔

اور فرمایا آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا ۔ اور انبیائے کرام علیہم السلام کا ترکہ دینار و درہم نہیں ہے بلکہ انہوں نے وراثت میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پایا۔ (ترمذی، ص ۹۳، ابن ماجہ، ص ۲۰، مشکوٰۃ، ص ۳۴)

سب سے بڑا سخی علم سکھانے والا ہے

جود و کرم والے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ سب سے بڑا سخی کون ہے؟ تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا۔

اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ اللہ اور اس کا رسول جل شانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بڑا سخی ہے، پھر میں تمام اولادِ آدم سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد وہ شخص زیادہ سخی ہے۔

عَلَّمَ عِلْمًا فَنَشَرَہٗ ۔ یعنی جس نے علم سیکھا اور پھر اسے پھیلایا اور اس شخص کو قیامت کے دن ایک امیر کی طرح (باعزت) لایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۳۷)

حدیث شریف: آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ ۔ یعنی تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری، ج ۲، ص ۷۵۲، ابن ماجہ، ص ۱۹)

اے ایمان والو! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ بہت غور سے ملاحظہ کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ سب سے بڑا سخی کون ہے؟ تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جواب تھا کہ۔

اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ ۔ یعنی اللہ اور رسول اللہ جل شانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔

حضرات! گویا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان و عقیدہ تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہمارے پیارے آقا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر چیز کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔

حضرات! یہ تھا ایمان اور سچا عقیدہ ایک صحابی کا تھا اور وہابی دیوبندی تبلیغی کا عقیدہ دیکھیے ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا عقیدہ کہ۔

رسول اللہ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے اور لکھتے ہیں کہ شیطان اور ملک الموت کے علم سے رسول اللہ کا علم کم ہے۔ اور شیطان و ملک الموت کا علم قرآن سے ثابت ہے اور رسول اللہ کا علم قرآن سے ثابت نہیں اور جو شخص رسول اللہ کا علم ثابت کرے وہ مشرک ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۵۱ مطبوعہ سادھورہ)

حضرات! خوب غور کر کے فیصلہ کیجیے کہ جو شخص شیطان کے علم کو زیادہ اور اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو کم بتائے اور شیطان کے علم کو مانے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم کا انکار کرے بلکہ ماننے والوں کو کافر و مشرک کہے، کیا وہ شخص مومن و مسلمان ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

اس لئے ہر مومن پر فرض عین ہے کہ ایسے بد عقیدوں سے دور رہے اور کسی قسم کا تعلق ان سے نہ رکھے۔

حضرات! ایک عالم دین کا بڑا مقام ہے۔ ایک شخص جو غیر عالم ہے وہ رات بھر جاگ کر نفل نماز پڑھے اور پوری رات عبادت میں مشغول رہے تو وہ ثواب حاصل نہیں کر سکتا جو ثواب اللہ تعالیٰ عالم دین کو صرف ایک مسئلہ بتا دینے یا ایک مسئلہ سکھانے پر عطا فرماتا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

حدیث شریف: ہمارے حضور نور علیٰ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ: تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا ۔

یعنی ایک ساعت علم دین کا پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ (دارمی، مشکوٰۃ شریف ص ۳۶)

ایک عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے

حدیث شریف: محبوب خدا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ ۔ ایک فقیہ یعنی ایک عالم دین شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ ص ۳۴)

عالم کا دیدار نبی کا دیدار ہے

حدیث شریف: ہمارے سرکار امت کے غمخوار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ زَارَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا زَارَنِيْ وَمَنْ صَافَحَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا صَافَحَنِيْ وَمَنْ جَالَسَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا جَالَسَنِيْ وَمَنْ جَالَسَنِيْ اَجْلَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِيْ الْجَنَّةِ ۔ یعنی جس شخص نے کسی عالم کی زیارت کی تو اس نے میری زیارت کی اور جس نے کسی عالم سے مصافحہ کیا تو گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور جو شخص کسی عالم کی مجلس میں بیٹھا گویا وہ میری مجلس میں بیٹھا اور جو (دنیا میں) میری مجلس میں بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (میرے ساتھ) جنت میں بیٹھائے گا۔ (نزہۃ المجالس، ج۲، ص۱۵۶)

حدیث شریف: ہمارے آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ماں باپ کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے کعبہ شریف کو دیکھنا عبادت ہے، اور عالم کے چہرہ کو دیکھنا تمام عبادتوں کی اصل ہے۔

(مشکوٰۃ شریف، ص۳۳، نزہۃ المجالس، ج۲)

چالیس دن کے لئے عذاب قبر اٹھالیا جاتا ہے

اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا مَرَّ الْعَالِمُ اَوِ الْمُتَعَلِّمُ عَلٰى قَرْيَةٍ رَفَعَ اللّٰهُ الْعَذَابَ عَنْ مَقْبَرَتِهَا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ۝ یعنی جب عالم دین یا طالب علم کسی بستی سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بستی کے قبرستان سے چالیس دن کے لئے عذاب اٹھا دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف، ص۱۵، نزہۃ المجالس، ج۲، ص۱۵۶)

عالم کی خدمت سے ستر حج کا ثواب

حدیث شریف: محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے ابن مسعود! تمہارا گھڑی بھر علم دین کے حلقۂ درس (یعنی دین کی محفل) میں بیٹھنا اس حالت میں کہ نہ کوئی قلم ہاتھ میں ہو، اور نہ کوئی حرف لکھو تو تمہارے لئے ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اس واسطے کہ عالم کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہزار شہیدوں اور ہزار حافظوں سے بزرگی میں زیادہ ہے۔

پس! جو شخص کسی عالم دین یا طالب علم کی مدد کرے گا، چاہے وہ مدد بہت ہی کم کیوں نہ ہو جیسے ایک لقمہ روٹی یا ایک پیالہ پانی یا ایک ٹکڑا کپڑا یا کوئی ٹوٹا ہوا قلم یا کاغذ ہو تو اس شخص نے گویا ستر مرتبہ خانۂ کعبہ کی تعمیر کی اور اللہ تعالیٰ اس کو اس قدر ثواب عطا فرمائے گا گویا اس نے احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں خرچ کیا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص ۸۷)

عالم کی خدمت کرنے والا بے حساب جنت میں داخل ہوگا

حدیث شریف: ہمارے پیارے آقا، نبی رحمت، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص عالم کی تعظیم کے لئے کھڑا نہ ہوا وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا اور جو شخص عالم کو ایک درہم دے یا پیٹ بھر کھانا کھلائے یا پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیک اولاد عطا فرمائے گا اور بروز قیامت وہ شخص بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوگا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص ۸۷)

نبی کا دوست طالب علم ہے

حدیث شریف: آفتاب نبوت، ماہتاب رسالت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری رضا چاہتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ میرے دوست کی تعظیم کرے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم آپ کا دوست کون ہے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میرا دوست طالب علم ہے اور مجھ کو ملائکہ سے بھی زیادہ پسند ہے۔

پس! جس شخص نے طالب علم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے اس سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور جو اس کے پاس بیٹھا گویا میرے پاس بیٹھا اور جس نے اس کی تعظیم کی گویا میری تعظیم کی اور جس نے میری تعظیم کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی۔ اس لئے وہ شخص بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوگا اور قیامت کے دن وہ شخص میری امت کا شفیع ہوگا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص ۸۷)

عالم سے بغض رکھنے والا عذاب میں

حدیث شریف: مولی المومنین حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علماء امت کے چراغ ہیں دنیا اور آخرت دونوں میں۔ وہ لوگ خوش ہوں گے جو عالم کے مقام و مرتبہ کو پہچانیں۔

اور جن لوگوں نے علماء سے بغض رکھا اور ان سے گستاخی اور بے ادبی کی ایسے لوگوں کے لئے (دونوں عالم) میں عذاب ہے۔ (مدارج النبوۃ، ص ۳۳)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا (آیت) کی تفسیر: تاب مصنف حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کریمہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (پ ۲، ع ۹)

ترجمہ: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (کنزالایمان)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: دنیا میں بھلائی علم اور عبادت ہے اور آخرت میں جنت ہے (احیاء العلوم شریف، ج ۱، ص ۳۸)

امیر العلماء، حجۃ الاسلام، حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ کسی دانا کا قول ہے کہ جب عالم کا انتقال ہوتا ہے تو پانی میں مچھلیاں اور فضا میں پرندے روتے ہیں اگرچہ اس کا چہرہ سامنے نہیں ہے لیکن اس کی یاد نہیں بھولتی۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۱، ص ۵۲)

رات بھر کی عبادت سے بہتر مسئلہ سیکھنا

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے لئے ایک مسئلہ سیکھنا رات بھر کے قیام (یعنی رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرنے) سے بہتر ہے۔

اور! حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علم دین کا حاصل کرنا نماز نفل سے افضل ہے۔

(احیاء العلوم شریف، ج ۱، ص ۵۳)

علماء کا حق ماں باپ سے زیادہ ہے

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: علمائے کرام، امت محمدیہ پر ان کے ماں باپ سے بھی زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ یہ پوچھا گیا وہ کیسے؟ اس لئے کہ ماں باپ اولاد کو دنیا کی آگ سے بچاتے ہیں اور یہ علمائے کرام ان کو آخرت کی آگ سے محفوظ رکھتے ہیں اور بیان فرماتے ہیں کہ علم کا پہلا مرحلہ خاموشی ہے پھر غور سے سننا پھر یاد رکھنا اس کے بعد عمل کرنا اس کے بعد اس علم کو پھیلانا۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۱، ص ۳۲)

حضرات! مذکورہ بیان سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ پہلے علم کے مطابق عمل کیا جائے پھر دوسروں کو وعظ و نصیحت کی جائے اور علم کو سکھایا جائے ورنہ علم بے اثر ہو کر رہ جائے گا اور کسی بات میں بھی کوئی اثر نہ رہ جائے گا۔

عالم کو اپنا مقام یاد رکھنا چاہئے

حدیث شریف: عالم ربانی امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

سب لوگوں سے افضل وہ مومن عالم ہے کہ جب اس کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ نفع دے اور جب اس سے بے نیازی برتی جائے تو وہ بھی بے نیاز ہو جائے۔ (کنز العمال، ج ۱۰، ص ۔۔۔، مکاشفۃ القلوب، ص ۔۔۔)

حضرات! حدیث شریف میں جس عالم کی فضیلت بتائی گئی ہے وہ مومن عالم کی ہے۔ تو اسی عالم کی تعظیم و توقیر کی جائے گی جو سنی صحیح العقیدہ عالم ہو ورنہ وہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں، یہودیوں، نصرانیوں میں بھی عالم ہوتے ہیں اور انہیں بدعقیدہ گروہ کے عالموں کو علمائے سو (یعنی برے علماء) کہا گیا ہے۔

حضرات! بہت سے گمراہ سنی بھی، سنی عالم کو، عالم سو یعنی برا عالم کہنے لگتے ہیں، وہ لوگ اپنے انجام کی فکر کریں اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

حضرات! کچھ لوگ جاہل ہی نہیں بلکہ اجہل ہیں مگر ان لوگوں نے اپنی شکل و صورت اور وضع قطع سب عالم کی بنا رکھی ہے، مدرسہ میں داخلہ ضرور لیا ہے اور مدرسہ کی روٹیاں بھی خوب کھائی ہیں مگر کچھ پڑھا لکھا نہیں۔ ایک سطر بھی عربی عبارت پڑھنے کی قوت و صلاحیت نہیں رکھتے۔ ایسے مولوی ہی بدنامی کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں اور قوم کا حال تو اس قدر خراب ہے کہ اگر بگڑے ہوئے مولویوں کے بارے میں بتایا جائے کہ ان نقلی مولویوں سے بچو تاکہ نیک عالم کی خدمت کی برکت تمہیں نصیب ہو۔ تو کچھ لوگ خاص کر دولت مند طبقہ یہ سوچتا ہے کہ مولوی کا مولوی سے آپس کا جھگڑا ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور ہمیں اس میں نہیں پڑنا چاہئے۔ اس طرح یہ کاروباری مسلمان بے چارہ اچھے اور سچے عالم کی صحبت اور خدمت سے محروم رہ جاتا ہے۔

حدیث میں اچھا عالم کون ہے: مراد مصطفیٰ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم کیا کہ اہل علم یعنی عالم کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جو اپنے علم کے موافق عمل کرے۔

پھر آپ نے پوچھا کہ عالموں کے دلوں سے کون سی چیز علم (کی برکت) کو نکال دیتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ لالچ۔ (دارمی، مشکوٰۃ، ص ۳۷)

عالم ہی سب سے برا ہے اور عالم ہی سب سے اچھا ہے

حدیث شریف: محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ بروں میں سب سے بد ترین علمائے سوء ہیں اور اچھوں میں سب سے اچھے علمائے حق (یعنی سنی علماء ہیں) (دارمی، ج ۱، ص ۱۰۶، مشکوٰۃ، ص ۳۷)

ہر صدی میں مجدد ہوتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو باتیں میں نے معلوم کیں ان میں سے ایک یہ ہے

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا ۝

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے خاتمہ پر اس امت کے لئے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کے لئے اس کے دین کو نکھارتا رہے گا۔ (ابوداؤد شریف، مشکوٰۃ، ص ۳۶)

حضرات! چودھویں صدی کے مجدد، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔
اور پندرھویں صدی کے مجدد ابن اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم، حضور مفتی اعظم، الشاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری، رضوی نوری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

عالم کی محفل، ذکر و تسبیح کی محفل سے بہتر ہے

آقا کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے تو دو مجلسیں لگی ہوئی تھیں، تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دونوں بھلائی پر ہیں مگر ایک (مجلس) دوسری (مجلس) سے افضل ہے۔ ایک (مجلس) والے ذکر و تسبیح اور عبادت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عطا فرمائے (یعنی ان کو قبول کرے) اور چاہے تو منع کر دے۔ (یعنی اس مجلس کو قبول نہ کرے) اور دوسرے لوگ فقہ یا علم سیکھتے ہیں (یعنی دین کی باتیں سیکھتے ہیں) اور جاہلوں کو سکھاتے ہیں۔ پس! یہ مجلس (دین سیکھنے اور سکھانے والی) افضل ہے۔

وَبُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِیْھِمْ (مشکوٰۃ شریف، ص ۳۶)

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اسی مجلس میں بیٹھ گئے (یعنی دین سیکھنے اور سکھانے والی مجلس میں)

حضرات! معلوم ہوا کہ جس مجلس میں دین سکھایا جاتا ہے یا سیکھا جاتا ہے وہ مجلس بڑی مبارک ہوتی ہے اس میں آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔

ابلیس عالم سے گھبراتا ہے: ایک دن آقا کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کے دروازے کے قریب شیطان کو کھڑے دیکھا۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے ابلیس! اس جگہ کیا کرتا ہے۔ تو ابلیس نے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ مسجد میں جا کر اس نماز پڑھنے والے کو غافل کر کے اس کی نماز کو خراب کروں۔ لیکن مجھے اس خوابیدہ شخص سے خطرہ ہے۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نمازی سے کیوں نہیں ڈرتا جب کہ وہ عبادت اور دعا میں ہے اور اس سونے والے شخص سے کیوں ڈرتا ہے؟ وہ تو سویا ہوا ہے اور غفلت میں ہے۔ تو ابلیس نے کہا کہ اس نمازی کی نماز خراب کرنا بہت آسان، کیونکہ یہ جاہل ہے اور سونے والا عالم ہے۔ اگر میں نمازی کو بہکاؤں اور اس کی نماز خراب کروں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں عالم بیدار ہو کر اس کی اصلاح نہ کر دے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاہل کی عبادت سے عالم کا سونا بہتر ہے۔ (درۃ الناصحین، ص ۳۲)

حضرات! خوب غور کر لیجئے کہ عالم دین کا مقام و مرتبہ کس قدر اونچا ہے کہ جاہل رات بھر جاگ کر عبادت کرتا رہے اور عالم دین عشا کی نماز پڑھ کر سوتا رہے تو بھی جاہل کی عبادت سے عالم کا سونا بہتر ہے۔

حدیث شریف: ہمارے حضور سراپا نور، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ علماء وفقہاء سے بھاگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو تین بلاؤں میں مبتلا کر دے گا۔

(۱) ان کے کاموں میں برکت نہ ہوگی۔

(۲) ان پر ظالم بادشاہ مسلط ہو جائیں گے۔

(۳) ایسے لوگ دنیا سے بے ایمان ہو جائیں گے۔ (درۃ الناصحین، ص ۳۹)

اُستاذ کا مقام ومرتبہ

حضرات! عاشق مصطفیٰ، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ عالم دین ہر مسلمان کے حق میں عموماً اور علم دین کا استاذ اپنے شاگرد کے حق میں خصوصاً محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہے۔

اور فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ امام زندویسی نے فرمایا کہ عالم کا حق جاہل پر اور استاذ کا حق شاگرد پر برابر ہے۔ اور وہ حق یہ ہے کہ (شاگرد) استاذ سے پہلے بات نہ کرے اور استاذ کے بیٹھنے کی جگہ استاذ کے غائب اور حاضر دونوں میں نہ بیٹھے۔ استاذ کی بات کو رد نہ کرے، اور چلنے میں استاذ سے آگے نہ چلے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰)

ایک آیت سکھانے والا آقا ہے

ہمارے پیارے حضور سراپا نور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهُوَ مَوْلَاهُ ۔ (طبرانی شریف، کنزالعمال ج ۱۰ ص ۲۶۸)

یعنی جس نے کسی بندہ کو کتاب اللہ کی کوئی ایک آیت سکھادی تو وہ اس کا آقا ہو گیا۔

مولی المومنین حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

مَنْ عَلَّمَنِيْ حَرْفًا فَقَدْ صَيَّرَنِيْ لَهٗ عَبْدًا اِنْ شَاءَ بَاعَ وَاِنْ شَاءَ اَعْتَقَ ۔

یعنی جس نے مجھے ایک حرف پڑھا دیا تو اس نے مجھ کو اپنا غلام بنالیا اگر چاہے بیچے یا چاہے آزاد کرے۔

اور امام شمس الدین سخاوی (مقاصد حسنہ) میں حضرت شعبہ بن حجاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا مَنْ كَتَبْتُ عَنْهُ اَرْبَعَةَ اَحَادِيْثَ اَوْ خَمْسَةً فَاَنَا عَبْدُهٗ حَتّٰى اَمُوْتَ ۔

یعنی جس سے میں نے چار پانچ حدیثیں لکھ لیں تو میں اس کا بندہ (غلام) ہو گیا یہاں تک کہ میں مروں۔

اور بالفاظ دیگر فرمایا مَا كَتَبْتُ عَنْ اَحَدٍ حَدِيْثًا اِلَّا وَكُنْتُ لَهٗ عَبْدًا مَا اَحْيٰى ۔

یعنی جس کسی سے ایک حدیث بھی میں نے لکھی (یعنی سیکھی) تو میں اس کا بندہ (یعنی غلام) ہو گیا آخر دم تک۔ (اعلیٰ حضرت حقوق الوالدین ص ۷۸)

حضرات! استاذ کا مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے۔ جس نے قدر کی وہ نوازا گیا اور جو بڑے ہوتے ہیں وہی بڑوں کی شان و عزت کو پہچانتے ہیں ملاحظہ فرمایئے۔

حکایت: بادشاہ ہارون رشید بزرگوں کا خیر خواہ اور ان کی بارگاہ کا مؤدب تھا اس نے اپنے بیٹے کو حضرت اصمعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دین پڑھنے کے لئے بھیجا اور حضرت کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آپ میرے بیٹے کو علم دین سکھا دیں۔ حضرت اصمعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ کے لڑکے کو پڑھانے لگے۔

ایک دن کی بات ہے کہ بادشاہ حضرت اصمعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ وضو فرما

رہے ہیں اور شہزادہ پانی ڈال رہا ہے تو بادشاہ ہارون رشید نے اپنے بیٹے کو ایک کوڑا مارا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دو ہاتھ دیئے ہیں۔ ایک سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے استاذ کا پاؤں دھو۔ (تاریخ اسلام، ج: ۱، ص: ۱۰۰)

حضرات! اس نورانی واقعہ سے ہر مومن کو سبق حاصل کرنا چاہئے کہ استاذ کا کیا مقام ہے کہ بادشاہ وقت اپنے بیٹے سے استاذ عالم کے پیر دھونے اور خدمت کرنے کا سبق سکھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے استاذوں کا ادب اور ان کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مولیٰ علی نے وعظ بند کرادیا

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنے زمانۂ خلافت میں) قصہ بیان کرنے والوں (یعنی واعظوں کو) منع کر دیا صرف حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وعظ کہنے کی اجازت دی اور سب کو منع فرما دیا۔ (احیاء العلوم شریف، ج: ۱، ص: ۱۳۳)

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اپنی اصلاح سے پہلے دوسروں کی اصلاح کرنے سے بچو۔

(احیاء العلوم شریف، ج: ۱، ص: ۱۳۳)

اور فرمایا: بے عمل عالم اس بتی کی طرح ہے جو دوسروں کو روشن کرتی ہے اور خود جلتی رہتی ہے۔

اور فرمایا کہ عالم کے پھسلنے سے ایک عالم پھسلتا ہے۔

اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی۔ ایک عالم جس نے اپنی عزت کھو دی اور دوسرا جاہل جو زاہد بن رہا ہے۔ (احیاء العلوم، ج: ۱، ص: ۱۶۵، ۱۶۸)

اللہ تعالیٰ! ہمیں علم کے ساتھ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور عالم کہلوانے کی بجائے آقا کریم مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وفادار غلام اور امتی ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحرِ بیکراں کے لئے

قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون

﴿ ۵ ﴾

جُمادی الاولیٰ

تیسرا جمعہ .... پہلا بیان

کوئی تجھ سا ہوا ہے، نہ ہوگا شہا!

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

وَالضُّحٰی ۝ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ (پ۳۰، ع۱۸)

ترجمہ: چاشت کی قسم، اور رات کی، جب پردہ ڈالے۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

حضرات! ہمارے حضور سراپا نور، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر عادت و خصلت لاجواب۔

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان نبوت لاجواب۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ نبوت لاجواب۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سماعت لاجواب۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی انگشت رحمت لاجواب۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دست رحمت لاجواب

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا قدم رحمت لاجواب

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

ہمارے حضور سراپا نور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ہر خو اور خصلت لاجواب، ہر ادا اور عادت لاجواب۔

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا حسن و جمال لاجواب۔

حضرات! حسن یوسف علیہ السلام کا چرچا خوب ہوا کہ حسن یوسف کو دیکھا تو مصر کی عورتوں کی انگلیاں کٹ گئیں۔ اور جمال مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھا تو عرب کے مردوں نے اپنے سروں کو کٹا ڈالا۔

خوب فرمایا عاشق رسول، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

ہمارے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک دن سدرہ کے مکین حضرت جبریل امین

علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ اے جبرئیل علیہ السلام تم نے تمام انبیا اور ان کے دربار کو دیکھا، ہر رسول اور ان کی بارگاہوں کو دیکھا، حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت، حضرت نوح علیہ السلام کی اجابت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خلت، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا ایثار وحیت، حضرت سلیمان علیہ السلام کی سطوت، حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جلال، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت، یعنی اے جبرئیل علیہ السلام تم نے ہر نبی اور تمام پیغمبر اور ان کی شان وشوکت اور ان کے حسن وجمال کو دیکھا ہے۔

اے جبرئیل علیہ السلام یہ بتاؤ کہ تمام نبیوں اور رسولوں میں کس کو میری طرح دیکھا؟

قَالَ جِبْرِیْلُ قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ اَرَ رَجُلاً اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ (زرقانی، ج:۱، ص:۶۸ [illegible] ص:۱۲)

یعنی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں نے تمام مشارق ومغارب میں پھر کر (گھوم کر) دیکھا تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل کوئی شخص نظر نہیں آیا۔

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں فرماتے ہیں

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا

تجھے اک نے اک بنایا، تجھے اک نے اک بنایا

حضور بے مثل و بے مثال ہیں

حضرات! حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے مثل اور بے مثال تھے۔

حدیث شریف: لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ۔ (مشکوٰۃ شریف، ص:۵۱۸)

یعنی محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مثل نہ ان سے پہلے دیکھا گیا نہ ان کے بعد۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لم یات نظیرک فی نظر مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

حدیث شریف: نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ مِنَ الْجَمَالِ مَالَمْ یُؤْتَہُ اَحَدٌ وَلَمْ یُؤْتَ یُوْسُفُ اِلَّا شَطْرَ الْحُسْنِ وَاُوْتِیَ نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمِیْعَہٗ۔ (خصائص کبریٰ، ج۲، ص ۱۸۲)
یعنی ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو حسن و جمال عطا ہوا وہ کسی کو عطا نہیں ہوا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو حسن و جمال کا ایک جز ملا تھا اور ہمارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حسن کل دیا گیا۔

ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَنَا اَمْلَحُ وَاَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ ۝
یعنی میں احسن ملیح ہوں اور میرے بھائی یوسف علیہ السلام گورے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج۱، ص ۱۰)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی

سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

حضور کا چہرۂ مبارک دلیلِ نبوت تھا

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے بے مثل نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں معجزات و کمالات اور دیگر دلائل نبوت کا اثر و ظہور نہ بھی ہوتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دلیل نبوت کے لئے کافی تھا۔ (زرقانی علی المواہب، ج۵، ص ۲۶۷)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چاندنی رات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دھاری دار جوڑا زیب تن کر رکھا تھا

فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ ۔
یعنی میں کبھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی جانب نظر کرتا تو میرے نزدیک محبوب خدا احمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ، ص ۵۱۸)

حضرات! مشہور محدث حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کہنا کہ محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے نزدیک زیادہ خوبصورت تھے۔ یہ غایت درجہ عشق و محبت کی بنیاد پر فرمایا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء و مرسلین میں اور قیامت تک تمام مخلوقات میں سب کے نزدیک چاند کیا سارے حسینوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ ملخصاً (مدارج النبوۃ، ج:۱، ص:۷)

چہرۂ پرنور: ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا چہرۂ پرنور، جمال الٰہی کا آئینہ تھا، خود محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔

یعنی جس نے مجھ کو دیکھا اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ (مدارج النبوۃ، ج:۱، ص:۵)

حضور کا چہرۂ پرنور سچے ہونے کی گواہی دیتا تھا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے) فرماتے ہیں کہ جب محبوب خدا، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھنے کے لئے آرہے تھے اور میں بھی آیا تو میں نے جب آپ کا چہرۂ انور دیکھا تو جان لیا۔

اِنَّ وَجْھَہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ الْکَذَّابِ۔ یعنی بے شک ان کا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔

(خصائص کبریٰ، ملحصہ رکن، ج:۳، ص:۱۹۰)

حضور سب مخلوق سے زیادہ خوبصورت تھے

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث شریف بیان فرماتے ہیں کہ۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْھًا وَاَحْسَنَھُمْ خُلُقًا ۝

(بخاری شریف، مسلم شریف، ج:۳، ص:۲۵۸)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صورت و سیرت میں تمام لوگوں سے زیادہ حسین و جمیل تھے۔

حضرات! ہمارے آقا محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب مسرور و خوش ہوتے تو آپ کا چہرۂ انور ایسا چمکتا۔

كَأَنَّهُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ ۝ گویا چہرۂ انور چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا۔ (بخاری شریف)

حضرات! ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور میں جو چمک اور جمال ہے وہ چاند کو بھی نصیب نہیں، حق اور سچ تو یہ ہے کہ چاند میں جو کچھ حسن و جمال ہے سب ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے در نور کی خیرات اور بھیک ہے۔

کسی عاشق نے کہا ہے:

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
چاند میں تو داغ ہے اور حضرت کا چہرہ صاف ہے

درود شریف:

حضرات! حضرت امام بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بڑے بزرگ اور سچے عاشق رسول گزرے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی مصطفیٰ ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حسن و جمال حق کہ آپ کی ہر ہر ادا بے نظیر اور بے مثال ہے جبھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا محبوب بنالیا۔ (خلاصہ قصیدہ بردہ شریف)

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لا جواب
نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود

اے ایمان والو! اگر ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تمام حسن ہمارے سامنے ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھوں میں ان جلووں کے دیکھنے کی تاب و قوت نہیں تھی۔

لَمْ يَظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ (الانوار المحمدیہ ص ۱۲۶ و زرقانی علی المواہب ج ۴ ص ۷۰)

یعنی ہمارے سامنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تمام حسن ظاہر نہیں ہوا۔

استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں:

ایک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

حضور کی ذات نور پر ستر ہزار غیرت کے پردے

حضرات! ہمارے حضور نور علیٰ نور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بڑی شان ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات نور اور بے مثل حسن وجمال پر ستر ہزار غیرت کے پردے ڈال رکھا ہے تاکہ میرے محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار ہو سکے ورنہ کس آنکھ میں تاب وطاقت تھی جو محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کر سکتی۔ (خلاصہ مدارج النبوۃ ج ۲، ص ۱۸۸)

سچ فرمایا استاذ زمن نے:

ایک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا، معلوم ہوتا کہ

كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ. گویا سورج آپ کے چہرہ میں چل رہا ہے۔ (ترمذی، مشکوۃ، ص ۵۱۸)

حضرات! ہمارے پیارے آقا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا جسم انور لاثانی تھا اور چہرۂ انور بے مثل و بے نظیر تھا اور جسم انور رحمت سے نکلنے والا پسینہ بھی ایسا بے نظیر اور خوشبو والا تھا کہ کوئی بھی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کرتی تھی۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بھینی بھینی مہک پہ مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

مشہور محدث حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سراپا نور تھے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا اس لئے آپ کے جسم پاک کا سایہ نہیں تھا۔

(مدارج النبوۃ ج ۱، ص ۲۲)

اور عاشق رسول امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

ہمارے حضور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس قدر پاک اور پاکیزہ تھے کہ جسم انور پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی تھی اور نہ کبھی آپ کے کپڑوں میں جوئیں پڑی تھیں۔ (شفا شریف، ص ۲۳۲، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ...)

حضرات! اللہ اکبر! کیا شان ہے ہمارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی کہ مکھی اور جوئیں بھی پہچانتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مقام و مرتبہ کیا ہے اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جسم پاک اور کپڑے شریف پر کبھی نہیں بیٹھے۔

میرے آقائے نعمت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میرے آقا کی ہے بس شان عظیم
کہ جانور بھی کریں جن کی تعظیم

سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم
پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

حضور کا پسینہ مشک وعنبر سے زیادہ خوشبودار تھا

اے ایمان والو! ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جسم نور سے کستوری اور عنبر سے بڑھ کر خوشبو آیا کرتی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٥ (بخاری شریف، ج ۱، ص ۲۶۳، مشکوٰۃ، ص ۵۱۷)

اور یعنی میں نے مشک وعنبر اور کسی خوشبو کو بوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے زیادہ خوشبودار نہ پایا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں: كَانَ عَرَقُهُ فِي وَجْهِهِ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ أَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ ۔ (خصائص کبریٰ، ج ۱، ص ۶۷)

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسینہ آتا تو پسینہ کے قطرے چہرا مبارک سے موتیوں کی طرح چمکتے جو کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا احمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کبھی کبھی دوپہر کے وقت ہمارے گھر تشریف لاتے اور آرام فرماتے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سو جاتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کے جسم پاک سے پسینہ نکلتا اور میری والدہ پسینہ مبارک کی بوندوں کو ایک شیشی میں بھر لیتی تھیں، ایک دن مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرتے دیکھا تو فرمایا اے ام سلیم یہ کیا کرتی ہو؟

قالت هذا عرقك نجعله في طيبنا وهو من أطيب الطيب ۔ (بخاری و مسلم مشکوٰۃ، ص: [illegible])

یعنی انہوں نے کہا کہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسینہ ہے ہم اسے عطر میں ملالیں گے اور یہ پسینہ تو تمام عطروں سے زیادہ خوشبودار ہے۔

حضرات! صحابہ کرام اور صحابیات عظام کا ایمان و عقیدہ حضور پر نور محمد رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کتنا اچھا اور پیارا تھا کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو بے مثال و بے نظیر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حسن و جمال اور آپ کا پسینہ مبارک بھی بے مثل اور لاجواب ہے۔

مگر وہابیوں، دیوبندیوں کا عقیدہ بھی دیکھتے اور سنتے چلئے اور فیصلہ کیجئے کہ ان لوگوں کا عقیدہ و ایمان کس قدر گندہ اور ناپاک ہے۔

وہابی، دیوبندی کا عقیدہ کہ نبی اور امتی سب برابر ہیں

حضرات! مومن تڑپ اٹھے گا مگر منافق پر کچھ اثر نہ ہوگا ملاحظہ فرمایئے۔

اہل حدیث کہلانے والے وہابی، دیوبندی، تبلیغی جماعت کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں:

(۱) سب انسان (نبی ہوں یا امتی) آپس میں بھائی ہیں، جو بڑا ہو وہ بڑا بھائی۔ اولیاء و انبیاء، امام زادہ، پیر و شہید سب انسان ہی ہیں اور عاجز (مجبور) بندے ہیں اور ہمارے بھائی ہیں اور ان کی تعظیم انسانوں کی طرح کرنی چاہئے۔ (تقویۃ الایمان، ص: [illegible])

(۲) نبی ایسے ہیں جیسے گاؤں کا چودھری۔ (تقویۃ الایمان، ص: [illegible])

اے ایمان والو! خوب غور کرو پھر فیصلہ کرو کہ وہابی، دیوبندی کس قدر ہمارے آقا نبی رحمت، مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و دشمنی رکھتے ہیں کہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا جیسا ایک انسان وہ بھی مجبور اور اپنا بھائی اور گاؤں کا چودھری کہا اور لکھا۔ نعوذ باللہ تعالیٰ۔

حضرات! وہابیوں، دیوبندیوں کا چہرہ کیا چاند و سورج سے زیادہ خوبصورت ہے؟ اور وہابیوں، دیوبندیوں کا پسینہ کیا مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار ہے؟ تو آپ کا جواب یہی ہوگا کہ نہیں اور ہرگز نہیں۔

بلکہ وہابیوں، دیوبندیوں کے چہروں پر لعنت برستی ہے اور ان کا چہرہ کس قدر منحوس ہوتا ہے جو زمانے بھر میں ظاہر اور مشہور ہے اور وہابیوں، دیوبندیوں کا پسینہ کتنا بدبودار ہوتا ہے۔ کسی وہابی کا پسینہ سونگھ لیجئے خود پتہ چل جائے گا کہ دنیا میں اتنی خراب بدبو کسی اور چیز میں نہیں ہے۔ مگر پھر بھی محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا ایک انسان اور اپنا بھائی اور گاؤں کا چودھری جانتے اور کہتے ہیں۔

لہٰذا! ان بے ایمانوں سے اپنے ایمان و اسلام کو محفوظ رکھنے کے لئے ان سے دور رہنا بہت ہی ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت، محسن اہلسنت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

درود شریف:

حضرات! اپنے پیارے نبی کی شان ملاحظہ کیجئے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْلُکْ طَرِیْقًا فَیَتْبَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّہٗ قَدْ سَلَکَہٗ مِنْ طِیْبِ عَرْفِہٖ اَوْ قَالَ مِنْ رِیْحِ عَرْفِہٖ. (مشکوٰۃ شریف، ص: ۵۱۷)

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جس راستے سے گزرتے تو وہ راستہ خوشبو سے معطر ہو جاتا اور تلاش کرنے والا خوشبو سے پہچان لیتا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس راستے سے تشریف لے گئے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب مدینہ طیبہ کے کسی راستے سے گزرتے۔

وَجَدُوْا مِنْہُ رَائِحَۃَ الطِّیْبِ وَقَالُوْا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ھٰذَا الطَّرِیْقِ ٥

(دلائل النبوۃ، ص: ۲۱۰، خصائص کبریٰ، ج: ۱، ص: ۶۷)

تو لوگ اس راستے سے خوشبو پاکر کہتے کہ اس راستے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر ہوا ہے۔

خوب فرمایا عاشق رسول، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

اور فرماتے ہیں۔

عنبر زمیں عبیر ہوا، مشک تر غبار
ادنیٰ سی یہ شناخت تیری رہ گزر کی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ہمارے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اپنی بچی کا نکاح کرنا ہے اور میرے پاس خوشبو نہیں ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ خوشبو عطا فرما دیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کل ایک شیشی لے آنا۔ دوسرے روز وہ شخص شیشی لے آیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں بازوؤں سے اس میں پسینہ ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی پھر فرمایا کہ اسے لے جا اور بچی سے کہہ دینا کہ اس میں سے لگا لیا کرے۔ پس جب وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پسینۂ مبارک کو لگاتی تو تمام مدینہ والوں کو خوشبو پہنچتی۔

فَسُمُّوْا بَيْتَ الْمُطَيَّبِيْنَ ۔ (زرقانی ج ۵ ص ۲۳۳، خصائص کبریٰ ج ۱، ص ۶۷)

یعنی (پورے مدینہ میں) ان کا گھر بیت المطیبین خوشبو والوں کا گھر مشہور ہو گیا۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿۵﴾

جُمادی الاولیٰ

رحمت عالم ﷺ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ٥ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ٥۔ (پ۱۷، ع۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔ (کنزالایمان)

درود شریف:
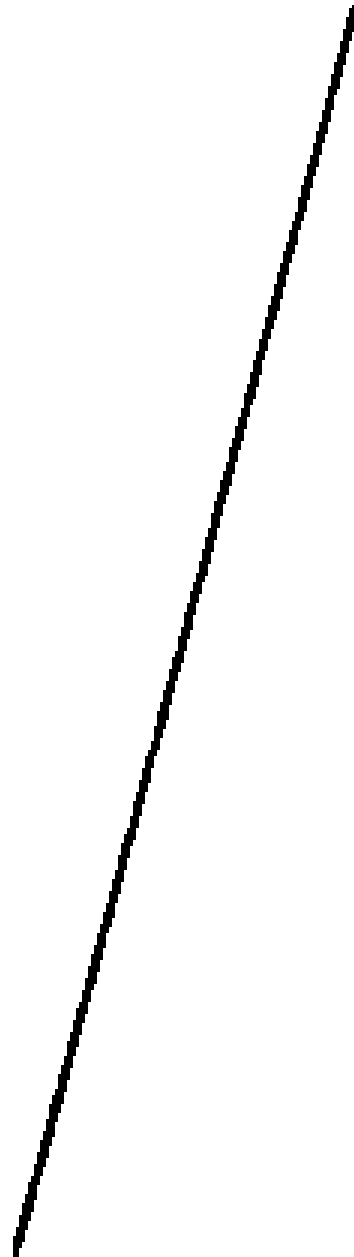
جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرم کرتے گئے
کسی نے مانگا نہ مانگا، وہ جھولی بھرتے ہی گئے

سلام اس پر کہ جس نے دشمنوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

اور عاشق مصطفےٰ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے
آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے
لطف وہاں فرماتے یہ ہیں

مرقد میں بندوں کو تھپک کر
میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں

لاکھوں بلائیں، کروڑوں دشمن
کون بچائے، بچاتے یہ ہیں

اورفرماتے ہیں:

تیرا قد مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے
اسے بو کر تیرے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

اورفرماتے ہیں:

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا، اب ہوگی یا روز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

تمہید: اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم جل شانہ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے دنیا میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام اور رسولان عظام کو مبعوث فرمایا، بھیجا۔ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے کمالات ومعجزات دے کر بھیجا۔ حضرت آدم علیہ السلام آئے تو رحمت لے کر آئے، حضرت شیث علیہ السلام آئے تو رحمت لے کر آئے، حضرت نوح علیہ السلام آئے تو رحمت لے کر آئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے تو رحمت لے کر آئے، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام آئے تو رحمت لے کر آئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے تو رحمت لے کر آئے، حضرت عیسیٰ روح اللہ آئے تو رحمت لے کر آئے۔ الغرض! سارے نبی رحمت لے کر آئے، سارے رسول رحمت لے کر آئے مگر ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئے تو سراپا رحمت بن کر آئے۔

تیرا قد مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے
اسے بو کر تیرے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (پ۱۷، رکوع۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔ (کنزالایمان)

اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شان یوں بیان فرمائی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (پ۔۱، ع۔۱)

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ (کنز الایمان)

یعنی اللہ تعالیٰ تمام جہاں کا رب ہے اور آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان کے لئے رحمت ہیں۔

کافروں پر رحمت

حضرات! ہم مسلمانوں اور مومنوں ہی پر آقا کریم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت محدود نہیں ہے بلکہ عالم کی ہر شئی پر اور کفار و مشرکین پر بھی رحمت ہے۔

رحمت رسول پاک کی ہر شی پر عام ہے
ہر گل میں، ہر شجر میں محمد کا نام ہے

حضرات! اگلی امتوں پر ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے دنیا ہی میں عذاب آ جاتا تھا اور وہ برباد کر دیے جاتے تھے۔ قوم عاد کو ہوا اڑا لے گئی۔ قوم ثمود زلزلہ سے برباد کر دی گئی۔ قوم لوط کی بستیاں الٹ، پلٹ کر دی گئیں۔ قوم نوح طوفان میں غرق کر دی گئی۔ بنی اسرائیل کے مجرمین خنزیر و بندر بنا کر ہلاک کر دیے گئے۔

مگر اے ایمان والو! آؤ اور اپنے آقا کریم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت کا جلوہ دیکھو۔ کفار مکہ نے کیسے، کیسے ظلم کے پہاڑ توڑے شرک و بت پرستی کرتے رہے، اللہ جل شانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر غلط اور گندی تہمتیں لگاتے رہے اور ایسے، ایسے مظالم و سرکشی کا مظاہرہ کیا کہ ذمین ان کی بداعمالیوں سے بھر گئی اور کانپنے لگی مگر ان گناہوں اور جرموں کے باوجود نہ ان پر آسمان سے پتھر برسائے گئے نہ ان کی بستیاں الٹ، پلٹ کی گئیں، نہ ان کی صورتیں مسخ ہوئیں بلکہ حد تو یہ ہو گئی تھی کہ کفار مکہ دعا مانگا کرتے تھے۔ ابوجہل، ابولہب وغیرہ دعا مانگا کرتے تھے کہ یا اللہ! اگر واقعی قرآن اور دین حق ہے تو ہم پر آسمان سے عذاب نازل کر دے، پتھر برسا دے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (پ۹، ع۱۸)

ترجمہ: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (کنز الایمان)

عاشق مصطفیٰ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

بھری اس نے مہلت دی کہ اس عالم میں ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی

کافروں کے لئے دعائے رحمت

میدان احد میں کافروں نے ہمارے آقا کریم مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پتھر مارے، جس سے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہو گیا اور رخ انور خون سے رنگین ہو گیا۔ صحابہ کرام بے چین ہو جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ۔ یعنی حضور ان مشرکین دشمنوں کے لئے ہلاکت و بربادی کی دعا فرمایئے یہ سن کر رحمۃ للعالمین نے مسکرا کر فرمایا کہ: میں اس دہر میں قہر و غضب بن کر نہیں آیا۔

اس موقع پر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: إِنِّيْ لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً یعنی میں لعنت بھیجنے والا بن کر نہیں آیا، میں رحمت بن کر آیا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف، ص [illegible])

رحمت رسول پاک کی ہر شی پہ عام ہے
ہر گل میں، ہر شجر میں محمد کا نام ہے

ابو جہل کو کنویں سے نکالا

حضرات! ابو جہل وہ بد بخت اور سنگ دل کافر انسان ہے جس نے اسلام کو مٹانے کے لئے طرح طرح کے منصوبے تیار کئے مگر اس کے سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے اور اسلام روز بروز پھولتا اور پھلتا رہا۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
یہ اتنا ہی ابھرے گا تم جتنا دباؤ گے

ابو جہل لعین نے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ہلاک کرنے کے لئے ایک کنواں کھدوایا، کنواں جب تیار ہو گیا تو اس پر گھاس پھوس ڈال دی تا کہ کنوئیں کا پتہ نہ چل سکے۔ اس ظالم نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ تم کنوئیں کے آس پاس کہیں چھپ کر بیٹھنا جب مسلمانوں کے نبی کا یہاں سے گزر ہوگا تو وہ کنوئیں میں گر جائیں گے۔ تو تم جلدی سے کنوئیں میں پتھر اور مٹی ڈال دینا مگر

فانوس بن کے جس کی حفاظت، ہوا کرے
وہ شمع کب بجھے جسے روشن خدا کرے

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

چنانچہ جب آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر ہونے والا تھا تو آپ کے رب تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا کہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ اس راستے سے نہ گزرنا اس لئے کہ اس راستے میں ابوجہل ملعون نے آپ کے لئے کنواں کھدوا رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم واپس ہو گئے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب کنوئیں کے پاس سے گزرے تو کنواں سمٹ گیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے قدم شریف بڑھایا اور کنواں پار کر کے گزر گئے اور ابوجہل ملعون کا منصوبہ دھرا کا دھرا رہ گیا۔ ابوجہل کو جب معلوم ہوا کہ ہمارا منصوبہ فیل ہو گیا ہے تو ابوجہل بڑا پریشان ہوا اور جب کنوئیں کے پاس پہونچا تو دھوکہ کھا گیا اور خود کنویں میں گر گیا۔ ابوجہل چلایا اور اس کے غلاموں کو بلایا اس کے غلام ابوجہل کو رسی باندھ کر نکالنے لگے تو دیکھتے ہیں کہ جتنی رسی کو کنوئیں میں نیچا کرتے ہیں اتنا ہی کنواں نیچے ہوتا جاتا ہے اور ابوجہل ملعون کے لئے باہر نکلنا دشوار ہو گیا۔

فَنَادٰی اَبُوْجَهْلٍ مِنَ الْبِئْرِ اَنْ مَضُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّأْتُوْا اِلَیَّ بِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يُخَلِّصُنِيْ اَحَدٌ غَيْرُهٗ ۝

یعنی ابوجہل نے کنوئیں سے آواز دی کہ تم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم) کے پاس جاؤ اور ان کو لے کر آؤ۔ بے شک ان کے علاوہ مجھے یہاں سے کوئی نہیں نکال سکتا۔ (مدارج النبوۃ/ص:۱۹۷)

پھر ابوجہل کے ساتھی آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت رحمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ابوجہل کنوئیں میں گر گیا ہے، ہم نے اس کو نکالنے کی بڑی کوشش کی مگر نہیں نکال سکے، اب ابوجہل نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ کہتا ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے سوا مجھے اس کنوئیں سے کوئی نہیں نکال سکتا:

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

تھی اس نے مہلت دی کہ اس عالم میں ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی

حضرات! وہ کنواں تو ابوجہل نے کھدوایا تھا کہ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس میں گر جائیں مگر ابوجہل خود اس میں گر گیا اور تعجب کی بات تو یہ ہے کہ نکالنے کے لئے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بلا رہا ہے۔

یعنی ابوجہل جیسے کافر کو بھی معلوم ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم برے سے برے کو بھی معاف فرما دیتے ہیں اور اپنی رحمت سے نوازتے ہیں۔

اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہیں فرمایا بلکہ اس کنوئیں پر پہنچے اور ابوجہل سے فرمایا:

اِنْ اَخْرَجْتُکَ مِنْ ھٰذَا الْبِئْرِ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ (رحمۃ للعالمین، ص:۲۰۰)

ابوجہل نے وعدہ کیا کہ میں ایمان لے آؤں گا۔ تو آقا کریم، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ رحمت آگے بڑھایا اور ابوجہل کو نکال دیا۔ ابوجہل جب کنوئیں سے باہر نکل آیا تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کی بجائے کہنے لگا: آپ بڑے جادوگر ہیں۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) اور ایمان سے محروم رہا۔ بہر حال ابوجہل جیسا شیطان بھی آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت کا صدقہ پا کر رہا۔

یہی اس نے مہلت دی کہ اس عالم میں ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرم کرتے گئے
کسی نے مانگا نہ مانگا وہ جھولی بھرتے گئے

حضرات! ہمارے آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت ابوجہل ملعون جیسے شیطان پر ہے تو ہم غلاموں پر رحمت کی کیا شان ہوگی۔

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روزِ جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رحمت ہی رحمت: ایک روز آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک کافرہ عورت کے مکان سے ٹیک لگائے ایک صاحب سے گفتگو فرما رہے تھے۔ مکان والی کافرہ عورت نے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سنی تو بغض و حسد کی وجہ سے اپنے مکان کی کھڑکیاں بند کر لیں تاکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سنائی نہ دے۔ اُدھر جبرئیل علیہ السلام بارگاہِ کرم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ جس مکان کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے ہیں یہ ایک کافرہ عورت کا مکان ہے اور اس مکان میں رہنے والی کافرہ عورت نے بغض و حسد سے اپنے مکان کی کھڑکیاں بند کر دی ہیں تاکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز اسے سنائی نہ دے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چونکہ آپ کا جسمِ رحمت اس مکان کی دیوار کے ساتھ مس ہو گیا ہے اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ اس مکان میں رہنے والے دوزخ میں جلیں۔ اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس عورت نے اپنے مکان کی کھڑکیوں کو بند کیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجہ سے میں نے اس کے دل کی کھڑکیوں کو کھول دیا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا یہ کہنا تھا کہ وہ عورت بے قرار ہو کر اپنے گھر سے باہر نکل آئی اور آکر آقا کریم مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں پر گر گئی اور صدقِ دل سے پڑھا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مسلمان ہو گیا۔

(نزہۃ المجالس، ج ۲، ص ۸۰)

جدھر، جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرم کرتے گئے
کسی نے مانگا نہ مانگا، وہ جھولی بھرتے گئے

ایک کافر مسافر پر رحمت

مدینہ طیبہ کی پاک بستی میں چند کافر مسافر آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم مسافر ہیں اور رات بسر کرنا چاہتے ہیں، آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ ان مسافروں کو تم لوگ آپس میں بانٹ لو۔ ارشاد پاک سن کر ایک، ایک مسافر صحابۂ کرام اپنے، اپنے گھر لے گئے، ایک مہمان باقی تھا تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا تم ہمارے مہمان ہو۔ چنانچہ اسے کاشانۂ رحمت پر لے جایا گیا۔ بڑی عزت سے بٹھانے کے بعد ایک بکری کا دودھ اس کو پینے کے لئے دیا گیا۔ جسے وہ پی گیا پھر دوسری بکری کا دودھ اسے دیا گیا وہ بھی پی گیا۔ حتیٰ کہ سات بکریوں کا دودھ اسے دیا گیا اور وہ سب پی گیا۔ پھر اسے کھانا دیا گیا تو اس نے اتنا کھانا کھایا کہ سارے گھر کا کھانا ختم ہو گیا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ بستر پر سو گیا اور حجرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا۔

اس مسافر نے کھانا ضرورت سے زیادہ کھا لیا تھا جس کی وجہ سے رات کو اس کے پیٹ میں تکلیف ہو گئی۔ اور اس نے نیند کی حالت میں بستر پر پاخانہ کر دیا۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ پریشان ہوا اس لئے کہ اب اس کا لباس بھی نجاست آلود تھا اور بستر کی چادر بھی خراب ہو چکی تھی۔ دل ہی دل میں بڑا شرمندہ بھی تھا اور چھپ کر بھاگنے کی فکر بھی کر رہا تھا کہ غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسافر کی پریشانی سے آگاہ ہو چکے تھے، اس لئے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود آہستہ سے دروازہ کھولا کہ اس کو معلوم نہ ہو سکے کہ دروازہ کس نے کھولا ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مصطفیٰ صبح آمد در کشاد
صبح آں گم راہ را، راہ داد

در کشاد گشت پنہاں مصطفیٰ
تا نگردد شرمسار آں مبتلا

مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صبح تشریف لائے اور دروازہ کھولا اور اس گمراہ کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے راہ دکھلائی۔ دروازہ کھول کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے پردہ میں چلے گئے تاکہ وہ شخص شرمندہ نہ ہو۔

مسافر نے ادھر ادھر دیکھا کہ اب مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ جلدی سے حجرے سے باہر نکلا اور بھاگ گیا۔ حجرے کو دیکھا گیا تو مسافر مہمان موجود نہیں تھا اور خراب بستر موجود تھا۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خراب چادر کو لیا اور خود دھونے لگے۔

ادھر! مسافر کو راستہ میں چلتے چلتے خیال آیا کہ وہ اپنے گلے کی تعویذ یا اپنی قیمتی تلوار حجرہ میں بھول آیا ہے وہ اپنی تعویذ لینے واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ہماری خراب کی ہوئی چادر کو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھوں سے صاف کر رہے ہیں اور اس مسافر کافر کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا مگر کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا اور اس مسافر سے بڑی رحمت کے ساتھ فرمایا کہ یہ تمہارا سامان ہے جو تم حجرے میں بھول گئے تھے لے لو۔ اس کریمانہ برتاؤ پر اس کی حالت زیروزبر ہوگئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور روتے روتے عرض کرنے لگا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم آپ نے بستر کیا صاف کیا ہے کہ میرا دل صاف کر دیا ہے اور اس نے کلمۂ طیبہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا۔ (مثنوی شریف مولانا روم)

حضرات! اگر آج ہم کسی کے ساتھ محبت ومہربانی کرتے ہیں تو مطلب کے لئے۔ ایک احسان کیا اور دس مطالبات کرنے لگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے نیک کام بھی بے اثر ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ورحمت کے کچھ چھینٹے ہم کو بھی عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

غلاموں پر رحمت

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے۔ بچپن سے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر والوں سے بچھڑ گئے تھے، ان کے والد ان کی یاد میں روتے تھے اور تلاش کرتے پھرتے تھے۔ آخر مکہ مکرمہ میں ملاقات ہوئی، باپ بیٹے ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر خوب روئے، مہربان باپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت رحمت میں عرض کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے بیٹے کو مجھے عنایت فرمادیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جتنی قیمت چاہیں میں ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قیمت کی حاجت نہیں ہے، میں خوشی خوشی زید کو اختیار دیتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو تم اس کو اپنے ساتھ لے جاسکتے ہو۔

مگر جب زید کے والد نے اپنے ساتھ لے جانا چاہا تو زید نے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ پاک کو ایک نظر دیکھا اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مہربانیوں اور عنایتوں کو یاد کیا تو زبان حال سے عرض کرنے لگے:

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں میں جچے دیکھ کے تلوا تیرا

تیرے ٹکڑوں پہ پلیں غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے صاف صاف کہہ دیا کہ میں اپنے مشفق و مہربان آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی پر ہزاروں آزادیوں کو قربان کرتا ہوں اور اے میرے والد گرامی! میں کسی حال میں بھی اپنے کریم و رحیم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چوکھٹ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ حارثہ خاموش ہو گئے اور اپنے وطن چلے گئے تو آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زید کو آزاد کر دیا اور اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا اور آخری دم تک اپنے اس روحانی بیٹے کو ایسا نوازا کہ ان کے بیٹے اسامہ کو جو غلام زادے تھے اور اپنے نواسے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو امام زادے تھے دونوں کو اپنے دوش نبوت پر بٹھا کر مجمع عام میں تشریف لاتے تھے۔

شفیق جونپوری نے خوب کہا ہے:

جس جگہ تذکرۂ فخر امام آتا ہے
جلی حرفوں میں اسامہ کا نام آتا ہے

ایک کاندھے پہ ہے لخت جگر شیر خدا
دوسرے کاندھے پہ فرزند غلام آتا ہے

حضرات! یہ ہے ہمارے آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت کہ ایک بار جو قدموں میں چلا گیا وہ پھر واپس آنے کا نام نہیں لیتا ہے۔

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں میں جچے دیکھ کے تلوا تیرا

تیرے ٹکڑوں پہ پلیں غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

ہرنی پر رحمت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ کے ایک راستے سے گزرے تو ایک اعرابی کو دیکھا کہ اس نے اپنے خیمہ کے پاس ایک ہرنی کو باندھ رکھا ہے۔

اور قریب ہی وہ اعرابی سو رہا ہے اور ہرنی نے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پکارا اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ یعنی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میری مدد فرمایئے۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس ہرنی سے فرمایا۔ مَاحَاجَتُکِ ۝ تمہاری کیا حاجت ہے؟ ہرنی نے عرض کیا کہ اس اعرابی نے مجھے پکڑ کر باندھ دیا ہے اور اس جنگل میں میرے دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے آزاد فرمادیں تاکہ میں ان کو دودھ پلا کے آ جاؤں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ واقعی تو واپس آ جائے گی؟ اس ہرنی نے کہا اگر میں واپس نہ آؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے دردناک عذاب دے۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا۔ چنانچہ وہ گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر جلدی سے واپس آ گئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسی طرح اس کو باندھ دیا۔ اتنے میں وہ اعرابی شکاری جاگ گیا تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس ہرنی کو تو چھوڑ دے۔ اس نے اسی وقت ہرنی کو آزاد کر دیا۔

فَخَرَجَتْ تَعْدُوْ فِی الصَّحْرَاءِ تَجْرِیْ مِنْ فَرْحَتِہَا فَرْحًا وَہِیَ تَضْرِبُ بِرِجْلَیْہَا الْاَرْضَ وَتَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۝

(زرقانی علی المواہب ج ۵، ص ۱۶۰، دلائل النبوۃ ج ۱، ص ۳۴۰، بحوالہ رحمۃ للعالمین، ص ۳۰)

یعنی تو وہ ہرنی آزاد ہوتے ہی خوش ہو کر بڑی تیزی کے ساتھ دوڑتی اچھلتی اور کودتی ہوئی یہ کہتی تھی اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۝

جدھر، جدھر بھی گئے۔ وہ کرم ہی کرتے گئے
کسی نے مانگا، نہ مانگا، وہ جھولی بھرتے گئے

اونٹ پر رحمت: ہمارے آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت رحمت میں ایک اونٹ نے فریاد کی حدیث شریف میں ہے کہ جب اونٹ نے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور وہ رو رو کر فریاد کرنے لگا۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اونٹ کے مالک کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ تو اس جانور کے بارے میں نہیں ڈرتا۔ فَاِنَّہٗ شَکَا اِلَیَّ اَنَّکَ تُجِیْعُہٗ ۝ (بحوالہ رحمۃ للعالمین، ص ۳۰)

یعنی اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو۔

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرم کرتے گئے
کسی نے مانگا، نہ مانگا، وہ جھولی بھرتے گئے

چڑیا پر رحمت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے۔ کہ ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے تو اس درخت پر ایک چڑیا کے دو بچے تھے ہم نے ان بچوں کو پکڑ لیا ان بچوں کی ماں چڑیا نے دیکھا تو اڑتی ہوئی آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے آ گری اور فریاد کرنے لگی۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بچوں کو کس نے پکڑا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے پکڑا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جاؤ ان بچوں کو اپنی جگہ پر رکھ آؤ۔ (جواہر البحار/ مواعظ المجالس، ص ۲۳۲)

حضرات! ہمارے آقا کریم مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ رحمت وہ عظیم الشان بارگاہ ہے کہ ایسی بارگاہ نہ ہوئی ہے اور نہ قیامت تک ہوگی۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بخدا، خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر، مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

اور فرماتے ہیں:

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پہ شتران ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

ہاں! یہی وہ بارگاہ رحم و کرم ہے جہاں ہر کسی فریادی کی فریاد سنی جاتی ہے اونٹ کی فریاد، ہرنی کی فریاد، چڑیا کی فریاد، ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سنتے ہیں اور سب کی مدد فرماتے ہیں تو جب جانوروں پر اس قدر مشفق و مہربان ہیں اور ان کی فریاد سنتے ہیں تو ہم غلامان غوث و خواجہ و رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اگر ہر نماز کے بعد مدینہ طیبہ کی جانب چہرہ کر کے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں عرض کریں کہ

۱) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

۲) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ

۳) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

۴) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ یَاقَاسِمَ رِزْقِ اللّٰہِ

۵) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ یَادَافِعَ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ
بِاِذْنِ اللّٰہِ، وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاشَفِیْعَنَا یَوْمَ الْجَزَاءِ

اور! پھر عرض کریں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم:

خلق کے حاکم ہو تم، رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

اور عرض کریں کہ:

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

(آمین ثم آمین)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۵ ﴾

جُمادی الاولیٰ
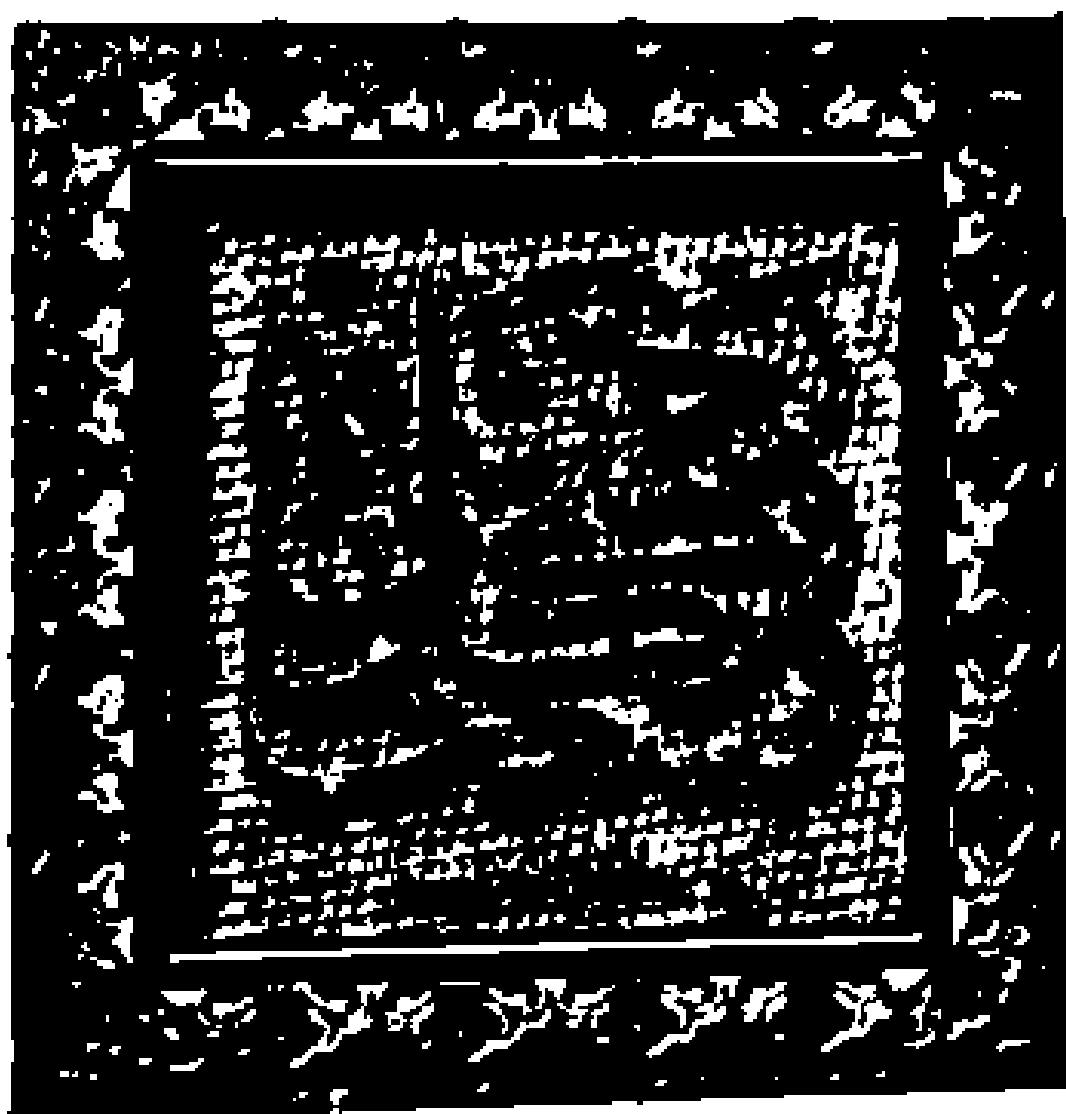
چوتھا جمعہ .... پہلا بیان
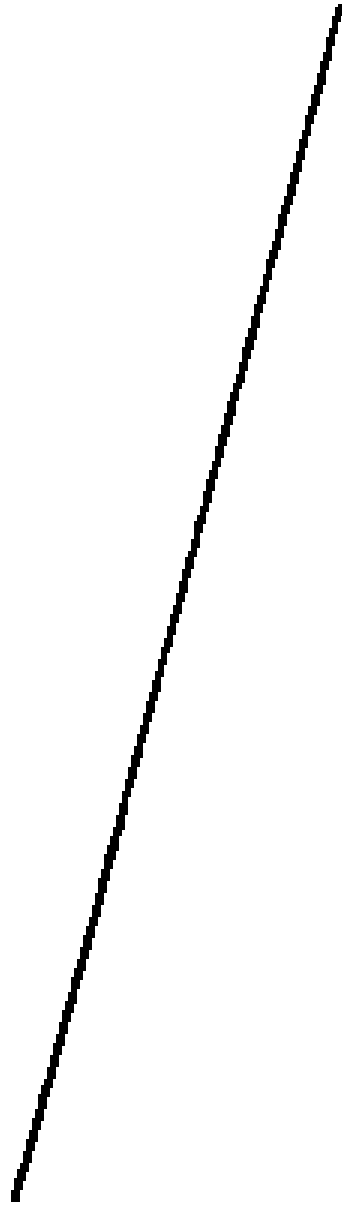
دنیا و مذمت دنیا

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ (پ۲۷، ع۱۴)

ترجمہ: اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

عاشق مصطفےٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے

شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش

اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

دنیا کو تو کیا جانے ؟ یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ

صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

اے ایمان والو! دنیا ایک مسافر خانہ ہے اور ایک فانی گھر ہے اور جو کچھ اس میں ہے سب کچھ ایک دن فنا ہونے والا ہے۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

آنچہ دیدی برقرار خود نماند
آنچہ بینی ہم نماند برقرار

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک نادان شخص نے ایک دیوار پر سورج کی روشنی دیکھی تو اس نادان آدمی نے سمجھا کہ یہ دیوار ہی روشن ہے اور دیوار سے دل لگالیا اور اس کا شیدا ہوگیا۔ نادان نے یہ نہ سمجھا کہ دیوار ہرگز ایسی نہیں یہ تو سورج کی روشنی ہے مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

چوں باصل خویش پیوست آں ضیا
دید دیوارے سیہ ماندہ بجا

یعنی پھر جب سورج ڈھلا تو روشنی چلی گئی یعنی دھوپ ختم ہوگئی تو دیوار ویسی کی ویسی رہ گئی۔ مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ مقصد ہے کہ جس طرح دیوار پر روشنی دیکھ کر نادان لوگ یہ جانتے ہیں کہ دیوار میں کچھ ہے لیکن پھر تھوڑی دیر کے بعد سورج ڈھلتے ہی دیوار کی اصل حقیقت کا پتہ چل جاتا ہے کہ دیوار بے نور ہے اور ہم دھوکے میں تھے۔

حضرات! اسی طرح آدمی آج دنیا کی چمک دمک کو دیکھ کر دنیا کا اس قدر گرویدہ اور عاشق ہوگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر خدا سے دور ہوتا ہوا نظر آتا ہے لیکن قیامت کے دن دنیا کی حقیقت کا راز کھل جائے گا تو انسان اپنی نادانی پر پچھتائے گا

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

چیست دنیا از خدا غافل بودن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

حضرات! مگر یہی دنیا جس میں رہ کر ہر سانس اور ہر لمحہ ذکر الٰہی میں گزارا جائے اور مشفق و مہربان نبی کی اطاعت اور محبت میں بسر کیا جائے تو یہ تم خدا کی دنیا میں آنا اور دنیا میں رہنا، کھانا، پینا، سونا، جاگنا، سارے معاملات جنت کے سامان بن جائیں اور یہی دنیا ہمارے لئے جنت کی کھیتی ثابت ہو جائے۔

مگر آج کل مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ مسجد میں بھی دل نہیں لگاتے اور دنیا کی دوسری جگہوں کے معاملات تو کس قدر خراب ہوں گے۔ (الامان والحفیظ)

حضرات! دنیا کیا ہے اور دنیا کی حقیقت و حیثیت کیا ہے اور دنیا کو دل دینے والے لوگوں کا انجام کس قدر خراب ہوا ہے۔ آپ نے کریم و رحیم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے ملاحظہ فرمائیے۔

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے

اللہ کے محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔ یعنی دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

(صحیح مسلم، ج ۲، ص ۴۰۷، ... مشکوٰۃ، ص ۴۳۹)

دنیا کی حقیقت مردہ بکری اور مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں

ہمارے حضور، سراپا نور، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ایک مردہ بکری کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: کیا یہ بکری اپنے مالک کو پسند ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ اس کی بدبو ہی کی وجہ سے (اس کے مالک نے) تو یہاں پھینک دیا ہے تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس مردہ بکری سے بھی زیادہ بے وقار ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں دنیا کا مقام مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتا تو کوئی کافر اس دنیا سے ایک گھونٹ بھی پانی نہ پی سکتا۔ (ابن ماجہ، ص ۳۰۷، المستدرک للحاکم، ج ۳، ص ۳۰۶)

دنیا کی محبت سے آخرت کا نقصان

ہمارے آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ دُنْیَاہُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِہٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَہٗ اَضَرَّ بِدُنْیَاہُ فَاٰثِرُوْا مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی ۝

(مسند امام احمد بن حنبل، ج ۵، ص ۲۷۵، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۴۲)

یعنی جس نے دنیا سے محبت کی اس نے آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے آخرت سے محبت کی اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا تم فانی دنیا پر باقی رہنے والی چیزوں کو ترجیح دو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ۔ یعنی دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔ (شعب الایمان، ج ۷، ص ۳۳۸، الترغیب والترہیب، ج ۳، ص ۸۸، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۴۴)

حضرت صدیق اکبر کا رونا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ آپ نے پانی منگوایا اور آپ کی خدمت میں پانی اور شہد پیش کیا گیا اور جب آپ نے اسے منہ کے قریب کیا تو آپ رو پڑے حتیٰ کہ آپ کو دیکھ کر باقی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی رونے لگے پھر باقی لوگ تو خاموش ہو گئے لیکن آپ مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خیال کیا کہ ہم آپ سے کچھ بھی پوچھ نہیں سکیں گے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اے خلیفۂ رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) آپ کے رونے کی وجہ کیا ہے؟ تو خلیفہ رسول امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں محبوب خدا احمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھا، میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کسی چیز کو اپنے آپ سے دور کر رہے ہیں لیکن مجھے آپ کے ساتھ کوئی چیز نظر نہیں آ رہی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم آپ اپنے آپ سے کس چیز کو دور کر رہے ہیں۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا یہ دنیا ہے جو میرے پاس آئی تھی اور میں نے اس سے کہا مجھ سے دور ہو جا۔ وہ پھر آئی اور کہنے لگی اگر چہ آپ مجھ سے دور ہو جائیں گے لیکن آپ کے بعد آنے والے مجھ سے الگ نہیں ہو سکیں گے۔ (المستدرک للحاکم، ج۴، ص۳۰۹، واحیاء العلوم شریف، ج۳، ص۲۵۵)

اے ایمان والو! یہ دنیا وہ فریب کی چیز ہے جس کو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے سے دور کر دیا اور بھگا دیا ہے مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم اس دنیا کو گلے لگاتے ہیں اور ہم اس کے پیچھے بھاگتے نظر آتے ہیں۔

حضرات! آؤ سمجھیں اور معلوم کریں کہ آخر دنیا کس چیز کا نام ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو بھگا دیا اور صحابۂ کرام دنیا سے دور رہتے تھے اور مومن دنیا سے کیوں نفرت کرتا ہے؟ اور کافر کیوں دنیا سے دل لگاتا ہے؟

تو عزیزو! دنیا کی حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس میں لگ کر بندہ اپنے خالق و مالک کو بھول جائے وہ دنیا ہے۔ جیسے مال و دولت، زن و زر اور اولاد، کھیل تماشے فخر و غرور جن میں لگ کر اور مشغول ہو کر بندہ اپنے خالق و مالک کو بھلا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ (پ۲۷، ح۲۰)

ترجمہ: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل، کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا۔ (کنز الایمان)

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا عجبا کل العجب للمصدق بدار الخلود وھو یسعی لدار الغرور ۔

یعنی اس شخص پر بہت تعجب ہے جو آخرت کے گھر کی تصدیق کرتا ہے لیکن دھوکے والے گھر (دنیا) کے لئے کوشش کرتا ہے۔ (احیاء العلوم، ج: ۵، ص: ۱۳۹)

دنیا کی حقیقت

ایک مرتبہ ہمارے پیارے آقا، مصطفیٰ جان رحمت، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کوڑے، کرکٹ کے ایک ڈھیر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا آؤ دنیا کی طرف، پھر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس ڈھیر سے کپڑے کا ایک گلا سڑا ٹکڑا اور ایک گلی، سڑی، بڈی اٹھائی اور فرمایا یہ دنیا ہے۔ (شعب الایمان، ج: ۷، ص: ۳۸۴)

حضرات! حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دنیا کی زینت عنقریب کپڑے کے اس ٹکڑے کی طرح گل، سڑ جائے گی اور جو جسم اس دنیا میں پرورش پاتے ہیں عنقریب گلی، سڑی ہڈیاں بن جائیں گے۔ (احیاء العلوم شریف، ج: ۳، ص: ۲۰۶)

دنیا کو سمجھنا چاہئے

حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

بے شک دنیا میٹھی، سرسبز ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں باقی رکھا تا کہ وہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، بے شک بنی اسرائیل کے لئے جب دنیا پھیلائی اور تیار کی گئی تو وہ زیورات، عورتوں، خوشبو اور کپڑوں میں کھو گئے اور بھٹک گئے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج: ۳، ص: ۲۲، ترمذی، ج: ۲، ص: ۴۳، کنز العمال، ج: ۳، ص: ۲۱۰)

ہر گناہ کی جڑ دنیا کی محبت ہے

نائب مصطفیٰ حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ دنیا کو معبود بنا کر اس کے بندے مت بن جاؤ۔ اپنا خزانہ اس ذات کے پاس جمع کرو جو کسی کی کمائی کو ضائع نہیں کرتا، دنیاوی خزانوں کے لئے تو خوف ہلاکت ہوتا ہے مگر جس کے خزانے خدائے تعالیٰ کے یہاں جمع ہوں وہ کبھی تباہ و برباد نہیں

ہوں گے اور آپ نے فرمایا کہ اے میرے حواریو! (اے ساتھیو!) میں نے دنیا کو اوندھے منہ ڈال دیا ہے، تم میرے بعد کہیں اسے گلے نہ لگا لینا۔ دنیا کی سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اس میں آدمی اللہ کا نافرمان بن جاتا ہے۔ اور دنیا کو چھوڑے بغیر آخرت کی بھلائی ناممکن ہے۔ دنیا میں دلچسپی نہ لو، اسے عبرت کی نگاہ سے دیکھو اور باخبر (ہوشیار) رہو۔ دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔ ایک لحہ کی خواہش نفسانی بڑے پریشانی میں مبتلا کر دیتی ہے اور فرمایا کہ دنیا تمہارے لئے سواری بنائی گئی ہے اور تم اس کی پشت پر سوار ہو گئے تو اب بادشاہ اور عورتیں تمہیں اس سے اتار نہ دیں۔ (یعنی تم دنیا پر سوار رہنا تم پر دنیا سوار نہ ہو ورنہ ہلاکت و بربادی ہے۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۰۲)

اللہ نے جب سے دنیا بنائی کبھی اس کو نہیں دیکھا

حضرت موسیٰ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سرکار، امت کے غم خوار، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقًا اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَاِنَّهُ مُنْذُ خَلَقَهَا لَمْ يَنْظُرْ اِلَيْهَا۔

(شعب الایمان، ج ۷، ص ۳۳۸، کنزالعمال، ج ۳، ص ۱۰۰)

بے شک اللہ کے نزدیک دنیا سے بڑھ کر کوئی مخلوق قابل نفرت نہیں اور اس نے جب سے اس دنیا کو پیدا کیا اس کی طرف نہیں دیکھا۔

عالم ربانی حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک مرتبہ اپنے تخت پر کہیں جا رہے تھے، پرندے آپ پر سایہ کر رہے تھے، انسان اور جنات آپ کے دائیں بائیں بیٹھے تھے، بنی اسرائیل کے ایک عابد نے دیکھ کر کہا: اے سلیمان! خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملک عظیم دیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سنکر فرمایا کہ بندۂ مومن کے نامۂ اعمال میں درج صرف ایک تسبیح میری تمام سلطنت سے بہتر ہے۔ کیونکہ یہ سب ختم ہو جائے گا اور تسبیح باقی رہے گی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۰۷)

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر! حضرات! کتنے پیارے انداز میں اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہم کو دنیا کی حقیقت اور اس کی قیمت کو بتایا اور سمجھایا ہے اور یاد الٰہی، ذکر خدا کی اہمیت اور افادیت کو اجاگر کر دیا ہے کہ مومن کی ایک تسبیح یعنی صرف ایک بار سبحان اللہ کہنا سلیمان علیہ السلام کی ساری سلطنت و حکومت سے بہتر ہے۔

جو راہِ خدا میں دیا وہی باقی رہے گا

ہمارے حضور، سراپا نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے۔

تمہیں مال کی کثرت نے مشغول (غافل) کر رکھا ہے۔ انسان کہتا ہے میرا مال، میرا مال، مگر اپنے مال میں سے جو تو نے کھایا وہ ختم ہو گیا اور جو پہنا وہ پرانا ہو گیا اور جو راہِ خدا میں خرچ کیا وہی باقی رہے گا۔

(صحیح مسلم، ج ۲، ص ...... مسند امام احمد بن حنبل، ج ۳، ص ۲۳، الترغیب والترہیب، ج ۴، ص ۷۰)

دنیا اس کا گھر ہے، آخرت میں جس کا گھر نہیں

محبوبِ خدا، آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت) میں گھر نہیں اور اس کا مال ہے جس کے لئے کوئی دوسرا مال نہیں۔ دنیا کے لئے وہ آدمی جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں اس پر وہ دشمنی کرتا ہے جو جاہل ہے۔ اور اس کے لئے وہ حسد کرتا ہے جس کے پاس سمجھ نہیں: وَلَهَا يَسْعٰى مَنْ لَا يَقِيْنَ لَهٗ ۔ اور اس کے لئے وہی کوشش کرتا ہے جس کے پاس یقین نہیں۔ (شعب الایمان، ج ۷، ص ۳۷۵، کنز العمال، ج ۳، ص ۱۸۲، مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۲۳۳، احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۰۷)

اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفیٰ جانِ رحمت، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے یوں صبح کی کہ اس کا سب سے بڑا مقصد حصولِ دنیا ہو اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ تعلق نہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے دل پر چار چیزوں کو مسلط کر دیتا ہے۔

(۱) ایسا غم جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ (۲) ایسا مشغول (غافل) کر دے گا جس سے کبھی چھٹکارا نہیں مل سکتا۔ (۳) ایسی محتاجی جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ (۴) وَاَمَلًا لَا يَبْلُغُ مُنْتَهَاهُ اَبَدًا ۔ (۴) اور ایسی امید جو کبھی پوری نہ ہوگی۔ (المستدرک للحاکم، ج ۴، ص ۳۱۷، کنز العمال، ج ۳، ص ۲۲۶، احیاء العلوم، ج ۳، ص ۲۵۸)

حضرات! آج جب ہم ماحول پر نظر ڈالتے ہیں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ذیشان حرف بحرف صادق پاتے ہیں کہ یقیناً دنیادار پر اللہ تعالیٰ ان چاروں مصیبتوں کو مسلط کر دیتا ہے پھر آدمی اسی میں ڈوب کر رہ جاتا ہے اور تھوڑی موڑی زکوٰۃ فطرہ کسی کو دے دیتا ہے اور کسی غریب کی کبھی کبھی مدد کر دیتا ہے۔ تو سمجھتا ہے کہ ہم نے ہماری زندگی کا مقصد پورا کر دیا۔ بہت بڑا دھوکہ ہے، گناہوں میں زندگی گزارنے والا، صبح سے شام تک اور

شام سے صبح تک ہر وقت فکرِ دنیا میں مبتلا رہنے والا انسان اسی طرح جیتا ہے۔ اور پھر ایک دن سب کچھ چھوڑ کر اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے اور مرتے وقت بھی دنیا اس کا پیٹ نہیں بھر پاتی ہے اور وہ آدمی دنیا کے حرص میں مبتلا اور دنیا کی بھوک لئے ہوئے قبر میں چلا جاتا ہے۔ (ھدایۃ المرید)

دنیا کی حقیقت عجیب ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ مجھ سے ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے دنیا کی حقیقت دکھلاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم؟ آپ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مدینہ طیبہ کی ایک وادی میں لے گئے جہاں کوڑا پڑا تھا اور اس میں گندگی، چیتھڑے اور انسان کے سر کی بوسیدہ ہڈیاں تھیں۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ! یہ سر بھی تمہارے سروں کی طرح حریص (لالچی) تھے اور ان میں تمہاری طرح بہت آرزوئیں تھیں مگر آج یہ خالی ہڈیاں بن چکی ہیں۔ جن پر کھال بھی نہیں رہی اور عنقریب یہ مٹی ہو جائیں گے۔ یہ گندگی ان کے کھانوں کے رنگ ہیں، جنہیں ان لوگوں نے کما کما کر کھایا، آج لوگ ان سے منہ پھیر کر گزرتے ہیں، یہ پرانے چیتھڑے جو بھی ان کے (اچھے اچھے کپڑے) ملبوسات تھے۔ آج ہوا انہیں اڑائے پھرتی ہے اور یہ ان کی سواریوں کی ہڈیاں ہیں جن پر وہ سوار ہو کر شہروں، شہروں گھوما کرتے تھے۔ جو دنیا کے انجام پر رونا پسند کرتا ہو اسے رونا چاہئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ پھر میں اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہت روئے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۸۸)

حضرات! حقیقت میں یہ دنیا رونے کی جگہ ہے اگر یہ دنیا ہنسنے اور مسکرانے کی جگہ ہوتی تو محبوبِ خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین دات رات بھر روتے نہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تباہی کے لئے عمارتیں بناؤ اور موت کے لئے بچے پیدا کرو۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۲، ص ۲۰۰، مکاشفۃ القلوب، ص ۲۸۸)

دنیا کے دل دادہ جہنم میں ڈالے جائیں گے

اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایسے لوگ آئیں گے جن کے اعمال حسنہ تہامہ کے پہاڑوں کے برابر ہوں گے مگر انہیں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ صحابہ

کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا وہ نماز روزہ ادا کرنے والے ہوں گے؟ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! وہ لوگ روزہ دار اور رات کا ایک حصہ عبادت میں گزارنے والے ہوں گے مگر وہ دنیا کے دل دادہ ہوں گے (یعنی دنیا کے زیب و زینت اور بناؤ سنگار پر فدا ہونے والے لوگ ہوں گے) (احیاء العلوم، ج ۳، ص [illegible] مکتبۃ [illegible]، ص ۲۰۰)

عالم ربانی امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جس طرح ایک برتن میں آگ اور پانی جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح ایک دل میں دنیا اور آخرت کی محبت جمع نہیں ہو سکتی۔

اور! فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت نوح علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ نے تو بہت لمبی عمر پائی ہے، یہ بتائیں کہ آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟ تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا دنیا ایک سرائے ہے جس کے دو دروازے ہیں، ایک دروازے سے داخل ہوا اور دوسرے دروازے سے نکل گیا۔

(احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۰۰ [illegible]، ص ۲۰۰)

مومن کی دنیا اور کافر کی دنیا میں بہت ہی فرق ہے

حضرات! نبی رحمت، شفیع امت، رسول اللہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ذہن میں محفوظ رکھئے گا۔

اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔ یعنی دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

(صحیح مسلم، ج ۲، ص [illegible]، مشکوٰۃ شریف، ص [illegible])

حضرات! حدیث شریف سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ دنیا کی حقیقت مومن کے لئے ایک قید خانہ کی ہے اور کوئی بھی دانا شخص قید خانہ سے دل نہیں لگاتا اور اس دنیا کی حقیقت کافر کے لئے جنت ہے گویا یہ دنیا کافر کے لئے سب کچھ ہے اور دنیا ہی میں کافر کو اس کی نیکیوں کا صلہ اور بدلہ مل جاتا ہے۔ کچھ بھی قیامت کے لئے باقی نہیں رہتا اور مومن کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں تو تھوڑا ہی ہے مگر اصل بدلہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت جنت کی شکل میں مومن کو عطا فرمائے گا۔

حضرات! دنیا میں کافر اس لئے بھی زیادہ آسودہ حال اور بظاہر کامیاب رہتا ہے کہ اس کو سب کچھ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے: حضرت ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چوتھے آسمان پر دو فرشتوں کی آپس میں ملاقات ہوئی، ایک فرشتے نے دوسرے فرشتے سے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ تو فرشتے نے کہا کہ فلاں شہر میں ایک یہودی مرنے والا ہے اور اس نے مچھلی کھانے کی آرزو کی ہے لیکن اس کے علاقہ کے دریا میں مچھلیاں نہیں

ہیں۔ مجھے حکم ملا ہے کہ مچھلیوں کو اس کے دریا میں لے جاؤں تاکہ اس یہودی کے آدمی ان کو پکڑ کر اس یہودی کی امید کی تکمیل کر سکیں۔ کیونکہ اس کی ایک نیکی باقی ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ اس کی موت سے پہلے دنیا ہی میں دے دینا چاہتا ہے۔ دوسرے فرشتے نے کہا کہ مجھے بھی ایک حکم ملا ہے کہ فلاں شہر میں ایک نیک شخص ہے جس کی نیکی کی جزا اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں دے دی ہے اب اس کی موت کا وقت قریب ہے اور اس نے زیتون کی خواہش کی ہے لیکن اس کا ایک گناہ بھی باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں زیتون کو برتن سے گرا دوں تاکہ اس کی خواہش پوری نہ ہو سکے جس کی وجہ سے اسے رنج و تکلیف ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس رنج اور تکلیف کے عوض اس کا گناہ معاف کر دے گا اور جب وہ نیک بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو۔ (نزہۃ المجالس، ج:۲، ص:۲۰۵)

حضرات! اس نورانی حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مومن بندہ کو کوئی رنج و غم پہنچتا ہے یا تکلیف ہوتی ہے تو وہ اس لئے کہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔

اور مومن تکلیف کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ (پ۲، ع۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ رہنے کے لئے گھر کیوں نہیں بناتے۔ آپ نے فرمایا ہمیں پہلے کے لوگوں کے بوسیدہ اور پرانے مکان ہی کافی ہیں۔

ہمارے آقا کریم، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اُحْذَرُوا الدُّنْيَا فَاِنَّهَا اَسْحَرُ مِنْ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ۔

(شعب الایمان، ج:۷، ص:۳۳۸، کنز العمال، ج:۳، ص:۱۸۲، مکاشفۃ القلوب، ص:۲۹۰)

یعنی دنیا کے (فتنوں) سے بچو کیوں کہ یہ ہاروت و ماروت سے بھی زیادہ جادوگر ہے۔

حضرات! حدیث شریف میں کس قدر بار بار دنیا سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ کہیں دنیا کو فتنوں کا ادارہ اور کہیں ہاروت و ماروت سے زیادہ جادوگر دنیا کو کہا گیا۔ واقعی میں جب کسی مرد نے دنیا کو پہچان لیا تو پھر دنیا کو ایک آنکھ سے بھی دیکھنا پسند نہیں کیا۔

حضرت ابراہیم بن ادہم کا نورانی واقعہ

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مثنوی شریف میں تارک الدنیا حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نورانی واقعہ رقم فرمایا ہے جس کا خلاصہ پیش ہے ملاحظہ فرمائیے۔

ایک مرتبہ کی بات ہے کہ رات کو بادشاہ حضرت ابراہیم بن ادھم اپنے شاہی محل میں شاہی مسند پر آرام فرماتے تھے کہ آپ نے شاہی محل کی چھت پر کسی کے چلنے کی آواز سنی کہ خوب زور زور سے چھت پر چل پھر رہا ہے تو انہوں نے سوچا کہ یہ کون ہو سکتا ہے؟ اور کس کی ہمت ہے کہ بادشاہ کے محل میں شاہی چھت پر اور پھر رات کے وقت اس طرح چھت پر بے خوف پھر رہا ہے۔

تو حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاہی محل کی کھڑکی میں سے آواز دی کہ کون ہے؟ یہ آدمی ہے یا جن ہے؟ تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ شاہی محل میں کچھ تلاش کر رہے ہیں حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم لوگ کیا ڈھونڈ رہے ہو؟ تو وہ بولے کہ ہم لوگ اونٹ تلاش کر رہے ہیں تو بادشاہ نے کہا ارے تم لوگ اونٹ کو بادشاہ کے محل میں تخت پر ڈھونڈ رہے ہو؟ کیا اونٹ بادشاہ کے محل میں مل سکتا ہے؟ اونٹ تخت پر کیسے مل سکتا ہے؟

پس بکوشش کہ تو بر تخت و جاہ
جوئی جو ملاقات ۔۔۔۔۔۔۔ اللہ!

یعنی ان لوگوں نے جواب دیا کہ شاہی محل میں اونٹ نہیں مل سکتا، تو شاہی محل میں تخت پر بیٹھ کر خدا بھی نہیں مل سکتا۔ بادشاہ ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل پر اس بات کا کچھ اس طرح اثر ہوا کہ آپ نے بادشاہی کے تخت و تاج کو چھوڑ دیا اور ذکر خدا میں مشغول ہو گئے اور تلاش حق شروع کر دی اور پھر حضرت بادشاہ ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مقصد میں اس حد تک کامیاب ہوئے کہ پہلے سروں کے بادشاہ تھے۔ اب دلوں کے بادشاہ ہو گئے۔ پہلے جسمانی حکومت کے بادشاہ تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے روحانیت کے تخت کا بادشاہ بنا دیا اور ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز سلطان الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بزرگ شخصیت آپ کے سلسلے کے مریدوں میں ہیں اور بحر و بر میں آپ کی روحانیت کا سکہ چلنے لگا۔

دریا پر حکومت

چنانچہ! حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن دریا کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی پرانی پھٹی ہوئی گدڑی سل رہے تھے۔ اتفاقاً اس طرف سے آپ کا وزیر (جو پہلے رہ چکا تھا) آ گیا اور آپ کو اس حالت میں دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ آپ نے سات ملکوں کی حکومت کو خیر باد کہہ کے اور چھوڑ کے اب فقیروں کی طرح گدڑی سل رہے ہیں۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شیخ سوزن زود در دریا فگند
خواست سوزن را بآواز بلند

یعنی حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وزیر سے یہ بات سن کر اپنی سوئی کو دریا میں پھینک دی اور پھر آواز دی کہ میری سوئی لاؤ۔

وہ وزیر یہ بات دیکھ کر دل میں کہنے لگا کہ لو یہ نئی بات اور سنو کہ بھلا سوئی دریا میں گری ہوئی کبھی واپس بھی ملی ہے۔ لیکن اس وزیر نے دیکھا۔ کیا۔ مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

صد ہزاراں ماہی یا للّٰہی
سوزن زر برلب ہر ماہئے

سر بر آورد ند از دریائے حق
کہ بگیراے شیخ سوز نہائے حق

کہ ہزاروں مچھلیاں آپ کی آواز سنتے ہی اپنے مونہوں میں سونے کی سوئیاں لیکر آئیں اور باہر گردن نکال کر کہا۔ حضرت سوئی لیجئے۔ وہ وزیر یہ عجیب نظارہ دیکھ کر حیران رہ گیا پھر حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وزیر کو دیکھ کر فرمایا۔ اب بتاؤ! کہ یہ روحانی وحقانی بادشاہت اچھی ہے یا وہ فانی بادشاہت؟

حضرات! آپ نے دیکھ لیا کہ دنیا کی سلطنت چھوڑ دینے اور ذکر خدا میں دل لگانے سے اللہ تعالیٰ روحانیت کی حکومت کا بادشاہ بنا دیتا ہے۔ دنیاوی بادشاہت ختم ہو جائے گی مگر روحانیت وولایت کی بادشاہت وحکومت ہمیشہ ہمیش قائم ودائم رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دل ودماغ کو دنیا سے موڑ کر دین کے ذکر وفکر میں مشغول فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

دنیا کی قیمت ایک گلاس پانی سے کم

حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ ابن سماک نام کے ایک بزرگ تھے۔ خلیفۂ بغداد ہارون رشید کے پاس تشریف لے گئے۔ ہارون رشید نے پیاس کو بجھانے کے لئے پانی طلب کیا، خادم نے پانی کا گلاس ہارون رشید کی خدمت میں پیش کی، تو اللہ والے بزرگ حضرت ابن سماک رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: محترم! ذرا ٹھہر جائیے اور مجھے بتائیے کہ اگر شدت کی پیاس کے وقت کہیں پانی نہ ملے اور آپ پیاس سے بے

قرار ہو جائیں تو یہ ایک گلاس پانی آپ کتنی قیمت دے کر خریدیں گے؟ بادشاہ ہارون رشید نے جواب دیا کہ آدھی سلطنت دے کر۔ پھر ان بزرگ نے پوچھا کہ اگر یہ پانی آپ کے پیٹ میں پہنچ جائے اور آپ کا پیشاب بند ہو جائے اور یہ پانی بدن سے نہ نکلے تو آپ اس کے لئے کتنی رقم دیں گے؟ بادشاہ ہارون رشید نے کہا کہ پوری حکومت۔ یہ سنکر وہ بزرگ حضرت ابن سماک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اے بادشاہ! وہ حکومت جس کی قیمت صرف ایک گلاس پانی اور اس کا پیشاب ہو! بھلا کب اس قابل ہے کہ اس سے دل لگایا جائے اور اس پر اترایا جائے۔ حضرت ابن سماک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نصیحت آموز باتوں کو سن کر بادشاہ ہارون رشید رونے لگا اور کچھ جواب نہ دے سکا۔ (تاریخ الخلفاء)

دنیا کی حقیقت، استنجا کے ڈھیلے سے بھی کم

منقول ہے کہ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عالم شباب میں چند دوستوں کے ساتھ ایک کیمیا ساز کے پاس گئے تھے۔ حضرت محبوب الٰہی کے ساتھی تو کیمیا ساز کے پاس ٹھہر گئے تھے اور سونا بنانے کا ہنر سیکھتے رہے، مگر حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خواجہ بابا فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچ گئے اور آپ کی خدمت میں مشغول رہے۔ ادھر کیمیائی ہنر سیکھنے والے تقریباً چالیس دن کے بعد ایک ایک سونے کا ناریل بنا کر بڑی کامیابی کے ساتھ اپنے ساتھی حضرت محبوب الٰہی کے پاس آئے اور سب کچھ بتایا اور سونے کا ناریل بھی دکھایا کہ تم رہتے تو سونے کا ناریل تم بھی بنا لیتے اور سونا تم کو بھی دستیاب ہو جاتا۔ اللہ کے ولی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کو ملاحظہ فرمالیا۔ اور حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ مجھے استنجا کی حاجت ہے۔ جاؤ! مٹی کا ایک ڈھیلہ لے آؤ۔ حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں کے سامنے آئے اور مٹی کا ڈھیلہ لینے گئے۔ جیسے ہی مٹی کے ڈھیلے کو اٹھایا مٹی ہاتھ میں آتے ہی سونا بن گئی۔ خود حیران اور جملہ ساتھی بھی حیرت میں، کہ کیا ہوا۔ اسی طرح جس مٹی کے ڈھیلے کو ہاتھ لگاتے وہ مٹی سونا بن جاتی۔ حضرت نظام الدین اولیاء ، اللہ کے ولی حضرت بابا فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ اے حضرت! میں جس مٹی کو ہاتھ لگاتا ہوں وہ مٹی کا ڈھیلہ سونا بن جاتا ہے۔

تو اللہ کے ولی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صاحبزادے کچھ سمجھے کہ تمہارے ساتھیوں نے اتنے عرصے میں محنت ومشقت کر کے کیمیا بنایا اور پھر اس سے ایک سونے کا ناریل اور میری صحبت

نے تم کو سراپا کیمیا بنا دیا ہے۔ جب بھی تم مٹی کو سونا بنانا چاہو تو تمہارا ہاتھ لگے گا اور وہ مٹی سونا بن جائے گی۔

اور دوسری بات حضرت ابوالفرح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سمجھا دیا کہ جس مٹی کو اٹھائے وہ مٹی سونا بن جاتی اور سونے سے استنجا نہیں ہو سکتا ہے۔ گویا یہ سونا اس قابل نہیں ہے کہ اس سے استنجا کیا جائے اور اس سے پاکی حاصل کی جائے۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے

ایک سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿ ۵ ﴾
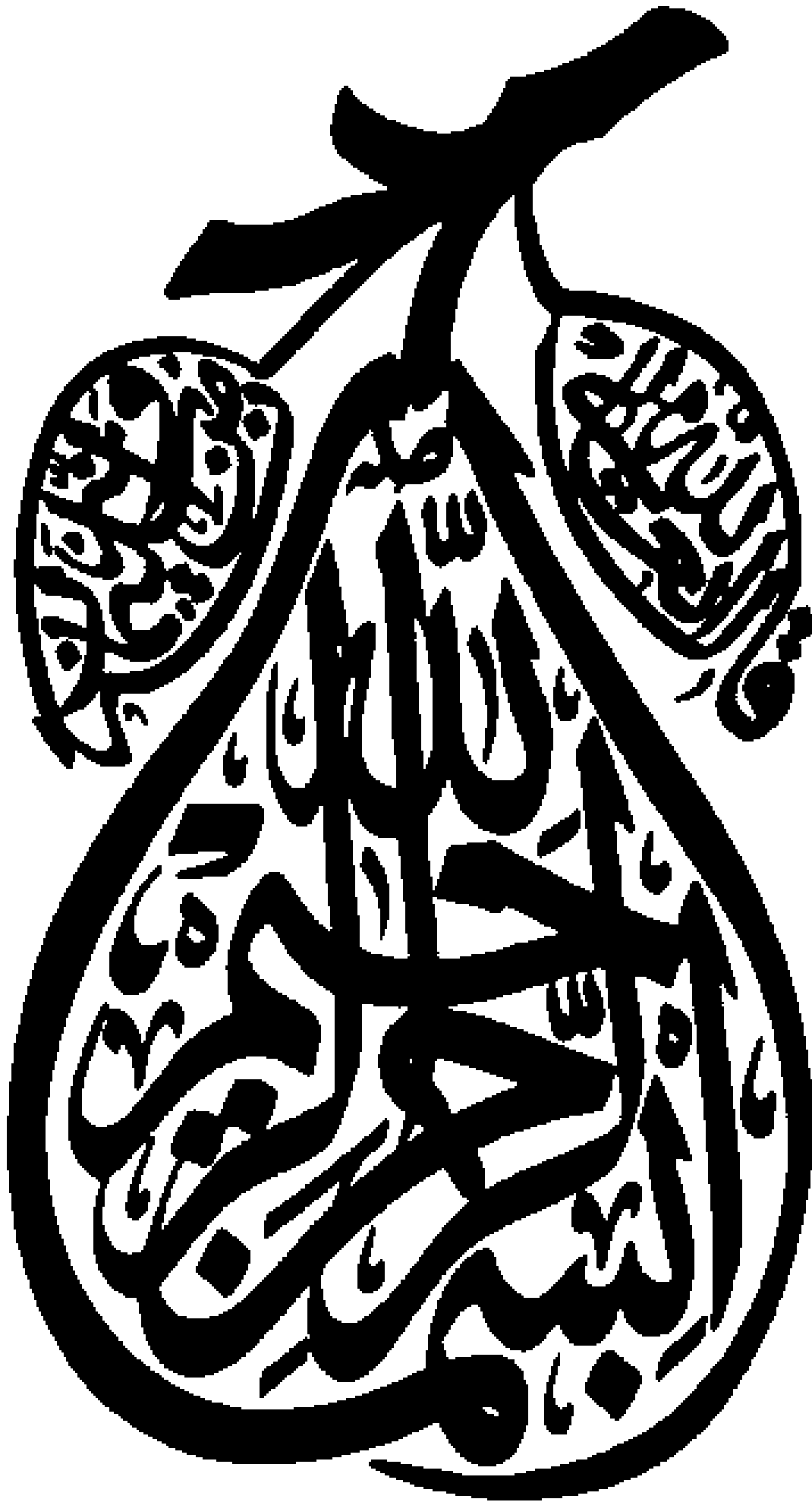
جُمادی الاولیٰ

چوتھا جمعہ...دوسرا بیان

غافل انسان

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ○(پ۱۳،ر۱۰)

ترجمہ: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔ (کنز الایمان)

نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ گھر آباد کرنے سے

سکون ملتا ہے دل کو بس خدا کو یاد کرنے سے

درود شریف:

تمہید: حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مقبول و مشہور کتاب مکاشفۃ القلوب میں غفلت کی مذمت و برائی میں بہت کچھ تحریر فرمایا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ غفلت وہ مہلک مرض ہے جو تندرست و کامیاب انسان کو بیمار اور ناکام بنا دیتی ہے۔ غفلت میں مبتلا شخص نعمت و دولت سے محروم رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غافل انسان نعمت و دولت والے آدمی سے حسد کرنے لگتا ہے۔ اور دین و دنیا دونوں میں خسارہ اور نقصان اٹھاتا ہے۔

غفلت سب سے بڑی حسرت ہے

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک نیک آدمی نے اپنے استاذ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کے نزدیک سب سے بڑی حسرت کون سی ہے؟

تو استاذ نے جواب دیا کہ غفلت سب سے بڑی حسرت ہے۔ (مکاشفۃ القلوب،ص۲۹)

اور امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی بارگاہ میں کھڑا کیا اور فرمایا اے جھوٹے دعوے دار! تو نے میری محبت کا دعویٰ کیا اور پھر بھی مجھ سے غافل رہا۔ (مکاشفۃ القلوب،ص۲۹)

حضرات! جن لوگوں کے مدارج و مراتب بلند و بالا ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی آزمائش بھی بڑی ہے۔

منزل عشق میں تسلیم و رضا مشکل ہے
جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

حضرات! ہر چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے چاہے آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں۔ اور اگر وہ چیز غافل ہوئی تو غفلت کے نتیجہ میں پھر وہ چیز تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہے۔

ہر شئی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے

ایک بزرگ نے جب یہ آیت پڑھی: يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ (پ۲۸،سورہ)

ترجمہ: اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ (کنزالایمان)

تو اس بزرگ کے دل میں خیال آیا کہ اگر یہی بات ہے تو پھر ان چیزوں کی آواز ہمیں سنائی کیوں نہیں دیتی؟ ابھی خیال کیا ہی تھا کہ پیشاب کی حاجت ہوئی اور وہ بزرگ پانی کے برتن کو اٹھاتے ہیں تو اس برتن سے اللہ۔ اللہ کی آواز سنائی دی۔ تو انہوں اس برتن کو رکھ دیا اور سوچنے لگے کہ اس برتن کو پیشاب خانہ میں کس طرح لے جاؤں جو اللہ اللہ کر رہا ہے۔ پھر مٹی کے ڈھیلے کو اٹھایا تو ڈھیلے سے اللہ۔ اللہ کی آواز آرہی تھی۔ اب وہ بزرگ بڑے حیران و پریشان ہوئے کہ ان ڈھیلوں کو بھی پیشاب کے لئے استعمال نہیں کرسکتے اس لئے کہ وہ اللہ۔ اللہ کررہے ہیں۔ الغرض وہ بزرگ جس طرف بڑھتے ہر چیز سے اللہ۔ اللہ کی صدا سنتے۔ وہ بزرگ بہت حیران و پریشان ہوئے کہ اب میں کیا کروں؟ تو رحمت الٰہی نے ان کو پکارا کہ اے میرے نیک بندے! تو نے کچھ سمجھا؟ کہ ہم ان چیزوں کی آواز تمہارے کانوں کو اس لئے نہیں سننے دیتے تاکہ تمہارے کاروبار نہ رک جائیں۔ وہ بزرگ فوراً سجدے میں گر گئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معافی کے طلبگار ہوئے۔ (نزہۃ المجالس،ج۱،ص۴۴)

حضرات! اس نورانی واقعہ سے پتہ چلا کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی یاد سے کوئی غافل ہے تو انسان ہے۔

مینڈک کا ذکر

حضرت عبدالرحمن صفوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک مینڈک کو دیکھا جو خشوع کے ساتھ اپنے اللہ کو یاد کر رہا تھا، حضرت داؤد علیہ السلام نے اس مینڈک سے پوچھا تم کب سے اس عالم میں ہو؟ تو وہ بولا اے اللہ کے نبی میں مسلسل ستر سال سے اسی عالم میں اس طرح ذکرِ خدا میں مشغول ہوں اور اس عرصہ میں کبھی اس کی یاد سے غافل نہیں ہوا۔ (نزہۃ المجالس ج۲، ص۱۷۰)

اے ایمان والو! غافل انسان سے وہ مینڈک بہت اچھا ہے جو اپنے خالق و مالک کو صبح و شام یاد کرتا ہے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

درود شریف۔

حضرات! جو شی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت کرتی ہے وہ مٹی مٹادی جاتی ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ درخت اس وقت کاٹے جاتے ہیں جب وہ ذکر الٰہی سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جانور اور پرندے اس وقت صیاد کے ہاتھوں شکار ہوتے ہیں جب وہ ذکر خدا سے غافل ہوتے ہیں۔ نصیحت آمیز حکایت ملاحظہ کیجئے۔

غافل پرندہ شکار ہو گیا

حضرت عبدالرحمن صفوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص نے ایک پرندہ تحفے میں بھیجا، حضرت نے قبول فرما کر اسے پنجرے میں بند کر دیا۔ کچھ عرصہ جب گزرا تو اس پرندہ نے بڑی منت و سماجت کے ساتھ اللہ کے ولی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگا: اے جنید! تم تو اپنے دوستوں سے بڑی آزادی سے ملتے ہو اور ان سے ملاقات کا لطف اٹھاتے ہو اور مجھے میرے دوستوں کی ملاقات سے محروم کر رکھا ہے اور مجھے پنجرے میں بند کر رکھا ہے۔ اللہ کے ولی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے اس پرندہ پر رحم آ گیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ اڑتے وقت وہ پرندہ کہنے لگا۔ اے جنید! پرندہ، جانور

جب تک ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے آزاد رہتا ہے اور جب اس پر غفلت طاری ہوجاتی ہے تو وہ پرندہ یا جانور شکار ہو جاتا ہے، قید کرلیا جاتا ہے۔ اے حضرت جنید بغدادی! میں ایک ہی دن ذکر خدا سے غافل ہوا تھا جس کی سزا میں مجھے شکار کیا گیا اور پنجرے کی قید و بند کی صعوبتوں سے دو چار ہونا پڑا۔ پھر پرندہ جانور نے کہا: ہائے افسوس! ان لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ جو شب و روز ذکر خدا سے غافل رہتے ہیں۔ اے حضرت جنید! میں آپ کے سامنے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی یاد خدا سے غافل نہ ہوں گا، یہ کہا اور اڑ گیا۔ (نزہۃ المجالس، ج ۱، ص ۳۳)

حضرات! آج کا مسلمان تو اس قدر ذکر خدا سے غافل ہوچکا ہے کہ اذان ہوتی ہے اور مسلمان باتوں میں مشغول ہے، اذان ہورہی ہے اور مسلمان کے گھروں میں ٹی وی چل رہی ہے، گانے کی آواز باہر تک آرہی ہے، مسجد میں نماز ہورہی ہے مگر مسلمان ذکر خدا سے غافل مسجد کے باہر بیٹھا نظر آرہا ہے۔

حضرات! آج پوری دنیا میں مسلمانوں کی تباہی اور بربادی کی وجہ بھی یہی ہے کہ مسلمان اپنے اللہ و رسول جل شانہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے تعلق توڑ چکا ہے اور ذکر خدا سے غافل ہوگیا ہے۔

حضرات! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جب تم اہل بلا کو دیکھا کرو تو خدا سے عافیت طلب کرو۔ تو بارگاہ کرم میں سوال ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم اہل بلا کون لوگ ہیں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، اہل بلا وہ لوگ ہیں جو ذکر خدا سے غافل ہیں۔ (نزہۃ المجالس، ج ۱، ص ۳۳)

حضرات! ذکر خدا سے غفلت بہت بڑی بلا اور مصیبت ہے۔ اب جو لوگ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ذکر الٰہی سے غافل ہیں گویا وہ بہت بڑی بلا اور مصیبت میں گرفتار ہیں اس کا بہترین علاج اور تعویذ یہ ہے کہ غفلت سے توبہ کرکے ذکر خدا، نماز و روزہ میں مشغول ہوجائے، خود بخود علاج ہوجائے گا۔

پرندہ حضرت جنید کی زیارت کے لئے آیا کرتا تھا

حضرت عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک پرندہ اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے آیا کرتا تھا اور آپ کے ہمراہ دسترخوان پر کھانا بھی کھایا کرتا تھا۔ جب حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوگیا تو وہ پرندہ زمین پر گرا اور اس نے بھی اپنی جان دے دی۔

بعد وصال حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس پرندہ پر میں نے رحم کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بھی رحم فرما کر بخش دیا ہے۔ (نزہۃ المجالس، ج ۱، ص ۳۳)

حضرات! سچ حدیث شریف ہے کہ۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ ۔ یعنی جو شخص اللہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے بن گئے تھے تو پرندہ جانور بھی آپ کا بن گیا تھا۔ اب یہ بات سمجھ میں آ گیا کہ اگر کسی چیز کو اپنا بنانا ہو تو خود اللہ تعالیٰ کے بن جاؤ تو وہ چیز خود بخود اپنی بن جائے گی۔

غفلت والی نمازوں پر بزرگ رو پڑے

شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں ایک ایسے بیمار نیک آدمی کی عیادت کو گیا جن کا شمار بڑے بزرگوں میں ہوتا تھا، ان کے آس پاس ان کے شاگرد بیٹھے ہیں اور شیخ ابو علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رو رہے تھے۔ میں نے کہا اے شیخ! کیا آپ دنیا پر رو رہے ہیں؟ تو شیخ نے فرمایا نہیں میں اپنی نمازوں کے قضا (خراب) ہونے پر رو رہا ہوں۔ میں نے کہا آپ تو عبادت گزار شخص تھے پھر نمازیں کس طرح قضا ہوئیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے ہر سجدہ غفلت میں کیا اور ہر سجدہ سے غفلت میں سر اٹھایا اور اب غفلت کی حالت میں مر رہا ہوں۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۳۰)

حضرات! غفلت بہت ہی مہلک مرض ہے، غفلت کی حالت میں پڑھی جانے والی نمازیں بے لذت اور سجدے بے کیف ہوتے ہیں۔

حضرت حسن بصری کا بہت ہی پیارا جواب

امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ تعجب ہے کہ میں عبادت میں لطف نہیں پاتا ہوں۔ تو آپ نے اس شخص کو جواب دیا کہ شاید تو نے کسی ایسے شخص کو دیکھ لیا ہے جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے غافل ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۳۲)

حضرات! غفلت والی جگہوں اور غفلت میں مبتلا لوگوں سے اور غافل مخلوق سے ہر حال میں بچنا چاہئے اور ان سے دور رہنا چاہئے۔

ایک نیک لڑکی

حضرات! واقعہ بہت ہی مشہور ہے اور بہت نصیحت سے لبریز ہے۔ اس لئے بیان کیا جا رہا ہے ملاحظہ کیجئے۔ ایک بزرگ مچھلیاں پکڑ رہے تھے اور آپ کے ساتھ آپ کی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ آپ جو مچھلی پکڑتے وہ اپنی لڑکی کو دیتے جاتے اور لڑکی اپنے والد سے مچھلیاں لے لے کر پھر دریا میں ڈالتی جاتی۔ وہ بزرگ جب مچھلی پکڑ کر فارغ ہو گئے تو لڑکی سے فرمایا اپنی مچھلیاں کہاں ہے؟ تو وہ بولی ابا جان میں نے تو ان سب کو پھر دریا میں ڈال دیا ہے۔

بزرگ نے فرمایا! تم نے یہ کیا کیا؟ سارے دن کی محنت برباد کر دی۔ تو وہ لڑکی بولی کہ آپ ہی نے تو سنایا تھا کہ جو مچھلی یاد الٰہی سے غافل ہوتی ہے وہی جال میں پھنستی ہے اور شکاری کے ہاتھ آتی ہے۔ تو آپ جس مچھلی کو پکڑتے تھے میں سمجھ جاتی تھی کہ یہ مچھلی ذکر الٰہی سے غافل ہے جبھی پکڑی گئی ہے۔ اس لئے میں نے اس خیال سے کہ یہ غافل مچھلی کھا کر اس کی صحبت سے کہیں ہم بھی ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو جائیں۔ اس لئے میں نے ان تمام مچھلیوں کو پھر دریا میں ڈال دی ہے۔ (نزہۃ المجالس، ج ۱، ص ۴۳)

زیادہ کھانا بھی غفلت لاتا ہے

حضرات! زیادہ کھانا بھی آدمی کو غفلت میں ڈال دیتا ہے۔ اسی لئے بہت سے اللہ والوں نے چند کھجوروں پر رات بسر کر دی تاکہ غفلت نہ پیدا ہو اور ذکر الٰہی میں سستی اور کاہلی نہ پیدا ہونے پائے۔

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لَا تُمِیْتُوا الْقُلُوْبَ بِکَثْرَةِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ الْقَلْبَ کَالزَّرْعِ یَمُوْتُ اِذَا کَثُرَ عَلَیْهِ الْمَآءُ۔ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۱۸۴)

یعنی بے شک اپنے دلوں کو کھانے پینے کی زیادتی سے مردہ نہ کرو کیونکہ دل کھیتی کی طرح ہے جو پانی کی زیادتی سے خراب ہو جاتی ہے۔

کھانے کے لئے پیٹ کے تین حصے کرو

مصطفیٰ کریم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے پیٹ سے بڑھ کر کسی برتن کو برائی سے نہیں بھرتا۔ انسان کے لئے چند لقمے کافی ہیں۔ انسان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے پیٹ کے تین حصے کرے۔ (۱) ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے۔ (۲) ایک تہائی حصہ پانی کے لئے (۳) اور ایک تہائی حصہ سانس لینے کے لئے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۴، ص ۱۳۲)

بھوک اور پیاس کا ثواب جہاد جیسا ہے

شاہ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بھوک اور پیاس کے ذریعہ اپنے نفسوں کے خلاف جہاد کرو کیونکہ اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے ثواب جیسا ہے۔

وانّہ لیس من عملٍ احبُّ الی اللّٰہ من جوعٍ وعطشٍ ۔ (احیاء العلوم، ج:۳، ص:۱۸۲)

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ کو بھوک اور پیاس سے بڑھ کر کوئی عمل پسند نہیں۔

کم کھانے اور پینے والا افضل انسان ہے

محبوب خدا، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پوچھا گیا کون شخص افضل ہے؟

(۱) آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس کا کھانا اور ہنسنا کم ہو (۲) اور اتنے لباس پر راضی ہو جائے جس سے ستر کو چھپا لے۔

(۳) مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سَیِّدُ الْاَعْمَالِ اَلْجُوْعُ وَذُلُّ النَّفْسِ لِبَاسُ الصُّوْفِ ۔ یعنی اعمال کا سردار بھوک ہے اور نفس کی ذلت اونی لباس میں ہے۔

(۴) آفتاب نبوت، ماہتاب رسالت، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اَلْفِکْرُ نِصْفُ الْعِبَادَۃِ وَقِلَّۃُ الطَّعَامِ ھِیَ الْعِبَادَۃُ ۔ یعنی غور فکر نصف عبادت ہے اور کم کھانا (مکمل) عبادت ہے۔

(۵) محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن وہ شخص افضل ہوگا جو زیادہ دیر بھوکا رہتا ہے اور زیادہ برا وہ شخص ہے جو خوب سوتا ہے اور زیادہ کھاتا، پیتا ہے۔

(۶) آقا کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھوکا رہنا پسند فرماتے تھے۔ (احیاء العلوم، ج:۳، ص:۱۸۳)

(۷) ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بے شک شیطان، انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے پس شیطان کے راستوں کو فَضَیِّقُوْا مَجَارِیَہٗ بِالْجُوْعِ وَالْعَطَشِ ۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج:۳، ص:۱۵۶) بھوک اور پیاس کے ذریعہ تنگ کردو۔

جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ بھوک اور پیاس سے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

سے سنا کہ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اَدِيمُوْا قَرْعَ بَابِ الْجَنَّةِ يُفْتَحْ لَكُمْ
یعنی جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاتے رہو تمہارے لئے کھول دیا جائے گا۔ (کیمیائے سعادت ص ۵۰۸)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ہم کس طرح جنت کا دروازہ ہمیشہ کھٹکھٹائیں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بھوک اور پیاس کے ذریعے۔

آقا کریم نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہو۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے پوچھا یہ ٹکڑا کیسا ہے؟ تو سیدہ نے عرض کیا کہ میں نے ایک روٹی پکائی تھی تو میں نے آپ کے بغیر کھانا پسند نہیں کیا اس لئے یہ ٹکڑا آپ کے لئے لائی ہوں۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تین دن کے بعد یہ پہلا کھانا ہے جو تمہارے والد کے منہ میں جارہا ہے۔
(معجم کبیر طبرانی ج ۱، ص ۲۵۹)

بھوک سے سوچ عظیم اور دل زندہ ہوتا ہے

اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَجَاعَ بَطْنَهٗ عَظُمَتْ فِكْرَتُهٗ وَفَطِنَ قَلْبُهٗ ۔ یعنی جو شخص اپنے پیٹ کو بھوکا رکھتا ہے اس کی سوچ عظیم اور اس کا دل ہوشیار ہو جاتا ہے۔
(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا
مَنْ شَبِعَ وَنَامَ قَسَا قَلْبُهٗ۔ یعنی جو شخص سیر ہو کر کھائے اور سو جائے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔
(۳) اور پھر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الْبَدَنِ الْجُوْعُ ٥
یعنی ہر چیز کی زکوۃ ہے اور بدن کی زکوۃ بھوک ہے۔ (ابن ماجہ ص ۱۲۶، احیاء العلوم ج ۳، ص ۱۴۷)
امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ کم کھانا غفلت کی نیند سے محفوظ رکھتا ہے۔ کم کھانے سے عبادت کرنے میں آسانی ہوتی ہے، کم کھانے سے بار بار پانی نہیں پینا پڑتا اور استنجاء وغیرہ کے لئے بار بار نہیں جانا پڑتا اس لئے کم

کھانے میں نفع زیادہ ہے۔

حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی جرجانی رضی اللہ عنہ کے پاس ستو دیکھے جنہیں وہ پھانک رہے تھے۔ میں نے پوچھا آپ ستو کیوں پھانک رہے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ چبانے اور پھانکنے کے درمیان میں ستر تسبیحات کا وقت ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے چالیس سال سے روٹی نہیں چبائی۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص:۱۹۶)

حضرات! کم کھانے سے بدن کی تندرستی برقرار رہتی ہے اور بیماریاں دور رہتی ہیں۔ اور بھوکا رہنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

اللہ کے حبیب ہم بیماروں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا ۔ یعنی روزہ رکھو صحت مند رہو۔ (الترغیب والترہیب، ج۲، ص:۸۳)

اے ایمان والو! حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی سے غفلت اور گناہوں کی کثرت کا سبب آدمی کا پیٹ اور شرمگاہ ہے۔ اور شرمگاہ کی خواہش کی وجہ پیٹ کی خواہش ہے اور کم کھانے اور بھوکا رہنے سے یہ تمام باتیں ختم ہو جاتی ہیں اسی لئے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

اَدِیْمُوْا قَرْعَ بَابِ الْجَنَّةِ بِالْجُوْعِ ۔ یعنی ہمیشہ جنت کا دروازہ بھوک کے ذریعہ کھٹکھٹاتے رہو۔

(مکاشفۃ القلوب، ص:۸۱۲، احیاء العلوم، ج۳، ص:۱۹۰)

پیٹ بھر کے کھانا اصل بیماری ہے

آقا کریم اللہ کے حبیب ہم بیماروں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اَلْبِطْنَةُ اَصْلُ الدَّاءِ وَالْحِمْيَةُ اَصْلُ الدَّوَاءِ (احیاء العلوم، ج۳، ص:۱۸۸)

یعنی شکم سیری (پیٹ بھر کے کھانا) اصل بیماری ہے اور پرہیز کرنا (شکم سیری) سے اصل دوائی ہے۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

اجمالی فہرست (جلد دوم)

(۵) جمادی الاولیٰ

(۶) جمادی الاخرہ

(۷) رجب شریف

(۸) شعبان المعظم

جُمادی الآخرہ

پہلا جمعہ .... پہلا بیان

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیْ الْبَغْدَادِیْ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْخَوَاجَہِ الْاَعْظَمِ الْاَجْمِیْرِیْ اَجْمَعِیْنَ ٥

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۚ (پ ۱۰ ع ۳)

ترجمہ: جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

عاشق رسول نائب صدیق اکبر سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفیٰ ۔۔۔ عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل ۔۔۔ ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سید المتقیں ۔۔۔ چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

آپ کا نام اور نسب: اے ایمان والو! حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبد اللہ ہے۔ ابوبکر آپ کی کنیت اور صدیق و عتیق لقب ہے۔ آپ کے والد کا نام ابوقحافہ عثمان اور والدہ محترمہ کا نام ام الخیر سلمیٰ ہے۔ آپ کا شجرۂ نسب ساتویں پشت میں ہمارے حضور پر نور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلۂ نسب سے مل جاتا ہے آپ واقعہ فیل کے تقریباً ڈھائی سال بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء عربی ص ۲۸)

حضرات: افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت زیادہ قیمت پر خرید کر آزاد فرمایا تو کافروں کو اس پر حیرت ہوئی اور یہ کہنے لگے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا اس لئے کیا کہ ان پر بلال کا کوئی بڑا احسان ہوگا جو بڑی قیمت دے کر بلال کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۝ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى ۝ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضَى ۝ (پ ۳۰، ع ۱۵)

ترجمہ: اور بہت اس سے دور رکھا جائے گا (دوزخ سے) جو سب سے بڑا پرہیزگار، جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے، صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔ (کنز الایمان)

اے ایمان والو! آیت مبارکہ میں ظاہر فرمایا گیا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تھا کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ہی ان پر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احسان ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ اور بہت سے غلاموں کو خرید کر آزاد کرایا ہے۔

تمہید: ہمارے سرکار، مدینے کے تاجدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوہ صفا سے دعوت اسلام دی تو سب سے پہلے جس پاک قلب نے نور ایمان کو قبول کیا۔ اپنے دل کو اسلام کا کاشانہ بنایا اور غلامی محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قلادہ اپنے گلے میں پہنا وہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی تھی۔ جس کی تعریف وتوصیف میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام قرآن مجید میں آیتیں نازل کی اور ان کی شان وعظمت میں خود نبی دوعالم مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے فضائل بیان فرمائے جس سے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ میں ممتاز اور یگانہ نظر آتے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے کلمہ پڑھنے کا شرف حاصل کیا یعنی سب سے پہلے مسلمان ہونے کا شرف آپ کو حاصل ہے۔

شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کون صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ جن کے والد، بیٹا، پوتا، صحابی ہوئے۔

کون صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ جن کے کردار وگفتار میں، اقوال وافعال میں اللہ تعالیٰ کے پیارے

نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مطابقت تھی۔ جس کی خلوت وجلوت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت تھی۔ جس کو حاصل نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت اور صحابہ کرام کی امامت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یار غار تھا اور یار مزار بھی ہے۔

بیاں ہو کس زبان سے مرتبہ صدیق اکبر کا
ہے یار غار محبوب خدا صدیق اکبر کا
لٹایا راہ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لٹ لٹ کر حسن گھر بن گیا صدیق اکبر کا

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے

حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار سابقین اولین میں ہے۔ بہت سے صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ مشہور محدث حضرت میمون بن مہران سے کسی نے سوال کیا کہ حضرت ابو بکر پہلے اسلام لائے یا حضرت علی؟ تو انہوں نے جواب دیا:

وَاللّٰهِ لَقَدْ اٰمَنَ اَبُوْبَكْرٍ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ بُحَيْرَى رَاهِبْ ۔ یعنی حضرت ابو بکر تو بحیری راہب کے زمانے ہی میں مسلمان ہو چکے تھے (اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔)

ابن عساکر نے حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا:

اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْبَكْرٍ ۔ سب سے پہلے مردوں میں حضرت ابو بکر مسلمان ہوئے (تاریخ الخلفاء ص ۳۳)

بعض صحابہ کرام اور تابعین عظام نے فرمایا کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ہیں اور کچھ حضرات نے یہ کہا کہ سب سے پہلے ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسلام میں داخل ہوئیں۔ ان تمام اقوال کی روشنی میں سراج الامہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں تطبیق فرمائی ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے۔ عورتوں میں ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بچوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۶)

حضرت ابو بکر کا قبول اسلام: حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک قافلہ کے ساتھ ملک شام تجارت کے لئے تشریف لے گئے، جب دن نے اپنی چادر نور کو سمیٹا، اجالوں کی جگہ اندھیروں نے اپنی کالی زلفوں کو کائنات پر دبیج وعریض کیا یعنی رات ہو گئی تو قافلہ ایک گرجا گھر کے قریب ٹھہر گیا۔ سب سو گئے حضرت ابو بکر بھی

کو خواب تھے کیا دیکھا کہ چاند میرے قریب آرہا ہے اور میں اسے اپنی گود میں لے رہا ہوں خواب سے بیدار ہونے پر جا کر گرجا کے راہب سے خواب بیان کیا پھر راہب نے حضرت ابو بکر سے آپ کا نام پوچھا، آپ نے ابو بکر بتایا پھر راہب نے سوال کیا کہ آپ کا وطن کہاں ہے آپ نے فرمایا میرا وطن مکہ ہے پھر سوال کیا کہ آپ کا خاندان کون سا ہے آپ نے قریش بتایا تو پھر راہب بیٹے لگا اگر آپ کا خواب سچا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے خاندان، قریش میں اور آپ کے وطن مکہ میں مبعوث ہوں گے اور آپ دنیا میں نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حیات ظاہری میں وزیر اور بعد وصال خلیفہ ہوں گے اور وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت فرمائیں گے تو غار ثور میں قیام کریں گے اس حال میں کہ تمہاری گود میں ان کا سر ہوگا۔

پھر راہب سے خواب کی تعبیر سننے کے بعد حضرت ابو بکر جب دار الامن مکہ شریف پہنچے تو نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم مجھے کلمہ شریف پڑھائیے اور اسلام میں داخل کر لیجئے۔ کلمہ شریف پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ جو نبی و رسول ہوتا ہے اس کو معجزہ عطا کیا جاتا ہے کوئی معجزہ دکھا دیں تاکہ ایمان مضبوط ہو اور قلب کو اطمینان نصیب ہو جائے۔ ہمارے آقا نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اے ابو بکر! ملک شام تجارت کی غرض سے گئے تھے، رات کو سوئے، خواب دیکھا۔ پھر راہب سے خواب بیان کیا راہب نے جو تعبیر بتائی وہ میرا معجزہ نہیں تو اور کیا ہے۔ (مجلس ملحد الباس ص ۱۴۳)

اے ایمان والو! قربان جائیے نگاہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ تشریف فرما ہیں مکہ شریف میں اور ملک شام کے خواب کو بیان فرما رہے ہیں۔

خوب فرمایا سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا

اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

گویا ہمارے حضور، سراپا نور، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمجھانا اور بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارا امتی کہیں بھی ہو کسی بھی حال میں ہو، میری نظر میں ہے۔ وہ مجھ سے چھپا نہیں ہے میں اسے ہر حال میں دیکھتا ہوں۔

حضرت ابو بکر بغیر تردد ایمان لائے: محمد بن اسحٰق فرماتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن عبد الرحمٰن تیمی نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں نے کسی کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے تردد کیا۔ سوائے ابو بکر کے۔

جب میں نے ابوبکر پر اسلام پیش کیا تو انہوں نے بغیر تردد کے اسلام قبول کر لیا اور میرا ساتھ دیا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۸)

حضرت عمر کا ارشاد: اللہ کے دوست امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکر ہمارے سردار ہیں۔ حضرت ابوبکر کے ایمان کو اور تمام زمین کے مومنوں کے ایمان کو وزن کیا جائے تو حضرت ابوبکر کے ایمان کا پلہ بھاری رہے گا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں ابوبکر کے سینے کا ایک بال ہوتا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۶)

حضرت مولیٰ علی کا ارشاد: اسد اللہ الغالب امیر المومنین حضرت مولیٰ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ جب اپنے ایمان کو چھپاتے تھے، مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایمان کو علی الاعلان ظاہر فرماتے تھے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۸)

صدیق اکبر کی شان میں قرآن: امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں، انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے اعلیٰ و افضل ہیں۔ بارگاہ خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں آپ کی مقبولیت ومحبوبیت کا یہ حال ہے کہ آپ کی شان میں بہت سی آیتیں نازل ہوئیں اور احادیث کریمہ میں آپ کا ذکر جمیل موجود ہے۔

آیت نمبر۱: اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا‌ ۚ فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَـتَهٗ عَلَيۡهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا السُّفۡلٰى‌ ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الۡعُلۡيَا‌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۝ (پ ۱۰، ع ۱۲)

ترجمہ: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا۔ صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی۔ اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

اے ایمان والو! سورۂ توبہ کی یہ مقدس آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ غار ثور میں ہجرت کی رات ہمارے سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی بھی رفیق غم گسار نہیں تھا۔ کسی عاشق نے کیا خوب کہا ہے۔

قرآں نے ان کو ثانی اثنین کہہ دیا
ثانی نہیں خدا کی قسم یار غار کا

قرآن سے صحابیت کا ثبوت: حضرات! آیت کریمہ "اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ" سے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ آپ کا صحابی رسول ہونا قطعی یقینی ہے۔

آپ صحابی ہوئے، صحابیت کا انکار قرآن پاک کا انکار ہوا اور یہ کفر ہے۔ انکار کرنے والا کافر ہوا۔ اب وہ لوگ یعنی رافضی، شیعہ، حضرات جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابی نہیں مانتے اور تبرا بکتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں گویا قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں جس کی وجہ سے کافر ہوئے بلکہ بدترین کافر ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی ۝ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤی ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ۝ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ۝ (پ۳۰، ع۱۷)

ترجمہ: اور بہت اس سے دور رکھا جائیگا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے۔ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے۔ جو سب سے بلند ہے اور بیشک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔ (کنز الایمان)

اے ایمان والو! علامہ ابن جوزی اور دوسرے محدثین ومفسرین نے بالاتفاق فرمایا ہے کہ سورۂ والیل کی یہ آخری آیتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کمزور وضعیف غلاموں کو خرید کر آزاد فرمادیتے جو ایمان لانے کی وجہ سے کافروں کے ہاتھوں ستائے جاتے تھے۔ ایک روز آپ کے والد گرامی حضرت ابو قحافہ نے فرمایا، بیٹا ابوبکر! تم ضعیف، کمزور غلاموں کو خرید کر آزاد کرتے ہو۔ اگر تم جوان اور بہادر غلاموں کو خریدتے اور آزاد کرتے تو وہ تمہارے مشکل وقت میں کام آتے اور تمہاری مدد کرتے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد گرامی کو جواب دیا کہ ابا جان۔ ان غلاموں کو خریدنا اور پھر آزاد کرنا یہ عمل دنیاوی کسی فائدے کے لئے نہیں کرتا ہوں بلکہ صرف اور صرف اپنے رب کریم کی خوشی کے لئے کرتا ہوں اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے علم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سات غلاموں کو خرید کر آزاد فرمایا جن کو اسلام لانے کی وجہ سے ستایا جاتا تھا۔ اسی لئے آپ کی انہیں خدمتوں اور کارناموں پر سورۂ والیل کی ان آیتوں کا نزول ہوا۔ (تاریخ الخلفاء، ص۳۴)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۝ (پ۲۸، ع۱۹)

ترجمہ: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔ (کنزالایمان)

اے ایمان والو! اس آیت کریمہ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت میں یعنی صالح المومنین سے مراد امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔
(تاریخ الخلفاء، ص ۳۰)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ (پ ۲۴، ع ۱)

ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لیکر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔ (کنزالایمان)

اے ایمان والو! اس آیت مبارکہ کے بارے میں مولائے کائنات حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت یعنی وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور صَدَّقَ بِهٖ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کیوں کہ سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر نے حضور کی رسالت و نبوت کی تصدیق فرمائی اور سب سے پہلے ایمان سے مشرف ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۳۷)

درود شریف:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ (پ ۲۶، ع ۱۴)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ (کنزالایمان)

اے ایمان والو! اس آیت کریمہ کے بارے میں محدثین کرام فرماتے ہیں کہ اس آیت یعنی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبر اتقٰی یعنی سب سے زیادہ پرہیزگار ہیں اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ پرہیزگار ہوگا وہی بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ عزت اور بزرگی والا ہوگا۔ اسی لئے حضرت ابوبکر صدیق اکبر کا لقب افضل البشر بعد الانبیاء ہے۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

یعنی افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (پ ۳، ع ۴)

ترجمہ: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر، ان کے لئے ان کا نیگ ہے۔ ان کے رب کے پاس، ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔ (کنزالایمان)

اے ایمان والو! حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اسلام لائے، مسلمان ہوئے، محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جام نوش فرمایا اس وقت آپ کے پاس چالیس ہزار دینار موجود تھے ایمان لانے کے بعد ساری دولت راہ خدا میں قربان کردیے۔ دس ہزار رات میں، دس ہزار دن میں، دس ہزار چھپا کر، دس ہزار ظاہر کر کے۔ اس قربانی پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کو حضرت صدیق اکبر کے حق میں نازل فرمایا۔ (خزائن العرفان، پ ۳، رکوع ۲)

درود شریف:

حدیث شریف اور صدیق اکبر: اے ایمان والو! کتنے پیارے انداز سے خود اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں محبوب مصطفیٰ، حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان وشوکت کو بیان کیا، اب آیئے کچھ احادیث شریفہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ہیں ملاحظہ فرمائیں تاکہ یار غار مصطفیٰ، عزوناز خلافت حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت ومحبت میں مزید برکت اور تقویت حاصل ہوجائے اور معلوم ہوجائے کہ کیا شان وعظمت ہے۔ محبوب مصطفیٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں۔ اور ہمارے پیارے آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیث شریف میں بیان فرمایا۔

قرآں نے ان کو ثانی اثنین کہہ دیا
ثانی نہیں خدا کی قسم یار غار کا

درود شریف:

حدیث شریف: ہمارے آقا، کونین کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيْهِ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۵۵)

یعنی جس کا بھی احسان مجھ پر تھا میں نے اس کے احسان کا بدلہ دیدیا۔ سوائے ابوبکر کے کہ میں نے ابوبکر کے احسان کا بدلہ نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ ابوبکر کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن عطا فرمائے گا اور کسی کے مال نے مجھے اتنا فائدہ نہیں دیا جو ابوبکر کے مال نے فائدہ پہنچایا اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو یقیناً ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا لیکن میں اللہ تعالیٰ کا خلیل ہوں۔

حدیث شریف: ہمارے سرکار، احمد مختار، حبیب پروردگار، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق سے ارشاد فرمایا: اَمَا اِنَّکَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ ۔
یعنی اے ابوبکر! سن لو کہ میری امت میں سب سے پہلے تم جنت میں داخل ہو گے۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۵۵)

حدیث شریف: نبی رحمت، شفیع امت، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ (ترمذی شریف، ج ۲، ص ۲۰۷، مشکوٰۃ شریف، ص ۵۵۵)
یعنی کسی آدمی کے مال نے مجھ کو وہ فائدہ نہیں پہونچایا، جو فائدہ ابوبکر کے مال نے پہونچایا ہے۔

حدیث شریف: ہم غریبوں کے سہارے، پیارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ یعنی اے ابوبکر غار ثور میں تم میرے ساتھ رہے اور حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ رہو گے (ترمذی شریف، ج ۲، ص ۲۰۸)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے پر

حدیث شریف: ہمارے پیارے نبی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب علیل ہوئے اور بیماری بڑھ گئی تو ہمارے سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ یعنی ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیک والک وسلم میرے باپ بہت نرم دل کے ہیں وہ آپ کی جگہ نماز نہ پڑھا سکیں گے، پھر ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ یعنی ابوبکر صدیق اکبر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلی الک وسلم میرے باپ نرم دل کے ہیں وہ آپ کی جگہ کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکیں گے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناراض ہو کر تاکید کے ساتھ فرمایا کہ ابوبکر کو حکم دو کہ میری جگہ پر لوگوں کو نماز پڑھائیں، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصلے پر یعنی حضور کی جگہ کھڑے ہو کر امامت فرمائی یعنی لوگوں کو نماز پڑھائی اور کئی دن تک نماز پڑھاتے رہے۔

(بخاری شریف، ج ۱، ص ۹۹، مسلم شریف، ج ۱، ص ۱۷۷، ترمذی، ج ۲، ص ۲۰۸)

بخاری شریف، مسلم شریف کی یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عمر، حضرت ابو سعید، حضرت عبداللہ ابن زمعہ و حضرت مولیٰ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی

ہے، اور بعض شارحین حدیث نے اس حدیث کو متواتر بتایا ہے اور علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ میں سب سے افضل ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو خلافت اور امامت کے لئے چن لیا ہے۔

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفیٰ عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی محبت تمام امت پر واجب ہے

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

حُبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَّشُکْرُہٗ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ اُمَّتِیْ ۝

یعنی ابوبکر سے محبت کرنا اور ان کا شکر ادا کرنا تمام امت پر واجب ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۴۰)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب عتیق کیوں پڑا

حدیث شریف: مراد مصطفیٰ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے حضور پُر نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ ۝ (ترمذی شریف، ج ۲، ص ۲۰۸)

یعنی تو اللہ کی جانب سے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا گیا۔ اسی لئے حضرت ابوبکر صدیق کا لقب عتیق ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی

حدیث شریف: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات جو تاروں سے جگمگا رہی تھی، سارا آسمان تاروں سے بھرا تھا، میرے بستر پر ماہتاب نبوت، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جلوہ گر تھے، میں نے دربار کرم میں معروضہ پیش کیا یعنی سوال کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم آسمان میں جتنے تارے ہیں اتنی نیکیاں کیا آپ کے کسی صحابی کی ہیں، زبان رحمت کھلی، میرے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا، ہاں عمر فاروق کی نیکیاں اتنی ہیں یعنی آسمان میں جتنے تارے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پھر عرض کیا کہ ابو بکر یعنی میرے باپ کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر فاروق کی تمام زندگی کی نیکیاں ابو بکر یعنی تمہارے باپ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف۔ ص ۵۶۰)

درود شریف:

اے ایمان والو! کیسی پیاری حدیث شریف آپ حضرات نے سنی، یقیناً ایمان کو تازگی میسر آئی ہوگی کہ کیسی شان و شوکت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے محبوب، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی غلامی کے صلے میں عطا فرمایا ہے۔

عرض یہ کرنا ہے کہ سرکار کے غلام حضرت ابو بکر صدیق کی ایک نیکی کا جب یہ عالم ہے تو پوری حیات طیبہ کی تمام نیکیوں کا عالم کیا ہوگا۔ اور پھر دوسرا عرض یہ کرنا ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیکیاں اس شان کی ہیں تو آقا و مولی سرکار مدینہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نیکیوں کی شان کا عالم کیا ہوگا۔

اور تیسرا عرض یہ ہے کہ ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نگاہ نبوت سے امتی کے نامہ اعمال میں کتنی نیکیاں ہیں وہ سب چھپی نہیں ہیں۔ نگاہ نبوت میں آسمان کے تاروں کی تعداد بھی ہے اور امتی کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کی تعداد بھی۔ جبھی تو ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا عمر کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔

گویا نگاہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حضرت عمر بھی ہیں اور آپ کی نیکیوں کی تعداد بھی اور آسمان کے تاروں کی تعداد کا علم بھی بلکہ ہمارا ایمان تو یہ ہے کہ زمین ہو کہ آسمان، فرش ہو کہ عرش، خاکی ہوں یا قدسی، تمام مخلوقات کا علم ہمارے سرکار مدینے کے تاجدار کی نظر میں مثل ہتھیلی ہے۔

عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

انگوٹھی پر نام مبارک: ایک مرتبہ ہمارے آقا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی انگوٹھی عطا فرمائی اور فرمایا اس پر کسی نقاش سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه لکھوالاؤ۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انگوٹھی لے لی اور نقاش کو جا کر فرمایا کہ اس انگوٹھی پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھ دے جب وہ انگوٹھی آپ نے بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیش کی تو اس پر لکھا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اَبُوْ بَکْرِ صِدِّیْق ۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جب دیکھا تو فرمایا، یہ دو ناموں کی زیادتی کیسی ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ آقا آپ کے نام کو تو میں نے بڑھایا ہے کیونکہ میری محبت نے یہ گوارہ نہیں کیا کہ رب کے نام اور آپ کے نام میں جدائی ہو۔ لیکن میرا نام میں نے نہیں لکھوایا ہے۔ ادھر سدرہ کے مکیں حضرت جبرئیل امیں بارگاہ کرم میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے۔

وَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا اِسْمُ اَبِیْ بَکْرٍ فَکَتَبْتُہٗ اَنَا لِاَنَّہٗ مَارَضِیَ اَنْ یُّفَرِّقَ اِسْمَکَ عَنْ اِسْمِ اللّٰہِ فَمَارَضِیَ اللّٰہُ اَنْ یُّفَرِّقَ اِسْمَہٗ عَنْ اِسْمِکَ (تفسیر کبیر ج:۱، ص:۱۸۰)

اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام میں نے لکھا ہے۔ کیونکہ صدیق اکبر اس پر راضی نہ ہوئے کہ آپ کا نام خدا کے نام سے جدا ہو تو خدائے تعالیٰ اس سے راضی نہ ہوا کہ صدیق اکبر کا نام محبوب کے نام سے جدا ہو۔

پیارے نبی کی تین پیاری چیزیں: ہمارے پیارے نبی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں۔ جیسا کہ ہمارے حضور سراپا نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ٥ یعنی مجھے تمہاری دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں۔ اول خوشبو، دوم عورت، سوم نماز جو میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ (نسائی شریف، ج:۲، ص:۷۷)

پہلی پسندیدہ چیز خوشبو: اے ایمان والو! ہمارے حضور سراپا نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خوشبو بہت پسند تھی۔ ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لَاتَرُدُّوا الطِّیْبَ یعنی خوشبو کے تحفہ کو لوٹایا مت کرو۔ (مستطرف، کنز العمال، ج:۶، ص:۲۹۵)

ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خوشبو کو بہت پسند فرمایا کرتے تھے۔ اس لئے خوشبو استعمال کرنا سنت ہے۔ ہمارے سرکار، انبیاء کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جسم مبارک سے جو پسینہ شریف نکلتا، وہ مشک و عنبر سے بھی زیادہ خوشبودار ہوا کرتا تھا۔ آپ کے جسم مبارک سے ایسی پیاری خوشبو اور مہک نکلتی تھی کہ جس راہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر ہو جاتا وہ راستے خوشبو سے مہکنے لگتے تھے۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

درود شریف:

حدیث شریف: صحابیٔ مصطفےٰ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے گھر آرام فرما تھے اور جسم اقدس سے پسینہ بہہ رہا تھا۔ میری والدہ حضرت ام سلیم حضور کے مبارک پسینہ کو ایک بوتل میں جمع کرنے لگیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چشم رحمت کھولا اور ارشاد فرمایا۔ اے ام سلیم! تم میرے پسینہ کو کیا کروگی۔ ام سلیم نے عرض کیا۔ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلی آلک وسلم ہم اس کو اپنی خوشبو یعنی عطر میں ملائیں گے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف ج۲، ص ..، مشکوٰۃ شریف ص ..)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میرے انتقال کے بعد میرے کفن میں وہی خوشبو لگائی جائے جس میں ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسینہ شریف ملا ہوا ہے۔ (بخاری شریف جلد ۲، ص.......)

اے ایمان والو: جب ہمارے حضور، سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے پسینے سے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس طرح محبت فرماتے تھے تو پسینہ والے نبی سے محبت کا عالم کیا ہوگا۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

اور سرکار اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دیگی وہ آگ لگائی ہے

دوسری پسندیدہ چیز عورت: اے ایمان والو! ہمارے آقا، رحمت عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پاک میں بے شمار حکمتیں جلوہ گر ہیں چند حکمتیں بیان کر رہا ہوں پوری توجہ سے سماعت فرمائیں۔

پہلی حکمت: ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلٰثٌ۔ مجھے پسند ہیں تمہاری دنیا کی تین چیزیں۔ صرف دنیا نہ فرمایا بلکہ تمہاری دنیا فرمایا۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اصل دنیا کوئی اور ہے اور وہ قرب رب تعالیٰ ہے۔ جو صرف نوری نوری دنیا ہے۔

درود شریف:

دوسری حکمت: اللہ تعالیٰ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری دنیا کی مجھے تین چیزیں پسند ہیں۔ پہلی خوشبو، دوسری عورت ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے کہ ہمارے سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت کو پسند فرمایا۔

عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ زمانہ یاد کریں جب ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری نہیں ہوئی تھی تو عورتوں کا کیا مقام تھا۔ بیوہ عورتیں منحوس سمجھی جاتی تھیں اور لڑکیاں پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دی جاتی تھیں۔

معاشرے میں عورت کو ذلت اور نفرت سے دیکھا جاتا تھا۔ عورتیں درد و کرب میں مبتلا تھیں اور روتی تھیں، آہ و بکا کرتی تھیں، کسی رحمت والے، کرم والے، دردمند، مصیبت دور کرنے والے، مسیحا، مشکل کشا کو تلاش کر رہی تھیں، آواز دیتی رہتی تھیں۔ پکارتی رہتی تھیں، مگر ظلم و جبر کے اندھیرے اتنے گہرے اور سونے تھے اور ہر جانب سے مسلط تھے کہ درد و کرب کی ماری عورت کی آواز پر کوئی لبیک کہنے والا نہ تھا۔ شرق سے غرب تک، شمال سے جنوب تک ظالموں کا، چوروں کا، جرائم کاروں کا راج تھا۔ صرف سوچو، سمجھو، غور کرو کہ عورتوں کے لئے کیسا نازک دور تھا، کتنا بھیانک زمانہ تھا۔ کیسے اندھیرے تھے۔ ظلم حد سے آگے گزر چکا تھا۔ قدرت کو جلال آ ہی گیا۔

مشیت کو اپنے بندوں پر پیار آ ہی گیا۔ باب رحمت کھلا ایک نور نے نور مجسم کو مبعوث کیا۔ اجالے پھیلے عرش سے فرش تک نور کی کرن پھوٹی۔ عبداللہ کے گھر سے آمنہ طیبہ کی گود سے، اندھیرے منہ چھپانے لگے ظلم دم توڑنے لگا، جہالت روپوش ہوئی نور و رحمت کی صبح ہوئی۔ ہر سو زمانے میں نور ہی نور تھا۔ چمک ہی چمک تھی روشنی ہی روشنی تھی

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

آسمان سے زمین تک خیرات بٹنے لگی نور کے صدقے لٹنے لگے۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

تاریکیوں کا دور تھا، دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

یعنی ہمارے حضور، سراپا نور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فضل رحمٰن بن کر، رحمت تمام بن کر، بے کسوں کے کس، بے یاروں کے یار بن کر مشکل کشا، معین و مددگار، شفیع روز شمار، احمد مختار بن کر، جلوہ گر ہوئے۔

عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا

ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا

تجھے حمد ہے خدایا، تجھے حمد ہے خدایا

عورتوں کو بیٹے کا حق اور عزت کا مقام دیا۔ بیواؤں کو منحوس کی بجائے مبارک فرمایا اور بیوہ کی خدمت کو نیکی بنادیا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور ہونے سے بچا کر زندگی کا شعور عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا بچیاں گاڑنے کے لئے نہیں، پالنے کے لئے ہیں۔ ان کی پرورش پر جنت کی بشارت دی اور فرمایا جنت ماں کے قدم کے نیچے ہے۔

اب ظاہر و باہر ہو گیا کہ ہمارے حضور سراپا نور احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے زمانے کا حال کیا تھا اور عورتوں کا مقام کیا تھا۔ ظلم کی چکی میں پسنے والی عورت کو ظلم سے چھڑایا کس نے؟ بیوہ عورت کو منحوسیت کی لعنت سے بچایا کس نے؟ زندہ بچی کو زمین میں گڑنے سے بچایا کس نے؟ روتی، بلکتی، سسکتی عورت کو عزت و عظمت کے ساتھ مسکرانے کی مجسم رنج حیات تر زندگی کس نے عطا کی۔ وہ ذات گرامی کون ہیں؟ تو وہ نور کا پیکر، رحمت تمام، مجسم کرم، ہمارے پیارے نبی پیارے رسول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں۔ عاشق مصطفیٰ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں۔

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! وہ لوگ جاہل بھی ہیں اور ظالم بھی، جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو ان کا حق نہیں دیا وہ مذہب اسلام ہے اور پیغمبر اسلام ہیں جنہوں نے ہر عورت کو اس کا مکمل حق دلایا ہے اگر بچی لڑکی ہے تو اس کا حق، بہن ہے تو اس کا حق، ماں ہے تو اس کا حق، بیوی ہے تو اس کا حق، سارے حقوق کی حفاظت بھی کی اور دلایا بھی۔

درود شریف:

تیسری پسندیدہ چیز نماز: ہمارے حضور، سراپا نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تیسری پسندیدہ چیز نماز ہے۔ ہمارے سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔ یعنی میرے آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ (کنز العمال ج:۷، ص:۱۱۷)

اور آقا رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ

یعنی نماز مومنوں کی معراج ہے۔ پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان رحمت سے ارشاد پاک سنا تو عاشق صادق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ سچ فرمایا آپ نے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَحُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلٰثٌ۔ کہ مجھے بھی دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں۔

اول: اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا دیدار کرنا۔

دوم: وَاِنْفَاقُ مَالِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا مال قربان کرنا۔

سوم: وَاَنْ تَکُوْنَ اِبْنَتِیْ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی میری بیٹی عائشہ صدیقہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں ہے۔ (منبہات تصنیف علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

سبحان اللہ! سبحان اللہ!! عشق ہو تو ایسا محبت ہو تو ایسی کہ جاں نثار نبی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہر محبوب تمنا عشق رسول میں ڈوبی ہوئی ہے۔ تینوں محبوب تمنائیں ایسی ہیں جس سے محبت رسول کا جام چھلکتا نظر آرہا ہے۔

گویا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتانا اور سمجھانا یہ چاہتے ہیں کہ مومن کی ہر آرزو اور تمنا میں عشق نبی جلوہ گر ہونا چاہئے۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

دہن میں زباں تمہارے لئے، بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے، اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

پھر بھی عاشق مصطفیٰ، سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جی نہیں بھرا۔ دل کی پیاس باقی ہے۔ فرماتے ہیں

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لواء کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

حضرت ابوبکر کے بچپن کا واقعہ: حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بت پرستی نہیں کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب پندرہ سال کے ہوئے تو آپ نے بتوں کو توڑ ڈالا یعنی بت شکنی فرمائی۔ حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب تنزیہ المکانۃ الحیدریہ ص ۱۳ پر رقم طراز ہیں کہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو بت خانہ لے گئے اور بتوں کی طرف اشارہ فرما کر حضرت ابوبکر سے کہا : هٰذِهٖ اٰلِهَتُكَ الشُّمُّ الْعُلٰى فَاسْجُدْ لَهَا یہ تمہارے بزرگ خدا ہیں ان کو سجدہ کرو۔ باپ نے یہ کہا اور چلے گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قضائے مبرم کی طرح بت کے سامنے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اِنِّیْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِیْ میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا دے مگر بت کچھ نہ بولا پھر آپ نے فرمایا: اِنِّیْ عَارٍ فَاکْسُنِیْ میں ننگا ہوں مجھے کپڑا پہنا دے۔ بت کچھ نہ بولا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک پتھر ہاتھ میں لیکر فرمایا، میں تجھ کو پتھر مارتا ہوں فَاِنْ کُنْتَ اِلٰهًا فَامْنَعْ نَفْسَكَ اگر تو معبود ہے تو اپنے آپ کو بچا وہ پتھر بت ہی بنا رہا۔ آپ نے پوری طاقت سے اس بت کو پتھر مارا تو وہ جھوٹا خدا پتھر کا بنا ہوا منہ کے بل گر پڑا۔ اسی اثناء میں آپ کے والد گرامی تشریف لے آئے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر فرمانے لگے۔ میرے بیٹے تم نے یہ کیا کیا، آپ نے فرمایا وہی کیا جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے والد گرامی آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس لائے اور سارا واقعہ سنایا۔ والدہ نے فرمایا اس بچے کو اس کے حال پر رہنے دو۔ کچھ نہ کہو۔ جس رات یہ بچہ پیدا ہوا۔ میرے پاس کوئی نہ تھا میں نے سنا ایک غیبی آواز آرہی تھی۔ یَا اَمَةَ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِیْقِ اَبْشِرِیْ بِالْوَلَدِ الْعَتِیْقِ اِسْمُهٗ فِی السَّمَآءِ الصِّدِّیْقُ لِمُحَمَّدٍ صَاحِبٌ وَّرَفِیْقٌ. یعنی اے اللہ کی سچی بندی، تجھے مژدہ ہو اس عتیق بچے کی جس کا نام آسمانوں میں صدیق ہے اور یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دوست اور رفیق ہے۔

(رواہ القاضی ابو الحسین احمد بن محمد الزبیدی بسندہ فی معالی العرش الی عوالی الفرش)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۶ ﴾

جُمادی الآخرہ

پہلا جمعہ...دوسرا بیان

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ O اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِO

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ (پ۱۰۔ع۱۲)

ترجمہ: جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور جاہلیت میں بھی خاندان قریش کے بڑے معظم اور مکرم شخصیت مانے اور جانے جاتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خاندان میں صاحب دولت تھے۔ حضرت ابوبکر باوقار اور صاحب احسان ومروت تھے۔ گم شدہ کی تلاش اور مہمانوں کی خوب تواضع، خاطر فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر قریش کے ان گیارہ اشخاص میں ہیں جن کو دور جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں میں شرف وبزرگی حاصل رہی ہے۔

حضرت ابوبکر دور جاہلیت میں، خون بہا اور جرمانے کے مقدمات کا فیصلہ فرمایا کرتے تھے جو اس زمانے کا بہت ہی بڑا اعزاز کا منصب تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دور جاہلیت میں بھی کبھی شراب نہیں پی، ایک مرتبہ کی بات ہے مجمع ہے صحابہ کرام کا۔ سوال کیا گیا حضرت ابوبکر سے کہ آپ نے دور جاہلیت میں کبھی شراب نوشی کو پسند فرمایا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ میں نے کبھی شراب نہیں پی۔ سوال ہوا کیوں نہیں پی؟ تو آپ نے فرمایا کُنْتُ اَصُوْنُ عِرْضِیْ وَاحْفَظُ مُرُوْٓتِیْ یعنی میں اپنی شرافت وعزت اور مروت کی حفاظت کرتا تھا اس لئے کہ جو شراب پیتا ہے اس کی عزت وشرافت اور مروت تباہ وبرباد ہو جاتی ہے۔ اس بات کو جب پیارے نبی، ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سنا تو آپ نے دو مرتبہ فرمایا کہ ابوبکر نے سچ کہا، ابوبکر نے سچ کہا۔ (تاریخ الخلفاء، ص۳۶)

حضرت ابوبکر کی تبلیغ کا اثر: یارِ غارِ نبی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پُرخلوص کوشش اور اچھی تبلیغ سے حضرت عثمان غنی، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبیدہ بن جراح جیسے بہت سے جید حضرات مسلمان اور صاحبِ ایمان ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۳۰)

اے ایمان والو! معلوم ہوا کہ اگر آج بھی ہم پُرخلوص کوشش کریں اور اچھی نصیحت سے کام لیں یقیناً اثر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وسیلے سے ہم سب کو خلوص کی دولت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضرت ابوبکر بے مثل عالم اور خطا سے پاک: محبوبِ مصطفیٰ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم لاجواب تھا، آپ بے مثل عالم اور بالاتفاق، اعلم اصحابہ یعنی جماعتِ صحابہ میں سب سے زیادہ علم والے، حافظِ قرآن کے ساتھ فنِ قرأت میں ماہر تھے۔ علم الانساب، تعبیرِ خواب اور خطبات کی فصاحت و بلاغت میں بے نظیر، آپ کی ذات بابرکت تھی۔ درمیانِ صحابہ جب کوئی مسئلہ پیش آتا، چاہے کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو، آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا۔ آپ حدیث شریف سناتے اور مشکل سے مشکل مسئلہ حل ہو جاتا۔ لوگوں کے قلوب مطمئن ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شان کے صاحب الرائے تھے کہ ایک صحابی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یمن کا قاضی بنانے کا ارادہ فرمایا تو ہمارے حضور، سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین وغیرہم صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔ ہر ایک نے اپنی اپنی رائے پیش کی۔ تو ہم غریبوں کے آقا ہم فقیروں کی ثروت مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، معاذ بن جبل تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حضرت ابوبکر صدیق اکبر کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں، تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ گوارہ نہیں کہ ابوبکر خطا کریں۔ (طبرانی بحوالہ تاریخ الخلفاء، ص ۳۲)

درود شریف:

حضرت ابوبکر کو صدیق کا لقب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس معراج کی رات کی صبح، دشمنِ رسول ابوجہل اور اس کے ساتھی مشرکین آئے اور کہنے لگے کہ ابوبکر آپ کو کچھ خبر ہے؟ آپ کے صاحب آپ کے دوست محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہہ رہے ہیں کہ رات کو بیت المقدس آسمان، عرش وغیرہ کی سیر کو گیا اور رات ہی

میں آسمانوں وغیرہ کی سیر کر کے واپس بھی آ گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کیا واقعی وہ ایسا فرما رہے ہیں؟ ابو جہل اور اس کے ساتھیوں نے کہا ہاں وہ ایسا ہی کہہ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا۔ اِنِّیْ لَاُصَدِّقُهٗ بِاَبْعَدَ مِنْ ذٰلِکَ (تاریخ الخلفاء، ص ۳۳)

یعنی اگر وہ اس سے بھی زیادہ بعید اور بڑی بات کی خبر دیں گے تو بیشک میں اس کی بھی تصدیق کروں گا۔

کس شان کا ایمان تھا حضرت ابو بکر کا: بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے بیٹے حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہیں۔ حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ابا جان آپ پر میرا ایک احسان ہے اور وہ یہ ہے کہ غزوۂ بدر میں آپ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور میں ابو جہل اور کفار کے ساتھ تھا۔ لڑائی ہو رہی تھی۔ سر کٹ کٹ کے گر رہے تھے اور کئی مرتبہ آپ میری تلوار کے زد میں آ گئے لیکن آپ کو میں نے باپ ہونے کی وجہ سے قتل نہیں کیا، یہ احسان ہے آپ پر میرا۔ اتنا سننا تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوش ایمانی کے ساتھ ارشاد فرمایا: لَوْ تَهَدَّفْتَ لِیْ لَمْ اَنْصَرِفْ عَنْكَ یعنی اے میرے بیٹے عبد الرحمٰن سن لو اگر تم میری تلوار کی زد میں آ جاتے تو قسم خدا کی، میں تم کو بیٹا سمجھ کر نہیں چھوڑتا بلکہ اس وقت اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشمن سمجھ کر تم کو قتل کر دیتا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۳۳)

کیا خوب فرمایا۔ پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

درود شریف:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ابتدائے اسلام میں جو شخص مسلمان ہوتا وہ اپنے اسلام کو چھپائے رکھتا تھا اور ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی چھپانے کی تلقین فرماتے تھے تاکہ کفار و مشرکین تکلیف نہ دیں۔ جب مسلمانوں کی تعداد اڑتیس ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب ہمیں اسلام کی تبلیغ علی الاعلان کرنا چاہئے۔ نبی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے پیارے صدیق۔ ابھی ہم

تعداد کے لحاظ سے تھوڑے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بار بار اصرار کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منظور فرمالیا اور سارے صحابہ کو لیکر مسجد حرام میں تشریف لے گئے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ یعنی تقریر شروع کیا اور یہ سب سے پہلا خطبہ ہے جو اسلام میں پڑھا گیا۔ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی دن اسلام لائے۔ خطبہ کا شروع ہونا تھا کہ چاروں طرف سے کفار و مشرکین مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و شرافت مکہ والوں میں مسلم تھی اس کے باوجود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس قدر مارا کہ پورا چہرہ لہولہان ہو گیا اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ بنو تیم کے لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ لوگ آپ کو وہاں سے اٹھا کر لائے اور کسی کو بھی یہ امید نہیں تھی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس زدوکوب کے بعد بچ سکیں گے۔ آپ کے قبیلے کے لوگ مسجد حرام میں آئے اور اعلان کیا کہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حادثہ میں انتقال کر گئے تو ہم ان کے بدلہ میں عتبہ بن ربیعہ کو قتل کریں گے کیوں کہ اسی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مارنے میں بہت زیادہ حصہ لیا تھا۔

شام تک آپ بیہوش رہے اور جب ہوش میں آئے تو سب سے پہلا لفظ یہ تھا کہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے؟ اس بات پر لوگوں نے آپ کو بہت ملامت کی کہ انہیں کی وجہ سے یہ مصیبت پیش آئی اور دن بھر بے ہوش رہنے کے بعد بات کی تو سب سے پہلے انہیں کا نام لیا اور ان کا نام کیوں نہ لیتے اس لئے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور یاد ہی تو مومن کی شان اور ایمان کی جان ہے۔ عاشق مصطفیٰ پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

کچھ لوگ اس خیال سے اٹھ کر چلے گئے کہ جب بولنے لگے ہیں تو اب جان بچ جائے گی۔ آپ کی والدہ محترمہ حضرت ام الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کھانے، پینے کا کچھ انتظام کر دیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کچھ کھانے پینے کا سامان لیکر آئیں اور آپ کو کھانے کے لئے بہت کہا مگر عاشق صادق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہی ایک صدا تھی کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ آپ کی والدہ نے فرمایا کہ مجھے کچھ نہیں معلوم کہ ان کا کیا حال ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جا کر معلوم کرو کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کیا حال ہے؟ وہ اپنے بیٹے کی بیقراری کو دور کرنے کے لئے ام جمیل کے پاس گئیں اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کیا۔

وہ بھی اس وقت تک اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھیں انہوں نے ٹال دیا اور کوئی صحیح جواب نہیں دیا اور کہا کہ اگر تم کہو تو میں چل کر تمہارے بیٹے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھوں کہ ان کا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں چلو۔ حضرت ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے گھر گئیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت دیکھ کر برداشت نہ کرسکیں اور رونے لگیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بھی پوچھا کہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ حضرت ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی والدہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ سن رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان سے نہ ڈرو۔ تو ام جمیل نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخیر و عافیت ہیں آپ نے فرمایا کہ اس وقت کہاں ہیں؟ ام جمیل نے کہا کہ حضرت ارقم کے گھر تشریف رکھتے ہیں۔ فرمایا قسم ہے اللہ واحد ذوالجلال کی میں اس وقت تک کچھ نہیں کھاؤں گا جب تک اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار نہ کرلوں گا۔

خوب فرمایا سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھادیگی وہ آگ لگائی ہے

اور فرمایا:

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

آپ کی والدہ محترمہ تو بہت زیادہ بے قرار تھیں کہ آپ کچھ کھا پی لیں مگر آپ نے قسم کھائی کہ جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نہ کرلوں گا کچھ نہیں کھاؤں گا۔ تو آپ کی والدہ نے لوگوں کی آمد و رفت کے بند ہوجانے کا انتظار کیا تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی آپ کو دیکھ کر پھر تکلیف دے۔ جب رات زیادہ گزر گئی اور لوگوں کا آنا جانا بند ہو گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی والدہ محترمہ لیکر سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حضرت ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پہونچیں۔ عاشق صادق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب

اپنے محبوب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لپٹ کر خوب روئے اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی اشکبار ہو گئے حتیٰ کہ تمام حاضرین پر رقت طاری ہو گئی اور سب رو پڑے۔ (تاریخ الخلفاء ۳۵۰)

اسی گریہ وزاری ومحبت کے ماحول میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کریم، رؤف ورحیم، آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ عنایت میں عرض کیا کہ آقا میری ماں مجھ سے بڑی محبت فرماتی ہیں۔ آپ میری والدہ کے حق میں دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میری ماں کو ایمان کی دولت سے مالا مال فرمادے اور جہنم سے نجات دیدے اور جنت کا حقدار بنادے۔ جانِ ایمان، مالکِ جنت، اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آپ کی والدہ کی طرف نگاہ نبوت ورحمت سے دیکھنا تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ نے کلمہ پڑھا اور ایمان وصحابیت سے مشرف ہو گئیں۔ (حیاۃ الصحابہ اردو والبدایہ والنہایہ)

خوب فرمایا میرے آقا پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہونچیں گے
اتنا تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

کل مال نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر قربان: حدیث شریف کی دو مشہور کتاب ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف میں ہے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک دن ہم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ اور خیرات کرنے کا حکم دیا اور اتفاق سے اس وقت میرے پاس بہت مال تھا۔ میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیکی میں آگے بڑھ جانا کسی دن میرے لئے ممکن ہوگا تو وہ دن آج کا دن ہوگا۔ میں بہت زیادہ مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے کر ان سے نیکی میں آگے بڑھ جاؤں گا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کل دولت کا آدھا مال لیکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ **مَاأَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ** یعنی اپنے گھر والوں کے لئے تم نے کتنا چھوڑا۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ آدھا مال گھر والوں کے لئے چھوڑ دیا ہے پھر حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کچھ ان کے پاس تھا ساری دولت کل سرمایہ حتی کہ کھانے پکانے کا برتن، کپڑا سینے کی سوئی، پہننے کا کپڑا سبھی سامان میں شامل فرمالیا اور پھٹا پرانا کمبل اپنے جسم اقدس پر اوڑھ لیا اور جس کی جگہ ببول کا کانٹا لگا لیا۔ اور اسی شان کے ساتھ سب کا سب مال لے کر اسی لباس میں اپنے آقا کریم پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں شرف حضوری سے مشرف ہوئے۔ پھر اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور وہ بھی پھٹے پرانے کمبل اوڑھے ہوئے اور جس کی جگہ ببول کا کانٹا لگائے ہوئے تھے۔ ہمارے آقا کریم سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا اے سدرہ کے مکین جبرئیل امین! آج میں تم کو کس لباس میں دیکھ رہا ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے محبوب خدا! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سے آپ کی محبت میں حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس لباس کو پہن لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں ہر فرشتہ کو حکم دے دیا ہے کہ تم اسی لباس کو پہن لو جس لباس میں میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نظر آرہے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۴۔ نزہۃ المجالس)

بہرکیف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے عاشق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔

مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ یعنی اے ابوبکر اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (تاریخ الخلفاء ص ۳۰)

یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ گھر والوں کے لئے اللہ و رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔

پروانے کو چراغ، بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

درود شریف:

حضرات! اب تھوڑی دیر ٹھہر جائیے ایک نکتہ عرض کرتا چاہوں غور سے سنئے۔

آج ہمارا مخالف بدعقیدہ کہتا ہے۔ نبی ایک ہیں ہر جگہ کیسے ہو سکتے ہیں سنی مسلمان کہتے ہیں۔ ہماری محفلوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آتے ہیں، ہم جہاں یاد کریں، ہمارے نبی جلوہ فرما ہوتے ہیں۔

بددین کہتا ہے جب نبی ایک ہیں تو ہر جگہ کیسے موجود ہو سکتے ہیں۔

تو بددین وہابی، دیوبندی، تبلیغی سے کہو اور اس سے پوچھو کہ ہمارے سرکار نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی کہا تھا کہ اللہ و رسول کو گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ اب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ پوچھو کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو آپ کے پاس صحابہ کرام کی محفل میں تشریف فرما ہیں۔ وہ اور کون رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ جن کو آپ گھر والوں کے لئے چھوڑ آئے ہیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان پکارے گا اور جواب دے گا کہ میرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ایک ہیں مگر ان کا جلوہ ہر جگہ ہے۔

اسی کو عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی

اور اُستاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں۔

طور پہ ہی نہیں موقوف اُجالا تیرا
کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا

اے ایمان والو! یاد رکھو! مومن جلوۂ حضور دیکھتا ہے منافق کو دکھائی نہیں دیتا۔

ابوجہل کو جلوۂ محبوب خدا کبھی بھی نظر نہیں آیا۔ اور عاشق صادق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ محفل صحابہ میں بھی جلوہ یار دیکھتے ہیں اور گھر میں بھی جلوۂ محبوب خدا کا نظارہ کرتے ہیں۔

انداز حسینوں کو سکھائے نہیں جاتے
بوجہل کو محبوب دکھائے نہیں جاتے

حدیث شریف: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ فَقُلْتُ لَا اَسْبِقُهُ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا۔ یعنی میں نے اپنے دل میں کہا کسی چیز میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میں کبھی آگے نہیں بڑھ سکتا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۵۶)

آپ کی بہادری: علامہ بزار رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں تحریر فرماتے کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے تو سب لوگوں نے کہا کہ سب سے زیادہ بہادر آپ ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تو ہمیشہ اپنے برابر سے لڑتا ہوں، پھر کیسے میں سب سے زیادہ بہادر ہوا۔ تم لوگ یہ بتاؤ کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے۔ لوگوں نے عرض کیا حضرت ہم کو نہیں معلوم ہے آپ ہی بتائیں۔ آپ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ بہادر۔ دلیر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ سنو! جنگ بدر میں ہم لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک عریش یعنی جھونپڑا بنایا تھا تاکہ ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اس میں آرام فرمائیں اور گرد و غبار اور دھوپ سے محفوظ رہیں تو ہم لوگوں نے آپس میں کہا کہ لڑائی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کون رہے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی دشمن آپ پر حملہ کردے۔

فو اللّٰہ ما دنا منا احد الا ابو بکر یعنی خدا کی قسم اس کام کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی آگے نہیں بڑھا۔ آپ ننگی تلوار ہاتھ میں لے کر محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے پھر کسی دشمن کو آپ کے پاس آنے کی جرأت نہیں ہو سکی اور اگر کسی دشمن کو آتا دیکھتے تو اس پر جھپٹ پڑتے۔ اسی لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہم لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۲۵)

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کافروں نے ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ تم ہی ہو جو کہتے ہو کہ خدا ایک ہے۔ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ اس موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قریب نہیں گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور کافروں کو مارا اور انہیں دھکے دے دے کے پیچھے ہٹایا اور فرمایا تم پر افسوس ہے کہ تم ایسی ذات کو ستاتے ہو، مارتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا معبود، پروردگار صرف اللہ ہے اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ اپنے ایمان کو چھپاتے تھے مگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایمان کو علی الاعلان ظاہر فرماتے تھے اس لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ بہادر تھے۔ (تاریخ الخلفاء، ۲۸)

شب ہجرت: مسلمانوں پر قریش کے ظلم و ستم کا سلسلہ اتنا آگے بڑھ چکا تھا کہ مسلمان ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے تھے، چنانچہ صحابہ کی ایک جماعت حبشہ کی طرف ہجرت کر گئی، باقی کچھ لوگ مدینہ منورہ ہجرت کر کے پہلے چلے گئے تھے۔ مکہ مکرمہ میں چند مسلمان رہ گئے تھے تو قریش مکہ نے کہا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو معاذ اللہ قتل کر دینے کا اچھا موقعہ ہے۔ مشورے کے لئے دار الندوہ میں دشمنان اسلام جمع ہوئے سب نے اپنا اپنا مشورہ پیش کیا۔ آخر طے یہ پایا کہ ہر قبیلے سے ایک جوان کو تیار کیا جائے۔ یہ سب جوان بہادر ننگی شمشیر لیکر رات کی تاریکی میں سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کاشانۂ نبوت کو گھیر لیں اور جب صبح ہو گی آپ نماز کے لئے باہر تشریف لائیں تو یہ سب قریش کے نوجوان بہادر ایک ساتھ مل کر ان پر حملہ کر دیں۔ اس تدبیر کا فائدہ یہ ہوگا کہ جس قتل میں تمام قبیلے شامل ہوں گے اس کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا قبیلہ نہ لے سکے گا اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھی، ماننے والے لے سکیں گے۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق قریش کے نوجوانوں نے ننگی تلواروں کے ساتھ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ نبوت کو گھیر لیا۔ اور ادھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دشمنان اسلام کی سازشوں

سے خبردار فرمایا اور حکم دیا کہ اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر آپ مدینہ تشریف لے جائیں۔ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس رات سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا اور فرمایا علی! فلاں، فلاں کی امانت پہنچا سے دیکر تم بھی مدینہ آجانا اور خود سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائے۔ دشمنان اسلام گھات میں تھے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم گھر سے باہر نکلیں گے تو ہم اپنا کام کرلیں گے یعنی قتل کردیں گے۔

لیکن اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سورہ یٰس فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ O تک تلاوت فرمائی اور دست مبارک میں مٹی لی اور ان کے سروں پر پھینک دی۔ اور ان کے بیچ سے تشریف لے گئے مگر کوئی کافر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نہ دیکھ سکا۔

ایک نکتہ: آج کل ہمارا مخالف یہ کہتا ہے کہ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم زندہ ہیں۔ حیات ہیں تو ہمیں نظر کیوں نہیں آتے تو میرا جواب یہ ہے کہ تم کو تو اس وقت بھی نظر نہ آئے جب شب ہجرت تمہارے پاس سے گزرے تو اب چودہ سو برس کے بعد کیسے دیکھو گے۔ سرکار کا دیدار تو مومنوں کا حصہ ہے۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

درود شریف:

حضرات! میرے سرکار دونوں عالم کے مالک و مختار مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کاشانہ رحمت سے نکلے لیکن کوئی کافر آپ کو نہ دیکھ سکا۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور انہیں مطلع کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جانے کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔ آقا۔ کیا میرا بھی ساتھ ہوگا؟ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں ابوبکر! تم بھی ہمارے ساتھ چلو گے۔ یہ پیغام ہجرت سن کر فرط محبت سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ کچھ تیاری کی گئی۔ پھر نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں مکہ سے چلے، غار ثور کی طرف سفر شروع تھا۔ غار ثور مکہ سے تین میل دور جنوب کی جانب ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر واقع تھی۔ غار ثور پر چڑھنے سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ رحمت میں عرض کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم چڑھائی بہت لمبی ہے راستہ دشوار ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے کندھے پر

سوار ہو جائیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیر تردد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے مبارک پر سوار ہو گئے۔
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے مبارک پر اس انداز سے تشریف فرما ہوئے کہ دونوں پائے
اقدس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینے سے چمٹے ہوئے تھے گویا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا کندھا رحل تھا اور بولتا قرآن اس رحل پر رکھا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سرکار پیارے آقا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں پائے اقدس سینے سے چمٹائے ہوئے تھے اور کبھی داہنے پیر کو چومتے اور کبھی بائیں پیر کا
بوسہ دیتے۔ عاشقِ مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے — جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو — عجب چیز ہے لذت آشنائی

حضرات! عالمِ محبت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو کیسی گزری۔ کیا حال تھا؟ تو
جواب ملے گا۔ نہ پوچھو کیا حال تھا۔ نور کی برسات تھی۔ کرم کا سماں تھا۔ اتنی لمبی چڑھائی مکمل کیسے ہوئی کچھ پتہ نہ
چلا۔ ہم اپنے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لیکر غارِ ثور تک پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی،
آقا! آپ ذرا ٹھہریں تا کہ غار کو صاف کرلوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غار کے اندر تشریف لے
گئے اور اسے صاف کیا اور جتنے سوراخ تھے اپنے کپڑے پھاڑ کر ان سوراخوں کو بند کیا۔ کپڑا ختم ہو گیا ایک
سوراخ باقی رہ گیا اس سوراخ پر اپنے پیر کا انگوٹھا رکھ دیا، تا کہ کوئی جانور سانپ وغیرہ اندر نہ آنے پائے۔ اور
سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔

ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ وَنَامَ۔

ترجمہ: پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ اندر تشریف لائیے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تشریف لائے اور اپنا سر مبارک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں رکھا اور سو گئے۔ (مشکوٰۃ شریف ۵۵۶)

صبح ہوئی تو لوگوں نے کیا دیکھا کہ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بستر سے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اُٹھ رہے ہیں۔
حیران و پریشان ہو کر پوچھا کہ اے علی! تمہارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں گئے۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے ارشاد فرمایا جاگ کر پہرہ تم لوگ دے رہے تھے اور میں رات بھر بڑے آرام سے سوتا رہا۔ پھر مجھ سے پوچھتے ہو
کہ آقا کہاں گئے۔ دشمنانِ اسلام پریشان ہیں کہ کہاں گئے۔

اسی اثناء میں غار کے دروازے پر مکڑی نے جالا بن دیا اور کبوتر نے انڈا دیا۔ ادھر کفار مکہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے غار ثور کے دہانے تک پہونچ گئے ان کے قدموں کی آہٹ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت مضطرب اور پریشان ہوئے عرض کیا۔ آقا! دشمن غار کے پاس کھڑے ہیں اگر یہ لوگ اپنے قدموں کی طرف دیکھیں تو ہم کو یہ لوگ دیکھ لیں گے۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ مَا ظَنُّكَ يَا اَبَابَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اَللّٰهُ ثَالِثُهُمَا اے ابوبکر! ان دونوں کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کا تیسرا ساتھی اللہ ہے۔ (بخاری شریف، جلد ۱، ص: ۶۲۷)

دشمنان اسلام غار کے ارد گرد گھومتے رہے، چکر لگاتے رہے مگر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نہ دیکھ سکے۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

جان ہیں، جان کیا نظر آئے
کیوں عدو گرد غار پھرتے ہیں

درود شریف:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی پر جان قربان کی

حضرات! ایک عمر رسیدہ سانپ ہزاروں برس سے اسی غار کے پاس رہتا تھا۔ اس سانپ نے سن رکھا تھا کہ اسی غار میں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بوقت ہجرت قیام فرمائیں گے تو میں بھی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں گا۔ آج وقت ہے زیارت کا، مگر دیدار کے لئے آنے کا راستہ بند ہے، بہت کوشش کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر ہٹا دیں راستہ مل جائے اور دیدار ہو جائے مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کب ایک زہریلے سانپ کو اپنے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے پاس آنے کی اجازت دیں گے۔ آخر کار سانپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈس لیا اور زہر سارے بدن میں سرایت کر گیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے تھے کہ بڑا زہریلا سانپ ہے اس کے زہر کا اثر بہت ہی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تکلیف نہ پہونچنے پائے اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آرام میں خلل نہ ہونے پائے اس لئے اپنی جان کو جان ایمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر خطرے میں ڈالنا گوارہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی جانتے تھے کہ سانپ کے زہر میں مارنے کی صلاحیت ہے تو ہمارے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے شفا دینے اور جلانے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔

اسی کو تو سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

جن کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی ﷺ

درود شریف:

فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِجْلِہٖ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّکْ مَخَافَۃَ اَنْ یَّنْتَبِہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُہٗ عَلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (مشکوٰۃ شریف، ٥٥٦)

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں میں سوراخ سے ڈسا گیا، آپ نے بالکل جنبش نہ کی اس ڈر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاگ جائیں گے، پھر آپ کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر گرے۔

یعنی سانپ نے ڈسنا شروع کیا۔ آپ نے تکلیف کو برداشت کیا اور اپنی جگہ سے بھی حرکت نہ کی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آرام میں خلل نہ پیدا ہو جائے۔ سانپ کا زہر آپ کے پورے جسم میں حلول کر چکا تھا۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، کوئی روتا ہے اس کے آنسو زمین پر گرتے ہیں، کسی کے آنسو دامن میں گرتے ہیں، کسی کے آنسو آستین پہ پڑتے ہیں مگر اے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ تو بہت قیمتی ہیں مگر آپ کے آنسو بھی قیمتی ہیں آپ کی آنکھوں کے آنسو گرے اور چہرۂ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر پڑ گئے۔ تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آنکھوں کو کھولا اور فرمایا مَالَکَ یَا اَبَابَکْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ

اے ابوبکر کیا ہوا۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن لگا دیا زہر ختم ہو گیا۔ شفا مل گئی (زرقانی جلد ١، ص ٣٣٩، مشکوٰۃ، ص ٥٥٦)

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا اچھے رضا سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

صدیق بلکہ غار میں جان اپنی دے چکے
اور حفظ جاں تو اصل فروض غرر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

درود شریف:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو اس کام پر مامور کیا تھا کہ تم دن کے وقت لوگوں کی باتیں سنو کہ وہ ہمارے بارے میں کیا کہتے ہیں اور جب رات ہو جائے ہمارے پاس آکر ان باتوں سے مطلع کرو؟ عامر بن فہیرہ کو حکم دیا کہ دن کے وقت میں بکریاں چراؤ اور رات کے وقت بکریوں کو غار کے پاس لے آؤ جس سے تازہ دودھ حاصل ہو جائے اور اپنی بیٹی اسماء کو کھانا لانے پر متعین فرمایا کہ خاموشی سے یہ تینوں حضرات اپنے اپنے کام انجام دیں۔ (ابن ہشام جلد ۱ ص ۴۸۷)

چوتھے دن ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے عاشق، یارِ غار کے ساتھ مدینہ شریف کی طرف کوچ فرمایا، ادھر دشمن تلاش کرتے رہے، مگر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پاسکے تو مجبور ہوکر یہ اعلان کیا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گرفتار کر کے لائے اسے سو اونٹ انعام دیئے جائیں گے۔ انعام کے لالچ میں عرب کا بہادر نوجوان جس کا نام سراقہ بن مالک ہے۔ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں مدینہ کی جانب نکل پڑا۔ سراقہ بن مالک گھوڑا دوڑاتا رہا آخر کار سرکار کے قریب پہنچ چکا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سراقہ کو آتے ہوئے دیکھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سراقہ آرہا ہے تو ہمارے سرکار امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَا اَبَا بَکْرٍ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ اے ابوبکر! غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ مگر سراقہ بن مالک دو تین نیزوں کے برابر قریب آچکا تھا۔ غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے ہیں کہ سراقہ کی نیت صحیح نہیں ہے۔ اپنی خادمہ زمین کو حکم صادر فرمایا: یَـا اَرْضُ خُـذِیْـہِ اے زمین! سراقہ کو پکڑ لے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ذیشان سننا تھا کہ گھوڑا گھٹنوں تک دھنستا ہوا زمین میں چلا گیا۔

عاشق مصطفیٰ، پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جب سراقہ بن مالک نے یہ ماجرا دیکھا کہ آئے تھے گرفتار کرنے اور خود ہی گرفتار ہو گئے تو معافی کا طلبگار ہوا۔ پھر رحیم و کریم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے معاف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: یَا اَرْضُ اُتْرُکِیْہِ اے زمین سراقہ کو چھوڑ دے۔ زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو چھوڑ دیا۔ تھوڑی ہی دور سراقہ گیا تھا کہ پھر نیت خراب ہوگئی۔ سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب ہوا پھر سرکار کا حکم جاری ہوا یَا اَرْضُ خُذِیْہِ اے زمین سراقہ کو پکڑ لے۔

اب سراقہ بن مالک کا گھوڑا گھٹنوں تک دھنستا ہوا زمین میں چلا گیا، سراقہ پریشان ہوا اور شرمندہ بھی۔ آخر معافی کا طالب ہوا۔ میرے آقا، رحمت تمام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پھر سراقہ کو معاف فرما دیا۔

ارشاد ہوا۔ یا ارض اترکیہ اے زمین سراقہ بن مالک کو چھوڑ دے۔

اشارہ پاتا تھا کہ زمین نے سراقہ کو چھوڑ دیا۔ اب سراقہ مکہ کی طرف چلا، کچھ دور ہی پہونچا پھر نیت بدلی شیطان نے اپنے جال میں لیا کہ ایک بار اور کوشش کر، ہو سکتا ہے کامیاب ہو جاؤ۔ سرکار کو گرفتار کرنے کی نیت سے سراقہ بن مالک پھر پلٹا، قریب ہوا، آقا کا حکم پھر جاری ہوا۔ یا ارض خذیہ اے زمین سراقہ کو پکڑ لے۔ اب کی مرتبہ سراقہ کا گھوڑا کمر تک دھنستا ہوا زمین میں چلا گیا۔ آخر سراقہ بن مالک سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ ایک بار کی بات نہیں ہے بلکہ تین مرتبہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ حکم ہوتا ہے اور زمین عمل کرتی نظر آتی ہے تو جس کا حکم زمین پر نافذ ہے۔ سنی سنائی نہیں بلکہ دیکھی ہوئی بات ہے وہ یقیناً سچے ہیں اور ان کا دین سچا ہے۔ اب سراقہ بن مالک کا دل بدل چکا ہے۔ نفرت کی جگہ محبت اور کفر کے اندھیروں کی جگہ اسلام کا اجالا نظر آنے لگا ہے۔ گھوڑے سے نیچے اترے، ادب سے معافی کے خواستگار ہوئے۔ ہمارے سرکار رحمت پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے معاف فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ سراقہ بن مالک کے ہاتھ میں، میں کسریٰ کا کنگن دیکھ رہا ہوں۔ (بخاری ج ۱، ص ۵۵۴،۵۵۵)

چنانچہ مراد مصطفیٰ، امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں کسریٰ فتح ہوا، جہاں بے شمار خزانے، سونا، چاندی، ہیرے، جواہرات حاصل ہوئے اور مدینہ طیبہ میں لائے گئے اور بیت المال میں جمع ہوئے۔ انھیں خزانوں میں ایران کے بادشاہ کسریٰ کا کنگن جو سونے کا تھا، وہ کنگن بھی تھا۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سونے کے کنگن کو حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنایا۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک پورا ہوا۔ (خصائص کبریٰ ج ۲، ص ۱۱۳)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ٦ ﴾

جُمادی الآخرہ

دوسرا جمعہ.. پہلا بیان

خلافتِ صدیقی

احادیث نبویہ کی روشنی میں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (پ۱۸،ع۱۳)

ترجمہ: اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا۔ جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جمادے گا ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند فرمایا ہے۔ اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

ہمارے سرکار امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ مکہ مکرمہ میں رہے تو ہر وقت کفار و مشرکین کی طرف سے اذیت اور تکلیف کا سامنا تھا۔ ہجرت مدینے کے بعد مشرکین کے حملوں کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک صحابی نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کبھی ہم پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ ہم امن و اطمینان سے رہ سکیں۔ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بہت جلد ایسا وقت آنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمائے گا ان کے ہاتھوں سے دنیا میں دین اسلام کو قائم فرمائے گا۔ کفار و مشرکین کا خوف اس وقت مسلمانوں کو

مرعوب نہ کرسکے گا اور مسلمان امن و اطمینان کے ساتھ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ چاروں خلفاء کے مبارک زمانے میں پورا ہوا۔ یہ آیت کریمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی خلافت کے حق اور صحیح ہونے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہونے کی دلیل ہے۔ (تفسیر مدارک، خازن، حاشیہ جلالین)

آیت کریمہ: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىٕمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○ (پ ۶، ع ۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا، وہ لوگ مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت، اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے۔ (کنز الایمان)

حضرات! مفسرین کرام اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں قوم سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھی ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب کچھ لوگ اسلام سے پھر گئے یعنی مرتد ہو گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اصحاب ہی نے مرتدوں سے جہاد کیا اور پھر ان کو مسلمان بنایا۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فرمانے کے بعد جب عرب کے لوگ دین سے پھر گئے یعنی مرتد ہو گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے قتال فرمایا تو اس زمانہ میں ہم لوگ یعنی صحابہ آپس میں کہا کرتے تھے کہ یہ آیت کریمہ (جو اوپر ذکر کی گئی) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے اصحاب ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اسی لئے حضرت ابن ابی حاتم، ابن قتیبہ اور دیگر مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ برحق ہونے پر ایک بڑی دلیل ہے اور اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کا محبوب ہے تو ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے تمام ساتھی اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ (تفسیر مدارک، خازن، مظہری، تاریخ الخلفاء ص ۷۴ و ازالۃ الخفاء ص ۱۸۸)

عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفیٰ

عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

حدیث شریف۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا کریم نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کرم میں ایک عورت کسی کام کے لئے حاضر ہوئی، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا، پھر کسی وقت آنا۔ اس عورت نے عرض کیا اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں یعنی آپ وصال فرما جائیں تو پھر میں کیا کروں۔ پیارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے خاتون اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر صدیق کے پاس چلی جانا۔ (بخاری شریف جلد ۱، مسلم شریف جلد ۲)

یعنی اللہ تعالیٰ کے خلیفہ میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد گرامی میں واضح اشارہ ہے کہ میرے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوں گے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث دلیل ہے ہمارے حضور سراپا نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ برحق ہونے پر۔ (الاستیعاب جلد ۲، ص ۲۳۹)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حدیث شریف: اِقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ۔ ان لوگوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہیں۔ یعنی ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (ترمذی، مشکوٰۃ، مستدرک امام حاکم جلد ۳، ص ۷۵)

امام حاکم نیشاپوری اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کے بعد صدقات کس کے حوالے کریں؟ تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کو دینا۔ (مجمع الزوائد جلد ۵، ص ۲۴، مستدرک جلد ۳، ص ۷۷)

رسول اللہ کے وصال کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے

نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ، جانشین کون بنے گا۔ حدیث کی مشہور کتاب بیہقی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خلافت کے معاملے کو حل کرنے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر جمع ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ بہت سے صحابہ موجود تھے۔ سب سے پہلے ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا کہ اے مہاجرین! آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کسی شخص کو کہیں کا حاکم مقرر فرماتے تھے تو انصار میں سے بھی ایک شخص کو اس کے ساتھ کر دیا کرتے تھے۔ لہٰذا اسی طرح ہم چاہتے ہیں کہ خلافت کے معاملے میں بھی ایک شخص

مہاجرین میں سے ہو اور ایک انصاری میں سے ہو۔ پھر ایک دوسرے انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی اسی قسم کی تقریر کی۔ ان حضرات کی تقریروں کے بعد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مہاجرین میں سے تھے۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا خلیفہ اور جانشین بھی مہاجرین ہی میں سے ہوگا اور جس طرح ہم لوگ پہلے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے معاون ومددگار رہے۔ اب اسی طرح خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مددگار رہیں گے۔ یہ فرمانے کے بعد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا آپ ہمارے حاکم اور خلیفہ ہیں اور پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے بیعت کی۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کی اور پھر تمام انصار ومہاجرین نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی۔

اس کے بعد مسجد نبوی شریف میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور مجمع پر ایک نگاہ ڈالی تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود نہیں تھے۔ فرمایا ان کو بلایا جائے۔ جب حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پھوپھی کے بیٹے ہیں اور ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خاص صحابی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ مسلمانوں میں اختلاف نہیں پیدا ہونے دیں گے، یہ سن کر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا! اے خلیفہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ فکر نہ کریں یہ کہنے کے بعد کھڑے ہوئے اور آپ سے بھی بیعت کر لی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجمع کو دیکھا تو اس میں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود نہیں تھے۔ فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا جائے جب حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا۔ اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چچازاد بھائی اور داماد ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اسلام کو کمزور ہونے سے بچانے میں میری مدد کریں گے۔ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کچھ بھی فکر نہ کریں۔ یہ کہکر اٹھے اور بیعت کر لی۔ (تاریخ الخلفاء)

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

قَدَّمَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنِ الَّذِیْ یُؤَخِّرُکَ۔ یعنی حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ کو آگے بڑھا دیا ہے تو پھر کون آپ کو پیچھے کر سکتا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲، ص ۸۱۷)

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز کا امام بنادیا ہے تو اب ہمارے خلیفہ بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہیں۔

درود شریف:

امامت کا واقعہ سنہ ۱۱ھ میں ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آخری حج ادا فرمایا اس موقعہ پر بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ عرفات کے میدان میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شاندار خطبہ دیا جو اسلام کے جملہ اخلاقی وروحانی نظام کا مجموعہ تھا۔ آخر میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے دریافت فرمایا۔ کیا میں نے آپ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پہونچادیئے ہیں؟ جملہ صحابہ نے عرض کیا کہ بیشک آپ نے سارے احکام پہونچادیئے ہیں اسی دن یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ (پ۶ ع۵)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ (کنزالایمان)

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو تمام صحابہ بڑے خوش ہوئے کہ ہمارا دین مکمل ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہم پر نعمت کو پوری فرمادی اور ہمارے لئے دین اسلام پسند فرمایا سب خوش تھے مگر خلیفہ رسول اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ ہمارے سرکار امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کیوں رو رہے ہو۔ عرض کیا آقا! آپ دین مکمل کرنے اور نعمتوں کو پوری کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ اب دین مکمل ہوگیا اور نعمت پوری کردی گئی یعنی اس کا مطلب ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اب ہمارے درمیان نہیں رہیں گے۔ اسی لئے میں رو رہا ہوں کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم سے جدا ہو جائیں گے۔

آیت مبارکہ کا مطلب کسی نے نہیں سمجھا مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھ گئے۔

اسی طرح ایک دن زمانہ علالت میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کو پسند کرے یا آخرت کو۔ لیکن اس نے آخرت میں اللہ تعالیٰ کے قرب کو پسند کرلیا۔

اس فرمان ذی شان کو سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھ گئے کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خود اپنا ذکر فرمارہے ہیں۔ زاروقطار رونے لگے یہاں تک کہ ہچکی بندھ گئی اور عرض کیا۔

یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم آپ پر ہم اور ہماری اولاد قربان ہوں۔ کیا ہم آپ کے بعد زندہ رہ سکیں گے۔ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس فرمان سے سمجھ گئے کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔

حدیث شریف: ابن زمعہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب علیل ہوئے تو ایام علالت میں فرمایا۔ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (بخاری جلد ا، ص ۹۳ طبقات ابن سعد جلد ۳)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا میرے باپ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقیق القلب انسان ہیں جب وہ مصلیٰ خالی دیکھیں گے اور آپ کو نہ پائیں گے تو برداشت نہیں کر سکتے رونے لگیں گے تو نماز کیا پڑھائیں گے اس لئے آپ حضرت عمر کو حکم دیں کہ وہ نماز پڑھائیں۔ اتفاق سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود نہ تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے تاکہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا، لَا، لَا، يَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُسْلِمُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلْيَؤُمَّكُمْ یعنی نہیں نہیں نہیں اللہ تعالیٰ اور تمام مسلمان ابوبکر ہی سے راضی ہیں وہی لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۴۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصال والے دن فجر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ شدید بیماری اور نقاہت کے سبب تین دن ہو چکا تھا کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے پاس تشریف نہیں لائے تھے کہ اچانک حجرہ شریف کا دروازہ کھلا اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ اُٹھایا۔ سرکار اعلیٰ حضرت عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ اٹھایا۔ فَنَظَرَ اِلَيْنَا فَتَبَسَّمَ ہماری طرف دیکھا اور مسکرائے۔ اس وقت آپ کا رخ انور کھلے قرآن کے ورق کی طرح لگتا تھا۔ آپ کے چہرے سے زیادہ خوبصورت ہم نے کسی کا چہرہ نہیں دیکھا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نماز کی حالت میں دیکھا اور مسکرائے تو صحابہ بھی حالت نماز میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے لگے۔ زیارت کی عجیب و غریب حالت تھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصلیٰ امامت سے پیچھے ہٹ گئے۔ کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ عجیب سماں تھا قبلہ سے چہرہ ہٹا کر قبلہ کے قبلہ پیارے نبی کو دیکھنے لگے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہماری نماز سے ہوا نہیں، پہچانا نہیں کہ اے صحابہ نماز کی حالت میں ہو اور مجھے دیکھ رہے ہو۔ بلکہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

نے انگلیوں سے اشارہ کیا اور فرمایا: اَتِمُّوْا صَلٰوتَکُمْ یعنی تم اپنی نماز پوری کرلو۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ گرادیا اور حجرے میں تشریف لے گئے اور صحابہ نے اپنی نماز پوری کی۔ (بخاری شریف۔ ج۱، ص۹۳)

اسی دن سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا۔ (مسلم شریف، جلد۱، ص۱۷۹)

۱) **توضیح:** ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سامنے تمام صحابہ کی موجودگی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصلے پر کھڑا کرکے گویا یہ اعلان فرمادیا کہ میرے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ برحق ہیں

۲) **توضیح:** معراج کی شب مسجد اقصیٰ میں تمام انبیائے کرام کی صف میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام نبیوں کا امام بنایا اور تمام صحابہ کی صف میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل تھے۔ اس لئے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام بنایا۔ کیوں کہ امام افضل کو بنایا جاتا ہے۔

درود شریف:

۳) **توضیح:** وصال محبوب اور ابوبکر صدیق: ۱۲ ربیع الاول شریف بروز دوشنبہ ۱۱ھ کو ہمارے سرکار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام سنح میں تھے خبر پاتے ہی حاضر ہوئے اور حجرۂ عائشہ صدیقہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک منقش یمنی چادر اوڑھے آرام فرما ہیں۔ رخ انور سے چادر کو ہٹایا اور جھک کر پیشانی مبارک کا بوسہ لیا پھر عرض کیا۔

میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ زندگی میں بھی پاک اور صاف تھے اور موت کے بعد بھی پاک وصاف ہیں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی قسم! اللہ اللہ آپ کو ہرگز دو موتیں نہ دے گا وہ موت جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے مقدر کی تھی وہ تو آپ کو آ ہی گئی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرے سے باہر تشریف لائے، کیا دیکھا کہ لوگ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی کے صدمے سے نڈھال ہیں ہر طرف حزن وملال کا عالم ہے اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دیوانگی، وارفتگی اور کرب وبے چینی کا یہ عالم تھا کہ ننگی تلوار لئے ہوئے اعلان کررہے تھے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوگئی اس کو میں قتل کردوں گا ایسے نازک وقت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات تھی جو اسلام کے لئے سپر بن کر سامنے آئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جامع اور موثر تقریر فرمائی۔

اَلَا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ ۝

یعنی اے لوگو! جو شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتقال کر گئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے اسے موت نہیں۔

پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ (پ ۴، ع ۶)

ترجمہ: اور محمد تو ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا۔ (کنزالایمان)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے یہ آیت سن کر لوگوں کے خیالات بدل گئے اور بے قراری جاتی رہی آیت کریمہ کے حقیقی مفہوم سے لوگ واقف ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کی قسم! یوں لگا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلاوت سے پہلے لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے۔ (بخاری شریف، ج ۱، ص ۶۴۰)

حضرات! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پُر اثر تقریر سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کو اپنی ذات پر کس قدر قابو تھا اور ان کو مصائب و تکالیف کا مقابلہ کرنے کی کتنی زبردست قوت حاصل تھی۔ اپنی جان سے زیادہ عزیز اور محبوب ذات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آپ کا قدم نہ لڑکھڑایا بلکہ آپ ثابت قدم رہے۔ یہ وقت مسلمانوں کے لئے قیامت سے کم نہ تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف اپنے آپ کو ہی نہ سنبھالا بلکہ تمام صحابہ کرام کو حوصلہ اور ہمت عطا کی اور جب بھی اسلام پر سخت وقت آیا تو آپ کی ذات اسلام کے لئے سہارا بنی۔

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفیٰ
عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

۴) توضیح: اے ایمان والو! یہ معمولی بات نہیں ہے۔ ایمان کا معاملہ ہے۔ آج ہمارا مخالف وہابی، دیوبندی کہتا ہے اور لکھ کر چھاپتا بھی ہے کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ یعنی ٹوٹ جاتی ہے۔

ملاحظہ فرمائیے: وہابیوں، دیوبندیوں کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ نماز میں حضور اکرم کا خیال لانا، اپنے گدھے اور بیل کے خیال لانے سے بدتر ہے۔ یعنی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (صراط مستقیم ص۸۶)

حضرات! کیسی کھلی عداوت اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دشمنی ہے۔ اب بھی نہ پہچانو گے تو کب پہچانو گے۔ انکی نماز، ان کا روزہ، ان کی داڑھی، ان کی زکوٰۃ، ان کا حج نہ دیکھئے بلکہ ان کا عقیدہ جو ان کی کتابوں میں ہے اسے دیکھئے اور بغور پڑھئے اور ان سے اپنے ایمان وعقیدہ کو بچائیے۔

حضرات! صحابۂ کرام کا عقیدہ ملاحظہ کیجئے کہ عین حالت نماز میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے سرکار مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تعظیم کی اور عین حالت نماز میں اپنے چہروں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طرف پھیر لیا اور دیدار کر رہے تھے اور کمال ایمان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصلی چھوڑ دیا اور پیچھے آ گئے اور اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدا نما صورت تکنے لگے۔

وہ حسن ہے اے سید ابرار تمہارا
اللہ بھی ہے طالب دیدار تمہارا
کیوں دید کے مشتاق نہ ہوں حضرت یوسف
اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

حضرات! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی جانب چہرہ کرنا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ادب وتعظیم میں امامت کا مصلی چھوڑ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تکنا۔ اتنا سب کچھ ہوا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا خیال نماز میں نہ آئے کیا ممکن ہے؟ ہرگز ممکن نہیں۔ بلا شک وشبہ یقیناً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا خیال نماز میں آیا اور یقیناً آیا تو اب؟ حضرت ابوبکر صدیق اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی نماز ہوئی یا نہیں۔

بدعقیدہ وہابی جواب دے۔ لیکن قیامت تو آ سکتی ہے مگر بدعقیدے جواب نہیں دے سکتے اس لئے وہابیوں کو توبہ کر کے محبوب خدا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مجرم کی حیثیت سے عرض کرنا چاہئے۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم!

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

اور مرنے سے پہلے تو بہ کر لینا چاہئے ورنہ موت کے بعد کچھ حاصل نہ ہوگا۔

خوب فرمایا عاشق مصطفی، پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانگیں گے قیامت میں اگر مان گیا

خطبہ خلافت: جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے بالاتفاق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خلیفہ منتخب کر لیا اور سارے مسلمانوں نے آپ سے بیعت کر لی۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر تمام صحابہ کے بیچ خطبہ دیا۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ اس کے بعد فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے ہرگز امیر بننے کی خواہش نہیں تھی۔ میں تمہارا حاکم اور خلیفہ بنایا گیا ہوں۔ اگر میں نیک کام کروں تو تم میری مدد کرو اور اگر میں برا کام کروں تو تم سب مجھے منع کرنا اور روکنا۔ سچ امانت ہے اور جھوٹ خیانت ہے۔ تمہارا کمزور شخص میرے نزدیک قوی ہے۔ جب تک اس کا حق اس کو نہ دلا دوں اور تمہارا قوی آدمی میرے نزدیک کمزور ہے جب تک اس کے ذمہ جو حق ہے حق والوں کو نہ دلا دوں اور جو قوم اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ترک کر دیتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ ذلت وخواری مسلط فرما دیتا ہے اور جب کسی قوم میں بے حیائی پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر بلائیں اور عذاب نازل فرما دیتا ہے۔ تم میری اطاعت کرو جب تک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کروں اور جب میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی کرنے لگوں تو تم میری اطاعت ترک کر دینا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۴۸)

لشکر اُسامہ کی روانگی: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسند خلافت پر جلوہ گر ہوئے اور منصب خلافت سنبھالا تو بڑے بڑے مشکل مسائل سامنے تھے فوراً مدعیان نبوت، مرتدین اور منکرین زکوٰۃ سے جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ منکرین زکوٰۃ مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے گردونواح میں جمع ہونے لگے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اگر یہ مشکلات پہاڑ پر ڈال دیے جاتے تو مضبوط پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جاتے لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسن تدبیر اور صبر واستقلال سے ہر مشکل کا مقابلہ کیا اور ان کا حل تلاش کیا۔ لشکر اسامہ جس کو آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے عہد مبارک کے آخر میں شام کی طرف روانہ فرمایا تھا۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی عمر سترہ سال کی تھی اور خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس لشکر کا امیر بنایا تھا ابھی یہ لشکر تھوڑی ہی دور پہونچا اور مدینہ منورہ کے پاس ذی خشب ہی میں تھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

وصال ہو گیا۔ وصال رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر سن کر اطراف مدینہ کے عرب اسلام سے پھر گئے اور مرتد ہو گئے۔
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمع ہوئے اور خلیفہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زور دینے لگے
کہ آپ لشکر اسامہ کو واپس بلا لیں اس وقت لشکر اسامہ کو روانہ کرنا مصلحت کے خلاف ہے۔ مدینہ منورہ کے قرب
وجوار کے بہت سے عرب قبیلے کثیر تعداد میں مرتد ہو گئے ہیں اور لشکر اسامہ ملک شام بھیج دیا جائے؟

یہ وقت اسلام کے لئے نازک ترین تھا۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے کفار و مرتدین کے حوصلے بڑھ
گئے تھے اور ان کی مردہ ہمتوں میں جان پڑ گئی تھی۔ منافقین کا خیال تھا کہ اب کھیل کھیلنے کا وقت آ گیا ہے۔ کمزور ایمان
والے دین سے پھر گئے تھے مسلمان بہت بڑے صدمہ سے نڈھال تھے۔ دل ٹوٹ چکے تھے بے سروسامانی کا عالم تھا
جس کی مثال دنیا کی آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان کے دل گھائل ہیں اور آنکھوں سے اشک جاری ہیں۔ کھانا، پینا
برا معلوم ہوتا ہے زندگی ایک ناگوار مصیبت نظر آتی ہے۔ اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ کو نظم سنبھالنا تھا۔ دین
کو سنبھالنا، مسلمانوں کی حفاظت کرنا، ارتداد کے سیلاب کو روکنا کتنا دشوار تھا، آسان نہ تھا۔ اس کے باوجود رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روانہ کئے ہوئے لشکر کو واپس بلانا اور مرضی مبارک کے خلاف جرأت کرنا۔ حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سراپا صدق کا رابطہ نیازمندی گوارا نہ کرتا تھا اور اس کو وہ ہر مشکل سے سخت تر سمجھتے تھے۔ اس پر صحابہ کرام
کا اصرار کہ لشکر اسامہ کو واپس بلا لیا جائے اور خود حضرت اسامہ کا لوٹ کر آنا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
عرض کرنا کہ عرب کے قبیلے آمادۂ جنگ اور در پے تخریب اسلام ہیں۔ اور کارآزما بہادر میرے لشکر میں ہیں۔ انہیں اس
وقت روم بھیجنا اور ملک کو ایسے دلاور مردان جنگ سے خالی کر دینا کسی طرح مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اور مشکلات تھیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اعتراف کیا
ہے کہ اس وقت اگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو ہرگز مستقل نہ رہتا اور مصائب وافکار کا یہ ہجوم
اور اپنی جماعت کی پریشان حالت مبہوت کر دیتی مگر اللہ اکبر! حضرت ابو بکر صدیق کے پائے ثبات کو ذرہ برابر لغزش نہ
ہوئی اور ان کے استقلال میں ایک شمہ فرق نہ آیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر پرندے میری بوٹیاں
نوچ کھائیں تو مجھے یہ گوارا ہے مگر آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرضی مبارک میں اپنی رائے کو دخل دینا اور سرکار
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روانہ کئے ہوئے لشکر کو واپس بلانا گوارا نہیں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۵۲)
یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ایسی حالت میں آپ نے لشکر اسامہ کو روانہ فرما دیا۔ اس سے حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیرت انگیز شجاعت اور لیاقت اور کمال دلیری وجواں مردی کے علاوہ توکل صادق اور محبت

رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی پتہ چلتا ہے اور دشمن بھی انصافاً یہ کہنے پر مجبور نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلافت و جانشینی کی اعلیٰ قابلیت و اہلیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمائی تھی لشکر اسامہ روانہ ہوا اور جو قبیلے مرتد ہونے کے لئے تیار تھے اور یہ سمجھ گئے تھے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اسلام کا شیرازہ بکھر جائے گا اور اسلام کی سطوت و شوکت باقی نہ رہے گی انہوں نے دیکھا کہ لشکر اسلام رومیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ ہو گیا۔ اسی وقت ان کے خیالی منصوبے غلط ہو گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں اسلام کے لئے ایسا زبردست نظم فرما دیا ہے جس سے مسلمانوں کا شیرازہ درہم برہم نہیں ہو سکتا اور وہ ایسے غم واندوہ کے وقت میں بھی اسلام کی تبلیغ واشاعت اور اس کے سامنے اقوام عالم کو سرنگوں کرنے کے لئے ایک مشہور روز بردست قوم پر فوج کشی کرتے ہیں۔ لہذا یہ خیال غلط ہے کہ اسلام مٹ جائے گا اور اس میں قوت باقی نہ رہے گی بلکہ ابھی صبر کے ساتھ دیکھنا چاہئے کہ یہ لشکر اسامہ کس شان سے واپس ہوتا ہے۔ فضل الٰہی اور اعانت خداوندی سے اسامہ کا لشکر ظفر پیکر فتحیاب ہوا۔ رومیوں کو ہزیمت وشکست ہوئی۔ جب یہ فاتح لشکر واپس آیا اس وقت وہ تمام قبیلے جو مرتد ہونے کا ارادہ کر چکے تھے اس ناپاک قصد سے باز آئے اور اسلام پر صدق دل کے ساتھ قائم ہو گئے۔ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ جو اس لشکر کی روانگی کے وقت نہایت شدت سے اختلاف فرما رہے تھے اپنی فکر کی خطا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے مبارک کے صائب اور ان کے علم کی وسعت کے معترف ہو گئے۔ (سوانح کربلا ص.....)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر نہ ہوئے ہوتے تو روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی عبادت باقی نہ رہ جاتی۔ اسی طرح آپ نے قسم کے ساتھ تین بار فرمایا۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا اے ابو ہریرہ! آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کر کے شام کی طرف روانہ فرمایا اور وہ ابھی ذی خشب مقام پر تھے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ اس خبر کو سن کر اطراف مدینہ کے عرب مرتد ہو گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات پر مصر ہوئے کہ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کو واپس بلا لیں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَوْ جَرَّتِ الْکِلَابُ بِاَرْجُلِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَدَدْتُ جَیْشًا وَجَّهَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۝

یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پاک بیویوں کے پاؤں کتے پکڑ کر گھسیٹیں تب بھی میں اس لشکر کو واپس نہیں بلا سکتا جس کو اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے روانہ فرمایا ہے۔ اور نہ میں اس پرچم کو سرنگوں ہونے دوں گا جس کو میرے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے لہرایا ہے۔ یہ فرما کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکر اسامہ کو روانہ فرمایا۔ لشکر کے سردار حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے پر سوار تھے اور مسلمانوں کے امیر و خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدل ساتھ چل رہے تھے۔ امیر لشکر حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ سوار ہو جائیں یا میں سواری سے اتر جاؤں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نہ تم اتر سکتے ہو اور نہ میں سوار ہوں گا، میں اس وقت پیدل اس لئے چل رہا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ دیر پیدل چل کر اپنے قدم خاک آلود کر لوں۔ کیونکہ مجاہد کے ہر قدم کے بدلہ میں سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ سات سو درجے بڑھائے جاتے ہیں اور سات سو خطائیں معاف کی جاتی ہیں۔ (طبری، جلد ۲، ص ۲۴۳)

اثنائے راہ میں حضرت اسامہ سے کہا۔ اچھا ہوتا اگر تم عمر بن خطاب کو میرے پاس چھوڑ جاتے حضرت اسامہ نے اجازت دی۔

خلیفہ اول کا خطاب لشکر اسامہ سے: اے لشکر کے جوانو! ان باتوں کو یاد رکھنا۔ خیانت نہ کرنا۔ نفاق نہ برتنا۔ بدعہدی نہ کرنا۔ چھوٹے بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا۔ کسی کھجور کے درخت کو نہ کاٹنا، نہ جلانا۔ پھل دار درخت کو نہ کاٹنا۔ بے ضرورت گائے، بکری، اونٹ کو ذبح نہ کرنا۔ اس کے علاوہ بھی نصیحت فرمائی۔ (طبری، ج ۲، ص ۲۴۳)

اور اسامہ کو آگے بڑھنے کا حکم دیا وہ روانہ ہوئے تو مرتد قبیلے دہشت زدہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ لشکر اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روم کی حکومت کے حد میں داخل ہو گئے طرفین میں جنگ ہوئی (کافروں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقہ و طفیل مسلمانوں کو فتح و ظفر سے سرفراز فرمایا) مسلمانوں کا لشکر فتحیاب ہو کر واپس ہوا تو اس طرح اسلام کا بول بالا ہو گیا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۵۱)

اے ایمان والو! حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عشق اور محبت دیکھنا ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات میں دیکھو! کہ تمام صحابہ بضد ہیں، بار بار اصرار کر رہے ہیں کہ لشکر اسامہ بلا لیا جائے۔ ابھی مشکل وقت ہے مدینہ منورہ میں ضرورت ہے لیکن غیب داں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے روانہ فرمایا تھا تو عاشق صادق اس لشکر کو واپس کیسے بلا سکتا ہے۔ آقائے کائنات کے بلند کئے ہوئے جھنڈے کو سرنگوں ہوتا ہوا کیسے دیکھ سکتا ہے۔ یہ محبت رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نسبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاقت وقوت تھی جس نے اسلام کا بول بالا کر دیا۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے ﷺ

مانعین زکوٰۃ سے جہاد: ہمارے سردار، دو عالم کے مالک ومختار مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پردہ فرمانا تھا کہ کفر وارتداد نے خوب کھیل کھیلا۔ کچھ لوگ وہ تھے جو مکمل اسلام کے منکر ہو کر کافر ومرتد ہو گئے اور کچھ لوگ ایسے تھے جو اسلام کے کچھ احکام پر عمل کرتے تھے اور کچھ احکام کے منکر ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ جب کہ زکوٰۃ کی فرضیت نص قطعی سے ثابت ہے۔ اس لئے زکوٰۃ کا منکر بھی مرتد ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ کے منکرین سے جہاد کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے ان سے عرض کیا کہ اس مشکل وقت میں منکرین زکوٰۃ سے جنگ کرنا مصلحت کے خلاف ہے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم! جو شخص ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک رسی یا بکری کا ایک بچہ بھی زکوٰۃ دیا کرتا تھا اور اب دینے سے انکار کرے گا تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۵۱)

حضرات! حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کو ساتھ لیا اور منکرین زکوٰۃ کی طرف کوچ کیا مگر منکرین زکوٰۃ میدان چھوڑ کر بھاگنے لگے تو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر لشکر بنا کر آپ واپس تشریف لے آئے۔ انہوں نے اعراب کو جگہ جگہ گھیرا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر جگہ فتح ونصرت عطا فرمائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین خاص کر، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے فیصلے کو صحیح ہونے کا اعتراف کیا اور عرض کرنے لگے کہ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کیا وہ حق ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت زکوٰۃ کے منکروں سے جنگ کر کے ان کو شکست دے کر ان کی کمر توڑ دی۔ اگر اس وقت ان کو چھوٹ دے دی جاتی تو پھر کچھ لوگ نماز کے منکر پیدا ہو جاتے اور بعض لوگ روزہ سے بھی انکار ہو جاتے تو اسلام میں رہ کیا جاتا اس طرح اسلام فنا ہو جاتا اور مٹ جاتا۔ مگر لاکھوں کروڑوں

سلام و رحمت ہو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر جن کی بے پناہ کوششوں اور اخلاص سے لبریز قربانیوں نے اسلام کی کشتی کو ڈوبنے سے بچالیا۔

اسلام تیری نبض نہ ڈوبے گی حشر تک
تیری رگوں میں خون ہے رواں چار یار کا

ایک جھوٹ بات: آج کل کچھ لوگ بہت زور و شور سے کہتے ہیں کہ مکہ، مدینہ، عرب میں کافر نہیں ہوں گے تو ان سے پوچھا جائے کہ زکوٰۃ کا انکار کرنے والے، اسلام سے پھر کر کافر و مرتد ہونے والے، جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاد کیا۔ جنگ کی۔ کیا وہ لوگ دیوبند یا بھوپال یا سہارنپور یا ہندوستان کے رہنے والے تھے بلکہ سارے منکرین زکوٰۃ اور کافر و مرتد ہونے والے مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ بہر حال عرب کے رہنے والے تھے تو یہ کہنا کہ عرب میں کافر نہیں ہوں گے۔ کتنی جھوٹ بات ہے۔ ([illegible])

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۶ ﴾

جُمادی الآخرہ

دوسرا جمعہ .... دوسرا بیان

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

وصال اور کرامات

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (پ۱۰،ع۱۲)

ترجمہ: جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

محبوب مصطفیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے اسباب مختلف بیان کیے گئے ہیں لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال مبارک کی اصل وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا وصال شریف ہے۔ بس محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی جدائی کے غم میں بیمار ہو گئے۔ اور اسی بیماری میں وصال فرمایا۔ (شواہد النبوۃ ۲۲۳)

آپ کی وصیت: آپ نے اپنی بیٹی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: میرے پاس بیت المال کی ایک اونٹنی اور ایک پیالہ ہے ان دونوں چیزوں کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیت المال میں جمع کرا دینا اور جو وظیفہ کا روپیہ میں بیت المال سے لیتا تھا ایک زمین ہے میری اسے بیچ کر، بیت المال سے لیا ہوا روپیہ سب لوٹا دیا جائے۔ آپ کے حکم کے مطابق اونٹنی۔ پیالہ اور وظیفے کی رقم بیت المال میں جمع کر دی گئی تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور کہا اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے اور وہ بعد والے خلیفہ کو سخت مشقت میں ڈال گئے۔ (شواہد النبوۃ، ص ۲۲۳)

دیدارِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں محوِ خواب تھا کہ میرے آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدارِ پُرانوار سے مشرف ہوا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے سلام فرمایا اور مصافحہ سے مشرف فرمایا اور اپنا نورانی ہاتھ میرے سینے پر رکھا جس سے میرا اضطراب دور ہو گیا۔

پھر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہمیں تم سے ملنے کا شوق بہت ہے کیا ابھی وقت نہیں آیا تم میرے پاس آجاؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خواب میں بہت رویا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رونے کی آواز سن کر گھر والے بھی رونے لگے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں عرض کیا کہ آپ جسے چاہیں خلیفہ مقرر فرمادیں تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: عمر فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے جو صادق و قوی اور زمین و آسمان میں نیک ہیں اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے سلام کیا۔ پھر حضرت جبرائیل اور میکائیل علیہم السلام نے سلام کیا اور کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آسمانوں میں صدیق، زمینوں میں صدیق، انسانوں میں صدیق، فرشتوں میں صدیق ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لے گئے اور میں بیدار ہو گیا۔ میرے رخسار پر آنسو بہہ رہے تھے اور میرے گھر والے میرے سرہانے کھڑے ہو کر رو رہے تھے۔ (شواہد النبوۃ، ص۲۰۷)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام کو بلا کر مشورہ فرمایا اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر فرمایا:

وصالِ مبارک: محبوب مصطفیٰ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مکمل زندگی اسلام کی خدمت اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں بسر کی اور جب خلافت کی ذمہ داریاں آپ کو سپرد کی گئیں تو ان کو بھی اس طرح نبھایا کہ آنے والی نسلوں کے لئے مینارۂ نور ثابت ہوئیں۔

واقدی اور حاکم میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۷ جمادی الاخریٰ سن ۱۳ھ دوشنبہ مبارکہ کے دن غسل فرمایا اس دن سردی بہت زیادہ تھی جس کی وجہ سے آپ کو بخار آگیا اور پندرہ دن تک آپ بیمار رہے۔

مولائے کائنات حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب مصطفیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصالِ مبارک کا وقت جب قریب آیا، تو انہوں نے مجھے بلایا اور اپنے سر کے قریب بٹھا کر فرمایا۔ اے علی! رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب میرا وصال ہو جائے یعنی میری روح میرے جسم سے نکل جائے تو مجھے اپنے ہاتھوں سے غسل دینا جن ہاتھوں سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو غسل دیا تھا۔ پھر خوشبو لگانا اور مجھے روضۂ اقدس کے

سامنے لے جانا یعنی میرا جنازہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حجرے کے سامنے رکھ دینا اور عرض کرنا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کا ابوبکر یارِ غار، رفیق مزار بھی بننا چاہتا ہے یعنی یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کا صدیق آپ کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ اگر حجرۂ مبارک کا دروازہ خود بخود کھل جائے تو مجھے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پہلو میں دفن کر دینا اور اگر دروازہ نہ کھلے تو مسلمانوں کے قبرستان (جنت البقیع) میں دفن کر دینا۔ (بخاری، حاکم)

ایک عقیدے کی بات: اے ایمان والو! محبوب مصطفیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کتنا پیارا عقیدہ تھا کہ وہ اپنے پیارے آقا مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو زندہ جانتے اور مانتے تھے اور حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم زندہ ہیں اور اگر زندہ نہ مانتے تو وصیت سن کر کہہ دیتے کہ اے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا تو وصال ہو گیا۔ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تو پردہ فرما چکے۔ میں کس سے جا کر آپ کی عرض پیش کروں۔ گویا صدیق و علی اور تمام صحابہ کا یہ ایمان و عقیدہ تھا کہ بعد وصال بھی ہمارے آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم زندہ ہیں اور امتی کی فریاد سنتے ہیں۔ خوب فرمایا عاشقِ مصطفیٰ پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

اور فرماتے ہیں:

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

درود شریف:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے باپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے پوچھا! میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ گویا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمنا تھی کہ کفن میں بھی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اتباع ہو اور دفن بھی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرضی سے کیا جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا۔ تین کپڑوں میں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا [illegible] یہ جو [illegible] ان کو دھو لینا اور ایک کپڑا نیا میرے لئے خرید لو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا۔ ابا جان! آپ خلیفۂ رسول اور نائب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کو اچھا کفن ملنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ! مرنے والے آدمی کی بہ نسبت زندہ آدمی کپڑے کا زیادہ مستحق ہے۔ دو سال تین ماہ کے قریب خلافت کی نازک ترین ذمہ داریاں پوری کرنے کے بعد وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن (تاریخ الخلفاء، ص ۱۳۰)

بیاں ہوں کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا
ہیں یار غار محبوب خدا صدیق اکبر کا

الٰہی رحم فرما خادم صدیق اکبر ہوں
تیری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر کا

حضرات! وصال کے وقت آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال تھی، شب سہ شنبہ (منگل کی رات) ۲۲ رجمادی الاخریٰ ۱۳ھ کو آپ نے وصال فرمایا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۳۰)

حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کے مطابق آپ کو غسل اور کفن دیا گیا۔ تاریخ طبری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب وصال فرمایا تو اس وقت آپ کی عمر شریف تریسٹھ سال تھی۔ محبوب مصطفےٰ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک وصال کے وقت تریسٹھ سال تھی۔ جس چارپائی پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسد انور اٹھایا گیا۔ اسی چارپائی پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھایا گیا۔ (تاریخ طبری)

جس کی ہر ہر ادا سنت مصطفےٰ
ایسے صدیق نبوت پہ لاکھوں سلام

جس کا ہر ہر عمل ادائے مصطفےٰ
ایسے یار نبوت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسد پاک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ پاک کے دروازہ کے سامنے رکھ دیا گیا۔ حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں (وصیت کے مطابق) میں آگے بڑھا۔

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ فَرَأَيْتُ الْبَابَ قَدْ فُتِحَ فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ اَدْخِلُوا الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ فَاِنَّ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ مُشْتَاقٌ (خصائص کبریٰ ج ۲، ص ۲۸۳)

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر آپ سے یہاں دفن ہونے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا (روضۂ اقدس) کا دروازہ کھل گیا اور آواز آئی۔ حبیب کو حبیب کے پاس داخل کردو بے شک حبیب، حبیب کی ملاقات کا مشتاق ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ مسلمانوں کی ماں فرماتی ہیں کہ روضۂ اقدس سے جو آواز آئی کہ حبیب کو حبیب کے پاس داخل کردو۔ محبوب کو محبوب کے پاس لے آؤ۔ اس آواز کو تمام حاضرین حتیٰ کہ مسجد میں موجود تمام لوگوں نے سنی۔ (شواہد النبوۃ، ص ۲۴۳)

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفیٰ
عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
جس کی ہر ہر ادا سنت مصطفےٰ
ایسے پیر ہجرت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

ایمان افروز نکتہ: آج ہمارا مخالف کہتا ہے اور بکتا پھرتا ہے کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر پاک میں زندہ ہیں اور پکارنے والے کی صدا سنتے ہیں۔ یہ عقیدہ صحابہ کرام کا نہیں تھا بلکہ بریلیوں نے یہ عقیدہ گڑھ لیا ہے۔ اور اس کا ثبوت حدیث میں نہیں ہے۔

اے ایمان والو! مخالف سے سوال کرو کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیا بریلوی تھے اس لئے کہ ان بزرگوں کا عقیدہ تھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں اور سنتے ہیں۔ اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ ماننا اور دور و نزدیک سے سننے والا ماننا، یہ عقیدہ اگر بریلویت ہے تو ان مخالفوں سے کہو کہ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت علی شیر خدا اور جملہ صحابہ پر بریلویت کا فتویٰ لگا دو کہ یہ سب بریلوی تھے۔ اگر تم لوگ دیو بند سے نجد تک۔ وہابیت سے اہلحدیث تک یہ کہتے اور مانتے ہو کہ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی ذوالنورین، حضرت مولیٰ علی شیر خدا اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اتباع اللہ تعالیٰ کے محبوب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت میں میلاد شریف منانا، انگوٹھے چومنا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہنا، رسول اعظم و نبی دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو زندہ ماننا، مالک و مختار ماننا اور دور و نزدیک سے سننے والا ماننا اس کے علاوہ بے شمار کمالات و معجزات کا جامع ماننا اگر یہ سب بریلویت ہے تو ہم سنیوں کو ایسی بریلویت پہ ناز و فخر ہے۔

اے ایمان والو! غور سے سنو کہ بریلویت کوئی نیا دین یا اور نیا مذہب و مسلک نہیں ہے، ہرگز نہیں ہے بلکہ صحابہ کرام کی عادت و سنت اور بزرگان دین کے کردار و عمل کو اس زمانے میں بریلویت اور مسلک اعلیٰ حضرت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ خوب فرمایا اولاد علی سید آل مصطفیٰ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

یا الٰہی مسلک احمد رضا خاں زندہ باد

حفظ ناموس رسالت کا جو ذمہ دار ہے

درود شریف:

حضرت علی رو پڑے: حضرت اسید بن صفوان سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا اور ان کے اوپر چادر ڈالی گئی تو لوگوں کی آہ و بکا سے پورا مدینہ لرز اٹھا، لوگ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے دن کی طرح پریشان تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے آج خلافت نبوی منقطع ہوگئی۔ پھر آپ اس مکان کے دروازے پر کھڑے ہوگئے جس کے اندر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسد پاک رکھا گیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ اے ابوبکر! آپ سب سے پہلے اسلام لانے والے اور ایمان میں سب سے زیادہ اخلاص والے، اور اللہ تعالیٰ پر سب سے زیادہ یقین رکھنے والے اور اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہنے والے۔ اور سب سے زیادہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شرف و منزلت والے۔ اور سب سے زیادہ مکرم و معتمد تھے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق اس وقت کی جب لوگوں نے آپ کی تکذیب کی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی کتاب میں صدیق کے نام سے یاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ وہ والے جو حق لے کر آئے یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور وہ جس نے تصدیق کی یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ نے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے غمخواری کی جبکہ لوگوں نے بخل کیا، آپ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑے رہے، جب لوگوں نے ساتھ چھوڑ دیا، آپ پر سکینہ نازل ہوئی۔ آپ ہجرت اور ہر مشکل مقام پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق اور ساتھی تھے۔ آپ امت کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین خلیفہ ثابت ہوئے ورنہ لوگ مرتد ہوگئے تھے۔ حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

وصال کے بعد آپ کی موت سے بڑا صدمہ مسلمانوں پر نازل نہیں ہوا۔ آپ کی ذات دین کے لئے عزت اور جائے پناہ، مسلمانوں کے لئے قلعہ، اور دار الامن، اور آپ منافقوں کے لئے سراپا شدت اور غیظ و غضب تھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ملا دے اور ہمیں آپ کے اجر سے محروم نہ فرمائے اور حق پر ثابت قدم رکھے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن جب تک حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلام فرماتے رہے لوگ خاموشی سے سنتے رہے اور پھر اس قدر روئے جیسا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال کے دن روئے تھے اور سب حاضرین بول اٹھے اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے داماد (حضرت علی) رضی اللہ عنہ بے شک آپ نے سچ فرمایا۔ (ترمذی شریف جلد ۲)

کرامات صدیق اکبر: نائب مصطفےٰ خلیفۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی سراپا کرامت ہے بلکہ آپ سے جو خوش نصیب بھی محبت کرے وہ بھی کرامت والا ہو جائے۔

پہلی کرامت: مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے مرض وصال میں نصیحت فرمائی۔ اے عائشہ میری بیٹی۔ میرے پاس جو بھی دولت ہے وہ دولت وارثوں کی ہو چکی ہے۔ میرے وارثوں میں تمہارے دو بھائی عبدالرحمن اور محمد ہیں اور تمہاری دو بہنیں ہیں۔ میرے مال کو تم لوگ قرآن مجید کے فرمان کی روشنی میں تقسیم کر کے اپنا حصہ لے لینا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ ابا جان میری تو ایک ہی بہن اسماء ہیں یہ دوسری بہن کون ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری سوتیلی ماں حبیبہ بنت خارجہ جو حاملہ ہیں ان کے پیٹ میں لڑکی ہے اور وہ تمہاری دوسری بہن ہے۔ آپ کے وصال فرمانے کے بعد آپ نے جیسا فرمایا اسی کے مطابق حبیبہ بنت خارجہ کے شکم سے لڑکی پیدا ہوئی (جس کا نام ام کلثوم رکھا گیا) (موطا امام مالک ص ۳۳۹)

اس حدیث پاک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو کرامت کا ظہور ہوا۔

پہلی کرامت: لڑکی کی پیدائش بعد میں ہوگی اور میرا وصال پہلے ہو جائے گا۔

دوسری کرامت: میری بیوی حبیبہ حاملہ ہے اور اس کے شکم میں لڑکی ہی ہے۔ اپنی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وصیت فرمایا کہ تمہاری سوتیلی ماں حبیبہ بنت خارجہ جو حاملہ ہیں ان کے شکم میں لڑکی ہے وہی تمہاری دوسری بہن ہیں۔

اے ایمان والو! آج ہمارا مخالف، وہابی کہتا ہے کہ نبی کو علم غیب نہیں ہے۔ حوالہ ملاحظہ فرمایئے۔

وہابیوں دیو بندیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے اور لکھتے ہیں کہ شیطان اور ملک الموت کے علم سے رسول اللہ کا علم کم ہے۔ (براہین قاطعہ، ص ۵۱)

مگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنی موت سے باخبر ہو جانا اور عورت کے شکم میں لڑکی ہی ہے اس بات کا علم ہونا یہ بھی علم غیب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ملاحظہ فرمایئے کہ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم غیب عطا فرمایا۔ جب خلیفہ اور نائب کے علم غیب کا یہ عالم ہے تو سرکار دو عالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا عالم کیا ہوگا۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

دوسری کرامت: حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن میرے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب صفہ میں سے تین آدمیوں کو اپنے گھر لائے اور ان کو کھانا کھلانے کا حکم فرمایا اور خود پیارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چلے گئے اور آپ نے کھانا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تناول فرمایا۔ کافی رات گزر گئی پھر آپ مکان پر تشریف لائے تو آپ کی بیوی نے کہا کہ آپ کو کس چیز نے روک رکھا تھا؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے مہمانوں کو ابھی تک کھانا نہیں کھلایا۔ تو بیوی نے عرض کیا کہ میں نے کھانا پیش کیا تھا مگر مہمانوں نے آپ کے بغیر کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹے حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بہت ناراض ہوئے اور ان کو سخت سست فرمایا اور کہا اس نے مجھے خبر کیوں نہیں کیا۔ پھر کھانا حاضر کیا گیا۔ آپ مہمانوں کے ساتھ کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔ راوی کا کہنا ہے۔ اَیْمُ اللّٰہِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ مِنَ اللُّقْمَۃِ اِلَّا رَبَاَ مِنْ اَسْفَلِہَا اَکْثَرُ مِنْہَا یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم ہم جو بھی لقمہ اٹھاتے تھے اس کے نیچے کھانا اس سے زیادہ ہو جاتا۔ یہاں تک کہ ہم سب کے پیٹ بھر گئے، شکم سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ کھانا بچ گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعجب سے اپنی بیوی کو فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ برتن میں پہلے سے زیادہ کھانا نظر آ رہا ہے آپ کی بیوی نے قسم کھا کر کہا کہ بیشک یہ کھانا پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ پھر وہ کھانا اللہ کے

حبیب، ہم بیماروں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں پیش کیا گیا۔ صبح تک کھانا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں رہا۔ صبح ایک، ایک لشکر جس میں کافی لوگ تھے حاضر ہوئے۔ پوری فوج نے اس کھانے کو کھایا اور خوب شکم سیر ہو کر کھایا مگر پھر بھی وہ کھانا کم نہیں ہوا۔ (بخاری شریف، ج۱، ص ۵۰۶)

اے ایمان والو! کھانے میں اتنی زیادہ برکت کا ہونا، کھانے کا تین گنا زیادہ ہو جانا یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیم کرامت تھی۔

صدیقی خصوصیت: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے شمار فضائل اور کمالات کے جامع ہیں۔ چند خصوصیات کا ہم ذکر کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۱) آپ سب سے پہلے مسلمان ہوئے۔

۲) آپ نے سب سے پہلے قرآن کو جمع کیا۔

۳) آپ سب سے پہلے کفار و مشرکین سے لڑے۔

۴) آپ سب سے پہلے خلیفہ ہوئے۔

۵) آپ سب سے پہلے امت کے امام بنے۔

۶) سب سے پہلے آپ کا نام صدیق ہوا اس سے پہلے کسی کا نام صدیق نہیں ہوا۔

۷) سب سے پہلے آپ نے اسلام میں مسجد بنائی۔

۸) سب سے پہلے امت میں آپ جنت میں جائیں گے۔ (تاریخ الخلفاء، ص: ۱۲۷)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادب: محبوب مصطفیٰ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر اس جگہ کبھی نہیں بیٹھے جس جگہ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے۔ اسی طرح حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر اس جگہ نہیں بیٹھے جہاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھتے تھے اور پھر حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر اس جگہ نہیں بیٹھے جہاں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھتے تھے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۲۷)

اے ایمان والو! ہم اپنے ایمان کو تازہ کریں اور خوب مضبوط کر لیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ادب کتنا ضروری ہے۔ بظاہر سامنے ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نہیں ہیں۔ بلکہ منبر کی وہ جگہ ہے جہاں آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیٹھا کرتے تھے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جگہ کا ادب کیا جہاں

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے تھے تو جب نسبت کا یہ ادب ہے تو اگر خود آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سامنے ہوں تو ادب کا عالم کیا ہوگا۔ با ادب با نصیب۔ بے ادب کم نصیب

حضرات! آج ہمارا مخالف دیوبندی وہابی کہتا ہے کہ سنی مسلمان غوث و خواجہ و رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ماننے والے بدعت کرتے ہیں شرک کرتے ہیں۔ بات کیا ہے جس کی وجہ سے ہم غلامان غوث و خواجہ و رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو بدعتی اور مشرک کہا جاتا ہے تو اس کی صاف وجہ یہ ہے کہ ہم سنی مسلمان اپنے آقا کریم کے نام پاک کا ادب و تعظیم کرتے ہیں اور جب نام پاک حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) سنتے ہیں تو اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگایا کرتے ہیں، کبھی موئے مبارک کا ادب، کبھی پیراہن مبارک کا ادب، کبھی آپ کی آل کا ادب، کبھی محفل میلاد کا ادب، کبھی آپ کی امت کے علماء کا ادب، کبھی پیر و مرشد کا ادب، کبھی استاذ و ماں، باپ کا ادب، کبھی بزرگوں کے مزارات کا ادب اور کبھی قسمت کا ستارہ چمکا اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا مدینہ منورہ کی حاضری ہوئی تو روضۂ مبارکہ کا ادب۔ بہر حال جہاں جہاں ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نسبت دیکھی ادب کیا، احترام کیا، حقیقت میں یہ درس اور سبق خلیفۂ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا ہے۔ اور مراد مصطفیٰ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صحابہ کرام اور بزرگان دین کی سنت و عادت ہے۔

آقا کریم سرکار مدینہ رحمت و برکت کے گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی حدیث مبارک ہے۔

اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ۔ میرے صحابہ مثل ستاروں کے ہیں جن کی بھی اقتداء کرلو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ (مشکوۃ، ج۲، ص۵۵۴)

الحمد للہ! ثم الحمد للہ!! ہم سنی مسلمان، غوث و خواجہ و رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے غلام بدعتی نہیں ہیں بلکہ نسبت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ادب کرکے صحابہ کرام کی سنت پر عمل کرکے سُنّی یعنی سنتی ہیں۔

عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا ۔۔۔ وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے ۔۔۔ اندھیری رات سُنی تھی چراغ لے کے چلے

درود شریف:

مگر سنیو! پھر ہمارا مخالف مکر و فریب کا ایک جال ڈالے گا اور آپ کو گمراہ کرنا چاہے گا کہ یہ تو نبی کے ادب کا معاملہ ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب تو ہم بھی کرتے ہیں (حالانکہ یہ سراسر جھوٹ اور غلط ہے) مخالف کا دعویٰ

ہے کہ کوئی حدیث ہو تو دکھاؤ اور بتاؤ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کسی ولی یا نیک کا ادب کیا ہے۔ تو غور سے سنئے اور یاد رکھئے اور مخالف کو جواب دیجئے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جگہ کا ادب و احترام کیا جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھتے تھے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جگہ کا ادب و احترام کیا جہاں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں میں سے کوئی بھی نبی نہیں ہیں بلکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے نیک اور صحابی ہیں۔ پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ نیکوں کا ادب کرنا بھی سنت صحابہ ہے۔

درود شریف:

ہم دعا کرتے ہیں اور آپ حضرات بھی اس فقیر قادری گدائے خواجہ الوہر احمد قادری رضوی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صدیق و عمر، عثمان و حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جیسا ایمان عطا فرمائے اور ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۲ ﴾

جُمادی الآخرہ

تیسرا جمعہ .... پہلا بیان
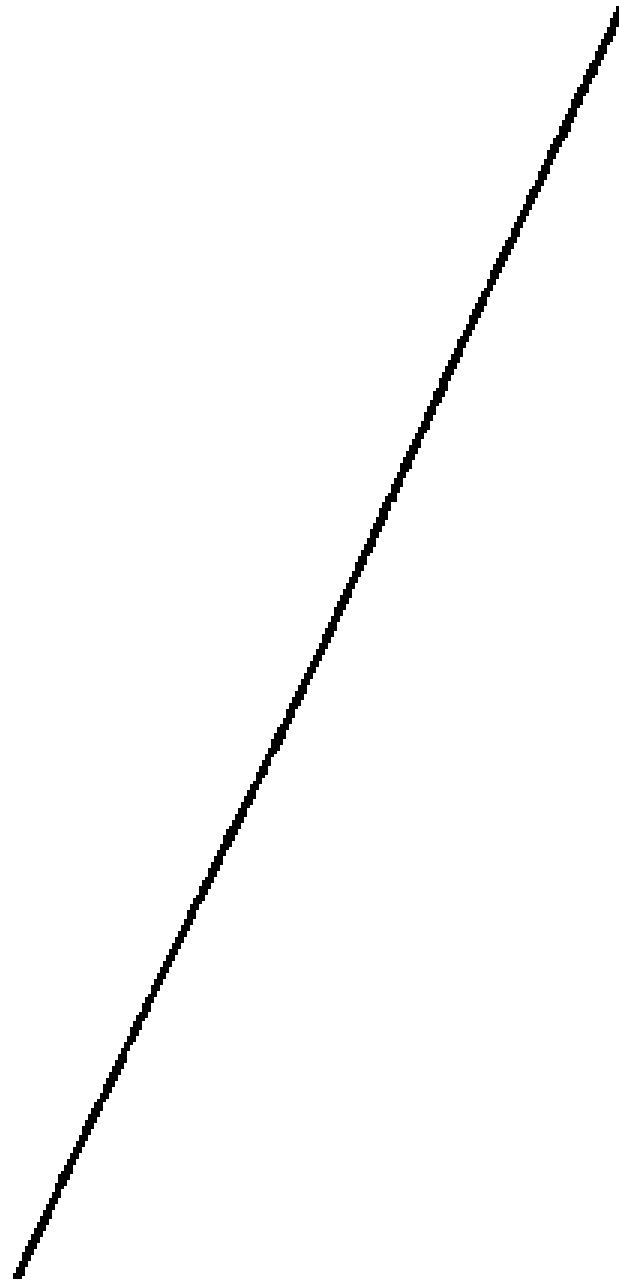
غیبت کی مذمت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۞ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۞

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۞

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ ط (پ۲۶، ع۱۴)

ترجمہ: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

اے ایمان والو! غیبت کرنا کس قدر بڑا گناہ ہے اور غیبت کرنے والا کتنے عظیم عذاب میں مبتلا ہوگا ملاحظہ کیجئے۔

مسلمان پر مسلمان کی عزت واجب ہے: اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حدیث شریف: کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ ۞

(صحیح مسلم ج۲، ص۳۱۶، مکاشفۃ القلوب، ص۱۳۲)

یعنی ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔

حضرات! حدیث شریف سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ مسلمان کو چاہئے کہ مسلمان کے جان و مال اور اس کی عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔

غیبت زنا سے بڑا گناہ ہے

حدیث شریف: اللہ کے محبوب ہمارے آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو! آپ کو غیبت سے بچاؤ۔ بے شک غیبت زنا سے بڑا گناہ ہے کیوں کہ ایک آدمی زنا کے بعد توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے۔

وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَۃِ لَا یُغْفَرُ لَہٗ حَتّٰی یَغْفِرَ لَہٗ صَاحِبُہٗ ٥

(الدر المنثور، ج ٦، ص ٩٦، مشکوٰۃ شریف، ج ٢، ص ٤١٥، احیاء العلوم ج ٣، ص ٢٤٣)

اور غیبت کرنے والے کی بخشش اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ ہزار بار اللہ تعالیٰ کی پناہ۔

حضرات! زنا کتنا بُرا فعل اور کس قدر عظیم گناہ ہے مگر اس سے بُرا اور بڑا جرم غیبت کا ہے۔ اے غیبت کرنے والا تو کتنا بُرا اور کس قدر بڑا گنہگار ہے ذرا غور تو کر۔

حدیث میں غیبت اور تہمت کی تعریف: محبوب خدا، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ارشاد فرمایا: ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ۔ کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ تو عرض کیا گیا کہ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم بہتر جانتے ہیں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: غیبت یہ ہے کہ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُہٗ ٥ یعنی تم اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرو جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ پھر پوچھا گیا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اگر وہ بات اس میں موجود ہو تو؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو بات تم کہہ رہے ہو اگر وہ اس شخص میں ہو تو۔ تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں نہ ہو تو تم نے اس پر تہمت لگائی۔ (مسلم، ترمذی شریف، ج ٢، ص ١٥، مسند امام احمد بن حنبل، ج ٢، ص ٣٨٤)

غیبت کرنے والا اپنے ناخن سے قیامت کے دن اپنا چہرہ چھیلے گا

حدیث شریف: محبوب خدا، مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے ایسی قوم کو دیکھا جو اپنے چہروں کو اپنے ناخنوں سے چھیل رہے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے تھے اور ان کی عزتوں کے پیچھے پڑتے تھے۔

(ابو داؤد، ج ٢، ص ٣١٣، احیاء العلوم، ج ٣، ص ٢٤٣)

حضرات! غیبت کرنے والا بروز قیامت کس قدر مصیبت میں مبتلا کیا جائے گا کہ اپنے ہی ہاتھوں کے ناخنوں سے اپنے چہرے کو نوچ نوچ کر کاٹ رہا ہوگا۔ اس لئے آج ہی غیبت سے توبہ کر لو تا کہ قیامت کی مصیبتوں سے نجات مل سکے۔

نیکی کی کسی بات کو حقیر نہیں جاننا چاہئے: حضرت سلیم بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی اچھی بات بتائیں جس سے میں نفع حاصل کروں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حدیث شریف: نیکی میں سے کسی بات کو بھی حقیر (یعنی کم) نہ جاننا اگرچہ اپنے ڈول میں سے پیاسے کے برتن میں پانی ڈالو اور اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آؤ۔ وَاِنْ ھُزُوْا فَلَا تَغْتَبْہُ یعنی اور وہ چلا جائے تو ہرگز اس کی غیبت نہ کرو۔ (مسند احمد ج۵، ص ۶۳، احیاء العلوم ج ۳، ص ۲۷۲)

غیبت کرنے والا اپنے گھر میں بھی ذلیل رہتا ہے

حدیث شریف: محبوب خدا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ان لوگوں کے گروہ، جو زبان سے ایمان لائے اور ان کے دل ایمان نہیں لائے۔ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی پردہ دری نہ کرو (یعنی ان کے عیبوں کو نہ کھولو) اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا پردہ اٹھائے گا۔ (یعنی اس کے چھپے کو ظاہر کرے گا)

تو اللہ تعالیٰ اس کا پردہ اٹھا دے گا (یعنی اللہ تعالیٰ اس کے سارے چھپے ہوئے عیبوں کو ظاہر فرما دے گا) اور اللہ تعالیٰ جس کا پردہ اٹھا دے۔

یَفْضَحْہُ فِیْ جَوْفِ بَیْتِہٖ۔ تو اسے گھر کے اندر بھی رسوا کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۲، ص ۴۲۹)

حضرات! جو شخص دوسروں کی غیبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کے گھر کے اندر بھی اس کا عیب کھول دیتا ہے اور وہ شخص اپنے گھر والوں میں بھی ذلیل و رسوا ہو کر رہتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا: نائب مصطفےٰ، حجۃ الاسلام، امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں منقول ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ جو شخص غیبت سے توبہ کرتے ہوئے فوت ہو جائے تو وہ جنت میں سب سے آخر میں داخل کیا جائے گا۔ اور جو شخص غیبت کے گناہ کی حالت میں فوت ہو وہ جہنم میں سب سے پہلے ڈالا جائے گا۔ (احیاء العلوم ج ۳، ص ۲۱۵)

حضرات! جتنا جلدی ہو سکے غیبت سے توبہ کر لو ورنہ سب سے پہلے غیبت کرنے والا ہی دوزخ میں ڈالا جائے گا

غیبت کرنے والے نے خون کی اُلٹی کی

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفٰے کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو ایک دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جب تک میں اجازت نہ دوں کوئی بھی افطار نہ کرے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے (اپنے آقا کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے حکم سے) روزہ رکھا یہاں تک کہ جب شام ہوئی تو لوگ آنا شروع ہو گئے ایک کہتا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیک واٰلک وسلم میں روزہ دار ہوں۔ اجازت فرمائیں کہ میں افطار کروں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسے اجازت عطا فرمائی۔ اس طرح پھر دوسرا شخص آیا پھر تیسرا اور لوگ آتے رہے (اور اجازت لے کر افطار کرتے رہے) حتیٰ کہ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیک واٰلک وسلم دو عورتیں روزہ دار ہیں اور وہ آپ! صلی اللہ تعالٰی علیک واٰلک وسلم کے پاس آتے ہوئے جھجک محسوس کرتی ہیں انہیں افطار کی اجازت عطا فرما دیجئے تو آقا کریم، نبی دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے (ان کی جانب سے) چہرۂ انور پھیر لیا۔ اس شخص نے پھر عرض کیا تو آقا کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے توجہ نہ فرمائی پھر عرض کیا تو آقائے دو عالم، مصطفٰے جانِ رحمت، صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان دونوں (عورتوں) نے روزہ نہیں رکھا اور وہ آدمی روزہ دار کیسے ہو سکتا ہے؟ جس کا دن یوں گزرتا ہے کہ وہ لوگوں کا گوشت کھاتا ہے۔

جاؤ! اور ان دونوں عورتوں سے کہو کہ اگر انہوں نے روزہ رکھا ہے تو وہ قے کریں۔ اس شخص نے واپس آ کر بتایا تو دونوں عورتوں نے جمے ہوئے خون کی قے کی۔ وہ شخص آقا کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت عالیہ میں لوٹ کر آیا اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو بتایا۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر یہ (خون) ان کے پیٹوں میں باقی رہتا تو ان دونوں عورتوں کو آگ (یعنی دوزخ کی آگ) جلا دیتی۔ (الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۳۲۸ ملخصاً احیاء العلوم عربی ج ۳ ص ۱۴۵)

ایک روایت میں ہے۔ جب آقا کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس سے منہ پھیرا تو اس نے آ کر عرض کیا۔ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیک واٰلک وسلم دونوں عورتیں مرگئی ہیں یا مرنے کے قریب ہیں تو مصطفٰے کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ان دونوں عورتوں کو میرے پاس لاؤ، جب وہ دونوں آگئیں تو آقا کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک پیالہ منگوایا اور ان میں سے ایک سے فرمایا قے کرو تو اس عورت نے پیپ اور خون کا قے کیا حتیٰ کہ پیالہ بھر گیا پھر دوسری عورت سے فرمایا تم بھی قے کرو تو اس نے بھی اسی طرح قے کیا۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ان دونوں عورتوں نے اس چیز سے روزہ رکھا جو اللہ تعالٰی نے ان کے لئے حلال فرمائی ہے اور اللہ تعالٰی نے

جو کچھ حرام کیا ہے اس کے ذریعہ روزہ توڑ دیا یہ دونوں بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں)
(الترغیب والترہیب، ج ۳، ص ۳۲۶)

حضرات! غیبت کیسا خراب اور بدترین گناہ ہے کہ غیبت کرنے والا اپنے پیٹ میں بدبودار خون اور پیپ جمع کرتا ہے اللہ تعالیٰ غیبت کے قریب سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

غیبت کرنے والے کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی ہے

محبوب داں رسول مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا دو شخص جب نماز ظہر یا عصر سے فارغ ہوئے تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں وضو کرو اور نماز دہرالو اور روزہ پورا کرو اور دوسرے دن اس روزے کی قضا کرو تو ان دونوں روزہ داروں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ایسا حکم کس لئے دیا گیا؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۳۰۲)

حضرات! غیبت عظیم ترین گناہ ہے کہ جس کی وجہ سے نماز و روزہ اور اعمال خیر کی مقبولیت و نورانیت جاتی رہتی ہے اور نماز و روزہ میں کراہت آتی ہے لیکن نماز و روزہ نہ گیا۔ ملخصاً (بہار شریعت حصہ ۵ ص ۳)

سود سے بھی بڑا گناہ مسلمان کی عزت پر ہاتھ ڈالنا ہے

عالم ربانی، حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیبت کے بیان کے درمیان سود کا گناہ اور مسلمان کی عزت پر ہاتھ ڈالنا کے گناہ کو بھی بیان فرماتے ہیں۔

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی تک سود کا جو ایک درہم پہونچتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے اور سب سے بڑا سود (یعنی سود سے بھی بڑا گناہ) مسلمان کی عزت پر ہاتھ ڈالنا ہے۔
(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۴۳، مکاشفۃ القلوب ج ۳، ص ۳۲۶)

حضرات! اس حدیث شریف سے بھی کوئی غیبت کے عذاب و گناہ کو نہ سمجھے تو اس سے بڑا نادان کون؟ کہ سود کا ایک درہم کا گناہ چھتیس بار زنا کرنے کے گناہ سے زیادہ ہے اور اس سے بھی بڑا گناہ غیبت کرنا ہے۔ (ملخصاً)

غیبت مومن کے دین میں بہت جلد اثر انداز ہوتی ہے

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! مومن آدمی کے دین میں غیبت اتنی جلدی سرایت کرتی ہے جتنی جلدی آکلہ! بیماری اس کے جسم کو خراب نہیں کرتی۔ (احیاء العلوم ج ۳، ص [illegible])

اور حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! غیبت! (کھانے کا) لقمہ کے پیٹ میں پہنچنے سے بھی جلد تر مومن کے دین میں رخنہ (فساد) ڈال دیتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب ص [illegible])

حضرات! آکلہ! ایک بیماری ہے جو جسم کو بہت جلد خراب کر دیتی ہے مگر غیبت وہ خطرناک گناہ ہے جو مومن کے دین کو اس سے بھی جلدی تباہ و برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔

مگر! مسلمان کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں۔ دن رات ایک دوسرے کی غیبت میں مشغول ہے اور اپنے دین کو برباد کرتا نظر آتا ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

غیبت کھجوری میٹھی اور شراب سے زیادہ تیز ہے

حضرت ابن حجر مکی شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں منقول ہے کہ غیبت میں کھجوری مٹھاس اور شراب جیسی تیزی اور سرور ہے۔ (الزواجر ج ۲، ص [illegible])

حضرات! شراب کی عادت چھوڑ دینا آسان نہیں ہے اور غیبت تو اس سے بھی زیادہ تیزی اور سرور رکھتی ہے مگر اللہ تعالیٰ جسے توفیق دے۔

اپنے عیب کو دیکھو، کامیاب ہو جاؤ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم کسی دوسرے کے عیب کا ذکر کرنا چاہو تو (پہلے) اپنے عیب کو یاد کرو۔

اور! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ایک شخص اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا دیکھ لیتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر اُسے نظر نہیں آتا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۳، ص [illegible])

اور! حضرت علی بن حسین، امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص کو دوسرے کی غیبت کرتے

ہوئے سنا تو فرمایا غیبت سے بچو! یہ لوگوں میں سے جو کتے ہیں ان کا سالن ہے (ان کی خوراک ہے)

اور! مراد مصطفیٰ، امیر المومنین، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم پر اللہ تعالیٰ کا ذکر لازم ہے بے شک اس میں شفاء ہے اور لوگوں کے ذکر (یعنی غیبت) سے بچو، یہ بیماری ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کی عبادت کی اچھی توفیق کا سوال کرتے ہیں۔ (احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۲۱۸)

سچ بات کو پیٹھ پیچھے کہنا غیبت ہے

حدیث شریف: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ وہ بہت عاجز ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کی غیبت کی ہے۔ تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ہم نے وہی بات کہی ہے جو اس میں پائی جاتی ہے۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اگر تم ایسی بات کہتے جو اس میں نہیں ہے تو تم اس پر بہتان باندھتے۔ (مجمع الزوائد، ج:۸، ص:۹۳)

اے ایمان والو! آج کل غیبت کی برائی اس قدر عام ہو چکی ہے کہ غیبت کرنے والا غیبت بھی کرتا جاتا ہے اور یہ بھی کہتا نظر آتا ہے کہ میری نیت غیبت اور برائی کی نہیں ہے۔ ملاحظہ فرمایئے کہ غیبت کیا ہے۔

صرف اتنا کہا کہ قد چھوٹا ہے تو بھی غیبت ہے

حدیث شریف: ہم مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک عورت آئی، جب وہ واپس جانے لگی تو میں نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس کا قد چھوٹا ہے تو محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا (اے عائشہ) تم نے اس کی غیبت کی ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج:۶، ص:۲۰۶، احیاء العلوم، ج:۳، ص:۲۴۳)

صرف اتنا کہا کہ دامن لمبا ہے تو بھی غیبت ہے

حدیث شریف: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی موجودگی میں ایک عورت کے بارے میں کہا کہ اس عورت کا دامن لمبا ہے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تھوکو تھوکو۔ تو میں نے گوشت کے ٹکڑے کی قے کی۔ (الترغیب والترہیب، ج:۳، ص:۳۳۰، احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۲۴۰)

حضرات! غیبت کو دیکھئے اور اس کے عظیم وبال سے بچنے کی فکر کیجئے اور یاد رکھئے صرف اتنا کہہ دینا کہ فلاں کا قد چھوٹا ہے یا اس کے کپڑے کا دامن لمبا ہے یہ بھی غیبت ہے۔ مگر ہم تو صرف قد کو ہی نہیں بلکہ پورے جسم کو ہی برا کہتے نظر آتے ہیں اور صرف کپڑے کے دامن کو ہی نہیں بلکہ مسلمان کے پورے لباس کو نوچ نوچ کر پھاڑتے نظر آتے ہیں۔ اب اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ہمارا حال کیا ہوگا؟۔ ([illegible])

بزرگوں کی نظر میں غیبت سے بچنا عبادت ہے

عالم ربانی، نائب مصطفیٰ، حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ منقول ہے کہ اسلاف (بزرگوں) کو دیکھا کہ وہ عبادت (صرف) نماز و روزہ ہی کو نہیں سمجھتے تھے بلکہ لوگوں کی برائی اور غیبت سے بچنے کو عبادت سمجھتے تھے۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۴۸)

نماز و روزہ ادا کیا مگر غیبت کی تو جہنم میں جائے گا

حدیث شریف: محبوب خدا، مصطفیٰ کریم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے کسی عورت کا ذکر کیا گیا کہ وہ بہت زیادہ نمازیں پڑھتی ہے اور (خوب) روزے رکھتی ہے لیکن اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے (یعنی ان کی غیبت کرتی ہے)

تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: وہ (عورت) جہنم میں جائے گی۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۲، ص ۴۴۰)

حضرات! یہ ارشاد پاک، محبوب رحمٰن، مختار دو جہاں، مالک انس و جاں، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ہے۔ آسمان بدل سکتا ہے، زمین بدل سکتی ہے، چاند و سورج کا نکلنا ڈوبنا بند ہو سکتا ہے، عالم کا نظام بدل سکتا ہے۔ لیکن محبوب خدا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک نہ بدلا ہے نہ بدل سکتا ہے۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

حضرات! اس آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ نماز پڑھنے والا، روزہ رکھنے والا اگر غیبت خور ہے تو اس کی نماز و روزہ نامقبول اور وہ شخص جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

حضرات! تو اب جہنم سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ غیبت سے توبہ کر لی جائے اور جس کی غیبت کی ہے اس سے بھی معافی مانگ لی جائے تو اللہ تعالیٰ معافی دے کر جہنم کے عذاب سے محفوظ و مامون فرما دے گا۔

ایک بار کی غیبت سو مرتبہ زنا سے بدتر ہے

مشہور بزرگ حضرت ابو اللیث بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غیبت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں ایک بار کی غیبت کو سو مرتبہ کے زنا سے بدترین سمجھتا ہوں۔

اور! حضرت ابو حفص الکبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ میں کسی انسان کی غیبت کرنے کو، رمضان کے روزے نہ رکھنے سے بدتر سمجھتا ہوں۔

اور! جس نے کسی عالم کی غیبت کی تو قیامت کے دن اس کے چہرہ پر لکھا ہوگا۔ یہ (شخص) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص:١٣٩)

غیبت سے نماز و روزہ مقبول نہیں ہوتے

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ (اللہ کے ولی) حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی نمازی نے غیبت کی تو دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر کسی روزہ دار نے غیبت کی تو دوسرے دن پھر سے روزہ رکھے۔ (احیاء العلوم شریف، ج:٣، ص:٢٤٧)

حضرات! بزرگوں کے اقوال و بیان سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہو گیا کہ غیبت کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے سو مرتبہ زنا کیا اور عالم دین کی غیبت تو اور بھی بڑی مصیبت ہے کہ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہے اور نماز کا نور اور روزے کی برکت غیبت سے زائل ہو جاتی ہے، گویا غیبت کرنے والے کی نماز اور روزہ نامقبول ہو کر رہ جاتے ہیں۔ (الامان والحفیظ)

غیبت سننا بھی غیبت ہے: نائب مصطفیٰ، حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ غیبت سننے پر خوش ہونا اور اس کی طرف کان لگانا بھی غیبت ہے اور وہ اس لئے کہ جب (غیبت کرنے والا) خوشی اور تعجب کا اظہار کرتا ہے تو غیبت کرنے والا خوش ہوتا ہے اور غیبت کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے گویا وہ اس طریقے سے اس

سے غیبت کرواتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے (یعنی غیبت سننے والا) تعجب ہے ہم تو اس شخص کو ایسا نہیں جانتے تھے، میں تو اسے اب تک اچھا آدمی سمجھتا رہا ہوں، میں تو اسے کچھ اور ہی سمجھتا رہا، اللہ تعالیٰ ہمیں آزمائش سے بچائے۔ یہ سب کچھ غیبت کرنے والے کی تصدیق ہے اور غیبت کی تصدیق بھی غیبت ہوتی ہے بلکہ غیبت کے وقت خاموش رہنے والا بھی غیبت میں شریک ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۲۲)

حدیث شریف: محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمُسْتَمِعُ اَحَدُ الْمُغْتَابِیْنَ ۔ یعنی غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔

(تاریخ بغداد، ج: ۸، ص: ۲۲۶، احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۲۲)

حدیث شریف: دو شخص تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے فرمایا کہ فلاں شخص بہت سوتا ہے۔ پھر انہوں نے محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سالن مانگا تا کہ روٹی کھائیں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم سالن کھا چکے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں تو اس کا علم نہیں۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کیوں نہیں، تم دونوں نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔ (الصمت للموسوعۃ، ج: ۶، ص: ۹۵)

حضرات! غور کیجئے کہ اتنا بھی کہنا کہ فلاں شخص زیادہ سوتا ہے یہ بھی غیبت ہے اور ایک صاحب نے کہا تھا اور دوسرے صاحب نے سنا تھا مگر! آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں نے غیبت کی۔ یعنی کہنے والا اور سننے والا دونوں غیبت میں شریک ہیں۔ الامان والحفیظ

زبان سے روکے اور دل سے خوش ہوتا ہے تو منافق ہے

تاجِ مصطفیٰ، حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص زبان سے (غیبت کرنے والے سے) کہے کہ خاموش ہو جاؤ۔ لیکن دل سے سننا چاہتا ہے تو یہ منافقت ہے اور جب تک دل سے برا نہ جانے گا گناہ سے باہر نہیں ہوگا اور صرف ہاتھ کے اشارہ سے خاموش کرانا کافی نہ ہوگا۔ یا یہ کہ اپنے ابروؤں اور پیشانی سے اشارہ کرے کیونکہ یہ سستی اور اس بات کو معمولی سمجھنے کی علامت ہے بلکہ اسے سختی کے ساتھ اور واضح الفاظ سے روکنا چاہئے۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۲۳)

مسلمان کی عزت کی حفاظت کرنے والا قیامت کے دن رسوا نہ ہوگا

حدیث شریف: محبوب خدا، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس کسی مومن کو ذلیل کیا جارہا ہو اور وہ شخص طاقت کے باوجود اس مومن کی مدد نہ کرے اَذَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ یعنی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اس شخص کو رسوا کرے گا۔

(مسند امام احمد، ج:۳۰، ص:۴۹۷، احیاء العلوم، ج:۳، ص:۲۲۳)

حضرات! اس حدیث شریف سے صاف طور پر پتہ چلا کہ اگر کسی مسلمان بھائی کی کوئی شخص غیبت و برائی کر رہا ہے اور اگر طاقت ہے تو سننے والے پر لازم ہے کہ غیبت کرنے والے کو روکے چاہے زبان سے، یا طاقت سے بہر حال روکے۔ اور جس بھائی کی غیبت و برائی کی جارہی تھی اس کی عزت کی حفاظت کرے۔ تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کی عزت کی حفاظت فرمائے گا۔ اور اس کو رسوا ہونے سے بچالے گا۔ ملاحظہ فرمایئے۔

حدیث شریف: اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ۔

اَنْ يَّرُدَّ عَنْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وہ قیامت کے دن اس کی عزت کی حفاظت فرمائے۔ (مسند امام احمد، ج:۲، ص:۴۲۹)

حدیث شریف: آقا کریم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے اس کی عزت کی حفاظت کرے۔

كَانَ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ۔ تو اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ وہ اس شخص کو دوزخ سے آزاد کردے۔

(مسند امام احمد، ج:۹، ص:۴۱۱)

حضرات! ہمارے پیارے رسول، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمان سے یہ ثابت ہو گیا کہ مسلمان بھائی کی عزت بچانے والا قیامت کے دن عزت پائے گا اور جو شخص طاقت ہونے کے باوجود اپنے بھائی کی عزت نہیں بچائے گا تو وہ شخص بروز قیامت بہت رسوا اور ذلیل ہوگا۔ لیکن آج کل عزت بچانا تو کجا! ایک بھائی، اپنے بھائی کو ذلیل کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے اور دوزخ کا حقدار بنتا نظر آتا ہے۔ الامان والحفیظ

غیبت خور، دوست سے تنہائی بہتر ہے

حضرات! غیبت کرنے والے دوست سے تنہائی بہتر ہے کہ تنہائی میں گناہ سے محفوظ رہے گا۔ ملاحظہ فرمایئے:

حدیث شریف: حضرت عمران بن حطان کہتے ہیں کہ میں ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو انہیں کمبل اوڑھے ہوئے مسجد میں تنہا بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا ابوذر! یہ تنہائی کیسی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ تنہائی بہتر ہے برے ساتھی سے اور اچھا ساتھی تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی بات بولنا خاموشی سے بہتر ہے اور بری بات بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔ (شعب الایمان ج۷ ص۱۰۲)

حدیث شریف: محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھا ساتھی وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں اللہ تعالیٰ یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (شعب الایمان ج۷ ص۵۷)

اے ایمان والو! غیبت کرنے والے اور اس کی، اُس کی برائی اور نکتہ چینی کرنے والے کو دوست ہرگز نہ بناؤ ورنہ دین میں فساد پیدا ہوگا اور آخرت تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گی۔

ہاں! دوست (ساتھی) ایسا ہو جو تمہارے ایمان کی فکر کرتا ہو اور تم کو اچھے عمل کی دعوت دیتا ہو اور جس کے ساتھ بیٹھنے اٹھنے اور رہنے سے خدا یاد آتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی نیک دوست اور اچھا ساتھی نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ولی نے غیبت سنی تو مجلس سے چلے گئے

مشہور بزرگ اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ لوگوں نے آپس میں کہا کہ فلاں شخص ابھی تک نہیں آیا تو ایک شخص بولا کہ وہ موٹا تو بڑا سست ہے۔ اس پر حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آپ کو ملامت کرتے ہوئے فرمانے لگے: افسوس! میرے پیٹ کی وجہ سے مجھ پر یہ آفت آئی ہے کہ میں ایک ایسی مجلس میں پہنچ گیا جہاں ایک مسلمان کی غیبت ہو رہی ہے۔ یہ کہہ کر وہاں سے واپس تشریف لے گئے اور تین دن تک کھانا نہ کھایا (اور صدمے سے بے حال رہے)۔ (منہاج العابدین)

حضرات! نیک لوگوں کی ہر بات نیک ہوتی ہے۔ یہ نیک تھے تو غیبت کی بات سن کر مجلس سے چلے گئے اور تین دن تک صدمے میں رہے کہ ایسی مجلس میں کیوں گیا اور کھانا تک نہ کھایا۔

اور! ایک ہم ہیں کہ غیبت ہی کی مجلس کو تلاش کر کے جاتے ہیں اور خوب غیبت کرتے ہیں اور غیبت کو سنتے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ غیبت کے گناہ سے توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ کے ولی حضرت شیخ بدرالدین احمد رضوی نے اپنے خادم کو غیبت سے توبہ کرائی

حضرات! مشہور عالم باعمل، اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت شیخ بدرالدین احمد قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی زندگی کی کوئی نماز قضا نہیں اور مصلے پر ہی وصال فرمایا۔ میں ان کے ہمراہ، ہند کے راجہ، ہمارے پیارے خواجہ، عطائے رسول، سلطان الہند، خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ غریب نوازی میں حاضر تھا۔ حضرت کے خادم نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ میں رمضان شریف میں اجمیر شریف حاضر ہوا تھا اور فلاں سید صاحب قبلہ کے گھر قیام کیا تھا، مگر سید صاحب نے فرمایا کہ آپ افطار شاہجہانی مسجد میں کر کے آجایئے گا، جو مجھے اچھا نہیں لگا۔ تو اللہ کے ولی شیخ بدرالدین احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس بارگاہ میں بھی آپ گناہ سے باز نہیں آئے۔ آپ نے ہمارے سید صاحب کی غیبت کی، جلدی اٹھئے اور جاکر وضو کر کے بارگاہ میں معافی طلب کیجئے کہ حضور آپ کی بارگاہ میں مجھ سے غیبت کا گناہ ہو گیا ہے، معاف فرما دیجئے اور آئندہ ہم سے غیبت کا گناہ نہ ہو ہم پر کرم فرما دیجئے۔ انوار احمد قادری

حضرات! یہ شان ہوتی ہے اللہ والوں کی کہ غیبت کرتے نہیں اور غیبت سنتے بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی غیبت کرنے اور غیبت سننے والوں بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

غیبت کے بدلے خرچہ دیتے تھے: خاندان برکات کے مورث اعلیٰ حضرت سید میر احمد بلگرامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء، محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیبت کیا کرتا تھا تو حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص کو خرچ کے لئے روپیہ بھیجا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ ایک زمانے تک چلتا رہا۔ وہ شخص غیبت کرتا رہا اور حضرت اس کو خرچ بھیجتے رہے۔ ایک دن اس غیبت خور کی بیوی نے کہا کہ آپ غیبت

کرتے ہیں اور حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے خرچ کے لئے روپیہ دیتے ہیں، کیا یہ انصاف کی بات ہے؟ کہ تم خرچ بھی لیتے ہو اور غیبت بھی کرتے ہو۔ تو اس شخص کو اپنی بیوی کی نصیحت سمجھ میں آ گئی اور اس شخص نے غیبت کرنا چھوڑ دیا۔ تو حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو خرچ کے لئے روپیہ دینا بند کر دیا۔ تو وہ شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ جب میں آپ کی غیبت کرتا تھا تو آپ مجھے خرچ دیا کرتے تھے اور میں نے آپ کی برائی بند کر دی ہے تو آپ نے میرا خرچ بند کر دیا۔ تو حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تو میری غیبت کرتا تھا تو تیری نیکیاں مجھے ملتی تھیں۔ گویا تو میرا کام کرتا تھا اس لئے میں تم کو خرچ کا روپیہ دیتا تھا اور جب تم نے میری غیبت بند کر دی گویا میرا کام کرنا تم نے بند کر دیا تو میں نے بھی تم کو خرچ کا روپیہ دینا بند کر دیا۔ (خلاصہ ملخصاً شریف۔ ص ۵۰)

غیبت کے بدلے تحفہ دیا: عالم ربانی، حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے کہا کہ فلاں شخص نے آپ کی غیبت کی ہے تو حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے پاس کھجور کا ایک تھال بھیجا اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے مجھے نیکیوں کا تحفہ دیا ہے تو میں اس کا بدلہ دینا چاہتا ہوں۔ مجھے معذور سمجھو! میں پوری طرح بدلہ نہیں دے سکتا۔ (احیاء العلوم شریف۔ ج ۳۔ ص ۲۲۲)

حضرات! ہمارے اسلاف، غیبت کا جواب غیبت سے نہیں، برائی کا جواب برائی سے نہیں بلکہ نیکی اور بھلائی سے دیا کرتے تھے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت سید نعیم الدین صدر الافاضل مراد آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جہل کو علم سے۔ بدسلوکی کو درگزر سے۔ کہ اگر کوئی تیرے ساتھ برائی کرے تو معاف کر۔ اس خصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے۔ (خزائن العرفان)

غیبت نہیں بلکہ برائی کو ظاہر کرنا واجب ہے

عالم ربانی، نائب مصطفیٰ، حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ مراد مصطفیٰ، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے۔ اور کہا گیا ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے سلام کا جواب نہ دیا اور وہ محبوب مصطفیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلے گئے اور ان سے یہ بات عرض کی تو حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے گئے اور ان کی اصلاح کر دی تو! یہ ان لوگوں کے نزدیک غیبت نہیں تھی۔ اسی طرح جب مراد مصطفیٰ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ ابوجندل نے ملک شام میں شراب پی ہے۔ چنانچہ انہوں نے توبہ کر لی تو جو بات

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی ہے تو انہوں نے اسے غیبت قرار نہیں دیا۔ کیوں کہ خبر پہنچانے والے کا مقصد اس کی برائی کو ظاہر کرنا تھا تاکہ امیر المومنین اسے نصیحت کریں کیوں کہ جس قدر آپ کی نصیحت فائدے مند ہو سکتی تھی کسی دوسرے کی نصیحت اتنا کام نہ دیتی تو اس کا جواز نیک نیتی کی وجہ سے ہے اور اگر یہ مقصد نہ ہو تو وہ غیبت ہوگی اور غیبت حرام ہے۔

فتویٰ حاصل کرنا: جس طرح کوئی شخص کسی مفتی سے کہتا ہے کہ مجھ پر میرے باپ یا بیوی یا بھائی نے ظلم کیا ہے تو میں اس سے کس طرح بچ سکتا ہوں۔ لیکن یہاں بہتر یہ ہے کہ (نام نہ لے) اشاروں میں کہے۔ مثلاً یہ کہ آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس پر اس کا باپ یا بھائی یا بیوی ظلم کرتے ہیں اور اگر نام لے لے تو بھی جائز ہے۔ حضرت ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی کہ ابوسفیان بخیل ہیں، مجھے کم خرچ دیتے ہیں جو میری اولاد کے لئے کافی نہیں۔ تو میں کیا اس کی لاعلمی میں کچھ لے سکتی ہوں۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مناسب طریقے سے اس قدر لے سکتی ہو جو تمہیں اور تمہاری اولاد کو کافی ہو۔ تو انہوں نے ان کا بخل اور ظلم ظاہر کیا لیکن ان کا مقصد مسئلہ معلوم کرنا تھا اس لئے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جھڑکا نہیں۔

مسلمان کو برائی سے ڈرانا مقصود ہے: جب تم کسی عالم کو دیکھو (یا کسی بھی مسلمان کو دیکھو) کہ کسی بدعتی یا فاسق کے پاس جاتا ہے اور تمہیں ڈر ہو کہ اس کی بدعت و فسق اس میں سرایت کر جائے گا تو تمہیں چاہئے کہ اس کی بدعت اور فسق اس پر ظاہر کر دو، جب کہ مقصد اچھا ہو۔ اسی طرح جب کوئی شخص غلام خریدے (یا کوئی بھی چیز خریدے) اور تمہیں معلوم ہے کہ غلام میں یا فلاں چیز میں یہ کمی ہے تو تم اس کے عیب کو بتا سکتے ہو کیوں کہ تمہاری خاموشی سے خریدار کو نقصان ہوگا اس جگہ خریدار کی رعایت بہت ضروری ہے۔ اسی طرح اگر شادی کے سلسلے میں کسی سے مشورہ لیا جائے یا کسی کے پاس امانت رکھنے کے بارے میں رائے مانگی جائے تو اسے چاہئے کہ مشورہ مانگنے والے کو خیر خواہی کے ساتھ جو کچھ معلوم ہے، بتا دے۔ غیبت نہ ہوگی۔ اگر اسے معلوم ہو کہ صرف منع کرنے سے وہ اس کے ساتھ نکاح کرنے سے باز رہے گا تو بتانا واجب ہے اور اگر اسے معلوم ہو کہ جب تک اس کا عیب نہ بتایا جائے یہ باز نہیں آئے گا تو واضح الفاظ میں بتا دے (غیبت نہیں ہوگی) کیونکہ۔

حدیث شریف: محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم فاجر کا ذکر کرنے سے ڈرتے ہو، اس کا پردہ فاش کر دو تاکہ لوگ اس کو پہچان لیں۔

اُذْکُرُوْهُ بِمَا فِيْهِ حَتّٰى يَحْذَرَ النَّاسُ۔ اور اس میں جو خرابی ہو اس کو بیان کر دو تا کہ لوگ اس سے بچیں۔

(سنن کبریٰ بیہقی ج:۱۰، ص:۲۱۰)

اور جو شخص کھلم کھلا (علی الاعلان) فسق کا مرتکب ہو۔ (یعنی گناہ کے کام کرتا ہو) جیسے جوا و شراب کی مجلس قائم کرنے والا اور علی الاعلان شراب پینے والا اور ظلماً لوگوں کا مال لینے والا۔ یہ لوگ (علی الاعلان) کھلم کھلا یہ کام کرتے ہوں۔ اور اگر کوئی شخص ان کی یہ برائی بیان کرے تو محسوس نہ کرتے ہوں اور نہ ہی ناپسندیدگی کا اظہار کریں۔ اب اگر تم ان سے ان گناہوں کا ذکر کرو تو کوئی حرج نہیں۔

حدیث شریف: اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَلْقٰى جِلْبَابَ الْحَيَاءِ عَنْ وَجْهِهٖ فَلَا غِيْبَةَ لَهٗ۔

یعنی جو آدمی اپنے چہرے سے حیا کی چادر ہٹا دے اس کی غیبت نہیں ہوتی۔ (سنن کبریٰ بیہقی ج:۱۰، ص:۲۱۰)

حضرت حسن بصری کا قول کہ تین آدمی کی غیبت نہیں ہوتی

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں کی غیبت نہیں ہوتی (۱) نفسانی خواہشات پر چلنے والا۔ (۲) ایسا فاسق جس کا فسق واضح ہو (یعنی ظاہر ہو)۔ (۳) اور ظالم حاکم۔ یہ تین لوگ اپنے افعال کو ظاہر کرتے ہیں اور بعض اوقات فخر بھی کرتے ہیں تو وہ اس بیان کو کیسے ناپسند کریں گے جب کہ وہ ظاہر کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ البتہ وہ عمل جو ظاہر نہیں کرتے ان کا ذکر کرنا گناہ ہے۔ (احیاء العلوم شریف ج:۳، ص:۲۲۸)

حضرات! صحیح بخاری شریف میں ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک چاند و سورج سے زیادہ روشن اور ظاہر ہے کہ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ یعنی سارے اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ اور دلوں کے احوال کو جاننا ہمارے اختیار سے باہر کی بات ہے لہٰذا فاسق و فاجر اور علی الاعلان گناہ کرنے والے سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے گا مبادا دوسرے لوگ بھی اس فسق میں مبتلا ہو سکتے ہیں خاص کر بدمذہبوں کی۔ یعنی وہابی، دیوبندی، تبلیغی وغیرہ جو اپنی تقریر و تحریر کی بنیاد پر کافر و مرتد ہیں ان سے لوگوں کو بچانا اور دور رکھنا جبھی ممکن ہے کہ ان کے باطل عقائد سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ یہ بدمذہب علی الاعلان اپنی تقریروں میں بیان کرتے ہیں اور اپنی کتابوں میں لکھ رکھا ہے۔ تو ضروری ہوا کہ ان کے گندے عقیدے علی الاعلان تقریروں میں بیان کئے جائیں اور کتابوں میں چھاپ کر لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔

جیسا حکم ہے۔

وہابی، دیو بندی کا عقیدہ، اللہ تعالیٰ کے متعلق

(۱) غیر مقلد اہل حدیث کہلانے والے وہابیوں کے شیخ الاسلام، امام و مجدد ابن تیمیہ نجدی کا عقیدہ کہ

اِنَّهٗ بِقَدْرِ الْعَرْشِ لَا اَصْغَرَ وَلَا اَكْبَرَ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے نہ چھوٹا ہے نہ بڑا۔ (فتاویٰ حدیثیہ، ص: ۱۰۰، مطبوعہ مصر)

(۲) غیر مقلد، اہل حدیث کہلانے والے وہابی، دیو بندی اور تبلیغی جماعت کے امام و پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی کا عقیدہ کہ خدائے تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (رسالہ یکروزی، ص: ۱۴۵)

اور! وہابی، دیو بندی جماعت کے پیر و مرشد مولوی رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ کہ

اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص: ۱۳)

حضرات! اللہ تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ کا دھبہ لگانا، وہابیوں، دیو بندیوں کا شیوہ ہے جیسا کہ آپ حضرات نے ملاحظہ کر لیا۔

ایمان والوں کا عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے

مشہور محدث، اہلسنت کے امام و پیشوا حضرت امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

(۱) جھوٹ بولنا عیب ہے اور اللہ تعالیٰ (کی ذات) میں عیب ہونا محال ہے۔ (تفسیر کبیر، ج: ۳، ص: ۱۲۸)

اور! ہم اہلسنت کے امام و پیشوا حضرت امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ کا گمان کرنا بھی ایمان سے خارج کر دیتا ہے۔ یعنی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر، ج: ۵، ص: ۱۰۹)

حضرات! ہم اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ ہمارا رحمٰن و رحیم اللہ تعالیٰ جھوٹ اور ہر عیب و نقص سے پاک ہے اللہ تعالیٰ اسی پیارے عقیدے پر خاتمہ بالخیر فرمائے آمین ثم آمین

وہابیوں، دیو بندیوں کا عقیدہ پیارے نبی کے متعلق

غیر مقلد اہل حدیث کہلانے والے مولوی احمد دین کا عقیدہ کہ۔

(۱) نبی کو نور کہنے والے اور یہودیوں میں کوئی فرق نہیں۔ (برہان الحق، ص: ۱۰۲)

اور! اہل حدیث کہلانے والوں کا عقیدہ کہ

(۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا کا نور ماننا کفر ہے۔ (ماہنامہ اہل حدیث کراچی، ص ۵، ۱۵ نومبر ۱۹۹۹ء)

ایمان والوں کا عقیدہ کہ نبی خدا کا نور ہیں: عاشق مصطفیٰ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں اور علی الاعلان فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے رسول، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ:

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

اور اپنے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کا حق ادا کرتے ہوئے قرآن مجید ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد! قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۝ (پ ۶، ع ۷)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (کنز الایمان)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ علما فرماتے ہیں یہاں نور سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ (مجموعہ رسائل مسئلہ نور و سایہ ص ۳۷)

تمام محدثین اور ائمہ فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ میں نور سے مراد حضور، سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ (تفسیر ابن جوزی ج ۲، ص ۳۱۷)

حضرات! محبوب خدا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا نور نہ ماننا قرآن مجید کا انکار ہے جو کفر ہے۔

وہابیوں دیوبندیوں کے امام و پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی کا عقیدہ کہ

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حال کہ قبر میں اور قیامت کے دن میرے ساتھ اچھا ہوگا یا نہیں، کچھ معلوم نہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۰)

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا عقیدہ کہ

(۲) رسول اللہ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے اور لکھتے ہیں کہ شیطان اور ملک الموت کے علم سے رسول اللہ کا علم کم ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۵۱، مطبوعہ کانپور)

حضرات! ایمان والوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○ (پ۵، ع۱۴)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (کنزالایمان)

حضرات! اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیتا ہے اور وہابی انکار کرتے ہیں۔

عاشقِ مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

حدیث شریف: مروی ہے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے تک کا حال ہم سے بیان فرما دیا۔ (بخاری شریف، ج ۲، ص ۱۰۸۳)

حضرات! اسی طرح علم غیب کے ثبوت میں صحیح مسلم شریف، ج ۲، ص: ۳۹۰ پر اور مشکوٰۃ شریف، ص: ۵۰۷ پر بھی حدیث شریف موجود ہے مگر اسے ایمان منافق کو پورا دفتر اور بھرا سمندر بھی ناکافی ہے۔

اے ایمان والو! ایسے منافقوں، گمراہوں سے قوم کو آگاہ کرنا اور ان کے مکر و فریب سے لوگوں کے ایمان وعقیدہ کو بچانے کے لئے ان کی گستاخی اور گمراہی کو علی الاعلان بیان کرنا فرض عین ہے، غیبت و برائی نہیں ہے۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۲ ﴾

جُمادی الآخرہ

تیسرا جمعہ..................................دوسرا بیان

چغل خوری کا فساد اور عذاب

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

آیت: ھَمَّازٍ مَّشَّآءٍ ، بِنَمِیْمٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ○ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ ○ (پ۲۹، ع۳)

ترجمہ: ذلیل بہت طعنے دینے والا، بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا، بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، گنہگار، درشت خو، اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

اے ایمان والو! گناہ تو بہرحال گناہ ہے اور مومن کی شان ہے کہ ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ گناہ آدمی کو ولایت و بزرگی سے بہت دور کر دیتا ہے اور گناہ پر مداومت اختیار کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قرب کی منزل سے دور رہتا ہے اور ایسا شخص اس کی دوستی کی خوشبو سے محروم ہوتا ہے۔

چغل خوری وہ بدترین گناہ ہے جس کی بدبو سے چغل خور گھر اور باہر، سب جگہ بدنام اور غیر معتبر ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہ دنیا کا بہت بڑا عذاب ہے اور چغل خور کے لئے آخرت کا عذاب بہت ہی دردناک ہے کہ اس کی قبر میں آگ کے شعلے ہوں گے جس میں وہ بری طرح جل رہا ہوگا اور بروز قیامت اس کے منہ پر آگ کا لگام لگایا جائے گا جس سے اس کی زبان اور منہ جلتے رہیں گے۔ الامان والحفیظ

حضرات! مذکورہ آیت کریمہ میں زنیم کا لفظ ہے، غور سے سنئے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زنیم سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے باپ کا نہ ہو۔ اور اس میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ جو شخص بات کو نہیں چھپاتا اور چغلی کھاتا ہے تو یہ اس کے ولد الزنا (یعنی حرامی) ہونے کی دلیل ہے۔ (احیاء العلوم شریف، ج۳، ص[illegible])

چغل خور کا انجام بد: محبوب خدا، شاہ مدینہ، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ نَمَّامٌ ۔ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

(بخاری شریف، ج ۲ [illegible] مسلم شریف [illegible] احیاء العلوم، ج ۳، ص ۲۲۳)

چغلی کھانے والے سب سے بُرے ہیں

شاہ طیبہ، آفتاب نبوت، ماہتاب رسالت، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم میں سب سے بُرے وہ لوگ ہیں جو چغلی کھاتے ہیں، دوستوں میں فساد ڈالتے ہیں اور بے عیب لوگوں میں عیب تلاش کرتے ہیں۔ (کنز العمال، ج ۳، ص [illegible]، احیاء العلوم، ج ۳، ص [illegible])

تین قسم کے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے

شاہ مدینہ، راحت سینہ، کرم و بخشش کے گنجینہ، ہمارے پیارے آقا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو پیدا کیا تو ارشاد فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم کہ آٹھ قسم کے لوگ تیرے اندر نہیں آئیں گے۔ (اس میں سے یہ لوگ بھی ہیں)

(۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) بار بار زنا کرنے والا (۳) چغل خور (۴) بے غیرت وغیرہ۔ (مکاشفۃ القلوب، ص [illegible])

چغل خور کی وجہ سے پوری مجلس کی دعا قبول نہیں ہوتی

حدیث شریف میں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک دفعہ قحط پڑا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر دعا کے لئے نکلے اور بارش کے لئے دعا کی لیکن بارش نہ ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ اے رب العٰلمین! تو دعا کو شرف قبولیت کیوں نہیں بخشتا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری دعا اس لئے مقبول نہیں ہو رہی ہے کہ ان دعا کرنے والوں میں ایک چغل خور ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معلوم کیا کہ یا اللہ تعالیٰ وہ کون ہے؟ کہ میں اس گناہ گار کو باہر نکال دوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں چغل خوری کو پسند نہیں کرتا ہوں اور چغلی کھانے سے منع کرتا ہوں تو یہ کیوں کر ہو کہ میں کسی کی چغلی کروں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ساری قوم کو چغل خوری سے توبہ کرنے کی ہدایت کی۔ جب سب نے توبہ کی تو بارش ہوگئی۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۲۵)

حضرات! چغلی کھانا کس قدر بدترین عمل ہے کہ چغل خور اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے نبی کی محفل میں موجود ہو تو نبی کی دعا مقبول ہونے سے روک دی جاتی ہے تو ہماری مسجدوں کے ائمہ حضرات کی دعا قبول نہ ہوتی ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اس لئے ہمیں مسجد و محفل میں جانے سے پہلے ہر گناہ خاص کر غیبت اور چغل خوری سے توبہ کر لینا چاہئے تاکہ ہماری وجہ سے دوسروں کی دعا رد نہ ہو۔

چغلی کی تعریف: حضرات! چغلی کیا ہے؟ اور چغلی کس کو کہتے ہیں، ملاحظہ کیجئے۔

عالم ربانی، نائب مصطفیٰ، حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چغلی کی تعریف یہ ہے کہ جس بات کو ظاہر کرنا ناپسندیدہ ہو اسے ظاہر کرنا چغلی ہے۔

اور عام لوگوں کے نزدیک چغلی کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص کسی آدمی سے جا کر کہتا ہے کہ فلاں شخص تمہارے بارے میں یہ کہتا تھا (تو یہ بھی چغلی ہے)۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص: ۲۳۶)

اور! لکھتے ہیں کہ جب کسی شخص کے سامنے چغلی پیش ہو اور کہا جائے کہ فلاں شخص نے تمہارے بارے میں یہ بات کہی ہے یا تیرے حق میں فلاں کام کیا ہے یا وہ تیرے معاملے کو خراب کرنا چاہتا ہے! تو اس آدمی پر (جس کے سامنے یہ باتیں کی گئی ہوں) پانچ باتیں لازم ہیں۔

(۱) وہ شخص اس کی تصدیق نہ کرے۔ کیونکہ چغل خور فاسق ہوتا ہے اور اس کی گواہی مردود ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ (پ ۲۶، ع ۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھو۔ (کنز الایمان)

(۲) اس شخص کو اس بات سے منع کر دے اور اس کو نصیحت کرے اور اس کے سامنے اس کے اس عمل (یعنی چغلی کھانے) کی برائی بیان کریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پ ۲۱، ع ۱۱)

ترجمہ: اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر۔ (کنز الایمان)

(۳) اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے اس سے بغض رکھے اور اس آدمی سے بغض رکھنے کو پسند کرے جو شخص اللہ تعالیٰ سے بغض رکھتا ہے۔

(۴) اور اپنے غائب بھائی کے بارے میں بدگمانی نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ (پ۲۶، ع۱۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔ (کنز الایمان)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک چغل خور

عادل و متقی امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ عدالت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کسی دوسرے سے کوئی بات ذکر کی۔ (یعنی چغلی کھائی) تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہم تمہارے معاملے کی تحقیق کریں! اگر تم جھوٹے ہوئے تو اس آیت کے مصداق ہو گے۔ إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا (پ۲۶، ع۱۳)

ترجمہ: اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو۔ (کنز الایمان)

اور اگر تم سچے ہوئے تو اس آیت کے مصداق ہو گے۔

هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝ (پ۲۹، ع۳)

ترجمہ: بہت طعنے دینے والا، بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا۔ (کنز الایمان)

اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں معاف کر دیں، اس شخص نے عرض کیا کہ امیر المومنین معاف کر دیجئے آئندہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص۲۳۷)

اے ایمان والو! ہمارے اسلاف، اللہ والے، غیبت اور چغل خوری کو سنتے بھی نہیں تھے بلکہ چغل خور کو بہت زیادہ برا اور ناپسند سمجھتے تھے اور آج کے دور میں غیبت کرنے والے اور چغلی کھانے والے کو دوست اور خیر خواہ سمجھا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ ہے کہ گھر گھر میں فتنہ و فساد نظر آ رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

نائب مصطفیٰ حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص تیرے پاس (کسی اور کی) چغلی کھاتا ہے (برائی کرتا ہے) وہ شخص تیرے خلاف (دوسرے کے پاس) بھی چغلی کھاتا ہوگا۔

لہٰذا! چغل خور کو ناپسند کیا جائے اور اس کو برا جانا جائے اور اس کی بات کا اعتبار نہ کیا جائے اور نہ ہی اس کو سچا جانا جائے۔ (احیاء العلوم شریف، ج۳، ص۲۳۷)

حضرت مولیٰ علی اور چغل خوری: سرچشمۂ ولایت، میرے آقا، امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے

والد گرامی حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک شخص نے دوسرے آدمی کی چغلی کھائی تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! جو کچھ تم نے کہا ہے ہم اس کے بارے میں تحقیق کریں گے، اگر تم سچے ہوئے تو ہم تم سے ناراض ہوں گے اور اگر تم جھوٹے ہوئے تو ہم تم کو سزا دیں گے۔ اب اگر تم چاہو تو اپنی بات واپس لے لو، ہم تمہیں معاف کر دیں گے۔ اس شخص نے کہا امیر المومنین! معاف کر دیجئے۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۲۸)

چغلی پر یقین رکھنا چغلی کھانے سے زیادہ بُرا ہے

عالم ربانی حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک چغلی پر یقین رکھنا چغلی کھانے سے زیادہ برا ہے۔

اور! فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ مومن کی کون سی عادت اس کی قدر کو کم کرتی ہے؟ تو فرمایا (۱) زیادہ گفتگو کرنا۔ (۲) راز فاش کرنا۔ (۳) اور ہر ایک کی بات کو مان لینا۔

اور تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام بیچا اور خریدار سے کہا کہ اس میں چغل خوری کے علاوہ کوئی عیب نہیں۔ اس خریدار نے کہا کہ مجھے منظور ہے۔ (یعنی چغلی کو ہلکا پھلکا سمجھا تو اس کا کتنا بھیانک انجام ہوا ملاحظہ کیجئے) چنانچہ اس نے غلام خرید لیا اور چند دنوں تک تو غلام خاموش رہا پھر اپنے مالک کی بیوی سے کہنے لگا کہ میرا مالک تجھے پسند نہیں کرتا اور وہ شادی کر کے دوسری عورت لانا چاہتا ہے۔ (اگر تم چاہتی ہو کہ تمہارا شوہر دوسری شادی نہ کرے اور تم سے محبت کرے) تو تم ایسا کرنا کہ جب رات کو تمہارا شوہر سو جائے تو تم ایک استرے سے اس کی داڑھی کے چند بال کاٹ لینا تاکہ میں اس پر کوئی عمل کروں اور تمہارا شوہر تم سے محبت کرنے لگے گا۔

حضرات! (چغل خور نے اس طرح اس عورت کو بہکایا) پھر اس کے شوہر کے پاس پہنچا اور کہنے لگا (اے میرے آقا) آپ کی بیوی نے کسی کو دوست بنا رکھا ہے اور وہ تم کو قتل کرنا چاہتی ہے، اگر آپ کو میری بات پر یقین نہ آئے تو آج رات گھر جا کر آنکھیں بند کر کے یوں لیٹ جائیں جیسے سو رہے ہوں، آپ کو خود بخود میری بات کا یقین ہو جائے گا۔ آدمی نے اس کی باتوں پر یقین کر لیا اور دکھاوے کے طور پر سو رہا اور عورت استرا لے کر آئی تاکہ داڑھی کے بال کاٹے۔ شوہر اٹھ گیا اور سوچا کہ واقعی اس کی بیوی اس کو قتل کرنا چاہتی ہے اور اس نے بیوی کو قتل کر دیا۔ عورت کے گھر والے آئے تو انہوں نے اس آدمی کو قتل کر دیا اور اس طرح چغل خور کی بات میں آ کر میاں بیوی دونوں قتل ہو گئے۔ اور دو خاندانوں کے درمیان جنگ جاری ہو گئی۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۲۸)

حضرات! یہ ہے چغل خوری کی بات سننے کا انجام کہ گھر کا گھر تباہ و برباد ہو گیا۔ الامان والحفیظ

حضرت لقمان کی نصیحت: حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹا! میں تمہیں چند باتوں کی نصیحت کرتا ہوں اگر تم ان پر عمل کرتے رہے تو ہمیشہ تم سردار رہو گے۔

(۱) مخلوق سے اچھا سلوک کرو وہ قریبی ہوں یا دور کے۔ (۲) عزت دار اور کمینے دونوں سے جہالت (برائی) کو دور کرو۔ (۳) اور قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو۔ چغل خور کی بات کو ہرگز نہ مانو اور چغل خور سے ان کو محفوظ رکھو اور کسی فسادی کی بات نہ سنو اور فریب دینے والے کی بات نہ مانو۔ (۴) اور تمہارے دوست ایسے لوگ ہونا چاہئے کہ جب تم ایک دوسرے سے علیحدہ ہو تو نہ تم ان کے عیب بیان کرو اور نہ وہ تمہارے عیب بیان کریں۔ (احیاء العلوم شریف، ج۳، ص۲۳۰)

چغل خور کی قبر میں عذاب: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں محبوب خدا، مصطفیٰ، کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے ہم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور فرمایا: اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ۝

ترجمہ: بے شک ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور وہ کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک تو پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ (صحیح بخاری، ص۱۹۰، مسلم ص...... مشکوٰۃ شریف، ص۴۲)

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہری شاخ یعنی تر شاخ منگوائیں (کھجور یا ببول کی) پھر اس کو توڑ کر آدھی ایک قبر پر اور آدھی دوسری قبر پر رکھ دیا اور فرمایا۔

سنو! جب تک یہ شاخ ہری اور تازہ رہے گی (تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے گی) تو ان قبر والوں کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔ (صحیح بخاری، ص۱۹۰، مسلم ص...... مشکوٰۃ شریف، ص۴۲)

اے ایمان والو! اس حدیث شریف کی روشنی میں بزرگوں نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ مزاروں اور قبروں پر پھول ڈالنا جائز و بدعت نہیں بلکہ سنت ہے۔

اور دوسری بات! اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوئی کہ آقا کریم باذن اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب نبی دو عالم معالم ما کان وما یکون محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غیب داں ہیں قبر کے اوپر سے مشاہدہ فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی دیکھا کہ کون سا عذاب ہو رہا ہے اور صحابہ کرام نے اٰمنّا وَصدّقنا کہہ کر مان بھی لیا کہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو بات بتا رہے ہیں وہ حق اور سچ ہے۔

تو ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو عالم غیب یعنی غیب داں ماننا یہ صحابۂ کرام کی سنت ہے۔ الحمد للہ!
ہم غلامان غوث وخواجہ ورضا صحابۂ کرام کے مذہب ومسلک پر عامل ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے پیارے نبی، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عالم مَاکَانَ وَمَا یَکُوْن اور غیب داں ہیں۔

وہابیوں کا عقیدہ

حضرات! اور وہابی دیوبندی کا عقیدہ ملاحظہ کیجئے۔ اور ان سے بچتے رہیۓ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنا حال معلوم نہیں: وہابیوں دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی کا عقیدہ کہ۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حال کہ قبر میں اور قیامت کے دن میرے ساتھ اچھا ہوگا یا نہیں کچھ معلوم نہیں۔
(تقویۃ الایمان، ص:۴۶)
رسول اللہ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں: وہابیوں دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا عقیدہ کہ۔
رسول اللہ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے اور لکھتے ہیں کہ شیطان اور ملک الموت کے علم سے رسول اللہ کا علم کم ہے اور جو رسول اللہ کا علم ثابت کرے وہ مشرک ہے۔ (براہین قاطعہ، ص:۵۱، مطبوعہ سادھورہ)
حضرات! وہابی دیوبندی کتنے بدترین منافق ہیں کہ شیطان جیسے مردود کے لئے علم غیب مان رہے ہیں اور محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علم کا انکار کرتے ہیں۔ سچ ہے کہ جیسوں کو تیسا۔
چغل خور کی قبر میں آگ ہی آگ: حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک شخص رہتا تھا جس کی بہن مدینہ طیبہ کے قریب علاقے میں رہتی تھی، وہ بیمار ہوگئی تو یہ شخص بہن کی تیمارداری میں لگا رہا لیکن وہ مر گئی تو اس شخص نے اس کی تجہیز وتکفین کا انتظام کیا، آخر جب اسے دفن کر کے واپس آیا تو اسے یاد آیا کہ وہ روپیوں کی ایک تھیلی قبر میں ہی بھول آیا ہے۔ اس شخص نے اپنے ایک دوست کا سہارا لیا اور دونوں نے قبر کو کھود کر وہ روپیوں کی تھیلی نکال لی تو اس شخص نے دوست سے کہا کہ ذرا ہٹنا میں دیکھوں تو سہی کہ میری بہن کس حال میں ہے۔ اس شخص نے قبر میں جھانک کر دیکھا تو قبر میں آگ ہی آگ ہے اور اس کی بہن آگ میں جل رہی ہے۔ اس شخص نے (جلدی جلدی قبر کو ڈھکا) اور چپ چاپ آیا اور ماں سے پوچھا کہ میری بہن میں کیا خراب عادت تھی؟ تو ماں نے کہا کہ تیری بہن کی عادت تھی کہ پڑوسیوں کے دروازوں سے کان لگا کر ان کی باتیں سنتی تھی اور چغل خوری کیا کرتی تھی۔

پس! اس شخص کو معلوم ہو گیا کہ عذاب کا سبب کیا ہے۔ تو جو شخص عذاب قبر سے رستگاری چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ غیبت اور چغل خوری سے پرہیز کرے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص: ۳۰۶)

دو منہ والا سب سے برا

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِحَدِيْثٍ وَهٰؤُلَاءِ بِحَدِيْثٍ۔

یعنی قیامت کے دن تم اس شخص کو سب سے برا آدمی پاؤ گے جس کے دو منہ ہیں ان لوگوں سے وہ اور بات کرتا ہے اور اُن لوگوں سے دوسری بات۔ (صحیح بخاری، ج: ۲، ص: ۸۹۶، صحیح مسلم، ج: ۲، ص: ۳۲۵، مشکوٰۃ، ص: ۴۱۲)

حدیث شریف: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شاہ مدینہ، سرور قلب و سینہ، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ كَانَ لَهٗ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝ یعنی جو شخص دنیا میں دو چہروں والا ہوتا ہے۔ قیامت کے دن اس کی دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔

(ابوداؤد شریف، ج: ۲، ص: ۳۱۲)

حضرات! اللہ تعالیٰ دو منہ والا ہونے سے بچائے۔ یعنی منہ پر کچھ پیٹھ پیچھے کچھ، اس کے پاس کچھ، اس کے پاس کچھ۔

ایسے ہی شخص کو حدیث شریف میں دو منہ والا کہا گیا ہے۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے
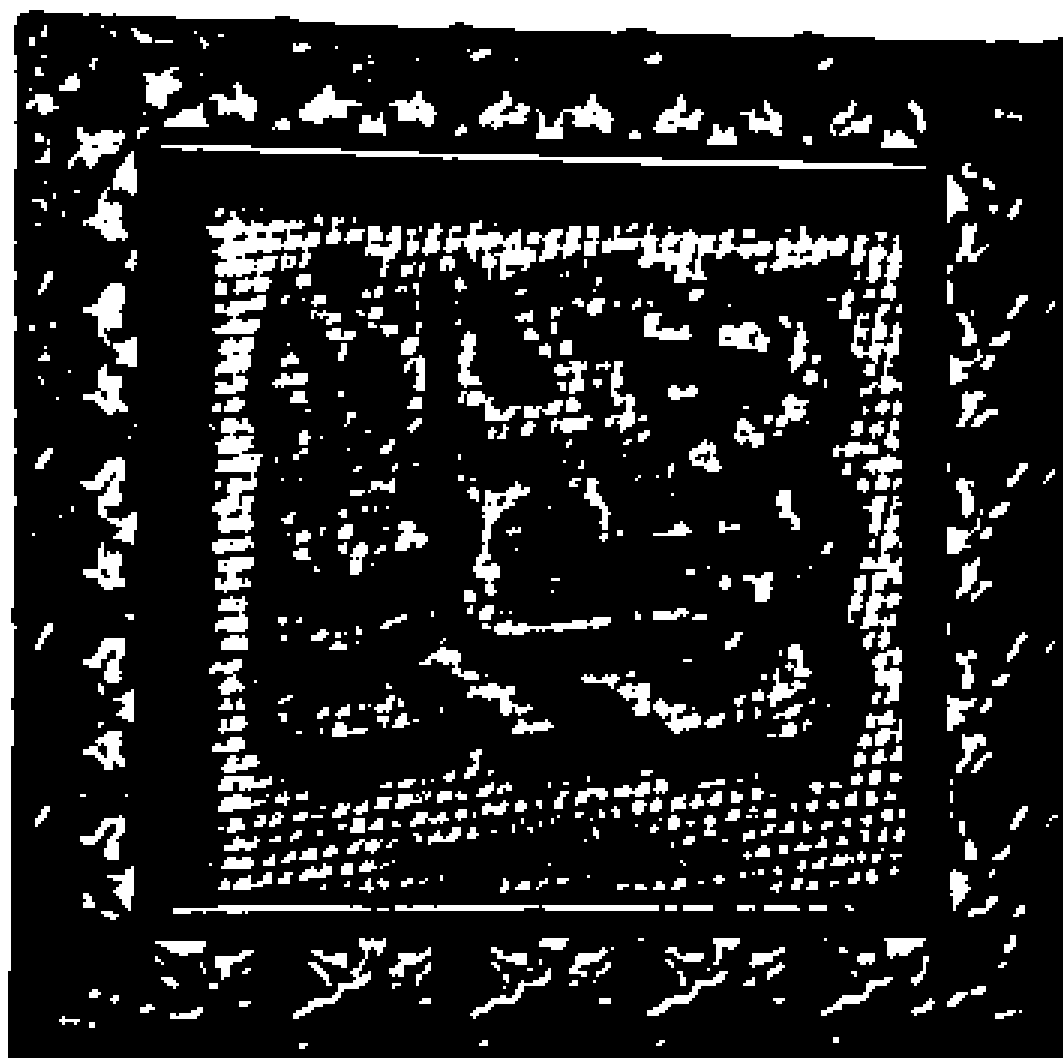
﴿ ٦ ﴾
جُمادی الآخرہ
چوتھا جمعہ .... پہلا بیان
اسلام میں ادب کا مقام

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ O اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِO

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ج (پ۵،ع۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

حضرات! تفسیرات احمدیہ میں ہے کہ ہمارے حضور نور علیٰ نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر جہاد کے لئے بھیجا اور لشکر کے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور حضرت عمار بن یاسر سپاہی تھے۔ جب لشکرِ اسلام کفار کے شہر کے قریب پہنچا تو کفار خوف سے بھاگ گئے، صرف ایک شخص باقی رہا جو چھپ کر حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خیمہ میں آگیا اور امان حاصل کرلی۔ صبح کے وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خیمہ میں آگیا اور امان حاصل کرلی۔ صبح کے وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے گرفتار کرلیا اور اس کے مال کو مالِ غنیمت میں بھیج دیا۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی امان کی خبر دی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے گرفتار کرلیا اور اس کے مال کو مالِ غنیمت میں بھیج دیا۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی امان کی خبر دی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں امیر لشکر تھا تم نے میری اجازت کے بغیر اس کو امان کیوں دی؟ اور ان کی بات نہ مانی۔

جب لشکر اسلام فتح و ظفر کے ساتھ مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تو یہ معاملہ بارگاہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں

پیش ہوا۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امان قائم رکھی اور قیدی کو چھوڑ دیا اور آئندہ کے لئے حکم دیا کہ امیر کی اجازت کے بغیر کوئی کسی کو امن نہ دے۔ اس پر حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ طعن آمیز بات حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہی۔ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر اس مجلس پاک کا احترام نہ ہوتا تو اس غلام کو میں جواب دیتا (حضرت عمار ہاشم بن مغیرہ کے غلام تھے) آقا کریم مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے خالد! عمار کی رضا میں خدا کی رضا ہے اور عمار کے غضب میں خدا کا غضب ہے۔ بات ختم ہوگئی۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معافی چاہی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

آیت کریمہ: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (پ۵،ع۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔ (کنزالایمان)

حضرات! آج کا موضوع ہے اسلام میں ادب و تعظیم کا مقام۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شعائر اللہ کے ادب و تعظیم کا حکم فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ؀ (پ۱۷،ع۱۱)

ترجمہ: اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔ (کنزالایمان)

آیت کریمہ سے صاف ظاہر اور ثابت ہے کہ شعائر اللہ کا ادب اور تعظیم اسلام کا ایک بڑا حصہ ہے۔

چنانچہ ایک شخص نے آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم آپ کے نزدیک ادب و تعظیم کا کیا درجہ ہے؟ تو محبوب خدا احمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اَلْاِسْلَامُ كُلُّهٗ اَدَبٌ یعنی اسلام مکمل ادب ہے۔ ہمارے اسلام میں بے ادبی کی کہیں گنجائش نہیں ہے۔

حضرات! ہر چیز کی تعظیم اس کے مناسب کی جائے گی جیسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ادب اور تعظیم یہ ہے کہ ان کے حکم پر عمل کیا جائے اور ان کی نافرمانی سے باز رہا جائے وغیرہ۔ کعبہ معظمہ کا ادب یہ ہے کہ اس کی طرف پاؤں نہ کیا جائے اور منہ یا پشت کر کے پاخانہ یا پیشاب نہ کیا جائے وغیرہ۔ مسجد کا ادب یہ ہے کہ ناپاکی کی حالت میں اس میں داخل نہ ہو اور اس میں دنیاوی گفتگو نہ کرے وغیرہ۔ ماہ رمضان کا ادب یہ ہے کہ اس مہینے میں روزہ و تلاوت قرآن کا پابند رہے اور اگر معذور روزہ نہ بھی رکھے تب بھی سب کے سامنے نہ کھائے، نہ پئے وغیرہ۔ قرآن کریم کا ادب یہ ہے کہ خاموشی سے سنے اور باادب اس کی تلاوت کرے وغیرہ۔

صحابۂ کرام کا ادب

حدیث شریف: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ ۔ ([illegible])

ترجمہ: میں آقا کریم مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور صحابہ آس پاس بیٹھے تھے، ایسے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

حضرات! محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مقام جگمگا رہا ہے اور بارگاہ مصطفیٰ کا ادب و احترام سیکھنا ہے تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سیکھئے ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت صدیق اکبر کا ادب: محبوب مصطفیٰ، حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادب کا یہ عالم تھا کہ آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ درمیان نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ادب کی وجہ سے مصلیٰ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے۔ نماز کے بعد آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر تجھے کس چیز نے روکا تھا کہ تو ثابت رہتا، جب کہ میں نے تجھے حکم دیا۔

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کو لائق نہ تھا کہ نماز پڑھائے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آگے۔ (صحیح بخاری، ج ۱، ص ۹۴)

اے ایمان والو! غور کرو! کہ محبوب مصطفیٰ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جیسی افضل عبادت میں بھی آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ادب و احترام کا خیال رکھا اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آنے پر حالت نماز میں مصلے سے پیچھے آ گئے۔ اسی ادب نے آپ کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا کہ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نائب و خلیفہ بنے اور بعد وصال پہلوئے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں مدفون ہوئے اور قیامت تک کے لئے یار مزار بنے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

محبوب ربِّ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

درود شریف:

موئے مبارک کا ادب: صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آقا کریم رحیم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بال شریف کا ادب واحترام بہت ہی شان وشوکت سے کرتے تھے اور محبوب خدا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کو دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے زیادہ قیمتی سمجھتے تھے، ملاحظہ فرمایئے۔

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهٖ أَصْحَابُهٗ فَمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ (شفا شریف، ج ۲، ص ۳۲)

یعنی بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، جب کہ حجام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال بنا رہا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے (چاروں طرف) ارد گرد پھر رہے تھے اور اس خیال میں رہتے تھے کہ کوئی بال شریف گرے مگر کسی کے ہاتھ میں (یعنی آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بال شریف زمین پر نہ گرنے پائے)

اللہ اکبر! کس شان کا ادب تھا۔ اور جب بال شریف کے ساتھ ادب ومحبت کا یہ عالم تھا تو خود آقا کریم مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ ادب ومحبت کا عالم کیا رہا ہوگا۔

اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

امام مالک کا ادب: (۱) حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس سال تک مدینہ طیبہ میں رہے مگر کبھی پاخانہ اور پیشاب نہ کیا اور نہ ہی اپنے پاؤں میں جوتے اور چپل پہنے۔ (شفا شریف، ج ۲، ص ۳۳)

(۲) حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر شریف کیا جاتا تو ان کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور جھک جاتے ادب وتعظیم کی وجہ سے۔ یہاں تک کہ کچھ لوگوں پر گراں گزرا۔ تو حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَمَا أَنْكَرْتُمْ عَلَيَّ مَا تَرَوْنَ۔

یعنی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا مقام میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو ہرگز انکار نہ کرتے وہ جو مجھ پر تم دیکھتے ہو۔ (شفا شریف، ج ۲، ص ۳۳)

(۳) حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اگر کوئی شخص مسئلہ دریافت کرنے آتا تو اسی وقت اس کو مسئلہ بتا دیتے اور اگر کہتا کہ حدیث شریف پوچھنے آیا ہوں تو آپ غسل فرماتے اور نئے کپڑے پہنتے۔ عمامہ شریف باندھتے اور خوشبو لگاتے اور آپ کے لئے ایک خاص کرسی بچھائی جاتی اس پر بیٹھتے اور نہایت ادب و وقار سے حدیث شریف بیان فرماتے اور جب تک حدیث شریف بیان فرماتے رہتے خوشبو سلگتی رہتی۔

(شفا شریف، ج ۲، ص ۳۰، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۳۳۳، ماخوذ از رکیہ، ص ۳۶۷)

(۴) حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ حدیث بیان فرما رہے تھے کہ آپ کو بچھو نے سولہ یا سترہ مرتبہ کاٹا۔ آپ کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا مگر آپ نے حدیث بیان کرنے کو منقطع نہ کیا اور جب حدیث شریف بیان کر چکے تو میں نے حال معلوم کیا تو فرمایا کہ آج میرے حدیث بیان کرنے میں بچھو نے سولہ یا سترہ مرتبہ کاٹا اور میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اور ادب کے باعث صبر کے ساتھ حدیث بیان کرتا رہا (شفا شریف، ج ۲، ص ۳۰، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۳۳۳، ماخوذ از رکیہ، ص ۳۶۷)

اے ایمان والو! یہ ادب و تعظیم تھی ہمارے بزرگوں کی محبوب خدا، مصطفیٰ کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں۔ لہٰذا ہم کو بھی بزرگوں کی اتباع میں اپنے مشفق نبی اور مہربان رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کا مکمل ادب و احترام کرنا چاہئے۔

بے ادب، بد نصیب کو خدا ہی جانے
با ادب بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں

حضرات! قرآن و حدیث کے فرمان اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بزرگان دین کے اقوال و احوال سے روز روشن سے زیادہ ظاہر اور ثابت ہوا کہ ادب و احترام کرنے والے بڑے خوش نصیب اور اللہ والے ہوتے ہیں اور ادب کرنے والے کس قدر نوازے جاتے ہیں ملاحظہ کیجئے۔

نام مبارک کے ادب کی وجہ سے دو سو برس کا گنہگار بخشا گیا

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت بڑا گنہگار تھا جس نے دو سو برس تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، جب وہ شخص

مر گیا تو لوگوں نے اس کو ایسی جگہ میں پھینک دیا جہاں شہر کی گندگی، کوڑا کرکٹ ڈالا جاتا تھا۔ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی کہ اس شخص کو گندی جگہ سے اٹھا کر لاؤ اور اس کو غسل دے کر اس کی نماز جنازہ پڑھو اور قبرستان میں دفن کرو! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ! بنی اسرائیل گواہی دیتے ہیں کہ وہ شخص دو سو برس تک تیری نافرمانی کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سچ ہے، لیکن اس کی عادت تھی کہ جب وہ توریت کھولتا۔

وَنَظَرَ بِاسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ فَشَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَهُ وَزَوَّجْتُهُ سَبْعِيْنَ حَوْرَاءَ (حلیۃ الاولیاء ... سیرت حلبیہ ... [illegible])

اور میرے محبوب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کو دیکھتا تو اس کو چوم کر آنکھوں پر رکھ لیتا اور ان پر درود پڑھتا اس لئے میں نے اس کو بخش دیا اور ستر حوریں اس کے نکاح میں دیں۔

حضرات! محبت اور ادب کتنی بڑی نعمت ہے کہ دو سو برس کا گنہگار آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کا ادب و محبت کرنے اور چومنے کی وجہ سے بخش دیا گیا اور وہ شخص جنتی ہو گیا۔

قرآن کریم کے ادب سے جنت ملی: تاریخ اسلام میں نیک و متقی بادشاہ و امیر کم ہوئے ہیں، انہیں نیکوں میں حضرت محمود غزنوی بادشاہ کا نام بھی روشن ہے، محمود غزنوی بادشاہ اپنے خاص کمرے میں تشریف لائے کہ آرام کریں، دیکھا کہ اللہ کا کلام قرآن مجید طاق میں رکھا ہوا ہے، خیال آیا کہ میں اس کمرے میں پاؤں پھیلا کر آرام کروں جس میں قرآن کریم رکھا ہے اٹھے اور قرآن کریم کو دوسرے کمرے میں رکھ آئے۔ پھر خیال آیا کہ تم نے کیا کیا، یہ ادب کے خلاف ہے ادب تو یہ تھا کہ تم کو دوسرے کمرے میں جا کر سونا چاہئے اور کلام الٰہی قرآن کریم کو اپنی جگہ پر ہی رہنے دینا چاہئے تھا۔ پھر اٹھے اور قرآن کریم کو لا کر پہلے والی جگہ پر رکھا اور خود دوسرے کمرے میں جا کر سوئے۔ قرآن کریم کا یہ ادب اللہ تعالیٰ کو پسند آ گیا، انتقال کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو بہت خوش نظر آئے۔ تو سوال کیا کہ مرنے کے بعد آپ کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ تو حضرت محمود غزنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ قرآن کریم کے ادب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بخش دیا۔ ([illegible])

درود شریف:

حضرات! ادب و احترام خوش نصیب حضرات ہی کرتے ہیں اور ادب و احترام کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اس شخص کا ٹھکانہ جنت بنا دیتا ہے۔

اذان کے ادب سے جنت ملی

ملکہ زبیدہ بادشاہ ہارون رشید کی بیوی محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے محبت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔

ایک روز کی بات ہے کہ ملکہ زبیدہ نے پینے کے لئے پانی طلب کیا، خادمہ نے پانی کا گلاس لاکر حاضر کیا، خادمہ کے ہاتھ سے پانی کا گلاس اپنے ہاتھ میں لیا ہی تھا کہ اذان کی آواز آئی، فوراً پانی کا گلاس رکھ دیا اور اذان سننے اور اس کا جواب دینے میں لگ گئیں، اذان کا ادب کیا اور اس وقت تک پانی نہ پیا جب تک اذان ہوتی رہی۔
حضرت زبیدہ رحمۃ اللہ علیہا کا جب انتقال ہو گیا تو کسی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت زبیدہ جنت کے باغوں میں ٹہل رہی ہیں تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو یہ درجہ کس وجہ سے نصیب ہوا ہے تو حضرت ملکہ زبیدہ نے جواب دیا کہ اذان کے ادب سے نجات و بخشش اور جنت ملی ہے۔

گنہگار بندی نے ولی کا ادب کیا تو جنتی ہو گئی

علماء کے بیان میں سنا گیا ہے کہ حضرت زکریا ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہر کے بازار سے گزر رہے تھے، سارا شہر آپ کے ادب و احترام میں دست بستہ کھڑا تھا، ایک طوائف اپنے یاروں کے ساتھ کوٹھے پر بیٹھی تھی، آواز کانوں میں پڑی کہ اللہ کے ولی حضرت زکریا ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لا رہے ہیں، ادب سے کھڑے ہو جاؤ۔ اتنا سنتا تھا کہ اس طوائف نے یاروں کی محفل کو چھوڑا اور بڑی تیزی کے ساتھ اوپر سے اتر کر نیچے آگئی اور دروازے کی آڑ سے اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت زکریا ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دیدار کیا۔ اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت زکریا ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے گئے اور وہ طوائف اپنی جگہ پر پہنچی تو اس کے یاروں نے اس سے پوچھا کہ اگر اللہ والے کا دیدار کرنا تھا تو مکان کے اوپر سے دیدار زیادہ آسان تھا، نیچے جانے کی کوئی حاجت نہ تھی۔ تو طوائف نے جواب دیا کہ صرف دیدار ہی مقصود نہ تھا بلکہ اللہ کے ولی کا ادب کرنا بھی مقصود تھا کہ میں گندی بندی اوپر رہوں اور اللہ تعالیٰ کا پاک و نیک بندہ نیچے رہے۔ اس لئے میں نیچے حاضر ہو گئی کہ اللہ والے کا ادب بھی ملحوظ رہے اور دیدار بھی ہو جائے۔ اس طوائف کا انتقال ہو گیا تو ایک اللہ والے نے خواب میں دیکھا کہ وہ طوائف جنت میں ہے۔ تو اس سے معلوم کیا کہ کون سی نیکی تم نے کی تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تم کو جنت نصیب کی تو طوائف نے جواب دیا کہ میرے

اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت زکریا ملتانی کے ادب کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بخش دیا اور جنت میں مکان ہے۔

جس کو جو ملا ادب سے ملا: صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کے ادب نے چمکایا۔

تابعین علیہم الرضوان کو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ادب نے چمکایا۔

ہمارے پیر اعظم، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ادب سے ہی آدمی سنورتا ہے۔

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ معین الدین کو جو کچھ ملا ہے پیر و مرشد کی خدمت اور ادب سے ملا ہے۔ اعلیٰ حضرت، مجدد اعظم، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اور آل نبی کے ادب سے اعلیٰ حضرت بنے اور چمک گئے۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ٦ ﴾

جُمادی الآخرہ

چوتھا جمعہ .... دوسرا بیان

گفتگو اور خاموشی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ٥ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ٥ اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ٥ (پ ۱۸ ع ۱)

ترجمہ: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بے ہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

حدیث شریف: میرے آقا کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّیْنَ سَنَةً ٥ (مشکوۃ شریف، ص ۴۱۳)

یعنی مرد کا چپ رہنا ساٹھ سال کی عبادت (جو کثرت کلام کے ساتھ ہو) بہتر ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حبیب ہم بیماروں کے طبیب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ مَا النَّجَاةُ یعنی نجات کس بات میں ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ ٥ یعنی اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ (مشکوۃ، ص ۴۱۳)

خاموشی بھی اعمال میں افضل ہے: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے ایک مرتبہ سوال کیا کہ تمام اعمال میں کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟ تو میرے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی زبان مبارک منہ سے نکالی اور اس پر انگلی رکھ کر فرمایا کہ خاموشی۔ (کیمیائے سعادت، ص ۳۷۰)

خاموشی میں رحمت ہی رحمت ہے: عالم ربانی حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ عبادت دس طرح کی ہے ان میں نو عبادت تو خاموشی میں ہے اور ایک لوگوں سے بھاگنا ہے (کیمیائے سعادت، ص ۳۷۸)

حضرات! عقلمند آدمی وہ شخص ہے جو خاموش رہنے کو پسند کرتا ہے اور قسم قسم کی زحمتوں اور شرمندگی سے محفوظ و مامون رہتا ہے اور نادان شخص وہ ہے جو خاموش رہنا تو جانتا ہی نہیں اور زیادہ بول کر زحمت ہی اٹھاتا ہے اور لوگوں کے بیچ میں شرمندہ بھی ہوتا نظر آتا ہے۔

جو اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرے وہ جنتی ہے

حدیث (۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھے اپنی داڑھوں اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں (یعنی زبان اور شرمگاہ) کی ضمانت دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص ۶۲)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شاہ مدینہ، سرور قلب و سینہ، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے داڑھوں اور ٹانگوں والی چیزوں (یعنی زبان اور شرمگاہ) کو برائی سے بچا لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص ۶۲)

اچھی بات صدقہ ہے: حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ آفتاب نبوت، ماہتاب رسالت، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اچھی بات بھی صدقہ ہے۔

(بخاری ج ...... ص ...... مسلم ج ۱ ص ۳۲۳)

فحش کلام کرنے والے پر جنت حرام ہے

محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: فحش کلام (یعنی بری بات) کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ (کیمیائے سعادت)

آپس میں ہنسی مذاق کرنا منع ہے: امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپس میں ہنسی مذاق مت کیا کرو کہ دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور قلوب برائی کی طرف لگ جاتے ہیں۔ (کیمیائے سعادت)

حضرات! ہنسی مذاق کی محفلوں میں شریک ہونا سخت منع ہے اب ان حضرات کا کیا حال ہوگا جو فحش اور بے ہودہ ڈراموں کے شوقین ہیں اور ناجائز مناظر، حرام کی جگہوں پر دیکھتے اور دل کو بہلاتے ہیں، ایسے لوگ عبرت حاصل کریں۔

فحش بات کرنے والا قیامت کے دن کتے کی شکل میں ہوگا

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ فحش کلام کرنے والا (یعنی بے حیائی کی باتیں کرنے والا) قیامت کے روز کتے کی شکل میں آئے گا۔ (کیمیائے سعادت)

گانا بھی فحش کلامی میں داخل ہے: حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: كَسْبُ الْمُغَنِّيْ وَالْمُغَنِّيَةِ حَرَامٌ. (الدر المنثور ج۳، ص۱۰۲)

یعنی گانے والے مرد اور گانے والی عورت کی کمائی حرام ہے۔

حضرات! ناچنے اور گانے والے مردوں اور عورتوں پر بہت سے مسلمان فخر کرتے نظر آتے ہیں اور اگر وہ گانے اور ناچنے والا شہر میں آ جائے تو بہت سے مسلمان ایسے فاسقوں کو اپنی آفسوں اور گھروں میں لے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ فوٹو کھنچا کر بڑا فخر محسوس کرتے ہیں۔

حضرات! ایسے گانے اور ناچنے والے خود تو گنہگار ہیں اور اپنے گانوں اور عریاں عورتوں کے ساتھ ناچ ناچ کر اور دوسروں کے جذبات کو ابھار کر ان کے گناہوں کا حصہ بھی پاتے ہیں اور جب تک ان کا گانا اور ان کی بے ہودہ حرکت جاری رہے گی اور لوگ دیکھتے رہیں گے ان سب کو تو گناہ ملے گا مگر سب کے برابر اس ناچنے والے اور ناچنے والی کو گناہ ملتا رہے گا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اچھی بات سے جنت ملتی ہے: حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں لوگوں نے عرض کیا کہ اے حضرت! کوئی ایسا عمل بتائیے جس سے جنت ملے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: کبھی بولو مت! لوگوں نے عرض کیا کہ اے حضرت! یہ تو ممکن نہیں! تو فرمایا کہ اچھی بات کے علاوہ کچھ زبان سے مت نکالو (احیاء العلوم)

حضرات! جہاں بھی حکم دیا گیا ہے کلام کم کرو، چپ رہو تو اس سے مراد یہ ہے کہ بری بات سے بچو اور جب بات کرو تو سچی اور اچھی بات کرو۔

زبان سیدھی ہے تو سارے اعضاء سیدھے ہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے آقا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان جب صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں کہ تو اللہ تعالیٰ سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ (ترمذی شریف)

خالی خاموشی غفلت ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے کہ جو کلام بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی ہے وہ لغو، (بے کار) ہے اور جو خاموشی فکر آخرت سے خالی ہے وہ غفلت ہے۔ (مرہم العاشقین)

حدیث شریف: آقا کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ لمحہ بھر (آخرت کے بارے میں) غور و فکر سے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

زبان کا زخم کبھی نہیں بھرتا: سرچشمۂ ولایت امیر المومنین حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ تلوار کا زخم بھر جاتا ہے لیکن زبان کا زخم کبھی نہیں بھرتا (یعنی وقت بوقت پر تازہ ہوتا رہتا ہے۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بڑے بزرگوں میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ انسان کو تیر مارنا، اس کو زبان سے طعن و تشنیع کرنے سے کم ہے، کیوں کہ زبان کا نشانہ کبھی خطا نہیں کرتا۔ (مرہم العاشقین)

حضرات! تیر و تلوار سے جسم زخمی ہوتا ہے اور زبان سے دل زخمی ہو جاتا ہے جو کبھی دوا سے بھرتا نہیں۔ اسی لئے مومن کی زبان بہت ہی سوچ، سمجھ کر بولتی ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ زبان سے زیادہ کوئی چیز حفاظت کے قابل نہیں۔ (احیاء العلوم)

زبان سے ڈرتے رہو! حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے میرے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم آپ کس چیز سے ڈرتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا اس سے (یعنی زبان سے)۔ (مرہم العاشقین)

اے ایمان والو! میرے آقا کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی زبان مبارک پکڑ کر یہ فرمانا کہ میں زبان سے ڈرتا ہوں، یہ تعلیم امت کے لئے تھا گویا میرے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امت کو تعلیم دے رہے ہیں کہ ہر حال میں زبان سنبھال کر رکھو اور ہر وقت زبان سے ڈرتے رہو۔

زبان سنبھل گئی تو سب کام بن گئے

حضرت یونس بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کی زبان اچھی رہتی ہے اس کے سب کام اچھے رہتے ہیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر بات کرنا چاندی ہے تو خاموش رہنا سونا ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۳)

انسان کامل کب ہوتا ہے؟

حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت کی کہ بیٹا حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کم بولنا عادت بنالو اس لئے کہ انسان جب کامل ہو جاتا ہے تو اس کی بات مختصر ہو جاتی ہے۔

(نہج البلاغہ ص ۷)

کم بولو اور کام زیادہ کرو: حضرت امام اوزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن بات کم اور کام زیادہ کرتا ہے۔ (منہاج العابدین)

زیادہ بولنے والے کا دل سخت ہو جاتا ہے

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ کوئی بات نہ کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ (منہاج العابدین ص......)

اچھی بات سے دل خوش کر دینا سنت ہے

حضرات! کبھی اور کسی وقت ایسی بات کہنا کہ سننے والا مسکرا دے اور اس کا دل خوش ہو جائے مگر بات جھوٹ نہ ہو بلکہ سچی ہو تو جائز اور درست ہے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ہمارے مشفق و مہربان نبی، مصطفیٰ جان رحمت، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک بوڑھی عورت سے فرمایا کہ بوڑھی عورت جنت میں نہیں جائے گی۔ وہ بوڑھی عورت یہ سنکر رونے لگی۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے عورت! افسردہ نہ ہو اللہ تعالیٰ ہر بوڑھے اور بوڑھی کو جوان کر کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (کیمیائے سعادت)

حضرات! کیا پیارا انداز ہے بات کرنے کا اور کسی کے دل کو خوش کرنے کا۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے اونٹ پر بٹھایئے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو اونٹ کے بچہ پر بٹھاؤں گا۔ وہ شخص کہنے لگا کہ مجھے اونٹ کے بچہ پر نہیں بیٹھنا ہے اس لئے کہ وہ مجھے گرا دے گا۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیا کوئی اونٹ ایسا بھی ہے جو اونٹ کا بچہ نہ ہو۔ (کیمیائے سعادت)

عاشق رسول، پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

ایک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں

درود شریف:

بیوقوف کے لئے خاموشی بہتر ہے

فقہ حنفی کے بہت بڑے امام حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں ایک شخص ہمیشہ حاضر ہوا کرتا تھا۔ جو کبھی کوئی سوال نہیں پوچھتا تھا اور مجلس میں خاموش بیٹھ کر باتیں سنا کرتا تھا ایک دن حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اے فلاں! تم ہمیشہ ہماری مجلس میں آتے ہو اور چپ ہی رہتے ہو، کبھی تم بھی بولا کرو اور کوئی مسئلہ تم بھی پوچھ لیا کرو؟ تو اس شخص نے کہا کہ حضور! مجھے ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے وہ یہ ہے کہ روزہ کس وقت افطار کرنا چاہئے؟ حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب سورج ڈوب جائے تو روزہ افطار کر لینا چاہئے تو وہ شخص کہنے لگا کہ اگر آدھی رات تک سورج نہ ڈوبے تو پھر کیا کرے؟ حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسکرا پڑے اور فرمایا کہ تمہارا چپ رہنا ہی بہتر ہے۔ (غمز العیون ج۱ ص ۵۳، اول)

جنتی آدمی کی پہچان: عالم ما کان وما یکون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابھی ایک جنتی مرد یہاں آئے گا۔ تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے سے داخل ہوئے تو لوگوں نے یہ بشارت ان کو سنائی اور دریافت کیا کہ وہ کون سا عمل ہے؟ جس کی وجہ سے یہ بشارت دی گئی ہے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا عمل تو بہت تھوڑا ہے لیکن کبھی میں نے اس چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا جس سے میرا تعلق نہ ہوتا اور نہ میں نے کبھی لوگوں کا برا چاہا۔ (کیمیائے سعادت)

کلام زیادہ تو غلطیاں زیادہ

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا کلام زیادہ ہوگا اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی۔ جس کا مال زیادہ ہوگا اس کے گناہ زیادہ ہوں گے۔ جس کے اخلاق برے ہوں گے وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔

یا اللہ تعالیٰ! ہمیں گناہوں سے بچا لے اور کم بولنے کی توفیق نصیب فرما دے۔ آمین ثم آمین۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

مُحَمَّد جَمَالُ الدِّین خَان قَادِرِی
Mobile No. +917860520899
ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ
۹۲ خطبات کا حسین گلدستہ
بنام
انوار البیان
جلد دوم
ساتواں مہینہ : رجب المرجب
تالیف
نمونۂ اسلاف عطائے خواجہ حضرت علامہ مولانا مفتی
انوار احمد قادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ
امام احمد رضا اکیڈمی
صالح نگر، رامپور روڈ، بریلی شریف (انڈیا) یوپی

اجمالی فہرست (جلد دوم)

(۵) جمادی الاولیٰ

(۶) جمادی الاخرہ

(۷) رجب شریف

(۸) شعبان المعظم

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

پہلا جمعہ .... پہلا بیان

حضور خواجہ غریب نوازؓ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْخَوَاجِہِ الْاَعْظَمِ الْاَجْمِیْرِیِّ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ہ (پ۱۱،ع۱۲)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْاَمِیْنُ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشّٰھِدِیْنَ وَالشّٰکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

بگرداب بلا افتادہ کشتی
ضعیفان شکستہ را تو پشتی

بحق خواجۂ عثمان ہارون
مدد کن یا معین الدین چشتی

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی)

یہ داغ کہاں تک رنج ہے تم سے نہ کہے تو کس سے کہے
تم آل نبی مولا ولی سلطان الہند غریب نواز

(داغ دہلوی)

تیرے پائے کا کوئی ہم نے نہ پایا خواجہ
تو زمیں والوں پہ اللہ کا سایہ خواجہ

(سید اعتصام احمد بریوی)

ہند میں آپ ہیں سوغات رسول عربی
ہر طرف ابر کرم آپ کا چھایا خواجہ

(سید اشرف احمد بریوی)

تمہید: آج کا یہ دور اللہ تعالیٰ کے نیک و پارسا بندے اور آقائے کائنات نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نیک و صالح اور متقی و پرہیزگار امتی، اولیاء اللہ سے بیزاری اور اسلام کی سچائی سے دوری کا بے جواب باب اسلام کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔

یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے ناپاک منصوبوں کے تحت اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تعلیم کے نصاب اور کورس کی کتابوں میں ایسے غلط اور من گھڑت واقعات کو شامل کیا گیا ہے جس کے پڑھنے کے بعد شک و وہم اور تذبذب کا دروازہ کھلتا نظر آتا ہے اور ایک نوجوان مسلمان اللہ تعالیٰ کی سچی بندگی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مضبوط غلامی سے اپنا تعلق و رشتہ کمزور کرتا ہوا نظر آتا ہے اور آئے دن ان باتوں کا مشاہدہ بھی ہو رہا ہے کہ ہمارا نوجوان شک و وہم اور تذبذب میں مبتلا ہو کر طرح طرح کے اعتراضات کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ کبھی اللہ و رسول کے تعلق سے تو کبھی اولیاء اللہ کی روحانیت و کرامت اور ان کے مزاروں پر حاضری کے حوالے سے۔ یہ ساری خرافاتیں اور اسلام مخالف باتیں اسکول و کالج اور یونیورسٹیوں کی غلط و بے ہودہ تعلیم اور بدعقیدہ منافق لوگوں کی صحبت کا نتیجہ نظر آتی ہیں جس کی وجہ سے ہماری نئی نسل، نوجوان مسلمان شک و وہم اور تذبذب کے دلدل میں دھنستے چلے جا رہے ہیں۔۔ اور اسلام کی سچائی اور ایمان و یقین کی حقیقت سے دوری بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

مسلمانو! یہ ایک حقیقت ہے کہ اولیاء اللہ سے دور ہونا، اسلام سے دور ہونا ہے

قرآن و سنت سے یہ بات ظاہر و ثابت ہے کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اور آخری مذہب ہے اور قرآن

مجید اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے اور مظہر اسلام محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئیگا۔

تو اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگلی امتوں میں ایک کے جانے کے بعد ہدایت و رہبری کے لئے دوسرے نبی تشریف لاتے رہے اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال شریف کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا تو اسلام کی تبلیغ اور رشد و ہدایت کا کام آگے کیسے بڑھیگا؟

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ۝

یعنی میری امت کے علماء، بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ (کنز العمال جلد ۱۰، ص ۷۷ مطبوعہ حدیث نمبر ۲۸۶۷۷)

یعنی رشد و ہدایت کا جو فریضہ پہلے کے انبیائے کرام علیہم السلام انجام دیتے تھے، اب یہ کام میری امت کے علماء پورا کریں گے۔

اور ان سچے اور نیک و پارسا علماء کرام کے گروہ کو جو جانشین مصطفیٰ، تابعین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں انہیں نیک و صالح اور متقی و پرہیزگار لوگوں کو اولیاء اللہ کہا جاتا ہے۔

حضرات! تاریخ شاہد ہے ہسٹری گواہ ہے کہ اسلام بادشاہوں اور امیروں کا مرہون منت کبھی بھی نہیں رہا بلکہ اکثر مسلمان کہلانے والے بادشاہوں اور امیروں نے اسلام کے پاک و صاف دامن کو داغدار کیا اور اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت و قوت کو نقصان پہنچایا۔

اللہ تعالیٰ کی زمین تقویٰ، طہارت اور نیکی سے آباد ہوئی اور اسلام خوب پھولا اور پھلا تو بادشاہوں اور امیروں کے ذریعہ نہیں بلکہ ان پاک اور نیک لوگوں کے ذریعہ عمل میں آیا جن کو اولیاء اللہ کہا جاتا ہے۔ اللہ کے یہ ولی دنیا کے جس خطے میں گئے تو اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سیرت و صورت کی سچی تصویر بن کر گئے، ان کا وجود مسعود مجسم اسلام تھا، ان کا کردار و اخلاق، محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کردار و اخلاق کا صاف و شفاف آئینہ تھا۔

انہیں اللہ والوں کی پاک و نیک صحبت کی خوشبو سے علاقہ کا علاقہ معطر ہو گیا اور کفر و شرک کے گھٹا ٹوپ اندھیرے ختم ہوئے اور اسلام کا نور سویرا طلوع ہوا اور ایمان و یقین کا اُجالا پھیلا۔

اللہ کے ولی جس راہ سے گزر گئے اسلام کی خوبیوں سے آگاہی دیتے گئے اور ایمان کے نور سے اندھے قلوب کو منور و مجلّیٰ کرتے گئے۔

انہیں اللہ والوں نے اپنے علم و عمل، اخلاق و کردار اور روحانی کمالات و کرامات کے ذریعہ کفر و شرک اور وہم و شک کے اندھیروں میں بھٹکنے والے انسانوں پر اسلام کے برکات و حسنات کو ظاہر و روشن کر دیا جس کے سبب سے گاؤں کا گاؤں، قصبہ کا قصبہ، شہر کا شہر، ملک کا ملک اسلام کے دامن کرم میں ابدی پناہ حاصل کرتا گیا۔

انہیں پاک باز، باکرامت اور باکمال ارباب روحانیت ہستیوں میں ہند کے راجہ، ہمارے پیارے خواجہ، عطائے رسول سلطان الہند خواجہ معین الدین حسن چشتی، ہند الولی، کرم نواز، حضور غریب نواز سنجری اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی اسم گرامی سب سے روشن و منور ہے اور آپ کی خدمات سب سے زیادہ نمایاں اور تابناک ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ کی رحمت و برکت والی ذات پاک نے ہندوستان کے اندر کفر و شرک اور شک و وہم اور تذبذب کے اندھیرے ماحول میں اسلام و ایمان اور یقین کا چراغ جلایا اور حق و صداقت کا دیپ روشن کیا۔

آپ کے نہ آنے تک ہند میں اندھیرا تھا
روشنی گھر گھر پھیلی آپ ہی کے آنے سے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تقویٰ طہارت اور روحانیت و ولایت کے پاکیزہ کردار و عمل اور مواعظ حسنہ کی برکت و تاثیر سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ کافر مسلمان ہوئے۔ چور ابدال ہوئے، گناہگار و خطاکار، نیک و صالح اور متقی و پرہیزگار ہوئے۔ اس طرح تقریباً نوے لاکھ انسان اسلام کے دامن کرم سے وابستہ ہو کر ایمان و یقین کی ابدی نعمت اور حق و صداقت کی سرمدی دولت سے سرفراز ہوئے۔

مرشد و رہنمائے اہل صفا
ہادیٔ انس و جاں معین الدین

قرب حق اے نیاز، گر خواہی
ساز ورد زباں معین الدین

(حضرت نیاز بریلوی)

حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت

تاریخ ولادت ۵۳۰ ہجری

بمقام سنجر علاقہ سیستان

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

سجزی بکسر سین و سکون جیم وکسر زائے معجمہ نسبت بہ سیستان
سیستان را بزبان عربی سجستان و سجزی گویند۔

یعنی سجزی سین کے کسر جیم کے سکون اور زائے معجمہ کے کسر کے ساتھ سیستان کی طرف نسبت ہے، سیستان کو عربی زبان میں سجستان اور سجزی کہتے ہیں۔ (انتباہ سلاسل اولیاء اللہ، ص ۸۸)

تاریخ وصال	۶ رجب شریف ۶۳۳ ہجری
بمقام	اجمیر شریف (ہندوستان)
نام نامی اسم گرامی	معین الدین حسن
القاب	ہند الولی، عطائے رسول، غریب نواز، خواجۂ بزرگ، نائب رسول، وارث الانبیاء، آفتاب چشتیاں، سلطان الہند۔

چشتی کہلانے کی وجہ: جماعت اہل سنت کی اعلیٰ ترین شخصیت، علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت، علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلۂ طریقت کے مورث اعلیٰ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مرید ہونے کی غرض سے حضرت خواجہ ممشاد علی دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے میرا نام دریافت کیا۔

عرض کیا: عاجز کو ابو اسحاق شامی کہتے ہیں۔

مرشد نے فرمایا: آج سے ہم تم کو ابو اسحاق چشتی کہیں گے اور قیامت تک جو تیرے سلسلے میں داخل ہوگا وہ بھی چشتی کہلائے گا۔

اسی نسبت سے ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی چشتی کہلاتے ہیں۔ (سوانح غوث وخواجہ، ص ۳۲)

ہمارے پیارے خواجہ نجیب الطرفین سید ہیں

آپ کا پدری نسب سیدنا امام حسین بن مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملتا ہے اور آپ کا مادری نسب حضرت سیدنا امام حسن بن مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملتا ہے۔ اس طرح ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسینی اور حسنی سید ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ کا پدری نسب نامہ

(۱) سید معین الدین حسن (۲) بن سید غیاث الدین (۳) بن سید کمال الدین (۴) بن سید احمد حسین (۵) بن سید نجم الدین طاہر (۶) بن سید عبد العزیز (۷) بن سید ابراہیم (۸) بن سید امام علی رضا (۹) بن سید موسیٰ کاظم (۱۰) بن سید امام جعفر صادق (۱۱) بن سید محمد باقر (۱۲) بن سید امام علی زین العابدین (۱۳) بن سید امام حسین (۱۴) بن سید السادات علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔ (تحفۃ الاصفیاء، ج۱، ص۱۹۷)

ہمارے پیارے خواجہ کا مادری نسب نامہ

(۱) سید معین الدین حسن (۲) بن ام الورع سیدہ ماہ نور (۳) بنت سید داؤد (۴) بن سید عبد اللہ حنبلی (۵) بن سید یحییٰ زاہد (۶) بن سید محمد رومی (۷) بن سید داؤد (۸) بن سید موسیٰ ثانی (۹) بن سید عبد اللہ ثانی (۱۰) بن سید موسیٰ اخوند (۱۱) بن سید عبد اللہ (۱۲) بن سید حسن مثنیٰ (۱۳) بن سیدنا امام حسن مجتبیٰ (۱۴) بن سید السادات مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔ (مسالک السالکین، ج۲، ص۲۷۷)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ ماہ نور رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت ہی نیک اور بڑی عابدہ و زاہدہ تھیں۔

ہمارے پیارے خواجہ کی والدہ کا بیان

والدہ ماجدہ بیان فرماتی ہیں کہ جب میرے پیارے بیٹے معین الدین حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میرے شکم میں تھے تو میں بڑے عجیب و غریب اور اچھے خواب دیکھا کرتی تھی۔ میرے گھر میں خوب خیر و برکت تھی، میرے دشمن میرے دوست بن گئے تھے، ولادت کے وقت میرا سارا گھر انوارِ الٰہی سے روشن تھا۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۵ء، ص۸۰)

ہمارے پیارے خواجہ کا بچپن

ہند کے راجہ، ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن کا دور بڑی خوش حالی اور نیک نامی کے ساتھ گزرا اور آپ کے بچپن ہی میں آثارِ ولایت آپ کی جبین سعادت پر نمایاں اور ظاہر تھے۔ اللہ تعالیٰ کی

رہی ہوئی نعمت و دولت سب کچھ تھی۔ بڑے ناز و نعم کے ساتھ پلے اور بڑھے تھے اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو بھائی تھے۔ (بحوالہ [illegible] ص [illegible])

ہمارے پیارے خواجہ کے والد کا وصال

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت خواجہ سید غیاث الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت نیک اور بڑے متقی و پرہیزگار تھے ابھی ہمارے پیارے خواجہ کی عمر شریف پندرہ سال ہی کی تھی کہ والد گرامی کا وصال ہو گیا۔ (مرآۃ الاسرار ص [illegible])

ہمارے پیارے خواجہ کی تعلیم و تربیت

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات سال کی عمر شریف تک آپ کی پرورش خراسان میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کا زمانہ والد بزرگوار کے زیر عاطفت گزرا اس کے بعد سنجر کی مشہور درسگاہ میں داخل ہوئے اور وہیں سے تفسیر و حدیث اور فقہ کی تعلیم مکمل ہوئی چودہ سال کی عمر شریف میں اور کتاب مرآۃ الاسرار کے مطابق پندرہ سال کی عمر شریف میں والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور آپ کے والد ماجد کا مزار مبارک بغداد مقدس میں ہے۔ (سوانح خواجہ ص [illegible])

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی ولی ہیں والد گرامی اور والدہ ماجدہ سے لیکر حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک سارے خاندان اور پورے کنبہ کا ایک ایک فرد ولی اور قطب ہے اس پیاری نسبت کے باوجود ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدرسہ میں داخلہ لیتے ہیں۔ قرآن و حدیث اور تفسیر وغیرہ کی تعلیم مکمل فرماتے نظر آتے ہیں اور وقت کے جید عالم و فاضل بنتے نظر آتے ہیں۔

مگر آج کل کچھ پیر اور بزرگ کہلانے والے یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ہم کو کسی مدرسہ کی تعلیم کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم کو قرآن و حدیث کی تعلیم کسی مولانا سے حاصل کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے ہم سب کچھ پڑھے پڑھائے ہیں۔

تو ایسے پیر و بزرگ کہلانے والے حضرات سے ایک سوال ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو پیدائشی ولی تھے، کیا آپ بھی پیدائشی ولی ہیں؟ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

پورا خاندان نیک وصالح اور ولی ہے۔ کیا آپ کے والد اور والدہ اور تمام خاندان ولی ہیں؟ تو یقین جانئے کہ ان تمام سوالوں کا جواب دینا بڑا مشکل ہو جائے گا۔

اس لئے گزارش ہے کہ ولی و بزرگ ہونے کا دعویٰ کرنے سے پہلے اپنے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات پر عمل کیجئے۔

اور قرآن و حدیث اور تفسیر وغیرہ کی تعلیم حاصل کر کے ولی تو کیا۔ غلام حضور خواجہ غریب نواز بن جایئے۔ یہی سعادت آپ جیسے ولی و بزرگ کہلانے والوں کے لئے بارگاہِ خداوندی میں کافی وشافی ہو جائے گی۔

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

ہمارے پیارے خواجہ کی جائیداد ایک باغ اور ایک پن چکی

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ آقا غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جائیداد میں سے ایک ہرا بھرا باغ اور ایک پن چکی ملی تھی، اسی کو آپ نے اپنے لئے ذریعہ معاش بنایا۔

خود ہی باغ کی نگہبانی کرتے اور درختوں کو پانی پلاتے، اس طرح آپ کی زندگی بہت آسودہ اور اطمینان سے گزر رہی تھی۔ (سیر اہل علم ص ۵۰)

مگر قدرت نے ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغ اشجار کی نگہبانی کے لئے نہیں بلکہ آپ کو انسانوں کی تربیت اور باغِ اسلام کی آبیاری کے لئے پیدا فرمایا تھا۔

گلشن ہند ہے شاداب کلیجے ٹھنڈے
واہ اے ابر کرم زور برسنا تیرا

پیارے خواجہ کی ملاقات، ابراہیم قندوزی مجذوب بزرگ سے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باغ میں درختوں کو پانی دے رہے تھے کہ اشارۂ غیبی سے اللہ تعالیٰ کے ولی مست و مجذوب بزرگ حضرت ابراہیم قندوزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغ میں تشریف لائے۔ جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر صاحب ولایت مجذوب بزرگ پر پڑی تو ہمارے پیارے

خواجہ بڑے ادب واحترام کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو ایک سایہ دار درخت کے پاس بٹھایا اور تازہ انگور کا ایک گچھا ان کی خدمت میں پیش کیا اور خود ان کی خدمت میں دوزانو ہوکر بیٹھ گئے۔

حضرت ابراہیم قندوزی بزرگ نے انگور تناول فرمائے اور ہمارے پیارے خواجہ کے ادب واحترام اور آپ کی خدمت سے خوش ہوکر بغل سے کھلی کا ایک ٹکڑا نکال کر اپنے منہ میں ڈالا، دندان مبارک سے چبا کر ہمارے پیارے خواجہ کے منہ میں ڈال دیا۔ اس کھلی کو کھاتے ہی ہمارے پیارے خواجہ کا باطن نور معرفت سے روشن ہوگیا اور قلب و روح میں انوار الٰہی جگمگانے لگے اور آپ کے دل کی دنیا زیر و زبر ہوگئی۔ اس طرح آپ کے دل میں باغ اور پن چکی اور گھر کے سارے ساز و سامان سے بیزاری پیدا ہوگئی۔

اسی عالم میں ہمارے پیارے خواجہ نے باغ اور پن چکی فروخت کرکے ساری دولت فقراء و مساکین اور بے سہاروں پر لٹا دی اور بے خودی کے عالم میں خراسان کی طرف راہ حق کی تلاش میں نکل گئے۔

(خزینۃ الاصفیاء، ص ۲۵۰، مراۃ الاسرار، ص ۵۹۵)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک و محبوب بندوں یعنی اولیاء اللہ کی نسبت و تعلق میں کس قدر رحمت و برکت اور تاثیر رکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دل مست و مجذوب بزرگ حضرت ابراہیم قندوزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چبائی ہوئی کھلی کھاتے ہی ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باطن نور معرفت سے روشن ہوتا نظر آیا اور قلب و روح مجلیٰ و مصفیٰ ہوگیا اور دل کی دنیا میں انقلاب برپا ہوتا نظر آیا۔

لہٰذا ہم غلامان خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اپنے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت و سنت پر عمل کرتے ہوئے اللہ والوں کی بارگاہ میں باادب خدمت کی سعادت حاصل کرنا چاہئے تاکہ اللہ والوں کی نگاہ کیمیا اثر سے ہم گنہگاروں، خطاکاروں کے قلوب کی سیاہی دھل جائے اور ہمارے دلوں میں نور معرفت کا اجالا پیدا ہوجائے اور زندگی کامیاب و بامراد ہوجائے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

نہ جانے کون دعاؤں میں یاد کرتا ہے
میں ڈوبتا ہوں دریا اچھال دیتا ہے

ہمارے پیارے خواجہ پیر و مرشد کی تلاش میں

حضرات علم ظاہر کے بعد علم باطن ہے۔ علم سفینہ کے بعد علم سینہ ہے، ظاہری علوم کے لئے استاذ کی ضرورت پڑتی ہے اور استاذ ظاہری علوم کے ذریعہ حق و سچ کا راستہ دکھا دیتا ہے لیکن منزل مقصود ابھی آگے ہے اور علوم باطنی کے لئے پیر و مرشد کی ضرورت ہوتی ہے۔ پیر و مرشد علوم باطنی کے ذریعہ منزل مقصود یعنی محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تک پہنچا دیتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس مرید صادق کو رب تعالیٰ تک پہنچا دیتے ہیں اور یہی منزل اولین و آخرین کی منزل مقصود ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد

اور کسی نے کہا ہے۔

جب تک بکے نہ تھے تو کوئی پوچھتا نہ تھا
تم نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

جب کے دلبر ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عالم و فاضل، محدث و مفسر اور مفتی حق کی تمام علوم ظاہری سے آراستہ ہونے کے بعد مرد حق آگاہ، خدا رسیدہ و شیخ کامل، پیر و مرشد کی تلاش و جستجو شروع فرما دی۔ شیخ معظم پیر و مرشد کی تلاش میں بہت سی خانقاہوں میں اولیائے باکمال و باکرامت کی خدمت میں حاضری کے شرف سے باریاب ہوتے، جواب یہ ملتا کہ معین الدین حسن تمہارا حصہ ہمارے پاس نہیں ہے، تمہارا حصہ کسی اور کے پاس ہے۔ اور وہاں سے علوم باطنی کی تشنگی کے ساتھ تلاش مرشد میں سفر شروع فرما دیتے۔ آخرکار وہ نیک گھڑی وہ ساعت سعید اور وہ روز روشن اپنی تمام رحمتوں و برکتوں کے ساتھ آ ہی گیا۔ پرخلوص جہد پیہم اور سچی تلاش و جستجو نے منزل مقصود کا پتہ اور وسیلہ شیخ کامل، اللہ کے ولی، محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سچا نائب حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عظیم الشان پیر و مرشد کے چشمۂ کرم پر لا کر کھڑا کر دیا اور سچ تو یہ ہے کہ۔

در کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا
جو مانگنے کا طریقہ ہے اس طرح مانگو

سید العلماء، سید آل مصطفےٰ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لا رہے ہیں جیسے ہی ان کی نگاہ مجھ پر پڑی تو ان بزرگ نے ارشاد فرمایا حسن تم آ گئے؟ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بڑا تعجب ہوا کہ میں نے تو ان بزرگ کو کبھی دیکھا نہیں اور آج پہلی مرتبہ ملاقات کر رہا ہوں مگر یہ بزرگ تو مجھے پہچانتے ہیں۔ میں نے ان بزرگ کو سلام کرنے کے بعد پوچھا کہ اے حضرت! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ تو ان بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان کے بادشاہ کو کون نہیں پہچانے گا۔ میں تو تمہارا انتظار کر رہا تھا اور تمہارے انتظار ہی میں اب تک جی رہا ہوں۔ وہ بزرگ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا تھے۔ ([illegible])

ہمارے پیارے خواجہ خود مرشد کی ملاقات اور بیعت کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں شیخ کامل، پیر و مرشد کی تلاش و جستجو میں بغداد معلی سید الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مسجد میں حاضر ہوا اور اپنے شیخ معظم پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دولت پابوسی سے مشرف ہوا یعنی خلاصۂ کلام یہ ہے کہ میں نے اپنے پیر و مرشد کے قدم کو چوما اس وقت روئے زمین کے بڑے بڑے مشائخ عظام اور اولیاء کرام ہمارے پیر و مرشد کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ جب میں نے سر نیاز زمین پر رکھا تو پیر و مرشد نے ارشاد فرمایا: دو رکعت نماز ادا کرو۔ میں نے ادا کر لی۔ پھر پیر و مرشد نے فرمایا قبلہ رو بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا۔ پھر پیر و مرشد کا حکم ہوا۔ سورۂ بقرہ پڑھو، میں نے پڑھی۔ پھر پیر و مرشد کا فرمان ہوا ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھو۔ میں نے پڑھا۔ پھر پیر و مرشد کھڑے ہو گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا اور فرمایا آ تجھے خدا تک پہنچا دوں۔ اس کے بعد قینچی لے کر میرے سر پر چلائی اور کلاہ چہار ترکی میرے سر پر رکھی اور گلیم خاص عطا فرمائی۔ پھر پیر و مرشد نے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ! میں بیٹھ گیا۔ پھر پیر و مرشد نے فرمایا: ہمارے سلسلے میں ایک دن اور ایک رات کے مجاہدہ کا معمول ہے تم آج رات اور دن مجاہدہ میں مشغول رہو۔

میں پیر و مرشد کے فرمان کے مطابق مجاہدہ میں مشغول رہا۔ دوسرے دن جب خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو پیر و مرشد نے ارشاد فرمایا: آسمان کی طرف دیکھو! میں نے دیکھا تو پیر و مرشد نے دریافت فرمایا: کہ تم کہاں تک دیکھتے ہو؟ تو میں نے عرض کیا کہ عرش اعظم تک دیکھتا ہوں۔ پھر پیر و مرشد نے فرمایا زمین کی طرف دیکھو، میں نے دیکھا تو پیر و مرشد نے پوچھا! کہ اب تم کہاں تک دیکھتے ہو تو میں نے عرض کیا تحت الثریٰ تک دیکھ رہا ہوں۔ پھر پیر و مرشد نے فرمایا: ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھو! میں نے پڑھی۔ پھر پیر و مرشد نے فرمایا آسمان کی طرف دیکھو! میں نے دیکھا تو پیر و مرشد نے فرمایا کہاں تک دیکھتے ہو؟ تو میں نے عرض کیا کہ حجاب عظمت تک۔ پھر پیر و مرشد نے

فرمایا آنکھیں بند کرو! میں نے بند کرلیں۔ پیر و مرشد نے فرمایا کھول دو! میں نے آنکھیں کھولیں پھر پیر و مرشد نے اپنی دو انگلیاں اوپر اٹھائی اور فرمایا کہ میری ان دونوں انگلیوں کے درمیان دیکھو اور فرمایا کیا دیکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کی دونوں انگلیوں کے بیچ میں اٹھارہ ہزار عالم دیکھ رہا ہوں۔

اس کے بعد پیر و مرشد کا حکم ہوا کہ سامنے جو اینٹ پڑی ہوئی ہے اس کو اٹھاؤ! میں نے جب اس اینٹ کو اٹھایا تو اس کے نیچے سونے کے دو سو روپے پڑے تھے۔ پیر و مرشد نے فرمایا ان روپیوں کو اٹھالو اور لے جا کر غریبوں اور فقیروں میں تقسیم کردو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ واپس لوٹ کر آیا تو پیر و مرشد کا حکم ہوا کہ تم کچھ دن ہماری صحبت میں گزارو۔ تو میں نے عرض کیا کہ پیر و مرشد کا حکم سر آنکھوں پر۔ (انیس الارواح، ص ۲۰)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ کو سننے کے بعد یقیناً ہم سب کا ایمان تازہ ہو گیا ہوگا کہ جب اللہ تعالیٰ کے ولی، ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دونوں انگلیوں کے درمیان اٹھارہ ہزار عالم دکھائی دے سکتے ہیں تو صدیق و فاروق اور عثمان و حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیر و مرشد بلکہ اولین و آخرین کے شیخ اعظم محبوب خدا رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و معجزات کا کیا عالم ہوگا۔

جب ان کے گدا بھر دیتے ہیں شاہان زمانہ کی جھولی
محتاج کا جب یہ عالم ہے تو مختار کا کیا عالم ہوگا

ہمارے پیارے خواجہ بیس سال تک مرشد کی خدمت میں رہے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب میں شرف بیعت حاصل کر چکا تو میں نے بیس سال تک اپنے مشفق و مہربان پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں گزارے اور اس طرح خدمت میں لگا رہا کہ پل بھر کے لئے اپنی جان کو آرام نہ لینے دیا اور میں ہمیشہ پیر و مرشد کی خدمت میں مشغول رہتا، سفر ہو کہ حضر پیر و مرشد کا بستر اور کھانے پینے کے سامان اور سفر کے اسباب سر پر رکھ کر لے جاتا تھا۔ (سیر الاولیاء، ص ۵۵، مراۃ الاسرار، ص ۵۹۶، انیس الارواح، ص ۲، اخبار الاخیار، ص ۲۲)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید ہونے کے بعد ایک دو تین سال نہیں مکمل بیس سال تک اپنے شیخ اپنے پیارے پیر و مرشد کی خدمت میں لگے رہے اور آج کے ایک مرید ہم

بھی ہیں کہ بیس سال تو بہت دور کی بات ہے بیس گھنٹے بھی پیر و مرشد کی خدمت میں دینی معلومات حاصل کرنے کے لئے اور اپنے ایمان و عقیدہ کو سنوارنے اور مضبوط بنانے کے لئے بھی وقت نہیں دے پاتے ہیں۔ اپنے شیخ کی خدمت کرنا اور پیر و مرشد کے بستر اور اسباب زندگی کو سر پر اٹھانا تو بہت ہی مشکل نظر آتا ہے۔

حضرات! کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ آج کل کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی جیسے کہاں ہیں؟
تو ایسے شخص سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج کل کے مرید، ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے کہاں ہیں؟

جب آپ ہمارے پیارے خواجہ جیسے مرید نہیں بن سکتے تو خواجہ عثمان ہارونی جیسے پیر و مرشد بھی نہیں مل سکتے۔ آپ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز جیسے سچے اور پکے مرید بن کر دکھا دو تو اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ عثمان ہارونی جیسے پیر و مرشد سے تم کو ملا دیگا۔ یہ دنیا کبھی بھی اللہ والوں سے خالی نہیں رہی ہے اور نہ خالی رہے گی، ہماری طلب سچی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نیکوں کو نیک ہی دیتا ہے۔ مثل مشہور ہے، جیسوں کو تیسا۔

حضرات اس نورانی واقعہ سے اور ایک مسئلہ ظاہر و ثابت ہوتا ہے اور اس حقیقت کا پتہ ملتا ہے کہ بغیر خدمت کے عزت و عظمت نہیں ملا کرتی ہے۔

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

میرے آقائے نعمت حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائیگا

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائیگا

نیکوں کی خدمت سے مقصد پا گئے

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صاحب دل درویش کو دیکھا اور ان کی ولایت و بزرگی کو پہچان گئے۔ ان بزرگ کو اپنے گھر کے اندر لے گئے اور بڑے ادب و تعظیم سے ان بزرگ کو بٹھایا اور ان کے کھانے کے انتظام میں لگ گئے گھر میں تھوڑے

سے جَو کے علاوہ کچھ نہ تھا، اس جَو کو خود چکی میں پیسا اور چھلنی میں چھانا اور خود بابا فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روٹی پکائی تو درویش نے کہا کہ تمہارا حال یہ تھا کہ تمہارے گھر میں تھوڑے سے جَو کے علاوہ کوئی چیز نہ تھی، تم نے اس جَو کو کس طرح پیسا اور اس کی روٹی پکائی؟ اے فرید الدین میں سب کچھ دیکھ رہا تھا، میں تمہاری خدمت سے خوش ہوں، کیا چاہتے ہو مانگو! حضرت بابا فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو تمنا تھی وہ ظاہر کی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس درویش فقیر کی دعا سے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمنا پوری ہوئی اور اپنا مقصد پا گئے۔ (سیر الاولیاء، ص ۹۷)

حضرات! آپ نے دیکھ لیا کہ نیکوں اور اللہ والوں کی خدمت سے سب پھل جاتا ہے تمنا پوری ہوتی نظر آتی ہے اور مقصد پورا ہوتا نظر آتا ہے۔

تمنا ہو دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں ہے بادشاہوں کے خزینوں میں

مرید دو قسم کے ہوتے ہیں

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مرید کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک رسمی اور دوسری حقیقی۔

رسمی مرید وہ شخص ہوتا ہے کہ پیر و مرشد نصیحت و تلقین فرماتے ہیں تو وہ شخص دیکھ کو ان دیکھی اور سنی کو ان سنی کر دیتا ہے یعنی رسمی مرید اس کو کہتے ہیں جو پیر و مرشد کے پند و نصیحت کو سن کر اس پر عمل نہیں کرتا۔ اور حقیقی مرید وہ شخص ہے جو پیر و مرشد کی محبت میں فنا ہو کر ان کے ارشادات و ملفوظات پر عمل پیرا رہتا ہے۔ (سیر الاولیاء، ص ۳۳۹)

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ارادت و بیعت کے تذکرے کے درمیان وہ ملفوظات اور ارشادات جو پند و نصیحت سے لبریز ہیں ان کو بیان کر دیا ہے تا کہ اللہ کریم اپنے کرم سے ہمارے سینہ کو پیران کرام اور بزرگان دین کی خدمت و محبت کا مدینہ بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

ہمارے پیارے خواجہ کی نصیحت مرید کے لئے

شیخ الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے پیر و مرشد حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

(۱) جس شخص نے جو کچھ پایا پیر و مرشد کی خدمت سے پایا پس ہر مرید پر لازم ہے کہ پیر و مرشد کے حکم، فرمان پر عمل کرے۔

(۲) پیر و مرشد جو کچھ مرید کو نماز وعبادت اور اوراد و وظائف کا درس عطا فرمائیں تو مرید پر لازم ہے کہ گوش ہوش سے سنے اور اس پر عمل کرے تا کہ مرید کسی اعلیٰ مقام پر پہنچ سکے۔

(۳) ہمارے خواجہ نے ارشاد فرمایا کہ قبرستان میں کھانا پینا گناہ کبیرہ ہے، جو شخص قبرستان میں کھائے گا وہ ملعون و منافق ہے کیوں کہ قبرستان عبرت کی جگہ ہے۔

(۴) ہمارے پیارے خواجہ فرماتے ہیں کہ کون سی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت میں نہیں ہے مرد کو چاہئے کہ احکام الٰہی بجالانے میں سستی اور کوتاہی نہ کرے پھر جو کچھ چاہے گا اسے مل جائے گا۔ (دلیل العارفین ص ۴۹)

مرید کامل کب ہوتا ہے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ مرید ثابت قدم یعنی کامل مرید اس وقت ہوتا ہے جب اس شخص کے نامۂ اعمال میں اعمال بد لکھنے والا فرشتہ بیس سال تک کوئی گناہ نہ لکھے۔ (سیر الاولیاء ص ۵۵)

اے ایمان والو! اپنے پیارے پیارے اور اچھے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد پاک اور فرمان مہربان سن لیا تو خوب غور سے سوچ کر فیصلہ کرو کہ کیا ہم سچے اور کامل مرید بن گئے ہیں؟ اس لئے کہ سچے اور کامل مرید بننے کے لئے اس شخص کے نامۂ اعمال میں ایک گناہ بھی نہ ہو اور ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہر دن ہزاروں گناہ نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز کے فرمان ذیشان کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوئی کہ ابھی ہم سچے اور کامل مرید ہی نہیں بن سکے ہیں اور پیروں، عالموں اور اماموں میں غلطی اور کمی ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکالتے نظر آتے ہیں۔

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: نیکیوں کے اندر کمی اور غلطی تلاش کرنا شیطان کی عادت ہے۔ (مثنوی [illegible])

اللہ تعالیٰ نیکیوں کی محبت کے ساتھ اپنے پناہ وامان میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

مرشد کو ناز ہے مرید پر

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدوں میں ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر کوئی مرید نہ تھا۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا معین الدین اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور مجھے اپنے مرید معین الدین پر فخر و ناز ہے۔ (مرآۃ الاسرار، ص۵۹۸)

ہمارے پیارے خواجہ کا شجرۂ طریقت

خانقاہ برکاتیہ کا ترجمان اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء کے ص ۸۵ پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رقم کردہ شجرہ شریف کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۱) خواجہ معین الدین سنجری (۲) خواجہ عثمان ہارونی (۳) خواجہ حاجی شریف زندنی (۴) خواجہ قطب الدین مودود چشتی (۵) خواجہ ابو یوسف چشتی (۶) خواجہ ابو احمد چشتی (۷) خواجہ ابو اسحاق شامی (۸) خواجہ علو الدینوری (۹) خواجہ ہبیرہ بصری (۹) خواجہ حذیفہ مرعشی (۱۰) خواجہ ابراہیم بن ادہم بلخی (۱۱) خواجہ فضیل بن عیاض (۱۲) خواجہ عبد الواحد بن زید (۱۳) خواجہ حسن بصری (۱۴) خواجۂ ولایت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (الانتباہ فی سلاسل اولیاء، ص ۸۷)

ہمارے پیارے خواجہ مرشد کے ہمراہ سفر میں

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید ہونے کے بعد شیخ طریقت کی خدمت میں مشغول رہے، جہاں کہیں پیر و مرشد تشریف لے جاتے ہمارے پیارے خواجہ آپ کا بستر اور سامان سفر اپنے سر پر رکھ کر پیر و مرشد کے ہمراہ چلتے۔ مکمل بیس سال پیر و مرشد کی خدمت میں رہ کر سیر و سیاحت کے دوران سیستان، دمشق، طوس، بدخشاں، بغداد معلّیٰ، مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور دیگر شہروں میں گئے اور وہاں کے اولیاء کرام سے ملاقاتیں کیں اور ان سے فیض حاصل کئے۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

پہلا جمعہ...دوسرا بیان

حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

کا اجمیر شریف میں وُرودِ مسعود

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (پ ۱۱، ع ۱۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

ہند کی بے مثل خانقاہ برکاتیہ کے عظیم تاجدار، علماء و مشائخ کے سردار، مسلک اعلیٰ حضرت کے علم بردار، پیر و فقیر، حامی و مفتی علامہ مولانا الشاہ سید آل مصطفیٰ سید میاں قادری چشتی برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سجادہ خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت بغداد مقدس پہنچے تو اس وقت قطب الاقطاب محبوب سبحانی، شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کبیر السن یعنی بوڑھے ہو چکے تھے۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہمارے خالہ زاد بھائی حسن سنجری کو ہمارے خاص حجرے میں ٹھہرا لیا جائے اور تین دن تک ہمارے پیارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہمان نوازی کی اور تیسرے دن تنہائی اور خلوت میں اپنے پیارے بھائی کو سینے سے لگایا اور آپ کو اسم اعظم تعلیم فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جاؤ! ہمیں امید ہے کہ تم بغداد پھر واپس آؤ گے لیکن ہماری ملاقات نہیں ہوگی۔ میں نے جان لیا ہے کہ تمہارا حصہ کہاں ملنے والا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ پھر جب دوبارہ حج کے بعد بغداد مقدس آئے تو معلوم ہوا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو چکا ہے۔ (اہل سنت کی آواز، ص ۱۲۷)

حضرات! معلوم ہوا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور خواجۂ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی ہے اور ہمارے پیارے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف بڑھاپے کی تھی اور ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف جوانی کی تھی اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ہمارے دونوں بزرگ آپس میں خالہ زاد بھائی تھے۔

کعبۂ معظمہ کی حاضری

ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اپنے مشفق و کریم مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں خانۂ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حطیم کعبہ میں میزاب رحمت کے نیچے مجھے لے کر گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر میرے حق میں دعا کی۔ یا اللہ تعالیٰ! میں نے معین الدین کو تیرے سپرد کیا، میرے بس میں جتنا تھا میں نے معین الدین کو بنا، سنوار دیا ہے۔ اب تو قبول فرما لے۔ پردۂ غیب سے آواز آئی میں نے معین الدین کو قبول کر لیا۔

پیر و مرشد حضرت عثمان ہارونی اس آواز کو سن کر بہت خوش ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں سجدۂ شکر ادا کیا۔

(انیس الارواح ص ۳)

مزار انور و اقدس کی حاضری

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حج سے فراغت کے بعد میں اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مدینہ طیبہ میں محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس در انور پر حاضر ہوا تو پیر و مرشد نے فرمایا: سلطان دو جہاں کو سلام کرو!

میں نے مزار انور پر بڑے ادب و احترام کے ساتھ سلام پیش کیا۔

تو روضۂ پاک سے آواز آئی "وعلیکم السلام یا قطب مشائخ بر و بحر" یعنی وعلیکم السلام اے (خشک و تر) جنگلوں اور پہاڑوں کے سردار!

جب یہ آواز آئی تو پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے معین الدین! اب تمہارا کام مکمل ہو گیا۔ (انیس الارواح ص ۳)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ میں ولایت و بزرگی، رحمت و برکت، نعمت و دولت کا بازار آنکھوں پھیر بنا نظر آتا ہے۔ مدینہ طیبہ میں جھولی پھیلا کر تو دیکھو دست طلب دراز کر کے تو دیکھو طلب سے زیادہ پا جاؤ گے۔ سوال سے سوا حاصل ہو جائیگا اور گنبد خضراء کے سائے میں مزار انور پر اور در اقدس کے حضور رحمت و نور کی خیرات کے لئے دامن پھیلانا، ہاتھ اٹھانا، ہمارے غوث و خواجہ و رضا اور اولیاء اللہ کی سنت و عادت ہے۔

جا ہے جو مانگو عطا فرمائیں گے، نامراد و ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو

یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں، بے نواؤ! آزما کر دیکھ لو

(جمیل رضوی بریلوی)

خرقۂ خلافت: جماعت اہل سنت کی معتبر و مستند شخصیت رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ دوران سفر میں بیس سال تک اپنے پیر و مرشد کی خدمت کرنے کے بعد ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ باون سال کی عمر میں اپنے پیر و مرشد سے رخصت ہوئے۔ رخصت کے وقت پیر و مرشد نے آپ کو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا اور تبرکات محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو حضرات خواجگان چشت میں سلسلہ بہ سلسلہ چلے آ رہے تھے ہمارے خواجہ کو عطا فرما کر اپنا جانشین اور صاحب سجادہ بنا دیا۔ خود حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان واقعات کی تفصیل اپنے قلم سے یوں بیان فرمائی ہے۔

آقائے نعمت و دولت حضرت پیر و مرشد نے ارشاد فرمایا اے معین الدین! میں نے یہ سب کام تمہاری تکمیل کے لئے کیا ہے تم کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ فرزند خلف وہی ہے جو اپنے ہوش و گوش میں اپنے پیر کے ارشادات کو جگہ دے۔ اس ارشاد کے بعد عصائے مبارک، نعلین چوبی (کھڑاؤں) اور مصلیٰ عنایت فرمایا پھر ارشاد فرمایا: یہ تبرکات ہمارے پیران طریقت کی یادگار ہیں جو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہم تک پہنچے ہیں اور ہم نے تم کو دیئے ہیں۔ ان کو اسی طرح اپنے پاس رکھنا جس طرح ہم نے رکھا۔ جس کو مرد پانا اس کو ہماری یہ یادگار دے دینا۔ اور خلق سے طمع نہ رکھنا، آبادی سے دور مخلوق سے کنارہ کش رہنا اور کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔

پیر و مرشد نے یہ ارشاد فرما کر مجھے اپنی آغوش رحمت میں لے لیا پھر میرے سر اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں نے تم کو خدا کے سپرد کیا پھر عالم تحیر میں مشغول ہو گئے اور میں رخصت ہوا۔

(انیس الارواح، ص: ۳۳، ۳۴، سوانح غوث و خواجہ، ص ۴۲، ملت حنفیہ کی آواز، ص ۲۰۰۸، ۴۲)

اے ایمان والو! پیری مریدی، جاہ و مال اور دنیا کمانے کا ذریعہ نہیں ہے، یہ مبارک، مسعود عمل صرف اور صرف اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ خلافت و اجازت ہر کسی کو دینے کی چیز نہیں ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو پیدائشی ولی ہیں، بیس سال تک پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گزارے اور علوم ظاہری و باطنی سے سرفراز ہوئے پھر پیرو مرشد نے آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا مگر آج علم و معرفت اور تقویٰ، طہارت نہیں بلکہ چاپلوسی اور لمبے نذرانوں کی بنیاد پر پیرو مرشد بننے والے، فاسق و فاجر، بے عمل و بے علم اور بے نمازی لوگوں کو بھی خلافت و اجازت دیتے نظر آتے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

پُر خلوص گزارش: پیرو مرشد صاحب اور مرید صاحب دونوں کی خدمت میں پر خلوص گزارش ہے کہ کبھی تنہائی میں ٹھنڈے دل سے اپنے گریبان میں بار بار جھانک کر دیکھئے اور غور و فکر کیجئے کہ کیا ہمارے اس طرز عمل سے ہمارے مشائخ اور پیران کرام کے نورانی اور روحانی سلسلے کی بے ادبی اور گستاخی نہیں ہے۔ اگر ہے تو توبہ کر لیجئے اور سچے پیرو مرید بن جایئے۔

قطب عالم حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اجلے، اجلے، مشائخ آج کل ہر ہر گلی
بے ہمہ و با ہمہ مرد خدا ملتا نہیں

ہیں صفائے ظاہری کے ساماں خوب خوب
جس کا باطن صاف ہو وہ باصفا ملتا نہیں

ایام سفر کے واقعات

رئیس القلم علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ستر سال کی طویل مدت سفر میں علم و ارشاد کے بڑے بڑے مشاہیر اور نادرۂ روزگار، اصحاب کمال سے ملاقاتیں کیں۔ دلوں کی تسخیر، روحوں کا تزکیہ اور جہان آب و گل میں تصرفات کے ایسے ایسے حیرت انگیز واقعات آپ سے ظہور میں آئے جن سے آج تک عقل و دانش کو سکتہ ہے۔ (سوانح خواجہ غریب نواز، ص ۔۔)

دوسری مرتبہ مکہ معظمہ کی حاضری

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رخصت ہوئے تو مشاہدۂ عالم اور مطالعہ جہاں اور اہل اللہ کی زیارت کی غرض سے سفر کا آغاز کیا، بہت سے ملکوں اور شہروں میں تشریف لے گئے اور وہاں کے مردان حق اور اولیاء کرام سے ملاقات ہوئی اور فیض حاصل کیا۔ دوران سفر جہاں بھی جاتے پیر و مرشد کی ہدایت کے مطابق خود کو عام لوگوں سے علیحدہ رکھتے۔ سفر جاری رکھا۔ دوسری مرتبہ مکہ معظمہ حاضر ہوئے۔

ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری مرتبہ ۵۸۳ھ میں مکہ معظمہ حاضر ہوئے اور کعبہ شریف کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ دن و رات کعبہ کا طواف اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے۔ ایک دن ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ معظمہ میں پردۂ غیب سے یہ آواز سنی۔

اے معین الدین! ہم تجھ سے خوش ہیں، تجھے بخش دیا، جو کچھ چاہے مانگ، تا کہ عطا کروں۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور سجدۂ شکر ادا کیا اور اپنے رحمٰن و رحیم رب تعالیٰ کی بارگاہ کرم میں عرض کیا۔

یا الٰہی! تیرے بندے معین الدین کے لئے اس سے بڑی اور کیا سعادت ہو سکتی ہے کہ تو نے مجھے اپنی بارگاہ کا مقبول بنالیا۔ اس کے بعد اگر کوئی آرزو ہے تو صرف یہ ہے کہ تو اپنے فضل و کرم سے میرے سلسلہ کے مریدوں کو بخش دے۔

آواز آئی! کہ اے معین الدین! تو ہمارا خاص بندہ ہے، تیری آرزو مبارک ہو، جو تیرے مرید اور تیرے سلسلہ میں قیامت تک مرید ہوں گے ان سب کو بخش دوں گا۔ (سوانح غوث و خواجہ ص ۱۱۵)

پھر کچھ دن مکہ مکرمہ میں گزارے پھر مدینہ طیبہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

مدینہ طیبہ کی حاضری اور بشارت

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر وقت اپنے پیارے نانا جان محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار انور، قبر نور پر حاضر رہتے ایک دن مزار انور پر حاضر تھے کہ آپ پر غنودگی طاری

ہوگئی، خواب میں آقائے کائنات نبی دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بشارت عطا کی۔

اے معین الدین! تم میرے دین کے معین ہو، میں نے تم کو ہندوستان کی ولایت عطا کی۔ ہندوستان میں کفر و شرک کی ظلمت پھیلی ہوئی ہے، تم اجمیر جاؤ! تمہارے وجود کی برکت سے کفر و شرک اور باطل کا اندھیرا دور ہوگا اور اسلام کی صبح کا اجالا پھیل جائے گا۔ (سیر الاقطاب، ص، ۱۴۳)

اس شاندار اور پر بہار بشارت سے ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوش اور مسرور ہوئے مگر حیران تھے کہ اجمیر کہاں ہے؟ اجمیر کا راستہ کیا ہے؟ اسی سوچ و فکر میں تھے کہ دوبارہ آنکھ لگ گئی اور ہادی و رہبر آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کے خواب میں تشریف لا کر تھوڑی ہی دیر میں مدینہ طیبہ سے ہندوستان کے تمام راستے اور اجمیر کا تمام شہر اور قلعہ اور پہاڑیاں آپ کو دکھلا دیا، پھر ایک جنتی انار ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکر مالک و مختار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معین الدین! ہم تم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اور آپ کو رخصت فرمایا۔ (مونس الارواح، ص، ۲۰، سوانح غوث و خواجہ، ص، ۵۳)

مدینہ طیبہ سے اجمیر کا سفر

اپنے پیارے آقا محبوب پروردگار، رسول مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمان کے سبب عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواب سے بیدار ہو کر چالیس اولیاء کے ساتھ ہندوستان کے لئے روانہ ہوگئے۔

اے ایمان والو! ہمارے پیارے نبی، مالک و مختار رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کی دین و عطا سے اپنی بارگاہ سے سائل و بھکاری کی ہر مراد اور آرزو پوری فرما دیتے ہیں۔ عطائے رسول، ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہیں: بلکہ صرف سوچا تھا کہ اجمیر کہاں ہے؟ اجمیر کا راستہ کیا ہے تو آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوچ و فکر اور مراد کو دیکھ لیا اور اسی وقت مدینہ طیبہ سے ہندوستان کے سارے راستے اور اجمیر کا شہر اور اس کا قلعہ اور تمام پہاڑیاں دکھلا دیا۔

کیا ہی خوب فرمایا میرے آقائے نعمت پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہونچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

دوران سفر رونما ہونے والے واقعات

پہلا واقعہ: قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ اوحد الدین و حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہر خراسان کی ایک مجلس خیر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہو رہا تھا کہ سامنے سے سلطان شمس الدین التمش جس کی عمر اس وقت بارہ سال کی تھی ہاتھ میں ایک پیالہ لئے جا رہا تھا پیچھے ہی ہمارے پیر و مرشد حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر اس پر پڑی ارشاد فرمایا: جب تک یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ نہ ہوگا خدا اسے دنیا سے نہ اٹھائے گا۔ (فوائد السالکین ص۔۔۔)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان غیب ترجمان سے نکلا ہوا یہ جملہ تقدیر الٰہی بن گیا۔

تاریخ ہند شاہد ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق ۔۔۔ھ میں شمس الدین التمش نام کا ایک گمنام شخص طوفان کی طرح اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے ہندوستان پر چھا گیا اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کھلی کرامت بن کر ایک دن شمس الدین التمش دہلی کے تخت پر قبضہ کر کے بادشاہ ہوا۔

جذب کے عالم میں جو نکلے لب مومن سے
وہ بات حقیقت میں تقدیر الٰہی ہے

دوسرا واقعہ: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ سے روانہ ہو کر بغداد معلی، چشت، خرقان، میہنہ، کرمان، استرآباد، بخارا، تبریز، اصفہان، ہرات ہوتے ہوئے خراسان کے شہر سبزوار پہونچے تھے سبزوار کا حاکم یادگار محمد تھا جو مذہب شیعہ تھا، شہر کے کنارے اس کا ایک خوبصورت اور پرفضا باغ تھا۔ ہمارے پیارے خواجہ ایک دن اس باغ میں تشریف لے گئے، باغ میں ایک صاف و شفاف حوض تھا، حوض میں غسل کیا اور حوض کے کنارے نماز ادا کی اور تلاوت قرآن میں مشغول ہو گئے۔ اسی درمیان یادگار محمد شاہانہ کروفر کے ساتھ اس کی سواری باغ میں داخل ہوئی۔ حوض کے قریب ایک مسلمان فقیر کو دیکھ کر غضبناک ہو گیا اور بدخلقی اور بدتمیزی سے بولا اے فقیر! تم کو شاہی باغ میں آنے کی اجازت کس نے دی؟ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ ولایت اٹھی نظر کا نظر سے ملنا تھا کہ یادگار محمد کانپنے لگا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ ہمارے پیارے خواجہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے منہ پر پانی چھڑکا، یادگار محمد ہوش میں آیا تو دل کی دنیا بدل چکی تھی، بد عقیدگی کا فساد ختم ہو چکا تھا۔ نہایت عاجزی کے ساتھ اپنی غلطی کی معافی مانگی اور اپنے تمام خادموں اور ملازموں کے ساتھ بد عقیدگی سے توبہ کر کے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید ہو گیا اور خدمت اقدس میں رہ کر علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کر لی۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اب یادگار محمد سبزوار کی ظاہری و باطنی سلطنت کا بادشاہ بن چکا تھا۔ (تحفۃ الاولیاء، ص ۵۸، مونس الارواح، ص ۲۰)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ ولایت کی تاثیر و فیضان کس قدر بلند ہے کہ شیعہ بد عقیدگی سے توبہ کر کے آپ کا مرید و معتقد ہو گیا۔

اس لئے میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ جب بھی کوئی مشکل امر دشواری پیش آئے اور آپ کی حاجت پوری نہ ہوتی نظر نہ آئے تو سیدھے اجمیر شریف چلے جاؤ اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر آپ کے دو چار آنسوؤں کے قطرے گرا دو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نگاہ خواجہ اٹھے گی اور تقدیر بدل جائے گی۔

غم جہاں کے ستائے ہیں در پہ آئے ہیں
تمہارا در ہے کہ دار الاماں غریب نواز

رسول پاک کے صدقہ میں راہ دکھلا دو
بھٹک رہا ہے مرا کارواں غریب نواز

بلخ کا واقعہ: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبزوار سے بلخ پہونچے۔ بلخ میں ان دنوں ایک بہت بڑا نامی گرامی حکیم اور فلسفی شخص رہا کرتا تھا (پروفیسر) ضیاء الدین حکیم کے نام سے مشہور تھا، فلسفہ اور حکمت میں بڑا کمال حاصل تھا (پروفیسر) ضیاء الدین حکیم، اہل تصوف، پیران طریقت اور صوفیاء کرام بزرگوں کا مذاق بنایا کرتا تھا اور اللہ والوں سے بڑا متنفر رہا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ صوفیاء عقل و خرد سے عاری اور خالی ہوتے ہیں، اس کو اپنے فلسفہ اور حکمت پر بڑا ناز اور گھمنڈ تھا، بلخ شہر میں اس کا ایک پر فضا باغ تھا اور اسی باغ میں فلسفہ اور حکمت کا ایک مدرسہ تھا جس میں وہ پڑھایا کرتا تھا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر اس علاقہ سے ہوا جہاں (پروفیسر) حکیم ضیاء الدین کا باغ اور اس کی فلسفی درسگاہ تھی، ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلنگ کا شکار کیا خادم نے اس کو بھون کر تیار کیا اور ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ادا کرنے لگے۔ اسی دوران (پروفیسر) حکیم ضیاء الدین آ گیا، دیکھا کہ ایک فقیر نماز پڑھ رہا ہے اور اس

کا خادم کلنگ بھون رہا ہے۔ جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو خادم نے بھونا ہوا پرندہ پیش خدمت کیا (پروفیسر) ضیاء الدین بھی پاس ہی بیٹھ گیا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر پرندہ کی ایک ران حکیم ضیاء الدین کو عطا فرمادی اور دوسری ران خود تناول فرمانے لگے۔ (پروفیسر) ضیاء الدین گوشت کھاتے ہی بیہوش ہوگیا۔ جب پروفیسر صاحب کو ہوش آیا تو دل کی دنیا بدل چکی تھی۔ فلسفہ و حکمت اور پروفیسری کا گھمنڈ و غرور سب مٹ چکا تھا اور اولیاء و صوفیاء سے بغض و عناد محو ہو چکے تھے دل کی پاکی و صفائی کے ساتھ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معتقد بن چکا تھا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید ہوا۔ گھر پہونچ کر حکمت و فلسفہ اور پروفیسری کی تمام کتابیں دریا میں ڈال دیں، علماء اور صوفیاء کی صحبت نے مرد کامل بنادیا اور شب و روز ذکر و فکر کو اپنا معمول بنالیا، یہ ساری تبدیلیاں ایک سچے صوفی، ایک ولی کامل ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ ولایت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

(خزینۃ الاصفیاء، ج ۱، ص ۲۶۹، مونس الارواح، ص ۲۹)

حضرات! (پروفیسر) حکیم ضیاء الدین اور اس کے تمام شاگردوں کے دماغوں پر ہمہ وقت پروفیسری اور حکمت و فلسفہ کا بھوت سوار رہتا تھا اور صوفیاء کرام اور اولیاء کرام اور علمائے کرام کے وعظ و نصیحت اور ان کی روحانی طاقت کا مذاق بنانا اور ان بزرگوں کی حقیقت و حیثیت کا انکار کرنا یہ سب شیطانی فتور والوں کی عادت تھی مگر ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نگاہ ولایت نے ان پروفیسروں اور فلسفیوں کے سروں سے پروفیسری اور حکمت و فلسفہ کے تمام بھوتوں اور شیطانوں کو اتار کر رکھ دیا اور صوفیاء و اولیاء کی روحانی طاقت و قوت کو تسلیم کرنے پر مجبور کردیا۔

حضرات! آج کل بھی کچھ ڈاکٹر، پروفیسر، حکیم، انجینیر اور جدید علوم کے ماہر و اسکالر کہلانے والے حکیم ضیاء الدین فلسفی کی طرح علماء، مشائخ اور صوفیاء کرام کی روحانیت و کرامت کا مذاق بناتے نظر آتے ہیں جب کہ یہی بگڑے بگڑائے لوگ حکومت وقت کے بنائے ہوئے حاکموں اور افسروں کی وقتی طاقت و قوت کو تسلیم کرتے نظر آتے ہیں اور ان کی شان میں خطبہ اور قصیدہ پڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ کہ فلاں حاکم و افسر نے کالج میں اور فلاں افسر نے یونیورسٹی میں اور فلاں حاکم نے محکمۂ پولس اور فلاں صاحب نے ریلوے وغیرہ میں جگہ دلادی اس افسر و حاکم کی پہنچ اور طاقت بہت ہے۔

اے جدید علوم کے ماہر و اسکالر صاحب! جب حکومت وقت کے بنائے ہوئے وقتی حاکموں اور افسروں کی پہنچ اور طاقت کا یہ عالم ہے تو حاکم مطلق اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے محبوب بندوں اولیاء و صوفیاء اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے پیارے پیر دستگیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دین و دنیا کا حاکم اور اپنی مخلوق کا افسر بنایا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ان حاکموں اور افسروں کی آن اور طاقت و قوت کا کیا عالم ہوگا۔

مگر ضرورت ہے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے صاحب روحانیت بزرگ کی۔ اس لئے میرا پر خلوص التماس ہے ہر پروفیسر و ڈاکٹر ما لجنیر، اسکالر کے لئے کہ اجمیر شریف میں ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر حاضری دیں اور اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھیں کہ ایک صوفی اللہ کے ولی کی پہنچ کہاں تک ہے کہ پہلے بھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فلسفیت کا بھوت اتارا تھا اور آج بھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر ہر دن ہر قسم کے بھوت و جن اتارے جاتے ہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

خوب فرمایا حضرت شاہ نیاز بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے۔

مرشد و رہنمائے اہل صفا
ہادی انس و جاں معین الدین

عاشقاں را دلیل راہ یقین
سد راہ گماں معین الدین

اور شہزادۂ حضور احسن العلماء حضرت سید محمد اشرف قادری برکاتی مدظلہ العالی کیا ہی خوب فرماتے ہیں۔

بحر ظلمات میں تم ایک جزیرہ خواجہ
بیچ منجدھار میں تم میرا کنارہ خواجہ

داتا صاحب کے مزار پر ہمارے پیارے خواجہ کی حاضری

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ سے روانہ ہو کر سمرقند اور دوسرے صوبوں اور شہروں سے ہوتے ہوئے لاہور پہنچے اور کئی مہینوں تک حضرت شیخ علی ہجویری داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور و اقدس پر حاضری دی اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور کے پاس ایک حجرہ میں چالیس دن کا چلہ کیا۔ وہ حجرہ آج بھی موجود ہے اور زیارت گاہ خلائق ہے اور ہمارے

خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رخصت ہوتے وقت حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی برکات و کمالات سے متاثر ہو کر آپ کی شانِ اقدس میں یہ شعر کہا جو عالم گیر شہرت کا حامل ہے اور آج تک حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار کی لوحِ پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

(سوانح خواجہ ص۵۵)

مزاروں پر حاضری دینا ہمارے خواجہ کی سنت ہے

اے ایمان والو! آج کچھ بدعقیدہ اور منافق لوگ مزاراتِ اولیاء پر حاضری دینے اور اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی قبروں سے فیض و برکت حاصل کرنے کو شرک و بدعت کہتے نظر آتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے ہوش کو سنبھالیں اور بدعقیدگی اور منافقت سے توبہ کریں۔ اگر اولیاء کرام کے مزاروں اور قبروں پر حاضری اور ان کے فیض و کرم کا حصول کفر و شرک اور بدعت و گمراہی ہوتا تو ہادیٔ ہندوستاں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ انور اور قبرِ اقدس پر حاضر ہو کر فیض و برکت حاصل نہیں کرتے۔ ہادیٔ ہندوستاں عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں اولیاء کرام کے مزاروں اور قبروں پر حصولِ برکت و رحمت کے لئے حاضری دینا اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں اور ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت و سنت ہے۔

حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

لحد میں عشقِ رخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

ہمارے پیارے خواجہ کا ورود اجمیر میں

ہادیٔ ہندوستاں جن کو آج پورا عالم خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جانتا ہے اور سلطان الہند، عطائے رسول، خواجہ غریب نواز کے مقدس لقب سے یاد کرتا ہے اور پکارتا ہے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے خوف وخطر دشوار گزار راستوں، لق ودق صحراؤں اور بے آب وگیاہ میدانوں کو طے کرتے ہوئے منزل مقصود کی طرف رواں دواں تھے، راہ میں جہاں کہیں شام ہو جاتی قیام فرماتے اور رات بھر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے۔ صبح ہوتی پھر سفر شروع فرما دیتے۔

لاہور میں حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار پر کئی ہفتوں تک حاضر رہ کر فیض وبرکت حاصل کر کے لاہور سے روانہ ہوئے۔ دہلی ہوتے ہوئے راجستھان کے علاقے میں داخل ہوئے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود مسعود مکمل اسلام تھا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس شہر یا دیہات کے قریب سے گزر گئے آپ کے قدموں کی برکت سے شہر اور دیہات والوں کو ہدایت کی سعادت نصیب ہوئی۔

اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس زمین پر قیام فرمایا وہ زمین کا حصہ سجدہ گاہ بن گیا۔

راجستھان کے صحراؤں، پہاڑیوں اور کانٹوں سے بھرے راستوں سے گزرتے رہے اور سفر طے کرتے رہے۔

ہمارے پیارے خواجہ کا دوران سفر جوتا ٹوٹ گیا

آل نبی، اولاد علی، سید العلماء حضرت سید آل مصطفیٰ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ دوران سفر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کے جوتے ٹوٹ گئے۔ تو ٹاٹ کے ٹکڑے سے جوتے باندھ لیتے تھے۔ (اہل سنت کی آواز ۱۹۹۹ء ص ۲۳۰)

ہمارے خواجہ کے پاؤں زخمی ہو گئے تھے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سفر اس قدر دشوار گزار تھا کہ سفر کرتے کرتے قدم مبارک زخمی ہو گئے تھے اور پیروں کے ناخن تک گر گئے تھے چنانچہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدل چل کر سفر طے فرما رہے تھے، نہ تو ان کے پاس سامان سفر تھا اور نہ ہی ان کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز تھی۔

(اہل سنت کی آواز ۱۹۹۹ء ص ۲۳۰)

اللہ اکبر! ہندوستان میں آسانی کے ساتھ اسلام نہیں پھیلا ہے، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقاء نے فاقہ پر فاقہ کیا ہے اور بھوک و پیاس کو برداشت کیا ہے تب ہندوستان میں اسلام پھیلا ہے۔ سفر کرتے کرتے جوتے ٹوٹے ہیں اور سفر کی کلفتوں اور صعوبتوں سے اپنے پیروں کو زخمی کیا ہے تب ہندوستان میں اسلام پھولا اور پھلا ہے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

منزلِ عشق میں تسلیم و رضا مشکل ہے
جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

رسولِ خدا کی مرضی سے ہمارے خواجہ ہندوستان آئے

عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دہلی سے اجمیر کے لئے روانہ ہوئے اور راجستھان کی پہاڑیوں اور جنگلوں کے درمیان سفر جاری تھا کہ اسی اثناء میں جنگلوں کے بیچ پرتھوی راج کی فوج سے شکست دہار سے دوچار سلطان شہاب الدین غوری کے لشکر کا ایک سپاہی حیران و پریشان تن تنہا راجستھان کے جنگلوں میں بھٹک رہا تھا۔ سنسان جنگل و بیابان میں اس فوجی، سپاہی مسلمان نے جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھا کہ اجمیر جارہے ہیں تو اس سپاہی مسلمان نے بڑی منت وسماجت کے ساتھ عرض کیا کہ آپ حضرات مسلمان ہیں اور میں بھی سلطان شہاب الدین غوری کے لشکر کا ایک مسلمان سپاہی ہوں اور اپنی فوج سے بچھڑ گیا ہوں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ ہرگز اجمیر نہ جائیں، اس لئے کہ اجمیر کا راجہ پرتھوی راج بہت ظالم و جابر ہے اور اس کے پاس بہت بڑی فوج ہے۔ جب شہاب الدین جیسا بادشاہ کامیاب نہ ہوسکا تو آپ کے پاس تو فوج اور ہتھیار بھی نہیں ہیں تو آپ کامیاب وکامراں کیسے ہوں گے، آپ کو نقصان اٹھانا پڑیگا اور قتل کر دیئے جاؤ گے۔ اس لئے اجمیر جانے کا ارادہ ملتوی کر دیجئے اور اجمیر نہ جایئے۔

ہمارے خواجہ نے ارشاد فرمایا: وہ شہاب الدین تھا اور میں معین الدین ہوں، شہاب الدین اپنی مرضی سے آیا تھا اور معین الدین مختارِ دو عالم رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرضی سے آیا ہے۔ اور سلطان شہاب الدین فوج اور اسلحہ کے سہارے آیا تھا اور معین الدین اللہ و رسول کے سہارے آیا ہے اور اے مسلمان بھائی غور سے سنو اور یاد رکھو کہ جو شخص فوج اور اسلحہ پر بھروسہ کرتا ہے وہ ناکام اور بے مراد ہوتا ہے۔ اور جو مردِ مومن اللہ و رسول پر بھروسہ کرتا

ہے وہ کامیاب و بامراد ہوتا نظر آتا ہے۔ یہ فرق ہے شہاب الدین اور معین الدین میں۔

خواجۂ خواجگاں معین الدین
فخر کون و مکاں معین الدین

سرّ حق را بیاں معین الدین
بے نشاں را نشاں معین الدین

ہمارے خواجہ کا جہد پیہم: ہادیٔ ہندوستاں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر مسلسل کرتے ہوئے دشوار گزار راہوں سے گزرتے ہوئے چالیس درویشوں کے قافلے کے ہمراہ پہلا قدم اجمیر کی دھرتی پر رکھا۔

ہمارے خواجہ دین کے معین تھے

ہادیٔ ہندوستاں حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ورود مسعود سے پہلے پورے ہندوستان میں ہر جانب کفر و کافری اور بت پرستی کا دور دورہ تھا، ہندوستان کے سرکش لوگ اکثر خدائی کا دعویٰ کرتے تھے اور خدائے بزرگ و برتر کے شریک بنتے تھے۔ پتھروں، درختوں، جانوروں، چوپایوں اور گائے کے گوبر تک کو پوجتے تھے۔ سب دین اور اسلام سے غافل اور خدا اور رسول سے بے خبر تھے، کسی نے کبھی کعبہ کا رخ نہ دیکھا اور نہ کبھی اللہ اکبر کی صدا سنی تھی۔

ہادیٔ ہندوستاں، عطائے رسول خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کی برکت سے ہندوستان کی زمین سے کفر و شرک کا اندھیرا دور ہو گیا اور ہر سو اسلام کا اجالا پھیل گیا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقت میں دین کے معین تھے۔ (سیر الاولیاء، ص ۴۷)

آپ کے نہ آنے تک ہند میں اندھیرا تھا
روشنی گھر گھر پھیلی آپ ہی کے آنے سے

اونٹ بیٹھے رہ گئے: ہادیٔ ہندوستاں ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نورانی اور روحانی قافلہ اجمیر پہنچا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہر کے باہر ایک مقام پر سایہ دار درختوں کے نیچے قیام کرنا چاہا تو راجہ پرتھوی راج کے ملازموں نے بڑی بد اخلاقی اور نہایت بدتمیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس جگہ قیام کرنے سے منع کیا اور ساربانوں نے کہا کہ اس جگہ پر ہمارے راجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں یہاں سے جاتا ہوں، تمہارے اونٹ بیٹھتے ہیں تو اب بیٹھے ہی رہ جائیں

گے۔ یہ فرما کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے روانہ ہو گئے اور انا ساگر کے قریب قیام فرمایا، وہ جگہ آج بھی خواجہ غریب نواز کے چلے کے نام سے مشہور ہے۔ جب شام ہوئی تو راجہ کے اونٹ اپنی چراگاہوں سے آئے اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ تو اونٹ ایسے بیٹھ گئے کہ اٹھانے سے بھی نہ اٹھ سکے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سینے زمیں سے چپک گئے ہوں صبح کے وقت جب راجہ کے ملازموں، ساربانوں نے اونٹوں کو اٹھانا چاہا تو ہزار کوشش کے بعد بھی اونٹ نہ اٹھ سکے۔ ملازموں، ساربانوں نے سارے واقعہ کی اطلاع راجہ کو دی۔ تو راجہ پرتھوی راج نے کہا کہ تم لوگ اس درویش کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اپنی غلطی اور بے ادبی کی معافی طلب کرو۔ چنانچہ ملازموں نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت طلب کی اور اپنی بے ادبی کی معافی چاہی۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جاؤ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے تمہارے اونٹوں کے اٹھنے کا حکم ہو چکا ہے۔ جب یہ ساربان اونٹوں کے پاس آئے تو ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی طاقت و کرامت دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے کہ حقیقت میں سارے اونٹ کھڑے ہو گئے ہیں۔

(سیر الاقطاب، ص ۱۴۳، تحفۃ الاصفیاء، ج ۱، ص ۲۶۸، مسالک السالکین، ص ۲۷۲، مونس الارواح، ص ۴۲۰)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اولیاء کرام کو اس قدر اختیارات و تصرفات عطا فرماتا ہے کہ ولی کے تابع فرمان زمین بھی رہتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمادیا تو زمین نے فوراً حکم پر عمل کیا اور اونٹوں کو پکڑ لیا۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

فرماتے ہیں کہ اولیائے کرام کو اللہ تعالیٰ ایسی طاقت و قدرت عطا فرماتا ہے کہ کمان میں سے تیر چھوڑ دیا جائے اور وہ تیر کمان سے نکل کر ہوا میں جا رہا ہو۔ اور اللہ کا ولی یہ کہہ دے کہ اے تیر کمان میں واپس آ جا تو وہ تیر کمان میں واپس آ جاتا ہے۔

اور فرماتے ہیں۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

یعنی اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو کہتے ہیں وہ اللہ کا کہا ہوتا ہے۔ اگر چہ تمہاری آنکھوں کے سامنے وہ ایک بندے کی زبان سے نکل رہا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ قول اللہ تعالیٰ کا قول ہوتا ہے۔ (مثنوی شریف)

رام دیو مہنت کا قبول اسلام

انا ساگر کے آس پاس سیکڑوں مندروں میں ایک سب سے بڑا مندر تھا اور وہ بڑا مندر راجہ پرتھوی راج اور اس کے خاندان کے لئے مخصوص تھا اور اس مندر کا مہنت رام دیو تھا۔ رام دیو ایک بلند قامت اور طاقتور انسان تھا، بہت بڑا جادوگر اور سفلی عمل کا جانکار بھی تھا۔

رام دیو کے قبول اسلام کا واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ۔

جب ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی طاقت وقوت سے اجمیر کی زمین پر اسلام کا شجر پھولنے اور پھلنے لگا اور اجمیر کی دھرتی سے ایمان ویقین کا چشمہ ابلنے لگا اور اللہ و رسول کی معرفت کے انوار وتجلیات سے خلق خدا منور ومجلی ہونے لگی تو اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت وطاقت اور مسلمانوں کی روز افزوں تعداد کو دیکھ کر راجہ پرتھوی راج گھبرا گیا اور اسی حیرانی اور پریشانی کے عالم میں رام دیو مہنت کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ اپنے جادو اور سفلی عمل سے اس مسلمان فقیر کو ہلاک و برباد کر دو یا اس مسلمان فقیر کو ہمارے ملک سے باہر نکال دو ورنہ پورا اجمیر مسلمان ہو جائیگا اور ہماری حکومت خطرے میں پڑ جائیگی۔ راجہ پرتھوی راج کی گفتگو کو سننے کے بعد رام دیو مہنت تھوڑی دیر خاموش بیٹھا رہا اور بولا کہ اے مہاراجہ صاحب یہ مسلمان درویش بہت ہی قوت وطاقت اور کمال کا مالک ہے۔ اس فقیر سے اس طرح مقابلہ آسان نہیں ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ اس فقیر پر جادو اور سفلی عمل سے کامیابی ملے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں ہے۔

رام دیو مہنت اپنے چیلوں اور شاگردوں کے ساتھ عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچ گیا اور جادو وسفلی عمل کا منتر وتنتر پڑھنے لگا ایک مرید نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت ولایت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کفار ومشرکین اور پنڈت رام دیو جادوگر کی حمایت میں پھر واپس آگئے ہیں اور جادو چلا رہے ہیں، تا کہ ہم مسلمانوں کو مغلوب وپریشان کر دیں۔

عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نہ گھبراؤ، ان سب کا جادو باطل ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں پر ان کے جادو کا کوئی اثر نہیں ہوگا بلکہ رام دیو جادوگر ان لوگوں پر حملہ کرتا نظر آئیگا۔

پر ارشاد فرما کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ تمام کفار و مشرکین رام دیو جنت کے ہمراہ قریب آ گئے۔

مگر جب ان کفار و مشرکین کی نگاہیں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روحانیت ولایت والے چہرہ پر پڑیں تو ان کے جسموں پر لرزہ طاری ہو گیا، ان کے قدموں میں چلنے کی طاقت ختم ہو چکی تھی اور زبانیں گونگی ہو چکی تھیں اور رام دیو جنت بید کی طرح کانپ رہا تھا اور اس کے دل کی دنیا بدل چکی تھی۔ کفار و مشرکین رام دیو جنت کو اس لئے لائے تھے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پریشان و حیران کرے گا مگر رام دیو جنت ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت میں آ گیا اور لکڑی اور پتھر سے دشمنوں کو مار کر بھگا دیا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رام دیو جنت کی یہ مجاہدانہ شان اور ہمت دیکھی تو ایک پیالہ پانی اپنے روحانی ہاتھوں سے عطا فرمایا اور بڑے شفقت و محبت سے فرمایا کہ اس پانی کو تم پی لو۔ رام دیو جنت نے اس پانی کو بڑی عقیدت کے ساتھ پی لیا۔ پانی کا پینا تھا کہ رام دیو جنت کا دل کفر و شرک کے اندھیروں سے صاف پاک ہو گیا اور اس کے قلب و جگر میں اسلام کی روشنی اور ایمان و یقین کا اجالا پھیل گیا اور وہ بے خود ہو کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نورانی قدموں پر گر پڑا اور مسلمان ہو گیا۔

وہ دیو مسلمان ہو کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کرتا ہے کہ حضور! آپ کے چہرۂ پُر نور کے دیدار سے میں بہت شاد (یعنی خوش) ہوں۔ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مناسبت سے اس کا نام شادی دیو رکھا۔ ملخصاً (سیرۃ القطب)

ایک ضروری وضاحت: دیو سنسکرت زبان میں دیوتا کے لئے بھی بولا جاتا ہے اور اہل ہند دیوتا کا لفظ مہان اور صاحب کمال انسان کے لئے بھی بولتے ہیں۔

پرتھوی راج کی ماں کی پیشین گوئی

ہادیٔ ہندوستان ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہندوستان آمد سے بارہ سال پہلے راجہ پرتھوی راج کی ماں نے علم نجوم کے ذریعہ معلوم کر لیا تھا کہ اجمیر میں ایک مسلمان فقیر آئیگا جو صاحب کمال ہوگا۔ چنانچہ ماں نے اپنے بیٹے راجہ پرتھوی راج کو پیشین گوئی کرتے ہوئے نصیحت کی کہ جب وہ مسلمان فقیر تمہارے ملک اجمیر میں آئے تو اس فقیر کے ساتھ نرمی و ادب اور تواضع سے پیش آنا، اگر تم نے اس مسلمان درویش

کے ساتھ بے ادبی اور بدسلوکی کا مظاہرہ کیا تو تمہارا ملک تباہ ہو جائیگا اور تم ہلاک و برباد ہو جاؤ گے۔ یہ سنکر پرتھوی راج مغموم اور متفکر ہوا۔ ([illegible] ص ۲۴،۲۶)

اے ایمان والو! جب ٹھوکر کھانا اور برباد ہونا قسمت میں لکھ دیا جاتا ہے تو کسی کی نصیحت اور اچھی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی اور اللہ والوں کی بے ادبی اور ان کی گستاخی اس قدر بڑا عذاب اور سخت مصیبت لاتی ہے کہ پھر آدمی بچ نہیں پاتا اور ہلاک و برباد ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکوں کے ادب کے ساتھ اپنے امن و پناہ میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

اناساگر ہمارے خواجہ کے پیالے میں

شادی دیو کے مسلمان ہو جانے کے بعد کفار و مشرکین اور راجہ پرتھوی راج کا غم و غصہ اور زیادہ ہو گیا، کفار و مشرکین نے پرتھوی راج کو مشورہ دیا کہ اناساگر کے پانی پر پہرہ بٹھا دیا جائے۔ پانی نہ ملنے کی صورت میں یہ مسلمان فقیر اور اس کے تمام رفقاء پریشان ہو کر اجمیر چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

یزیدی دماغ: حضرات کربلا میں بھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جد کریم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں پر یزیدیوں نے پانی بند کرنے کے لئے نہر فرات پر پہرہ لگایا تھا مگر کربلا اور اجمیر کے حالات جدا جدا ہیں۔ کربلا میں مقابلہ کھلے کافروں اور مشرکوں سے نہیں تھا اور اجمیر میں ہمارے پیارے خواجہ کا مقابلہ بت پرستوں کافروں اور مشرکوں سے تھا، کربلا میں صبر کا امتحان ہو رہا تھا، امت کو صبر کا سبق سکھایا جا رہا تھا اور اجمیر میں صبر کا امتحان نہیں تھا بلکہ بت پرستوں اور مشرکوں کو روحانی اور ایمانی طاقت و قوت دکھا کر اسلام کی حقانیت و سچائی کو اجاگر کرنا تھا

اناساگر جس کا پانی چرند و پرند تک پیتے تھے مگر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں پر پانی بند کر دیا گیا تھا، تالاب کے کنارے سپاہیوں کا سخت پہرہ بٹھا دیا گیا تھا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید جب اناساگر پر پانی لینے کے لئے گئے تو دیکھا کہ تالاب کے ارد گرد فوج کا پہرہ لگا ہے اور پانی لینے سے منع کر دیا گیا۔ مرید نے آکر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سارا قصہ سنایا، یہ سب غیر اخلاقی طرز عمل کو سن کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں ولایت و روحانیت کی روشنی چمکی اور آپ کی پیشانی کی لکیروں سے جلال و ہیبت کے آثار نمودار ہوئے اور پر جلال انداز میں آپ نے فرمایا۔

شادی دیو! اپیہ پیالہ لو اور اناساگر پر جاؤ اور اناساگر سے کہو! تجھے معین الدین نے بلایا ہے۔

شادی دیو عطائے رسول مالک ہندوستاں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے مطابق پیالہ لے کر اناساگر پر پہنچا اور پیالہ کو اناساگر کے پانی میں ڈال کر کہا۔

اے پانی! چل تجھے میرے خواجہ نے بلایا ہے۔

مالک ہندوستاں عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم سنتے ہی اناساگر کا سارا پانی پیالے میں آ گیا یہاں تک کہ اجمیر کے دوسرے تالاب اور کنوئیں کا پانی بھی پیالے میں سما گئے اور سارے تالاب اور کنوئیں خشک ہو گئے اور مزید حیرت کی بات تو یہ ہے کہ عورتوں اور جانوروں کا دودھ بھی سوکھ گیا۔

(اہل سنت کی آواز [illegible]، ص [illegible])

حضرات! ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حیران و پریشان کرنے والے خود حیرانی اور پریشانی میں جلا نظر آنے لگے۔ پانی بند کرنے والوں پر پانی بند ہوتا ہوا نظر آیا۔

فاصلہ کتنا بڑا ہے انا ساگر کا مگر
حکم پاتے ہی ترے کوزے میں آیا خواجہ

(مولانا محمد [illegible] اشرفی)

اجمیر کے لوگ گھبرا گئے اور راجہ پرتھوی راج کے پاس پہنچے اور پرتھوی راج سے بتایا کہ راجہ غضب ہو گیا۔ یہ مسلمان فقیر بڑا ہی کمال و بزرگی والا ہے ہم نے تو اس فقیر پر پانی بند کیا تھا مگر اس درویش نے اپنے ایک مرید کے ذریعہ تمام اناساگر اور پورے اجمیر کا پانی اپنے ایک پیالے میں بلایا ہے، اب پورے اناساگر کا پانی اس مسلمان فقیر کے قبضہ میں موجود ہے اور ہم لوگ اس فقیر کو پریشان کرنے والے خود در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ اور اگر پانی نہ ملا تو موت و ہلاکت کے سوا کوئی صورت نہیں نظر آتی۔

تو راجہ پرتھوی راج نے لوگوں کی مصیبت و زحمت کو دیکھ کر محسوس کیا کہ اگر پانی نہ ملا تو ہماری قوم پانی کے بغیر ہلاک و برباد ہو جائیگی۔ بڑا مجبور اور لاچار ہو کر کفار و مشرکین کا راجہ پرتھوی راج اولیاء و اصفیاء کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اپنی غلطی اور بے ادبی کا معذرت خواہ ہوا اور معافی طلب کی۔ مدحت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہزادے رحمت الہند، ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے راجہ پرتھوی راج سے ارشاد فرمایا کہ آج کے بعد کسی شخص پر بھی پانی بند نہ کرنا اور اپنے تنے

نے مرید شادی دیو کو حکم دیا کہ پانی کا پیالہ لے جا کر انا ساگر میں ڈال دو۔ شادی دیو نے پانی سے لبریز پیالہ کو انا ساگر میں انڈیل دیا۔ پیالہ اس وقت تک خالی نہیں ہوا جب تک انا ساگر پانی سے لبریز نہیں ہو گیا۔

سوال کربلا پر ہے اور جواب اجمیر سے مل رہا ہے

لشکر رضا کے ایک سچے سپاہی حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں۔ جس کو آپ حضرات بغور سماعت فرمائیں۔

حضرات! ہمارا یہ کہنا ہے کہ سید الشہداء نواسۂ رسول جگر گوشۂ بتول سیدی سرکار امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کربلا میں مظلوم تھے مگر مجبور نہیں تھے۔ اگر پانی کے ارادے سے کربلا کی زمین پر اپنی ایڑیوں کی ٹھوکر مار دیتے تو ندیاں بہہ جاتیں، چشمے ابل پڑتے، میدان نینوا جل تھل ہو جاتا، ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا۔ وہ محض ولی نہیں ولی گر تھے۔ اگر وہ کسی مرد مسلمان پر اپنی نگاہ کرم و نظر عنایت اٹھا دیتے تو ولی بنا دیتے اسی لئے تو حضرت نیاز بریلوی نے فرمایا ہے۔

اے دل بگیر دامن سلطان اولیاء
یعنی حسین ابن علی جان اولیاء

اللہ اکبر! کیا کہنا میرے آقا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علو مرتبت کا، جس نے محبوب خدا پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی گود میں معرفت حق حاصل کی ہو اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاندھوں سے کائنات کی بلندی کو دیکھا ہو اور چھوا ہو اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چادر میں سمٹی ہوئی پوری کائنات کا مطالعہ کیا ہو۔

کوئی بد باطن اور آنکھ کا اندھا ہی کہہ سکے گا کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی نہیں ہیں یا پھر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کربلا میں مجبور تھے۔

حضرات! سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف ولی نہیں، ولی گر تھے۔ اسی لئے میں نے عرض کیا تھا کہ کربلا میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مظلوم تھے، مجبور نہیں تھے۔ اگر وہ چاہتے تو ایڑیوں کی ٹھوکر سے میدان کربلا کو جل تھل کر دیتے۔

حضرات کہیں میرا عنوان بھول نہ جایئے گا کہ۔

سوال کربلا پر ہے اور جواب اجمیر سے مل رہا ہے۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرامت والے ہیں مگر کرامت دکھا نہیں رہے ہیں کہ انہیں قوم کو (نانا کی امت کو) دستور حیات اور اصول زندگی دینا ہے۔ یعنی اے لوگو! اگر تم جینے کا ڈھنگ سیکھنا چاہتے ہو تو حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آنگن میں دیکھنا اور اگر مرنے کا سلیقہ سیکھنا ہے تو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کربلا میں دیکھنا۔ میں تمہیں موت و زندگی دونوں کا سبق پڑھانے آیا ہوں۔

لیکن ہمارا مخالف بہت ہی ضدی اور ہٹ دھرم ہے۔ ہماری اس بات پر مطمئن نہیں ہوتا۔ گلے کی رگیں پھلا کر کہتا ہے، ہم یہ نہیں جانتے، ہم تو یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اگر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرامت والے تھے تو علی اصغر اور خیمہ کے دوسرے اعزا اور اقربا کے لئے پانی کیوں نہ منگایا۔

حضرات! اب مجھے کہہ لینے دیجئے کہ میں نے یہی تو کہا تھا کہ سوال کربلا پر ہے اور جواب اجمیر سے دیا جا رہا ہے۔

اے نادانو! میرے غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انا ساگر کا پانی منگا کر کیا بتایا، یہی تو بتایا کہ اولاد حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوں، وہ میرے باپ دادا ہی تو ہیں اور درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ لہٰذا تم کربلا ہی کو مت دیکھو! اجمیر بھی دیکھو! کہ جب ان کا بیٹا پوتا ایسی کرامت والا ہو سکتا ہے تو ان کے اجداد و امجاد کی کرامتوں کا کیا عالم ہوگا۔ لیکن ہمارا حریف نہ ماننے کی قسم کھائے بیٹھا ہے، وہ کہتا ہے: ہمیں منطق و فلسفہ کی بھول بھلیاں نہیں چاہئے، ہم تو آنکھ کا مشاہدہ چاہتے ہیں، لہٰذا بات وہ کہو جو کلیجے میں اتر جائے

لہٰذا اے دوستو! ہمارے حریف کو آواز دو میں اب وہ بات کہنے جا رہا ہوں کہ ذہنوں کے زنگ آلود تالے ٹوٹ جائیں گے۔

حضرات! اب میں آپ کے انصاف کا طلبگار ہوں۔ ہمارے حریف سے کہہ دیجئے کہ وہ منگانا ہی نہ دیکھے بلکہ یہ بھی دیکھے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کون ہے اور ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کون؟ تو اب مجھے عرض کر لینے دیجئے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ (داڑھی پر ہاتھ پھیر کے) یعنی داڑھی والے اور ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے وہ ہیں (سر پر ہاتھ پھیر کے) یعنی ایریل والے۔ لہٰذا معلوم ہونا چاہئے کہ کرامت ایریل والوں کو دکھائی جاتی ہے، داڑھی والوں کو نہیں۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تو یہی جلال طاری تھا کہ نانا کا کلمہ بھی پڑھتا ہے اور کرامت بھی دیکھنا چاہتا ہے۔ اسی لئے میں نے عرض کیا تھا کہ سوال کربلا پر تھا اور جواب اجمیر سے مل رہا ہے۔

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیالے میں پورے انا ساگر کا پانی سمٹ آیا تھا اور تالاب بالکل خالی ہو گیا تھا اور پھر وہی پیالہ پانی سے بھرا ہوا تالاب میں انڈیل دیا گیا تو تالاب پانی سے لبریز ہو گیا۔

گویا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیالہ وہ ہے جو پورے تالاب کا پانی اپنے دامن میں سمو لیتا ہے اور وہی پیالہ جب پھیلتا ہے تو تالاب کو پانی سے لبالب بھر دیتا ہے۔ یہ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیالہ ہے۔

اور بروز قیامت ہمارے مشفق ومہربان نبی محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دامن کرم اور چادر شفاعت جب پھیلے گی تو تمام گنہگاروں کو دامن کرم اور چادر نور میں سمیٹ لے گی۔

تو مجھے کہنا یہ ہے کہ جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیالے کی وسعت و پھیلاؤ کا یہ عالم ہے تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چادر شفاعت کی وسعت و پھیلاؤ کا عالم کیا ہوگا۔

میرے آقائے نعمت پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

حضرات! اگر آج کا مرید ہوتا تو انا ساگر سے پانی لینے جاتا نہیں، پہلے سے مناظرہ اور بحث کرتا اور کہتا کہ حضور! کہاں یہ چھوٹا سا پیالہ اور کہاں انا ساگر۔ جو کہنے میں ساگر اور دیکھنے میں جھیل معلوم ہوتا ہے۔ بھلا اس کا پانی اس میں کیسے آ سکتا ہے لیکن وہ چودہویں صدی کا مرید نہیں تھا بلکہ شاہ خواجہ کا پروردہ تھا اس نے درس گاہ خواجہ میں تربیت پائی تھی، جن کی ایک نگاہ کرم راہزن کو راہ بر کر دے، حکم پاتے ہی مرید نے پیالہ اٹھایا اور حکم بجا لایا چونکہ وہ مرید جانتا تھا کہ بھیجنے والا پیالہ بھی دیکھ رہا ہے اور تالاب بھی۔

ہمارے خواجہ کے ساتھ بدسلوکی

ہادیٔ ہندوستان ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس کرامت اور روحانی طاقت و قوت کا شہرہ پورے اجمیر اور آس پاس کے علاقوں تک پھیل گیا، کفار و مشرکین اور خود راجہ پرتھوی راج کو بے چینی ہو

گئی اور اضطراب پیدا ہو گیا اور ان کے خود ساختہ دھرم کی بنیادیں ہلنے لگیں، کچھ لوگوں نے راجہ پرتھوی راج کے پاس جا کر کہا کہ اے راجہ یہ درویش جو اناساگر کے پاس ہمارے مندروں کے بیچ قیام پذیر ہو گیا ہے، اس جگہ پر اس مسلمان فقیر کا ٹھہرنا مناسب نہیں ہے۔ اس مسلمان فقیر کو اس جگہ سے ہٹا دینا بہتر ہے بلکہ ہو سکے تو اس مسلمان فقیر کو اپنے ملک ہی سے نکال دینا زیادہ بہتر ہوگا۔ راجہ پرتھوی راج نے چند مسلح سپاہیوں کو ان لوگوں کے ہمراہ کیا اور ان مسلح سپاہیوں کو حکم دیا کہ اس مسلمان فقیر کو اناساگر تالاب کے پاس سے ہٹا کر ہماری پوری حکومت کے حدود سے باہر نکال دیں۔ جب راجہ کے مسلح سپاہی اور پنڈتوں کی ایک بڑی جماعت ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچی اور وہ لوگ آپ کو سخت وسست کہنے لگے اور آپ کو ولایت دینے کا ارادہ کیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نیتوں کو بھانپ لیا اور ان کے تیور کو دیکھ کر زمین سے ایک مٹھی خاک اٹھا کر اور اس پر آیت الکرسی پڑھ کر اس خاک کو ان شریروں کی طرف پھینک دیا۔ جس سے مسلح سپاہی اور تمام پنڈت پریشانی میں مبتلا ہو گئے اور سب کے سب اٹھ کر راہ فرار اختیار کرتے نظر آئے اس طرح سے دشمن اپنے باطل ارادے میں ناکام ہو گئے۔

(تذکرۃ الاولیاء، ص ۸۰، بحوالہ سلطان الہند غریب نواز، ص ۱۰۱)

اے ایمان والو! ہندوستان میں اسلام بڑی مشکلوں اور تکلیفوں کے ساتھ پھیلا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھوکے پیاسے رہ کر کافروں، مشرکوں، اور پنڈتوں، جادوگروں اور حکومت وقت کے مسلح فوجیوں کے ساتھ مقابلہ فرمایا ہے اور خداداد روحانی قوت وطاقت اور کرامت سے آپ نے ہر مقابل کو شرمندہ اور ناکام و نامراد کیا ہے اور کفر و شرک اور جادوگری و ظاہری اسلحوں کی ہر قوت وطاقت کو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت و ولایت کی قوت و کرامت کے سامنے ذلیل و رسوا ہونا پڑا ہے، اس طرح سے بے حساب کوششوں اور جہد پیہم کرنے کے بعد ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کا پھریرا لہرایا ہے اور پورے ہند میں ایمان و یقین کا اجالا پھیلایا ہے۔

حضرات! بڑا تعجب ہوتا ہے اس وقت جب کوئی منافق مسلمان کہلانے والا شخص کہتا ہے کہ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر حاضری دینا اور خواجہ صاحب کے مزار شریف پر جا کر دعا مانگنا اور یہ خیال کرنا کہ خواجہ صاحب سنتے ہیں اور ہماری مدد کریں گے یہ سب شرک و بدعت ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور وہ منافق مسلمان بد عقیدہ شخص کہتا ہے کہ ہم تو توحید والے مسلمان ہیں اور ہم اللہ ہی سے مانگیں گے، خواجہ صاحب سے نہیں مانگیں گے۔

حضرات! اسی طرح کی باتیں یہودی اور منافق بھی محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا کرتے تھے

کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کی توحید کے ماننے والے ہیں ہم آپ کو رسول مانیں یہ ہمارے مسلمان ہونے کے لئے ضروری نہیں ہے۔ انہیں یہودیوں اور منافقوں کی راہ پر چلنے والے آج کے وہابی دیو بندی اور تبلیغی بھی نظر آتے ہیں کہ ہم توحید کے ماننے والے مسلمان ہیں انبیاء اور اولیاء کو ماننا اور ان کے مزاروں پر حاضری دینا، ان کو سفارشی بنانا، ہم توحید والے مسلمانوں کے نزدیک کفر وشرک ہے۔ (معاذ اللہ)

وہابی دیو بندی جماعت کے امام و پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کسی کو یعنی انبیاء اور اولیاء کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی بھی نبی اور ولی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور ان کو یعنی نبی اور ولی کو سفارشی سمجھنا، چاہے وہ شخص اس کو یعنی نبی اور ولی کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے تو بھی اس شخص کا اور ابو جہل کا شرک برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان، ص ۲۹،)

اب اس کفر وشرک میں ڈوبی ہوئی عبارت کو پڑھنے کے بعد بھی آپ ان گمراہ لوگوں سے نہیں بچتے اور ان سے دور نہیں رہتے تو فیصلہ خود ہی کر لیجئے کہ آپ کا ٹھکانہ بھی ان ہی منافقوں کے ساتھ ہوگا۔ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (حدیث شریف)

یعنی جو شخص جس کے ساتھ محبت کریگا اس کا حشر بھی اسی کے ساتھ ہوگا۔

حضرات! بخاری و مسلم اور بہت سی صحیح حدیثوں سے ظاہر اور ثابت ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وکیل و سفارشی بناتے تھے اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال شریف کے بعد مزار انور پر حاضری دیتے اور اپنے چہرے کو قبر انور کی جانب کر کے دعا مانگتے تھے اور اس طرح اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مدد و استعانت کے لئے درخواست کرتے جیسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ظاہری زندگی میں مانگا کرتے تھے اور سوال کیا کرتے تھے۔ ایک صحابی نے مزار انور پر حاضر ہو کر اپنے مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اس انداز سے عرض کیا جیسے وہ صحابی اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھ رہے ہوں۔ وہ صحابی مزار انور پر اس طرح عرض کرتے ہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میں بھوکا ہوں آپ مجھے کھانا کھلایئے۔ کہتے کہتے وہ صحابی سو گئے خواب میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہاتھوں سے روٹی کھائی اور جب خواب سے بیدار ہوئے تو ایک ٹکڑا روٹی کا ان کے ہاتھ میں موجود تھا، اس وقت سیکڑوں اولیائے کرام دربار کرم میں حاضر تھے، سب نے یہ نورانی منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں قحط پڑ گیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کرام نے سوکھے میں وسیلہ بنایا تو برسات ہوگئی۔

اولیاء کے سردار حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کے محبوب ولی حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر اکثر و بیشتر حاضری دیا کرتے تھے۔

اور ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے شمار اولیاء کرام کے مزاروں پر حاضری دی۔

الحمختصر! اللہ والوں کے مزار انور پر حاضری دینا اور اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وکیل وسفارشی بنانا کتاب و سنت سے ثابت اور ظاہر ہے مگر ایمان و یقین والے خوش عقیدہ سنی مسلمان ہی چودہ سو برس سے مانتے ہیں اور قیامت تک مانتے رہیں گے۔

حضرات! اس گمراہ اور جہنمی جماعت کو اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے ولی سے کس قدر عداوت اور بغض ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر عظیم الشان منصب و مرتبہ عطا فرمایا ہے جس کا روشن ثبوت قرآن و سنت ہے۔ آیئے بدعقیدوں سے نحوی کی ایک اور گلی ہوئی دشمنی اور نفرت سے بھری ہوئی عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ۔

<u>حوالہ:</u> اللہ کا مخلوق اور اللہ کا بندہ ہونے میں اولیاء وانبیاء میں اور جن وشیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۰)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ (پ ۳، رکوع ۱)

یعنی ہم نے رسولوں میں بعض پر بعض کو فضیلت دی ہے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ صاف طور پر قرآن کریم میں اعلان فرمارہا ہے کہ تمام مخلوق اور تمام انسان تو کیا، اور میرے محبوب بندے مومن اور اولیاء تو کیا، ہمارے تمام رسول سب مخلوق سے افضل واعلیٰ ہیں اور سب رسول بھی مقام و مرتبہ میں ایک دوسرے کے برابر نہیں ہیں بلکہ ہم نے رسولوں میں بھی بعض رسولوں کو بعض پر فوقیت اور فضیلت سے نوازا ہے۔ یعنی ایک رسول دوسرے رسول کے برابر نہیں۔

حضرات! اللہ تعالیٰ کے فرمان کی روشنی میں آپ فیصلہ کریں اور ایمان سے بتائیں کہ جب نبی، نبی کے

برابر نہیں اور رسول، رسول کے برابر نہیں ہو سکتے تو جن اور شیطان اور بھوت و پری جیسے مخلوق کو انبیاء اور اولیاء کے برابر سمجھنا اور یہ کہنا کہ ان میں کچھ فرق نہیں ہے۔ کیا ایسی بولی کسی مومن اور مسلمان کی ہو سکتی ہے؟ کیا ایسی تحریر کوئی مومن اور مسلمان لکھ سکتا ہے؟ نہیں! اور ہرگز نہیں۔ ایسی گندی بولی منافق کی ہے اور ناپاک تحریر بھی دشمن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ سلم کی ہے۔

پر خلوص گزارش! اس لئے ہم آپ سے پر خلوص گزارش کرتے ہیں کہ ان بے ایمان و بد عقیدہ لوگوں سے بچیں اور ان منافقوں کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھیں اور یہ منافق مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ ان منافقوں کے یہاں شادی بیاہ نہ کریں۔ نہ لڑکی دیں اور نہ لڑکی لیں۔ ان منافقوں کے ساتھ کھانے پینے سے بھی بچیں ورنہ ایمان کا طوطا اڑ جائے گا، نہ نماز کام آئیگی نہ روزہ، نہ حج نہ زکوۃ، نہ داڑھی اور نہ سجدہ کچھ بھی کام نہ آئیں گے، سب منہ پر مار دیے جائیں گے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(ڈاکٹر اقبال)

ہمارے خواجہ کے مقابلہ کے لئے جوگی جے پال آیا اور مسلمان ہو گیا۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کو ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامتوں کا شہرہ ہوا، اجمیر اور قرب وجوار میں آپ کی روحانی قوت و طاقت کا چرچا ہونے لگا اور اسلام بڑی تیزی سے پھیلنے لگا تو اجمیر کے کفار و مشرکین اور خود راجہ پرتھوی راج یہ خیال کرنے لگا کہ یہ مسلمان فقیر جادوگر ہے اور اس کے پاس جادو کی طاقت ہے اس لئے اس مسلمان درویش کا مقابلہ جادو ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں جوگی اجے پال جادوگری میں بہت مشہور تھا اور جادو کے فن میں نہایت مہارت اور کمال رکھتا تھا۔ جوگی اجے پال کے ڈیڑھ ہزار شاگرد تھے اور ملک میں بے پناہ اثر رکھتا تھا اور بڑے بڑے راجہ بھی اس کی عزت و تکریم کرتے تھے۔

چنانچہ راجہ پرتھوی راج نے اپنے باطل خیالات کی بنیاد پر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ کے لئے جوگی اجے پال کو اجمیر بلایا، جوگی اجے پال اپنے ڈیڑھ ہزار جادوگر شاگردوں کے ساتھ اناساگر کے قریب

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بڑھا۔ اجے پال جادوگری کے نشے میں چور تھا اور غرور و گھمنڈ کا مکمل شیطان بنا ہوا تھا۔ اجے پال جوگی کا خیال فاسد تھا کہ ابھی تھوڑی ہی دیر میں اپنی جادوگری کی طاقت سے اس مسلمان فقیر کو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک و برباد کر دیں گے اور انجام سے بے خبر تھا اور اس کو اللہ والوں کی روحانی طاقت کا بالکل اندازہ نہیں تھا۔

اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دیکھا کہ جوگی اجے پال اپنے ڈیڑھ ہزار شاگردوں کے ساتھ ہمارے مقابلہ کے لئے آیا ہے تو اپنی عصائے مبارک سے لکیروں کا حصار کھینچ دیا اور فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ کوئی دشمن اس لکیر کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ جوگی اجے پال نے جادو کا کرشمہ دکھانا شروع کیا پہاڑی کے ہزاروں پتھر زہریلے سانپ بن کر اس لکیر کی طرف لہراتے ہوئے چلے۔ جیسے ہی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھینچی ہوئی لکیر کے پاس پہنچتے ہلاک و برباد ہو جاتے۔ جب یہ جادو ناکام ہو گیا تو اجے پال نے پھر جادو کا فن دکھایا جس سے آگ کے شعلوں کی بارش ہونے لگی مگر آگ کے شعلے لکیر کے باہر گرتے لکیر کے اندر نہیں، حصار کے اندر کا حصہ بالکل محفوظ و مامون رہتا۔

جب اجے پال کے جادو سے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کا بال بیکا نہ ہوا تو جوگی اجے پال کہنے لگا کہ میں اپنا آخری کمال دکھاتا ہوں اور آسمان کی جانب جاتا ہوں وہاں سے اتنی بڑی بڑی بلا بھیجوں گا کہ تم بچ نہیں سکتے۔ اجے پال نے ہرن کا مرگ چھالا ہوا میں پھینکا اور اچھل کر اس پر بیٹھ گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ فضا میں پرواز کرنے لگا اور نگاہوں سے غائب ہو گیا، دیکھنے والے لوگ حیران و پریشان تھے کہ اب کیا ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجے پال کے جادو کا یہ کرشمہ دیکھا اور لوگوں کی حیرت دیکھی تو اپنے پیر کی کھڑاؤں سے ارشاد فرمایا: اے اسلام کے راستے میں چلنے والی کھڑاؤں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس دشمن خدا جادوگر کو مارتے ہوئے زمین کی طرف لے آ! اشارہ پاتے ہی کھڑاؤں اڑی اور جوگی اجے پال کے سر پر پہنچ گئی اور کھڑاؤں نے اس کے سر پر مارنا شروع کیا اور تھوڑی ہی دیر میں لوگوں نے دیکھا کہ کھڑاؤں اجے پال کو مارتے اور پیٹتے ہوئے فضا (ہوا) سے زمین پر لے آئی اور جوگی اجے پال زمین پر ہمارے پیارے خواجہ کے قدموں میں گرا اور پڑا نظر آ رہا تھا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑاؤں نے جوگی اجے پال کے سارے غرور و گھمنڈ کے باطل خیال توڑ کر رکھ دیا تھا اور ایک ولی کی روحانی طاقت اور اسلام کی سچائی کے سامنے جادوگری کا فریب اور دھوکا ختم ہو چکا تھا اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اولیاء اللہ جادوگر نہیں بلکہ روحانیت و کرامت کی عظیم قوت و طاقت کے مالک ہوتے ہیں۔

جوگی اجے پال ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں گر کر کہنے لگا اے اللہ کے ولی! آج مجھے پتہ چلا کہ جادوگری کا کرشمہ باطل اور جھوٹ ہے اور اللہ تعالیٰ کے ولی کی روحانیت و کرامت کی طاقت حق اور سچ ہے۔

اے خواجہ! جب تیرے قدموں میں رہنے والی لکڑی کی کھڑاؤں کی طاقت و قوت کا یہ عالم ہے تو تیری طاقت و قوت کا عالم کیا ہوگا۔ پھر جوگی اجے پال نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر توبہ کیا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا نام عبداللہ بیابانی رکھا، عرض کی! حضور ہمارے لئے دعا فرما دیں کہ قیامت تک زندہ رہوں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ! اس بندے کی دعا قبول فرما۔ جب قبولیت کا اثر ظاہر ہوا، آپ نے ارشاد فرمایا تو نے قیامت تک کی زندگی حاصل کر لی مگر لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے گا۔ مشہور ہے کہ عبداللہ بیابانی اجمیر کے جنگلوں اور پہاڑیوں میں رہتے ہیں اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دینے والوں میں سے اگر کوئی راہ بھول جائے تو راستہ بتاتے ہیں اور بھوکا ہے تو کھانا کھلاتے ہیں۔ (خزینۃ الاصفیاء، ج۱، ص ۲۳۳، مونس الارواح، ص ۲۲، ... ص ۲۶)

اے ایمان والو! آج کا دور بھی کفر و کافری کا ہے اب ہند میں پھر معین الدین کی ضرورت ہے۔

حضرت سید محمد اشرف برکاتی فرماتے ہیں۔

والیِ ہند یہاں ہند میں مشکل ہے بہت
فضل ربی سے ہو تم میرا سہارا خواجہ

اور راز الہ آبادی فرماتے ہیں۔

جلائے جاتے ہیں پھر آشیاں غریبوں کے
پھر اٹھ رہا ہے چمن سے دھواں غریب نواز

لب جھالرہ پر قیام: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شادی دیو اور عبداللہ بیابانی کے مسلمان ہو جانے کے بعد انا ساگر کی قیام گاہ کو چھوڑ کر اپنے رفقاء کے ساتھ شہر اجمیر میں لب جھالرہ اس مقام پر قیام فرمایا جہاں اس وقت آپ کا مزار انور روضۂ اقدس ہے اور یہ جگہ شادی دیو کی ملکیت تھی۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۱۴۷)

پرتھوی راج کی بے باکی: ہادیٔ ہندوستاں عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

روحانی قوت وطاقت کے ذریعہ شادی دیو اور عبداللہ بیابانی کے مسلمان ہو جانے اور بیرون بے شمار کفار ومشرکین کا کفر وشرک کی ناپاکی سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہونے سے راجہ پرتھوی راج گھبرا چکا تھا اور اسی غیظ وغضب میں پاگل ہو کر کہنے لگا کہ اس مسلمان فقیر کو ایک دن اجمیر سے باہر نکال دوں گا۔

حضرات! ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ پرتھوی راج اپنے گرو اجے پال اور اپنے استاذ رام دیو کی طرح وہ بھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں بچی توبہ کر کے مسلمان ہو جاتا۔ اس صورت میں اس کا راج پاٹ بھی محفوظ وسلامت رہ جاتا اور اس کی آخرت بھی سنور جاتی۔

مگر جب بدنصیبی اور شقاوت تقدیر میں لکھ دی جاتی ہے تو عقل اندھی ہو جاتی ہے اور سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی سمجھ میں نہیں آتا اور ہدایت کی لازوال نعمت ودولت سے محروم رہتا ہے اور دین ودنیا دونوں تباہ وبرباد ہوتے نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ نیکوں اور بچوں کی برائی اور دشمنی سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

تمنا درد دل کی ہے تو خدمت کر فقیروں کی
یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں ہے بادشاہوں کے خزینے میں

پرتھوی راج کو دعوت اسلام

ہادیٔ ہندوستان، ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لب جھالرہ شہر میں تشریف لانے کے بعد پرتھوی راج کو خط کے ذریعہ دعوت اسلام پیش کی اور ارشاد فرمایا:

اے پرتھوی راج! تیرا عقیدہ جن لوگوں پر تھا وہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمان ہو گئے، اگر تو بھلائی چاہتا ہے تو تو بھی مسلمان ہو جا ورنہ ذلیل وخوار ہو گا، مگر پتھر دل پرتھوی راج پر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حق دعوت ونصیحت کا کچھ اثر نہ ہوا اور وہ سنگ دل کافر، کافر ہی رہا۔ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مراقبہ کیا اور متفکر لہجہ میں فرمایا! اگر یہ بدبخت ایمان نہ لایا تو میں اس کو اسلامی لشکر کے ہاتھوں زندہ گرفتار کرا دوں گا۔

(سیرۃ الاقطاب۔ ص ۱۰۳)

حضرات! جب انسان عذاب ومصیبت اور قہر وبلا میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی عقل ماری جاتی ہے اور سمجھ بیکار ہو جاتی ہے تو وہ ظلم وستم کا بازار گرم کرتا نظر آتا ہے۔

ہمارے خواجہ کا ارشاد، پتھورا را زندہ گرفتار کردیم

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مرید جو راجہ پرتھوی راج کے دربار میں ملازم تھا، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید پر مسلمان ہونے کی وجہ سے پرتھوی راج نے بہت ظلم وستم کیا اور ستایا۔ اس مرید نے مالک ہندوستان ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اس ظلم وستم کی شکایت پیش کی۔ ہند کے حقیقی راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو پرتھوی راج کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ تم خلق خدا پر ظلم وزیادتی کرنے سے اپنے ہاتھوں کو روک لو۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پرتھوی راج کو بری لگی اور آپ کی شان اقدس میں نازیبا الفاظ کہے اور یہ بھی کہا کہ یہ مسلمان فقیر ہمارے شہر میں آکر غیب کی باتیں کرتا ہے اور اپنے ایک سردار کے ذریعہ ہمارے پیارے خواجہ کے پاس یہ حکم بھیجا کہ تم اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ اجمیر سے فوراً نکل جاؤ ورنہ ہم تم کو گرفتار کرلیں گے۔

جب پرتھوی راج کا یہ گستاخانہ حکم اور ظالمانہ رویہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا تو آپ کی نگاہوں کا تیور بدل گیا اور عالم جلال میں ارشاد فرمایا۔

مارائے پتھورا را زندہ گرفتار کردیم و بہ لشکر اسلام سپردیم

یعنی ہم نے رائے پتھورا کو زندہ گرفتار کرکے اسلامی فوج کے حوالہ کردیا۔

(سیر الاولیاء، ص ۵٦، فوائد السالکین، ص ۲۳، مونس الارواح، ص ۲۷)

جو جذب کے عالم میں نکلے لب مومن سے
وہ بات حقیقت میں تقدیر الٰہی ہے

حضرات! اللہ والوں کی تیز سی نظر (یعنی قہر کی نظر) سے ہر حال میں بچنے کی کوشش کرنی چاہئے ورنہ تقدیر کے خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

کسی نے کہا ہے۔

تم قہر سے دیکھو تو شاداب چمن جل جائے
اور مسکرا دو تو اندھیرے میں اجالا ہوجائے

ہمارے خواجہ کی بشارت

ہندوستان میں شکست پر شکست کھا کر سلطان شہاب الدین غوری غزنی پہنچ کر اپنی ہار و ناکامی کا داغ مٹانے کے لئے مضبوط ارادہ اور بلند حوصلہ کے ساتھ پھر جنگی تیاریوں میں معروف ہو گیا اور ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے ایک بڑی فوج کو جمع کرنے میں لگ گیا اور سلطان شہاب الدین غوری نے ایک لاکھ بیس ہزار سپاہیوں کا عظیم لشکر جمع کر لیا مگر ہندی راجاؤں سے مقابلہ کے لئے فوج بہت کم تھی۔ ایک رات کی بات ہے کہ شہاب الدین غوری نے خواب میں ایک نورانی صورت بزرگ کو دیکھا اور وہ بزرگ فرما رہے ہیں: اے شہاب الدین! اللہ تعالیٰ تم کو ملک ہند کی بادشاہت عطا کرنے والا ہے، تم ہند کی طرف توجہ کرو۔ شہاب الدین غوری خواب میں اس بشارت کو سننے کے بعد بڑا خوش ہوا کہ کسی اللہ والے نے میری کامیابی کے لئے بشارت دے دی ہے اور اس کو یقین کامل ہو گیا کہ اب میں ہندوستان پر جنگ کر کے کامیاب و کامران ہو جاؤں گا۔ (سیر الاقطاب ص ۱۴۰، مونس الارواح ص ۱۶۷)

مالک ہندوستان ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشارۂ ابرو اور آپ کی بشارت کے بعد سلطان شہاب الدین غوری اپنا لشکر لے کر ترائن پہنچا۔ ترائن میں راجپوتوں کی تین لاکھ فوج موجود تھی۔ جنگ ہوئی شہاب الدین غوری کامیاب ہوا۔ ترائن کی فتح سے شہاب الدین کا حوصلہ بہت زیادہ بلند ہو گیا تھا اور کفار و مشرکین کے حوصلے ٹوٹتے نظر آ رہے تھے۔ اس طرح شہاب الدین کی فوج آگے بڑھتی گئی اور فتح و نصرت ان کے قدموں کو بوسہ دیتی رہی اور راجہ پرتھوی راج بھاگتے ہوئے دریائے سرستی کے کنارے سلطان شہاب الدین غوری کے فوج کے ہاتھوں گرفتار ہوا اور پھر اسلامی فوج نے اس کو قتل کر دیا اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشین گوئی پوری ہوتی ہوئی نظر آئی۔

(تاریخ فرشتہ ج ۱ ص ۵۸، سوانح غوث و خواجہ ص ۵۹، بطل حق کی آواز ... ص ۵۰)

حضرات! ہمارا ایمان و یقین ہے کہ زمانہ بدل سکتا ہے، عالم کا نظام بدل سکتا ہے، سب کچھ بدل سکتا ہے مگر اللہ والوں کا فرمان نہیں بدل سکتا۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

(مثنوی شریف)

ہمارے خواجہ کی بارگاہ میں شہاب الدین

شہاب الدین غوری نے مسلسل کامیابی حاصل کرتے ہوئے سرسوتی، ہانسی، سامانہ، کہرام کے قلعوں کو فتح کرتے ہوئے پورے ملک ہندوستان پر قبضہ کرلیا اور مدینۃ الہند اجمیر شریف پہنچا۔ جس وقت سلطان شہاب الدین اجمیر شریف کے پہاڑی علاقہ میں داخل ہوا تو شام ہو چکی تھی۔ مغرب کا وقت تھا کہ ایک پہاڑی جانب سے اذان کی صدائے دل نوازسنی تو حیرت میں پڑ گیا اور معلوم کیا کہ اذان کی یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے؟

لوگوں نے بتایا کہ ایک فقیر کچھ دنوں سے یہاں تشریف لائے ہیں، یہ آواز وہیں سے آرہی ہے۔ سلطان شہاب الدین غوری اس پہاڑ کی جانب چل پڑا جدھر سے آواز آرہی تھی۔ پہاڑی پر پہنچ کر دیکھا کہ اللہ والوں کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صف بنائے ہوئے نماز ادا کر رہی ہے۔

شہاب الدین بھی جماعت میں شامل ہو گئے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ جب نماز ختم ہوئی تو شہاب الدین غوری کی نگاہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑی تو ہمارے پیارے خواجہ کو دیکھ کر حیرت میں ڈوب گیا اور بڑا خوش ہوا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جنہوں نے مجھے ہندوستان بلایا اور فتح وکامیابی کی بشارت دی تھی۔ شہاب الدین غوری اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکا اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں گر پڑا اور خوب روتا رہا اور شاہی تاج اور شاہی لباس اور اپنی تلوار کو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں ڈال کر عرض گزار ہوا کہ ملک ہندوستان میں صحیح معنوں میں ہند کے راجہ شہاب الدین غوری نہیں، ہند کے راجہ خواجہ معین الدین ہیں۔ پھر شہاب الدین غوری ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہو گئے۔ (ملخصا اہل سنت کی آواز ۲۰۰۶ء ص ۲۲۳)

ہمارے خواجہ سے ہند میں اسلام

(۱) ملا عبدالقادر بدایونی لکھتے ہیں۔

ایں فتح بموجب دعائے نفس مبارک رحمٰن آں قطب ربانی شود۔ (منتخب التواریخ ج۱ص ۵۰)

یعنی ہندوستان کی فتح وکامیابی اور ہندوستان میں اسلام کی طاقت وقوت قطب ربانی حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیری کی برکتوں سے ہوئی۔

(۳) سید العلماء حضرت مولانا مفتی الشاہ سید آل مصطفیٰ قادری برکاتی سید میاں مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہندوستان میں اسلام کا چراغ جلانے والے اور ایمان و یقین کی روشنی پھیلانے والے عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۴، ص ۵۳)

اور حضرت سید العلماء علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بربط عشق پہ مضراب عمل سے تم نے
نغمہ توحید کا، کیا خوب سنایا خواجہ

تیرے پائے کا کوئی ہم نے نہ پایا خواجہ
تو زمیں والوں پہ اللہ کا سایا خواجہ

ہمارے پیارے خواجہ نے دو شادی کی

حضرات ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری دور میں دو شادیاں کیں۔ آپ کا نکاح کس سال ہوا، اس وقت آپ کی عمر شریف کتنی تھی، اور آپ کا نکاح کس بیوی سے پہلے ہوا، اور دونوں بیویوں کی اولاد کون ہیں ان سب کے متعلق مؤرخین و مصنفین کے بیانات میں بہت اختلافات ہیں۔

پہلی شادی: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک رات ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا اے معین الدین تم ہمارے دین کے معین ہو، پھر بھی تم نے ہماری ایک سنت کو چھوڑ رکھا ہے۔

ایک حاکم جو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید تھا، ایک قلعہ فتح کیا، بہت سے لوگ قید ہوئے، انہیں قیدیوں میں ایک راجہ کی لڑکی بھی تھی۔ حاکم نے اس لڑکی کو ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس نے اسلام قبول کیا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نام بی بی امۃ اللہ رکھا۔ بی بی امۃ اللہ کی رضا سے آپ نے ان سے نکاح کیا۔ بی بی امۃ اللہ نہایت پارسا اور نیک تھیں۔

دوسری شادی: سید وجیہ الدین مشہدی عم محترم سید حسین مشہدی جو شہید ہیں ان کا مزار شریف تارا گڑھ پہاڑی پر ہے۔ ان کی ایک لڑکی جوان ہو چکی تھی جس کی شادی کی فکر ہمیشہ لگی رہتی تھی، وہ کسی اچھے رشتہ کی تلاش میں

تھے، ایک رات خواب میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت نصیب ہوئی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے سید وجیہ الدین ہمارے نانا جان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے کہ تم اپنی نیک سیرت لڑکی کا نکاح خواجہ معین الدین کے ساتھ کردو۔

سید وجیہ الدین نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خواب بیان کیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس رشتہ کو قبول فرمالیا اور سید وجیہ الدین کی نیک سیرت بنی بی عصمت اللہ سے دوسرا نکاح فرمایا۔

(تاریخ فرشتہ ج ۲، ص ۷۴۰)

ہمارے خواجہ کی اولاد امجاد

حضرت عبدالرحمٰن چشتی اور غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں کہ

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد امجاد میں تین بیٹے (۱) سید فخر الدین ابوالخیر (۲) سید ضیاء الدین ابوسعید (۳) سید حسام الدین ابوصالح اور ایک بیٹی سیدہ بی بی حافظہ جمال تھیں جن کا مزار ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کے پائنتی کی طرف متصل ہے۔

خواجہ سید حسام الدین ابوصالح بچپن ہی میں ابدالوں کی صحبت میں شامل ہو کر غائب ہوگئے۔

(مراۃ الاسرار، ص ۶۰۲، خزینۃ الاصفیاء، ج ۱، ص ۲۷۳)

خواجہ فخر الدین چشتی

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بیٹے صاحب روحانیت بزرگ تھے اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بھی تھے۔ آپ کے وصال شریف کے بعد بیس سال تک ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانشین رہے۔

اور حضرت خواجہ فخر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ رزق حلال کے لئے اجمیر سے قریب ماندن گاؤں میں کھیتی کیا کرتے تھے۔ پانچ شعبان ۶۶۱ھ مطابق ۱۲۶۳ء میں قصبہ سروار میں وصال ہوا اور قصبہ سروار کے تالاب کے کنارے آپ کا مزار انور ہے۔ (مراۃ الاسرار، ص ۶۰۳، خزینۃ الاصفیاء، ج ۱، ص ۲۸۳)

خواجہ حسام الدین سوختہ

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے، حضرت فخر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے حضرت خواجہ حسام الدین سوختہ بہت پایہ کے بزرگ ہوئے ہیں۔

حضرت خواجہ حسام الدین سوختہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لمبی عمر پائی وصال شریف ۷۴۱ھ میں ہوا مزار اقدس قصبہ سانبھر شریف میں ہے۔ ([illegible])

حضرت بی بی حافظہ جمال

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیاری بیٹی حضرت سیدہ بی بی حافظہ جمال رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی صاحبِ کمال، عالی مقام اور عارفہ کاملہ تھیں، کیوں کہ آپ کی تربیت ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظرِ خاص سے ہوئی تھی، آپ کا مزار ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور کے پائنتی کی طرف متصل ہے۔

(مرآۃ الاسرار، ص ۶۰۳)

منجھلے بیٹے خواجہ ضیاء الدین ابو سعید

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منجھلے بیٹے حضرت خواجہ سید ضیاء الدین ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد گرامی کے ہمراہ رہے۔ پچاس یا ساٹھ سال کی عمر میں وصال اجمیر شریف میں ہوا، جھالرا کے قریب حوض کے پاس آپ کا مزار مبارک ہے (قتل صفحہ کی آواز ص ۱۰۲)

ہمارے خواجہ کے مشہور خلفاء

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلفاء کثیر تعداد میں ہوئے ہیں۔ چند مشہور خلفاء کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

(۱) خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ مہرولی شریف دہلی)

(۲) خلیفۂ ارشد حضرت خواجہ سید فخر الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۵ شعبان [illegible] مدفن سرور شریف)

(۳) حضرت خواجہ صوفی حمید الدین ناگوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۲۹ ربیع الآخر [illegible] ناگور شریف راجستھان)

(۴) حضرت خواجہ قاضی حمید الدین ناگوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۹ صفر المظفر [illegible] دہلی)

(۵) حضرت خواجہ وجیہ الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۱۱ رجب شریف ہرات)

(۶) حضرت خواجہ برہان الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(تاریخ وصال ۱۷ رجب شریف [illegible] اجمیر معلیٰ)

(۷) حضرت عبداللہ بیابانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵ رجب [illegible])

(۸) حضرت سیدہ بی بی حافظہ جمال رضی اللہ تعالیٰ عنہا (اجمیر مقدس)

ہمارے خواجہ کی تصانیف

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حافظ قرآن اور زبردست عالم دین تھے۔ بعض روایات میں ان کے درس حدیث کا تذکرہ بھی ملتا ہے اور قلم کاروں نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف اور آپ کے شعری دیوان کا ذکر بھی کیا ہے۔

ایک اہم گزارش: مصنفین کے تذکروں میں بے شمار اختلافات پائے جاتے ہیں اور حقیقت کیا ہے بظاہر تردد باقی رہ جاتا ہے اس لئے کسی کی تحقیق کو غلط ثابت کرنا بہت ہی دشوار ہے اور کسی مضمون نگار کا نام لے کر اس کے قلم کو مجروح نہیں بنایا جاسکتا۔

میدان تصنیف و تحقیق میں قلم کار اور مضمون نگار کا راوی کے نیک و صالح ہونے کی نسبت بھی ملحوظ ہوتی ہے۔ ہمارا قلم مجادلہ اور مقابلہ والا نہیں بلکہ اخلاص و محبت والا ہونا چاہئے۔ مخلصوں اور نیکوں کے مضامین اور کتابیں ہر دور میں مقبول رہی ہیں اور صبح قیامت تک مقبول رہیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (انوار احمد قادری)

حضرت میر عبد الواحد بلگرامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔
حضرت خواجہ معین الحق والدین حسن سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم کامل رکھتے تھے، آپ کی تصانیف خراسان کے اطراف و جوانب میں کثرت سے ملتی ہیں۔ (سبع سنابل شریف، ص ۳۲۶)

ذیل میں چند تصنیفات کا ذکر کیا جاتا ہے۔
(۱) انیس الارواح (۲) کشف الاسرار (۳) کنز الاسرار (۴) رسالہ آفاق و انفس (۵) حدیث المعارف (یہ رسالہ نادر الوجود ہے) (۶) دیوان معین (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص ۱۰۸)

حضرات! ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہر مضمون اور آپ کی ہر تصنیف ظاہری علوم کے ساتھ باطنی اور روحانی علوم کا خزانہ ہے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریر میں سوز و گداز کے ساتھ ساتھ حق و سچ کا جلوہ اور خلوص وللہیت کی روحانیت بھی موجود و عیاں نظر آتی ہے جس کی وجہ سے ہر قاری کا قلب و جگر حب الٰہی اور حب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء کرام علیہم الرضوان کی عقیدت و محبت سے مالا مال ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

دوسرا جمعہ..پہلا بیان

حضرت خواجہ کی کرامات اور شان غریب نوازی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ۱۱، ع۱۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق بہت ہی بلند تھے۔ لوگوں سے ملاقات کے وقت ایسے اخلاق کریمانہ کا مظاہرہ فرماتے کہ لوگ آپ ہی کا ہو کر رہ جاتے۔ کفار و مشرکین خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی بیماری کے علاج کے لئے دعا اور دم کرانے کے لئے حاضر بارگاہ ہوتے۔ اخلاق کریمانہ کے ساتھ ان کے لئے دعا اور ان پر دم کرتے آپ کی دعا اور دم کرنے کی برکت سے ظاہری بیماری سے وہ لوگ شفا حاصل کر لیتے اور باطنی مرض کفر و شرک کا بھی علاج ہو جاتا۔ اس طرح وہ لوگ ہمارے خواجہ کے نورانی ہاتھوں پر توبہ کرتے اور مسلمان ہو جاتے۔ خوش طبعی اور خوش مزاجی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت تھی۔ آپ کسی پر غصہ نہ کرتے مگر کبھی کبھی ناراض ہو جایا کرتے تھے۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب تک ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں رہا، کبھی آپ کو ناراض ہوتے نہیں دیکھا سوا ایک دن کے۔

ہمارے خواجہ کبھی کبھی ناراض ہوتے

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خادم شیخ علی کے ہمراہ کہیں تشریف لے جارہے تھے، درمیان راہ میں ایک شخص نے آپ کے خادم کا دامن پکڑ کر سخت و سست اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اس شخص پر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جلال آ گیا اور اس سے فرمایا، کہ کیا بات ہے؟ جو تو نے دامن پکڑا اور برا بھلا کہا۔ ملخصاً (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء، ص ۳۲۸)

حضرات! بری بات اور ظلم و بد خلقی پر ناراض ہونا ایمان کی پختگی اور مضبوطی کی علامت ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلال میں آکر اور ناراض ہو کر ہی راجہ پرتھوی راج کو گرفتار کرایا۔ آپ نے ناراض ہو کر ہی اونٹوں کو بیٹھا دیا تو پھر نہ اٹھ سکے، جب تک معافی نہ مانگی گئی۔ ہمارے خواجہ نے ناراض ہو کر ہی انا ساگر کا پانی پیالہ میں بند کر دیا تھا۔ ان واقعات سے ظاہر اور ثابت ہوا کہ ظلم و جبر اور بری باتوں پر ناراض ہونا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت و سنت ہے اور یہی حکم قرآن و سنت کا بھی ہے۔

انتباہ! آج کل کچھ لوگ اس طرح کی باتیں کرتے نظر آتے ہیں کہ اسلام میں غصہ حرام ہے اور ناراض ہونا منع ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کبھی ناراض نہیں ہوتے تھے۔ صحابۂ کرام کبھی غصہ نہیں کرتے تھے۔ بزرگوں نے کبھی نفرت نہیں کیا۔ اس لئے ہمیں بھی غصہ کرنے، ناراض ہونے اور نفرت کرنے سے بچنا چاہئے۔ یہ کام حرام و گناہ ہیں۔ (الامان والحفیظ)

حضرات! اس طرح کی بولی بہت بڑی مکاری اور دھوکا ہے۔

حضرات! حقیقت حال یہ ہے کہ وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور اولیاء کرام، بزرگان دین کی بارگاہوں میں بے ادبی اور گستاخی اور ان کی شان اقدس میں بے ہودہ کلمات کہتے اور لکھتے ہیں۔ اکثر انہیں لوگوں کی یہ بولی ہے اور ان لوگوں کا مطلب و مقصد یہ ہے کہ ہماری بے ایمانی اور بدعقیدگی کو تم دیکھتے اور سنتے رہو مگر ہم کو برا نہ کہو اور ہم پر غصہ نہ کرو اور ہم سے نفرت و ناراضگی کا اظہار نہ کرو جب کہ منافق و بدعقیدہ و ظالم و جابر شخص سے غصہ و نفرت کرنا اور اس سے ناراضگی کا اظہار کرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، صحابۂ کرام اور بزرگان دین سے ثابت ہے۔

(۱) ثعلبہ ابن ابی حاطب نے زکوٰۃ نہ ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے ناراض ہو کر اس کے حق میں آیت کریمہ نازل فرمائی اور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کے درمیان ثعلبہ پر جلال و ناراضگی کا اظہار کیا۔

(۲) بخاری و مسلم کی صحیح حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے منافقوں کو مسجد نبوی شریف میں عین جمعہ کے خطبہ کے وقت صحابہ کی موجودگی میں باہر نکالا۔

(۳) حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غصے میں آ کر ایک منافق کو قتل کیا اور

(۴) حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناراض ہو کر عالم جلال میں دعا کر دی تو شیخ صنعانی کی ولایت جاتی رہی اور ہلاکت و بربادی کے قریب چلے گئے۔

(۵) ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ظالم حاکم کے حق میں دعائے ہلاکت فرمادی تو وہ شخص شکار کے لئے گیا ہوا تھا واپس نہیں آیا، جنگل ہی میں ہلاک و برباد ہو گیا۔

المختصر! قرآن و سنت اور بزرگوں کے احوال و اقوال سے صاف طور سے ظاہر اور ثابت ہوا کہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گستاخوں اور ان کو برا کہنے والوں کے ساتھ محبت کا برتاؤ کرنا، اخلاق نہیں ہے۔ بلکہ ایمان و عقیدہ کی کمزوری ہے۔

ہمارے خواجہ کے اخلاق و عادات

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے نورانی پرتو اور شاہکار نمونہ تھے۔

اور رسول خدا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صبر و تحمل اور حلم و بردباری کے عکس جمیل تھے۔

اور اپنے نانا جان مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عفو و درگزر اور غریب پروری و بیکس نوازی اور گرے پڑوں کے ساتھ شفقت و محبت اور غریب نوازی کی ہو بہو تصویر تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بے حساب احسان و کرم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عطا سے عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز تھے۔

ہمارے پیارے خواجہ پیدائشی غریب نواز

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر غریبوں اور بیکس و بے سہارا لوگوں کے لئے دار الامان اور دار القرار تھا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کے بعد ایام شیر خواری ہی میں شان غریب نوازی کا ظہور ہونے لگا تھا۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ماں کے گود میں والدہ ماجدہ کی چھاتی سے دودھ نوش فرما رہے تھے کہ ایک غریب عورت غربت و افلاس کے درد و غم کی دوا کے لئے آپ کی والدہ طیبہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس غریب خاتون کی گود میں ایک شیر خوار بچہ تھا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ بچہ بھوک سے نڈھال ہو کر رونے لگا۔ والدہ ماجدہ حضرت ماہ نور رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان غریب خاتون سے ارشاد فرمایا: اے بہن! تمہارا بچہ بہت ہی بھوکا ہے اور بھوک ہی کی وجہ سے رو رہا ہے۔ اپنے بچے کو دودھ پلا دو! اس بیکس ولا چار عورت کی پلکیں نمناک ہو گئیں اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہونے لگی۔ اپنے آنچل سے آنسوؤں کو پوچھتے ہوئے عرض گزار ہوئی، اے سیدہ ماہ نور! کتنے دن ہو چکے ہیں کہ اناج کا دانہ حلق کے نیچے نہیں اترا، میں فاقہ کے ساتھ وقت گزار رہی ہوں، بھوک سے پریشان ہوں جس کی وجہ سے میری چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے یہی وجہ ہے کہ بچہ بھوک سے رو رہا ہے۔ آغوش مادر میں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درد و غم کے سارے مناظر کو دیکھا اور ساری باتوں کو سنا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا منہ ماں کی چھاتی سے ہٹا لیا اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پیاری پیاری چھوٹی چھوٹی انگلی مبارک سے غریب عورت کے روتے ہوئے بچے کی طرف اشارہ فرمایا۔ اس اشارے کو والدہ ماجدہ سمجھ گئیں کہ میرا پیارا بیٹا معین الدین حسن کہہ رہا ہے کہ ایک چھاتی کا دودھ میں پی رہا ہوں اور دوسری چھاتی کا دودھ اس غریب بچہ کو پلا دو۔

والدہ طیبہ نے اس غریب بچہ کو اپنی گود میں لیا اور دودھ پلانے لگیں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس منظر کو دیکھ کر بہت خوش ہو رہے تھے اور فرط مسرت سے ہنستے تھے۔ (سیرت خواجہ غریب نواز ص ۱۰۰)

اسی لئے میں کہتا ہوں کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز تھے

حضور محدث اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

نہ مجھ سا کوئی گدا ہے، نہ تم سا کوئی کریم
نہ در سے اٹھوں گا ہے مجھ لئے غریب نواز

تمہاری ذات سے میرا بڑا تعلق ہے
کہ میں غریب بڑا، تم بڑے غریب نواز

ہمارے خواجہ بچپن ہی سے غریب نواز

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن کے زمانے میں ہم عمر چھوٹے چھوٹے بچوں کو اپنے گھر بلالاتے اور ان بچوں کو کھانا کھلاتے۔ (سیرت خواجہ غریب نواز ص ۱۷)

اسی لئے میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے غریب نواز تھے۔

سید عبدالحق قادری چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

میں تنگ دست ہوں دامن بھی تنگ ہے میرا

عطا ہے آپ کی بے انتہا غریب نواز

معین الہند میں مظلوم اور بے کس کا

ہے اور کون تمہارے سوا غریب نواز

دوسرا واقعہ: ہمارے خواجہ عہد طفلی میں غریب نواز: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد طفلی کا ایک نورانی واقعہ ہے کہ عید کا دن تھا، ہر طرف مسرتوں کی چہل پہل تھی، ساری فضا رنگا رنگ پھولوں کی خوشبو سے مہک اٹھی تھی، آبادی کی ہر جانب سے مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر عیدگاہ کی طرف بڑھ رہا تھا بیش قیمت پیراہن میں ملبوس ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے گھر والوں کے ہمراہ عیدگاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اثنائے راہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر ایک نابینا اندھے لڑکے پر پڑی، جو رہگزر کے قریب پھٹے پرانے لباس میں ملبوس، اداس غمگین کھڑا تھا اس کا اترا ہوا چہرہ پھٹا ہوا لباس، غربت زدہ حال اور اس کی بے چارگی دیکھ کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بھر آیا، اسی وقت اپنے نئے کپڑے اتار کر اس غریب نابینا بچے کو پہنا دیا اور اسے اپنے ہمراہ عیدگاہ لے گئے۔

اس نورانی واقعہ کی روشنی میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے غریب نواز تھے۔

(سوانح غوث و خواجہ، ص ۳۴۲)

اے ایمان والو! چلو اجمیر چلیں! ہر درد و غم کی دوا اور علاج اجمیر میں ہے، ہر بے کس و مجبور کا آسرا اور سہارا اجمیر میں ہے، ہر بھوکے اور پیاسے کا غم خوار و غمگسار اجمیر میں ہے، ہر دکھیارے اور وقت کے ستائے کی آہ و فریاد سننے والا اجمیر میں ہے۔ ہر مسکین و غریب کا مسکین پرور اور غریب نواز اجمیر میں ہے۔

حضور سید العلماء، سید آل مصطفےٰ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

تیرے پائے کا کوئی ہم نے نہ پایا خواجہ
تو زمین والوں پہ اللہ کا سایہ خواجہ

اور شہزادۂ سید العلماء حضرت سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں۔

اجمیر چلو! اجمیر چلو! دربار لگا ہے خواجہ کا
رندو اپنی جھولی بھرلو! مے خانہ سجا ہے خواجہ کا

ہمارے خواجہ کی غریب نوازی

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں ایک غریب کاشت کار حاضر ہوا اور اپنی مصیبت و پریشانی بیان کیا کہ حاکم نے میرے کھیت کی پیداوار ضبط کرلی ہے وہ حاکم کہتا ہے کہ جب تک بادشاہ سے شاہی فرمان نہ لکھالاؤ گے اس وقت تک میں تم کو ضبط کی ہوئی پیداوار نہیں دوں گا اس لئے میں آپ کی خدمت میں مدد کے لئے حاضر ہوا ہوں آپ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک خط لکھ دیں، وہ بادشاہ سے کھیتی کے کاغذات دلادیں گے۔ اس بات کو کسی کو بتائے بغیر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس غریب کسان کو لیکر اجمیر سے پیدل سفر کرتے ہوئے دہلی پہنچ گئے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس قیام کیا۔ حضرت قطب صاحب نے پیر و مرشد کی خدمت بجالانے کے بعد تشریف آوری کا سبب معلوم کیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غریب کسان کی جانب اشارہ کرکے فرمایا کہ اس غریب کے ایک کام کے لئے آیا ہوں۔ حضرت قطب صاحب نے عرض کیا کہ پیر و مرشد کا حکم آجاتا تو بادشاہ سے کاغذات حاصل کرکے میں اس خدمت کو انجام دے دیتا، پیر و مرشد کو اتنے لمبے سفر کی زحمت اٹھانے کی کیا ضرورت تھی؟

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کاغذات کے حصول کا جہاں تک معاملہ ہے تو خادم کے ذریعہ کاغذات منگائے جاسکتے تھے، حکم بھیج کر کاغذات حاصل کئے جاسکتے تھے۔

مگر معاملہ یہ ہے کہ ایک مسلمان ذلت و غربت کے وقت خدا کی رحمت سے قریب ہوتا ہے۔ جب یہ غریب شخص میرے پاس آیا تھا بہت رنجیدہ اور دکھیارا تھا۔ مجھے اشارۂ غیبی ملا کہ کسی مسلمان کے رنج و غم میں شریک ہونا عین بندگی ہے اور ادائے بندگی کے لئے میں خود آیا ہوں۔ ملخصاً (سلطان الہند خواجہ غریب نواز، ص ۱۲۳)

حضرات! اس واقعہ کے سلسلہ میں حضرت عبدالرحمن چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ

ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غریب مسلمان کی مدد کے لئے اجمیر شریف سے پیدل سفر کر کے بادشاہ کے پاس دہلی جانا اپنے مریدین کی بہتری کے لئے تھا، کیوں کہ اولیاء اللہ پیر و مرشد ہونے پر فخر نہیں کرتے اور جس کام میں مریدوں کی بہتری اور بھلائی ہو محض بلند مقام کی بنا پر باز نہیں رہتے اور اصل وجہ یہ ہے کہ اولیاء اللہ ہر کام کے لئے مامور من اللہ ہوتے ہیں اور اپنے اختیار اور مرضی کو درمیان میں ہرگز نہیں لاتے چنانچہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس باب میں فرمایا ہے۔

رباعی کا مفہوم و مطلب: ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عشق آیا اور میرے رگ و ریشہ میں خون کی طرح داخل ہو گیا، عشق نے مجھے اپنے آپ سے خالی کر دیا اور میرے اندر دوست بھر دیا۔ میرے وجود کے سب اجزا دوست نے لے لئے اور میرا نام ہی رہ گیا باقی سب وہی ہے۔ ملخصاً (مرأۃ الاسرار ص ۶۰۲)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ کو بار بار بیان کیا جائے اور اس کے برکات و حسنات کو دل کے نہاں خانے میں محفوظ کیا جائے۔ اور اس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلا کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غریبوں اور پریشان حال والوں پر کس قدر مشفق و مہربان ہیں کہ ایک کاغذ کے لئے اجمیر شریف سے پیدل سفر فرما کر دہلی تشریف لے گئے اور ایک غریب کی مشکل کشائی فرمائی۔

اے غوث و خواجہ و رضا کے دیوانو! ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج بھی غمزدوں کی فریاد سنتے ہیں اور بے کسوں، لاچاروں اور مجبوروں کی مدد فرماتے ہیں۔ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز تھے بچپن میں غریب نواز تھے اور آج بھی غریب نواز ہیں۔

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(حضرت حسن رضا بریلوی)

زمانے بھر کے ستائے ہوئے یہاں آتے ہیں
تیرا در ہے کہ دار الاماں غریب نواز

ہمارے خواجہ کس شان کے غریب نواز

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص میرا پیر بھائی تھا، اس کا انتقال ہو گیا، اس کے جنازہ میں شریک تھا، جب میرے پیر بھائی کو لحد میں رکھ دیا گیا اور اس کی قبر تیار کر دی گئی تو سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے وہ شخص میرا پیر بھائی تھا، اس نسبت اور تعلق کے سبب میں اپنے پیر بھائی کی قبر کے پاس تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر گیا اور مراقبہ میں مشغول ہو گیا۔ گھڑی دو گھڑی ہی گزری تھی کہ میں نے دیکھا کہ عذاب دینے والے فرشتے اس کی قبر میں آ گئے اور اس شخص کو عذاب دینا چاہا، میرا پیر بھائی عالم تنہائی میں گھبرا کر بڑا پریشان نظر آ رہا تھا، جب میں نے اپنے پیر بھائی کو قبر میں حیران و پریشان دیکھا تو میں اس تدبیر میں لگ گیا کہ کس طرح میں اپنے پیر بھائی کی مدد کروں اور اس کو عذاب سے چھٹکارا دلاؤں۔ ابھی میں سوچ و بچار ہی میں تھا کہ میں نے دیکھا کہ پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرید کی خبر گیری کے لئے قبر میں تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرشتوں سے فرمایا، اس کو عذاب نہ دو۔ یہ میرا مرید ہے۔ فرشتوں نے کہا کہ یہ شخص آپ کے خلاف کام کرتا تھا۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک یہ شخص گنہگار ہے اور میرے حکم کے خلاف زندگی گزارتا تھا مگر خود کو میرے دامن سے باندھ رکھا تھا۔ غیبی حکم ہوا کہ اے فرشتو! میرے محبوب بندہ عثمان ہارونی کے مرید سے ہاتھ اٹھا لو اور اس کو عذاب نہ دو! ہم مرید کو اس کے پیر و مرشد کے سپرد کرتے ہیں (سیر الاولیاء، ص ۴۵)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے پہلی بات تو یہ معلوم ہوئی کہ جب ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پیر بھائی کو قبر میں عذاب و بلا میں مبتلا ہوتا ہوا دیکھا تو بے چین و مضطرب ہو گئے اور تدبیریں سوچنے لگے کہ کس طرح سے میں اس کی مدد کروں۔

حضرات! ایک باپ کو اپنے بھائی سے زیادہ اپنے بیٹوں سے پیار ہوتا ہے اور ہم ہندی مسلمان قادری نقشبندی سہروردی برکاتی اشرفی رضوی غرضیکہ کہ ہر سنی مسلمان ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانی اولاد ہیں اور سب چشتی ہیں۔ اور جب پیر بھائی کے ساتھ غریب نوازی کا یہ عالم ہے تو اپنی روحانی اولاد ہم بے کس و مجبور غلاموں کے ساتھ شفقت و محبت کا کیا عالم ہوگا۔ اور اس نورانی واقعہ سے دوسری بات کا یہ پتہ چلا کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سب کچھ روشن ہے قبر کے اوپر سے دیکھ لیا کہ قبر کے اندر کیا ہو

رہا ہے اور آج قبر انور واقدس سے دیکھ رہے ہیں کہ ہندوستان میں ہمارے مرید اور غلام کس حال میں ہیں اور ان پر کیا گزر رہی ہے اور اس نورانی واقعہ سے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ وہ شخص گنہگار وخطا کار ہونے کے باوجود قبر کے عذاب سے اس لئے بچالیا گیا کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرید تھا آپ کے دامن سے وابستہ تھا۔

میرے آقائے نعمت پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائیگا

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائیگا

(حدائق بخشش)

ہمارے خواجہ ٹوٹے دلوں کا سہارا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا کے ستائے ہوئے بے کس وبے بس کے آسرا اور ٹوٹے دلوں کے سہارا ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال ہمدردی اور غریب نوازی کا واقعہ بغور سماعت فرمائیں۔

ایک مرتبہ میرے آقائے نعمت، مرشد شریعت وطریقت، ولی کامل، عالم باعمل، عاشق اعلیٰ حضرت حضرت علامہ الشاہ مولانا مفتی بدرالدین احمد قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر مقدس درگاہ معلی کے حجرہ نمبر ۷۹ میں قیام فرما تھے ارشاد فرمایا کہ ولیوں کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور کے چاروں طرف جو دور میں یہ سب جو قبریں نظر آرہی ہیں، کوئی قبر چھوٹی سی بنی ہے، کسی قبر پر تھوڑا سا نشان ہے، پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زائرین ان قبروں کے اردگرد بیٹھے نظر آرہے ہیں، کوئی قبر ہی پر بیٹھا ہے اور ان قبروں کے اوپر سے لوگ گزرتے نظر آتے ہیں۔ ان قبروں میں آرام فرمانے والے بڑے بڑے قطب وابدال اور ولی ہیں، اگر یہ اللہ والے کسی دوسرے مقام پر ہوتے تو ان کے مزاروں کے بڑے بڑے گنبد اور قبے ہوتے۔ مگر ولایت کے ان ستاروں نے اپنے آپ کو آفتاب ولایت، ماہتاب روحانیت وکرامت ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلووں میں گم کر

رکھا ہے۔ اور میرے شیخ نے فرمایا انہیں قبروں میں ایک قبر خالی ہے اور واقعہ بیان فرمایا کہ میاں بیوی اپنے نو مولود شیر خوار بچے کے ساتھ عرس کے ایام میں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ اقدس کی زیارت و حاضری کے لئے آئے ہوئے تھے، عرس کی بھیڑ بھاڑ میں ایک قبر کے پاس اپنے شیر خوار بچے کو لئے کھڑے تھے کہ بچے نے پیشاب کر دیا، پیشاب کے کچھ قطرات قبر کے اوپر گرے، قبر میں آرام فرما ولی کو ناراضگی ہوئی اور عالم جلال میں بچے پر نظر ڈالی، صاحب قبر کی نظر غضب سے بچہ تڑپا اور مر گیا۔

ماں کی ممتا چیخ مار کر رونے لگی، اپنے گود میں مردہ بچے کو لئے ہوئے بھاگی اور دوڑتی ہوئی ہند کے مسیحا ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبر انور و اقدس پر اپنے مردہ بچے کو ڈال دیا اور چیختے چلاتے ہوئے فریاد کی، اے ہمارے مسیحا پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی بارگاہ میں لوگ مردہ لاتے ہیں اور آپ کے کرم سے زندہ لیکر واپس جاتے ہیں اور میں کیسی بدنصیب ہوں کہ آپ کے در کرم پر اپنا زندہ اور صحیح سالم بچہ لائی تھی اور اب میں اپنے بچہ کو مردہ حالت میں لے جاؤں یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

ہمارے شیخ نے فرمایا کہ اسی وقت قبر انور شق ہوگئی اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک غریب عورت کی آہ و بکا اور گریہ وزاری کو برداشت نہ کر سکے اور قبر انور سے باہر آگئے اور مردہ بچہ کو اپنی آغوش رحمت و شفقت میں اٹھا لیا اور مردہ بچہ کو دم کیا بچہ زندہ ہوگیا، بچے کو اپنی گود میں لئے ہوئے اس قبر پر پہنچے جس قبر والے بزرگ کی نگاہ غضب سے بچہ مرا تھا، قبر میں لیٹے ہوئے ولی سے ارشاد فرمایا اسی وقت تم قبر خالی کر دو اور ہمارے اجمیر سے چلے جاؤ۔

ہمارے پاس اچھے برے سب آئیں گے، اسی کو یہاں رہنے کی اجازت ہے جو سب کو برداشت کرے اور نبھالے

یہ شان بندہ نوازی تو دیکھئے ان کی
وہیں غریب کھڑے ہیں جہاں غریب نواز

ہمارے سامنے ایک روز یوں بھی آ جاؤ
کوئی حجاب نہ ہو درمیاں غریب نواز

(راز الہ آبادی)

نوٹ: یہ واقعہ جب ہمارے شیخ حضرت بدر ملت علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا تو اس وقت حضرت سید فاروق میاں چشتی خادم خواجہ صاحب اور بہت سے حضرات بھی موجود تھے۔ (انوار احمد قادری)

حضرات! ان واقعات سے ظاہر اور ثابت ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی غریب نواز تھے بچپن میں غریب نواز تھے، پیر بھائیوں کے لئے غریب نواز تھے، تا حیات خلق خدا کے لئے غریب نواز تھے اور قیامت تک کے لئے ٹوٹے دلوں کا سہارا اور غریب نواز ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ کی کرامات

اے ایمان والو! انسان کو سمجھانا آسان نہیں ہے، آدمی کی فطرت ہے اسی کو ماننے کی جو عقل کہے گی۔ عقل وخرد پر اگر اسلام اور ایمان کا قبضہ ہے تو عقل سیدھی راہ بتاتی نظر آتی ہے اور اگر عقل بے مہار اور آزاد ہے تو انسان کو فرعون وقارون اور شداد ونمرود اور یزید بنا دیتی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت ورہبری کے لئے انبیاء کرام اور رسولان عظام کو معجزہ کی طاقت وقوت عطا فرما کر مبعوث فرمایا اور سلسلۂ نبوت ختم ہونے کے بعد علماء اور اولیاء کی نورانی جماعت کو آدمیوں کی رشد وہدایت کے لئے کرامت کا کمال عطا فرمایا۔

حضرات! آج ہم مسلمانوں کی کم نصیبی ہے کہ ہم میں کوئی صاحب روحانیت اور ولایت کی بزرگی والا ولی دکھائی نہیں دیتا۔

حضرات ولی ضرور ہیں مگر ہماری ظاہری نگاہوں سے روپوش ہیں انہیں کے قدموں کی برکت سے یہ دنیا قائم ہے ورنہ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے زمین دھنس جائے۔

کل تک ہمارے بیچ میں اولیاء اللہ چلتے پھرتے نظر آتے تھے، یہود ونصاریٰ اور کفار ومشرکین جو عقل کے غلام تھے۔ جو صرف عقل کی طاقت وقوت کو تسلیم کرتے تھے ان کے مقابلہ میں ہمارے بزرگوں نے، اولیاء اللہ نے ولایت وروحانیت اور کرامت کی لازوال قوت وطاقت کو پیش فرمایا۔ کتاب ماضی کے اوراق کو پلٹئے اور دیکھئے کہ ولی کی طاقت کس قدر ہوتی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ولی حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہزاروں ٹن کے وزن کا تخت بلقیس سیکڑوں میل کی دوری سے پلک جھپکنے سے پہلے دربار میں لاکر حاضر کر دیتے ہیں۔ (قرآن)

اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ مسجد نبوی میں عین خطبہ کے وقت سیکڑوں میل کی دوری پر ملک شام میں اسلامی فوج کو دیکھ لیتے ہیں اور بیچ خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

یا ساریۃ الجبل یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف دیکھو! (مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۶)

حضرت ابو یوسف شاگرد رشید حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اگر یزان عیسائیوں سے مناظرہ طے ہوتا ہے کہ تم مذہب عیسائیت کو ثابت کرو اور ہم مسلمان مذہب اسلام کے حق و سچ ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہیں، وقت مقرر ہو گیا انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دریائے دجلہ کے کنارے جو مناظرہ گاہ تھا مناظرہ دیکھنے کے لئے جمع ہو جاتا ہے۔ عیسائیوں کے بڑے بڑے عالم کتابوں کے ساتھ مناظرہ گاہ پر جمع ہو گئے۔ مناظرہ کا وقت ہو گیا مسلمانوں کے عالم، مناظر حضرت ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر کسی کتاب کے کندھے پر مصلیٰ ڈالے ہوئے اور ہاتھ میں تسبیح لئے ہوئے تشریف لاتے ہیں اور مناظرہ گاہ میں منبر پر آنے کی بجائے دریائے دجلہ کے پانی پر چلتے ہوئے بیچ دریا میں پانی کے اوپر اپنا مصلیٰ بچھا دیتے ہیں اور وہیں سے آواز دیتے ہیں کہ اے عیسائی مولویوں آ جاؤ اور مناظرہ کر لو! یہ منظر سارے لوگوں نے اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھا اور عیسائی مولویوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے ولی کی اس کرامت کو دیکھا تو تمام عیسائی مولویوں نے کہا کہ اے حضرت! مناظرہ تو ہو گیا۔ ہم نے اپنے ماتھے کی آنکھوں سے اسلام کے حق و سچ ہونے کو دیکھ لیا ہم تو پانی پر نہیں آ سکتے اس لئے کہ ہمارا مذہب ہی غلط اور باطل ہے، آپ آ جائیں اور ہم کو کلمہ پڑھا کر اسلام میں داخل فرما لیں۔ سارے عیسائی نائب رسول عالم اسلام حضرت ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت اور بزرگی اور کرامت دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔

اسی طرح ہم قادریوں کے قبر کا جالا آخرت کے سہارا ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے ولایت و روحانیت اور کرامت کی طاقت و قوت سے قبر کے مردے کو زندہ فرما دیا تمام عیسائی مسلمان ہو گئے۔

اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونٹوں کو بٹھا دیا تو پھر نہ اٹھ سکے، انا ساگر کو اپنے پیالہ میں بند کر دیا۔ رام دیو پنڈت کو اس کے تمام جادو اور کرتب سے عاری اور خالی کر کے بیہوش کر دیا اور جوگی اجے پال کو اپنی لکڑی کی کھڑاؤں سے مروا کر اور پٹوا کر زمین پر گرا دیا اور اس کے تمام جادو کے کمال کے تانے بانے سب ٹوٹتے اور بکھرتے نظر آئے۔ راجہ پرتھوی راج کو اسلام کی فوج سے گرفتار کرایا۔

اس طرح ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت و روحانیت کے انوار و تجلیات اور کرامت کی قوت و طاقت نے ہندوستان میں کفار و مشرکین کی کافری اور مشرکی کی تاریکی اور بت پرستی کے اندھیرے سے نکال کر اسلام کے ابدی نور اور ہمیشگی کا اجالا عطا فرمایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے سارا ہندوستان اسلام کے نور سے روشن اور منور ہو گیا۔

حضرات! ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت و روحانیت کی طاقت و قوت کا یہ عالم تھا کہ پلک بھر

میں بندوں کو خدا سے ملا دینا آپ کی ادنیٰ کرامت تھی۔

معجزہ اور کرامت کی تفصیلی بحث میں نہ جاتے ہوئے صرف اتنا بتانا چاہوں گا کہ معجزہ اور کرامت اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی وہ قوت وطاقت ہے جس کو عقل انسانی سمجھنے سے قاصر ہو اور عقل انسانی کو متحیر وحیران کر دے۔

معجزہ	:	وہ خلاف عادت کمال ہے جو کسی نبی سے صادر ہو۔
کرامت	:	وہ خلاف عادت کمال ہے جو کسی ولی کے ذریعہ ظاہر ہو۔
معونت	:	وہ خلاف عادت چیز جو عام مومن مسلمان سے ظاہر ہو۔
استدراج	:	وہ خلاف عادت امر جو کسی فاسق وفاجر مسلمان یا کافر سے رونما ہو
اہانت	:	وہ خلاف عادت کام جو کسی کافر سے ظاہر ہو۔

(بہار شریعت حصہ:۱، ص:۲۷)

اے ایمان والو! ہم کو پتہ کیسے چلے گا کہ یہ کرامت ہی ہے تو یاد رکھیے کہ کرامت اسی مرد مومن سے ظاہر ہوگی جو ولی ہوگا اور ولی وہی مومن ہو سکتا ہے جس کا قول وفعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قول وفعل کے مطابق وموافق ہو۔

ملاحظہ فرمایئے ہمارے پیر، پیران پیر روشن ضمیر، سردار اولیاء، حضور غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَرَامَةُ الْوَلِيِّ اِسْتِقَامَةُ فِعْلِهٖ عَلٰى قَانُوْنِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

یعنی ولی کی کرامت یہ ہے کہ اس کا فعل محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قانون فرمان کے مطابق ہو۔ (بہجۃ الاسرار شریف، ص:۱۰۵)

ولی کیا؟ ہر مومن کے لئے واجب ہے

نائب غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابو الحسین احمد نوری قادری چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ یعنی ہر ولی، ہر پیر، ہر مومن کے لئے واجب ہے کہ اہل سنت وجماعت کے مذہب مہذب کے مطابق اپنے ایمان وعقیدہ کو صحیح رکھے کہ حق انہیں میں منحصر ہے اور سب اولیاء کرام سے اکمل الاولیاء حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور امام الاولیاء سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اب تک، اور اب سے قیامت تک اسی مذہب پر ہوں گے۔

اور جو شخص جماعت سے ایک بالشت دور ہٹے گا بلاشبہ اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال ڈالا اور جو لوگ نیک نہیں ہیں اپنی خواہش نفس سے جماعت اہلسنت کی مخالفت کرتے ہیں اور پھر بے عقلی سے سنیت کا دم بھرتے ہیں (یعنی وہ لوگ جو جھوٹے ولی اور پیر بنتے ہیں اور وہابیوں دیوبندیوں کی نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں اور بدعقیدوں کو لڑکی دیتے اور ان سے لڑکی لے لیتے ہیں اور ان منافقوں کی دعوت کھاتے اور ان کو کھلاتے ہیں) اور اپنے پیروکاروں، ماننے والوں اور چیلوں کو بتاتے ہیں کہ جس راستے پر ہم چل رہے ہیں وہی مشائخ اور اولیاء کرام کا راستہ ہے اور کچھ کتابیں اور باتیں بزرگوں کی طرف منسوب کرتے ہیں جو سراسر جھوٹی ہوتی ہیں اپنی موافقت وتائید میں پیش کرتے ہیں تو یہ لوگ یعنی جھوٹے ولی اور پیر کہلانے والے ایسے ہیں جیسے اسلام میں منافق۔ ملخصاً (سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، ص ۳۲)

حضرات! حضرت سیدنا ابو الحسین نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کی عزت وجلال کی قسم کہ ہم اور ہمارے مشائخ عظام اور تمام اولیاء کرام ظاہر وباطن میں تنہائی اور مجلس میں مذہب اہل سنت وجماعت ہی پر ہوئے ہیں اور ہیں اور ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اسی مذہب پر جئیں گے اور اسی پر مریں گے اور اسی پر قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

اور جو شخص (چاہے ولی کہلانے والا ہو یا پیر یا مرید) اس کے علاوہ کہے یا لکھے وہ بہت بڑا جھوٹا اور الزام لگانے والا ہے۔ ہم اور ہمارے پیران کرام اور سارے اولیاء عظام دنیا وآخرت میں اس شخص سے اور اس کے جھوٹے الزام سے بیزار، بیزار۔ ہزار، ہزار بار بیزار ہیں۔

سن لو! اور یاد رکھو! اور جو یہاں حاضر نہیں ہیں ان کو پہنچا دو! ملخصاً (سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، ص ۳۲،۳۳)

اے ایمان والو! جب بندۂ مومن ولی ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اس کو اس قدر کرامت وبزرگی نصیب ہو جایا کرتی ہے کہ اپنی آنکھوں سے دور دراز کی چیزوں کو دیکھ لیا کرتا ہے اور اپنے کانوں سے دور دور کی باتوں کو سن لیا کرتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے جہاں چاہتا ہے مدد پہنچا دیا کرتا ہے اور اپنے قدموں سے جہاں چاہتا ہے چلے جایا کرتا ہے اور ایک قدم میں اپنے مقام سے ہزاروں میل کی دوری طے کر لیا کرتا ہے اس کے ثبوت میں حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں بخاری شریف کی حدیث نقل فرماتے ہیں۔

حدیث شریف: اذا احببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها (مشکوۃ شریف ص:۱۹۷)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں کسی بندہ کو محبوب بنالیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

اس کے بعد امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں۔

العبد اذا واظب على الطاعات بلغ المقام الذي يقول الله كنت له سمعا وبصرا فاذا صار نور جلال الله سمعا له سمع القريب والبعيد واذا صار ذلك النور بصرا له رأى القريب والبعيد واذا صار ذلك النور يدا له قدر على التصرف في السهل والصعب والقريب والبعيد ٥

(تفسیر کبیر ج:۵، ص:۲۹۰)

یعنی جب کوئی بندہ طاعات (فرائض وواجبات اور سنن ومستحبات) کا پابند ہو جاتا ہے تو وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اس کے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں، یعنی جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کے کان ہو جاتا ہے تو وہ محبوب بندہ دور ونزدیک کی آواز سن لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کی آنکھ ہو جاتا ہے تو وہ مقبول بندہ دور ونزدیک کی تمام چیزوں کو دیکھ لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے تو وہ ولی بندہ دور ونزدیک کے مقامات پر آسان اور مشکل چیزوں پر تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

حضرات! صحیح بخاری کی حدیث شریف سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہو گیا کہ اولیائے کرام کو اللہ تعالیٰ اس قدر بزرگی اور شان عطا فرماتا ہے کہ اولیاء اللہ قریب اور دور کی ہر چیز کو دیکھتے ہیں۔

اولیاء اللہ قریب اور دور کی آواز کو سنتے ہیں

اولیاء اللہ قریب اور دور کا آسان معاملہ ہو یا مشکل، ہر معاملہ میں مدد کرنے کی طاقت وقوت رکھتے ہیں۔

اور ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

متعلق ہمارے مخالف وہابی اور دیو بندی حضرات بھی کہتے اور لکھتے ہیں جو ان کی کتابوں سے عیاں ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے ولی ہیں۔ تو جب ثابت ہو گیا کہ ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی ہی نہیں بلکہ جماعت اولیاء کے امام و پیشوا ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ان کا مرید و غلام بغداد سے مدد کے لئے پکارے یا اجمیر سے یا اندور سے یا دنیا کے کسی مقام سے۔

تو ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلاموں کی فریاد سنتے ہیں اور مدد فرماتے ہیں۔

خوب فرمایا مولانا حسن رضا بریلوی نے۔

محی دیں غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہے۔
اے حسن! کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

نبوت، خدا کا سایہ ہے اور ولایت، نبوت کا سایہ ہے۔ (بہجۃ الاسرار شریف، ص:۱۰۴)

امام یوسف نبہانی کا قول: کرامات اولیاء (اصل میں) انبیاء کرام کے معجزات ہیں۔ (کرامات اولیاء، ص:۷۶)

حضرات! مشہور عاشق رسول حضرت علامہ امام یوسف نبہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام کے کرامات کو ہر زمانے میں ائمہ اور علماء نے لکھا اور بیان فرمایا ہے۔

اور اولیائے کرام کی کرامتوں کو بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی عظیم قدرت پر ایمان قوی ہوتا ہے اور محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نبی اور رسول ہونے کا یقین مستحکم و مضبوط ہوتا ہے اور اگر آدمی مومن نہ ہو تو اولیاء اللہ کی کرامات کو دیکھ کر اسے ایمان ملتا ہے اور اگر پہلے سے مومن و مسلمان تھا تو ان کرامات کو دیکھنے کے بعد ایمان و یقین میں مزید قوت پیدا ہوتی ہے۔

اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مذہب اسلام ہی حق اور سچ مذہب ہے اور باطل مذہب والوں کو اللہ تعالیٰ کرامت کی دولت نہیں عطا فرماتا۔ اور اولیاء اللہ کے کرامات، مذہب اسلام کے حق اور سچ ہونے کی دلیل و ثبوت ہیں۔ (کرامات اولیاء، ص:۷۶)

حضرات! اہل سنت و جماعت کے مخالف جتنے فرقے ہیں وہابی، دیو بندی، تبلیغی، رافضی، خارجی وغیرہ ان فرقوں میں نہ ولی ہوئے ہیں اور نہ ہیں اور نہ ہی ہو سکتے ہیں۔

یہ چیز بھی ان کے مذہب کے باطل اور جھوٹ ہونے کی روشن دلیل ہے۔

اور آج تک جتنے ولی ہوئے ہیں سب کے سب مذہب اہل سنت و جماعت (یعنی سنی مسلمانوں) ہی میں ہوئے ہیں۔ حضور بدر ملت، حضور احسن العلماء، حضور سید العلماء، حضور مجاہد ملت، حضور حافظ ملت، حضور شیر بیشہ اہل سنت، حضور مفتی اعظم ہند جیسا زندہ ولی اہل سنت میں، مجدد اعظم اعلیٰ حضرت اہل سنت میں، شاہ برکات اہل سنت میں، حضرت مخدوم اشرف اہل سنت میں، حضرت مجدد الف ثانی اہل سنت میں، حضرت محبوب الٰہی اہل سنت میں، حضرت صابر کلیری اہل سنت میں، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اہل سنت میں، حضرت قطب الدین بختیار کاکی اہل سنت میں، ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز اہل سنت میں، ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اہل سنت میں ہیں۔

ہمارے دین کی حقانیت کے دونوں شاہد ہیں
معین الدین اجمیری محی الدین جیلانی

اے ایمان والو! ہر ولی کرامت والے ہوتے ہیں مگر ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجسم کرامت ہیں۔

ہمارے خواجہ نے دوران سفر مسلمان کیا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دہلی سے اجمیر تشریف لا رہے تھے تو راستہ میں سات سو مشرکوں کو مسلمان کیا۔ (سیر الاولیاء ص:۵۴)

حضرت نیاز بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

سر حق را بیاں معین الدین
بے نشاں را نشاں معین الدین

مرشد و رہنمائے اہل صفاء
ہادیٔ انس و جاں معین الدین

ہمارے خواجہ کی کرامت سے ہاتھی پتھر ہو گیا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اجمیر تشریف لائے تو راجہ پرتھوی راج آپ کا جانی دشمن ہو گیا اس نے اور اس کے ساتھیوں نے ایک مرتبہ ایک پاگل ہاتھی کو آپ کی طرف دوڑا دیا تا کہ ہاتھی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہلاک کر دے اور مار ڈالے۔ مست ہاتھی دوڑتا ہوا جیسے ہی آپ کے قریب آیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمین سے ایک مشت خاک اٹھا کر اس پاگل ہاتھی کی طرف پھینکی تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ ہاتھی پتھر کا ہو گیا۔ (سیرت خواجہ ص ۱۴۷)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے، اس کی قدرت سے بے جان پتھر جان دار ہو جاتے ہیں۔ اور جاندار بے جان پتھر ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت وطاقت کے مظہر انبیاء کرام ہوتے ہیں اور انبیاء کرام کی شان کے مظہر اولیاء کرام ہوتے ہیں۔ اس طرح اولیاء کرام سے جو کرامات ظاہر ہوتے ہیں وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہوتے ہیں۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

حضرات! بے عقل اور بے ایمان ہیں وہ لوگ جو اولیاء کرام کی کرامتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے نظر آتے ہیں ہندوستان میں اسلام اور مسلمانوں کا وجود اولیائے کرام کی کرامت سے ہے۔

ہمارے خواجہ ہر رات کعبہ شریف میں

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سال اجمیر شریف سے خانۂ کعبہ کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے، جو حاجی حج کے لئے جایا کرتے تھے وہ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہاں پاتے۔ حالانکہ آپ اجمیر شریف میں موجود ہوتے اور آپ جب درجۂ کمال کو پہنچ گئے تو آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ ہر شب کعبہ معظمہ میں گزارتے تھے اور نماز فجر اجمیر شریف میں ادا فرماتے تھے۔ (فوائد السالکین ص ۳۶)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی عطا سے جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر شب اجمیر شریف سے کعبہ معظمہ تشریف لے جاسکتے ہیں تو اپنے غلاموں، عاشقوں کے گھر بھی تشریف لا سکتے ہیں۔

رحمت کی گھٹا بن کر برسا جو غریبوں پر
اجمیر میں ایک ایسا اللہ کا پیارا ہے

ہمارے خواجہ کی مظلوم نوازی

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مرید آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حاکم شہر مجھے شہر سے باہر نکالنا چاہتا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معلوم فرمایا کہ وہ حاکم شہر اس وقت کہاں ہے؟ عرض کیا، شکار کھیلنے گیا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اب حاکم شہر خود شہر میں واپس نہیں آئے گا، ہمارے مرید کو شہر سے کیا نکالے گا۔ تھوڑی دیر میں یہ خبر آئی کہ حاکم شہر جنگل میں گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ (اسرار الاولیاء، ص۹۲، معین الارواح، ص۳۱۱)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ۔

نیکوں اور سچوں اور ان کے غلاموں کو ستانا، ان سے دشمنی رکھنا بہت بڑی بلا اور مصیبت اور تباہی و بربادی کا سبب بن سکتا ہے۔

خوب فرمایا حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

الاماں قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

ہمارے خواجہ نے مقتول کو زندہ فرمایا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ بے کس نواز میں ایک عورت روتے بلکتے آئی اور شکایت کی کہ حاکم وقت نے بلاقصور ہمارے بیٹے کو پھانسی دی ہے، آپ سے مدد کی طلبگار ہوں۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عصا مبارک لے کر مقتول کی ماں کے ساتھ روانہ ہوئے اور خدام اور شہر کے بہت سے لوگ آپ کے ساتھ ہو گئے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقتول کے قریب پہنچے اور عصا مبارک سے اس مقتول کی جانب اشارہ کرکے فرمایا اے مظلوم! اگر تو بے گناہ قتل کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جا اور تختۂ دار سے نیچے چلا آ۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد اور کرامت سے مقتول زندہ ہو گیا اور تختۂ دار سے اتر کر خدمت عالیہ میں حاضری دی اور اپنی ماں کے ساتھ اپنے گھر گیا۔ (مسالک السالکین، ج۲، ص:۲۸۵)

اے ایمان والو! اس نورانی واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولیائے کرام کو کس قدر قوت، طاقت کا مالک بنایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ولی، ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت اور روحانی طاقت سے مردہ بھی زندہ ہوتا نظر آتا ہے۔

غم جہاں کے ستائے ہیں در پر آتے ہیں
تمہارا در ہے کہ دارالاماں غریب نواز

یہ شان بندہ نوازی تو دیکھئے ان کی
وہیں غریب کھڑے جہاں غریب نواز

ہمارے خواجہ ایک بت خانہ میں گئے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر ایک دن بت خانہ پر ہوا اس وقت سات کافر بت پرستی میں مشغول تھے۔ آپ کا جمال باکمال دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئے اور ہوش میں آنے کے بعد آپ کے قدموں میں گر کر کفر و شرک سے توبہ کی اور مسلمان ہو گئے۔ ان ساتوں کے نام ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمید الدین رکھا۔ انہیں ساتوں میں سے ایک حضرت شیخ حمید الدین دہلوی ہیں جو ولایت کے منصب پر فائز ہوئے اور مشہور بزرگ ہوئے۔ (کرامات اصحاب حق مع اولیائے کرام، ص۲۶۶)

اے ایمان والو! ہمارے اسلاف اور بزرگان دین نے بت خانوں میں جا کر پجاریوں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا اس طرح اسلام کی تبلیغ فرمائی اور ایک آج کل کے نام نہاد تبلیغی جماعت کے لوگ ہیں جو مسجدوں کی بے حرمتی کرتے نظر آتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو بے دین اور بزرگوں کا بے ادب و گستاخ بناتے نظر آتے ہیں۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو! چوروں کی رکھوالی ہے

ہمارے خواجہ نے رہزنوں کو توبہ کرایا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک سفر میں ظالم و جابر ڈاکوؤں نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو گھیر لیا، یہ رہزن لوگوں کا مال و اسباب لوٹنے کے علاوہ انہیں قتل بھی کر دیتے تھے۔ جب ڈاکو برے ارادے سے آپ کے پاس آئے تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ روحانیت و کرامت پڑتے ہی لرزہ براندام ہو گئے، جب کچھ نہ بن سکا تو عجز و نیازمندی سے عرض گزار ہوئے کہ ہم سب آپ کی نگاہ کرم کے طالب ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈاکوؤں کو توبہ کرائی اور اسلام کی ابدی نعمت و دولت سے سرفراز فرمایا۔ وہ تمام رہزن آپ کی صحبت کی برکت سے اولیاء اللہ میں شمار ہوئے ہیں۔ (احسن السیر، ص ۱۶۹، مسکین الارواح، ص ۳۴۳)

اے ایمان والو! کافروں، مشرکوں، گنہگاروں، خطاکاروں اور رہزنوں کو توبہ کرانے والے اور اسلام کی ابدی نعمت و دولت سے نوازنے والے اولیاء اللہ ہیں۔ ولی کے وسیلے سے نبی ملتے ہیں اور نبی کے وسیلے سے خدا ملتا ہے ہمارے مرشد اعظم حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وصل مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو
بے وسیلہ نجدیو! ہرگز خدا ملتا نہیں

ہمارے خواجہ کی کرامت سے آتش پرست ایمان لے آئے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز صحرا سے گزرے وہاں سات مجوسی ریاضت و مجاہدہ میں بہت مشہور تھے۔ یہ ساتوں مجوسی اس قدر ریاضت و مجاہدہ کرتے تھے کہ چھ۔ چھ مہینے کے بعد ایک لقمہ کھانا کھاتے تھے اس لئے خلق خدا ان سے بہت متاثر تھی۔ ایک دن ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر ولایت ان مجوسیوں پر پڑی تو ان پر اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ سب کانپنے لگے اور آپ کے قدموں پر گرتے نظر آئے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ آگ کی پوجا کیوں کرتے ہو؟ تو ان مجوسیوں نے عرض کیا، ہم اس لئے آگ کی عبادت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن آگ ہمیں نہ جلائے۔ آپ نے فرمایا کہ آگ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر جلا نہیں سکتی۔ یہ فرما کر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جوتی مبارک کو آگ میں ڈال دی۔ بہت دیر تک آپ کی جوتی مبارک آگ میں رہی، جلنا تو درکنار آگ کا اثر تک نہ آیا۔ یہ

کرامت دیکھ کر سب نے صدق دل سے اسلام کا کلمہ پڑھا اور ایمان لے آئے اور آپ کی خدمت میں رہ کر اولیائے کامل ہوئے۔ (مسالک السالکین، ج ۲، ص ۲۸۶، محفل اولیاء، ص ۳۳۹)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کو ایسی قوت و طاقت بخشی ہے کہ برے سے برا، بد سے بدتر اور گنہگاروں خطاکاروں میں بہت بڑا گنہگار اور خطاکار کیوں نہ ہو، اللہ والوں کی صحبت کی تاثیر و برکت سے وہ شخص اپنے گناہ و خطا پر شرمندہ ہو کر توبہ کر لیتا ہے اور نیک و صالح بنتا نظر آتا ہے اور اولیاء کرام کی نظر کیمیا اثر سے چور و رہزن قطب و ولی بنتے نظر آتے ہیں جیسا کہ بیان کیے گئے واقعہ سے صاف طور پر ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چوروں اور رہزنوں کو توبہ کرایا اور ان سب کو ولی بنا دیا۔

تیرے گدا ہیں گنہگار و متقی دونوں
برے بھلے پہ تیرا فیض عام یا خواجہ

تیرا دیار ہے دار السلام یا خواجہ
تجلیاں ہیں نئی صبح و شام یا خواجہ

ہمارے خواجہ نے کعبہ دکھا دیا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمرقند میں تشریف فرما تھے، حضرت خواجہ ابو اللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کے قریب ایک مسجد تعمیر ہو رہی تھی، ایک شخص نے اعتراض کیا کہ سمت قبلہ درست نہیں ہے، وہ شخص لوگوں سے بحث و تکرار کر رہا تھا، کسی طرح قائل نہ ہوتا تھا، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس شخص کو سمجھایا مگر وہ شخص نہ مانا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کا منہ کعبہ کی طرف کر کے فرمایا سامنے دیکھ! کیا نظر آ رہا ہے! اس شخص نے کہا خانہ کعبہ نظر آ رہا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت اور نظر توجہ سے سمرقند سے مکہ مکرمہ تک کے تمام حجابات اور پردے اٹھ گئے اور وہ شخص اپنے شہر سمرقند سے کعبہ معظمہ کے دیدار سے مشرف ہوتا نظر آیا۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۲۰۷)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت و بزرگی کس قدر بلند و بالا ہے کہ اپنی ولایت و روحانیت کی طاقت سے ایک شخص کو سمرقند سے خانہ کعبہ کا دیدار عطا فرما دیا۔

ہمارے خواجہ ارادوں کو دیکھ لیتے ہیں

ایک بار کا واقعہ ہے کہ ایک شخص خنجر چھپا کر ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے کے ارادہ سے آیا، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روحانیت اور ولایت کے نگاہ سے اس شخص کے برے ارادہ کو دیکھ لیا، وہ شخص ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب آکر بیٹھ گیا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ساتھ اخلاق کریمانہ کا بہترین سلوک فرمایا اور اپنے قریب بیٹھا کر ارشاد فرمایا کہ تم خنجر باہر نکالو اور جس ارادہ سے آئے ہو اس کو پورا کرو! یہ سنتے ہی وہ شخص کانپنے لگا اور بڑی عاجزی کے ساتھ کہنے لگا کہ مجھ کو لالچ دیکر آپ کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے بغل سے خنجر نکال کر سامنے رکھ دیا اور قدموں میں گر کر کہنے لگا کہ آپ مجھ کو میری غلطی کی سزا دیجئے بلکہ میرے خنجر سے میرا کام تمام کر دیجئے۔ رحیم و کریم ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم درویشوں، فقیروں کا شیوہ ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی بدی بھی کرتا ہے تو ہم اس کو نیکی اور بھلائی کا صلہ دیتے ہیں۔ پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے لئے دعا فرمائی، وہ شخص بہت متاثر ہوا اور اسی وقت سے خدمت میں رہنے لگا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت کی برکت سے تائب ہوا اور اس کو ۴۵ بار حج کعبہ کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی مقدس زمین میں بعد وصال مدفون ہوا۔ (مرأۃ الاسرار، ص: ۵۹۸)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اپنے محبوب و نیک بندوں کو روشن ضمیر بنا دیتا ہے، اللہ والے دلوں پر نظر رکھتے ہیں اسی لئے بزرگوں نے فرمایا ہے عالم کے روبرو زبان سنبھال کر بولو! اور ولی کے سامنے دل سنبھال کر رکھو!

ہمارے خواجہ روزی کا انتظام فرما دیتے ہیں

فنا فی الرسول حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! میں نے ہند کے راجہ میرے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا مانگی تھی کہ میری تنگدستی دور ہو جائے اور میری روزی کا انتظام ہو جائے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ۶ روٹیاں عنایت فرمائیں۔ اس وقت سے آج تک جس کو ساٹھ سال کا عرصہ گزر گیا مجھے بلا ناغہ روٹیاں ملتی رہتی ہیں۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ خواب نہ تھا

بلکہ اللہ تعالیٰ کا کرم تھا جو ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تم پر مہربانی فرمائی تا کہ تیری غربت وافلاس دور ہو جائے اور تم کو برابر روزی ملتی رہے۔ (مسالک السالکین، ج ۲، ص: ۲۸۹، محفل اولیاء، ص ۳۴۳)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ وہ مقبول ومحبوب بارگاہ ہے جس نے جو مانگا قبول ہوئی اور جس نے جو مانگا وہ ملا۔ استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

ہمارے خواجہ مریدوں کے محافظ ونگہبان ہیں

ایک دن کی بات ہے کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید وخلیفہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلطان شمس الدین التمش دہلی کی سرزمین پر سیر فرما رہے تھے، بہت سے امراء اور ارکان سلطنت بھی ہمراہ تھے، ایک بدکار عورت بادشاہ کے روبرو حاضر ہو کر رونے اور چلانے لگی اور بادشاہ کے دربار میں فریاد کی کہ میرا نکاح کرا دیجئے میں بڑے عذاب میں ہوں۔

بادشاہ التمش نے کہا کہ تیرا نکاح کس کے ساتھ کرادوں اور تو کیوں عذاب میں ہے؟

بدکار فاحشہ عورت نے حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس شخص نے جس کو آپ نے پیر ومرشد بنا رکھا ہے، جو قطب الاقطاب بنے ہوئے ہیں۔ (نعوذ باللہ تعالیٰ) انہوں نے میرے ساتھ زنا کیا ہے، حرام کاری کی ہے (پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) یہ حمل انہیں کا ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ بے ہودہ بات سنی تو آپ کا سر شرمندگی اور ندامت سے جھک گیا۔

بادشاہ، امراء اور ارکان سلطنت حیران رہ گئے اور تھوڑی دیر کے لئے سب پر سکتے کی کیفیت طاری ہو گئی۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجمیر شریف کی طرف چہرہ کر کے اپنے پیر ومرشد کا تصور کر کے عرض کیا:

یا میرے پیر ومرشد میری مدد فرمائیے۔ ادھر یاد کیا، اسی وقت ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے حضرت قطب صاحب اور بادشاہ التمش نے سلام عرض کیا اور قدم بوس ہوئے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا بات ہے تم نے مجھے کیوں یاد کیا اور مجھے کیوں پکارا ہے؟ حضرت

قطب صاحب نے روتے ہوئے ماجرا بیان کیا تو معین بے کساں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرط محبت سے تڑپ اٹھے اور اس بدکار و فاحشہ عورت سے پر جلال آواز میں فرمایا کہ دنیادار اور مکار لوگوں کے کہنے پر دنیا کی دولت کے لالچ میں تو نے میرے قطب پر الزام لگایا ہے۔ سچ کیا ہے ابھی ظاہر ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے پیٹ کے بچے تجھے معین الدین حکم دیتا ہے کہ تو بتا کہ تیرا باپ کون ہے؟ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم سنتے ہی بچہ فوراً اپنی ماں کے پیٹ میں سے بولا کہ یہ الزام سراسر غلط ہے، یہ عورت نہایت بدکار اور فاحشہ، فاجرہ ہے، میرے باپ قطب الدین بختیار کاکی نہیں ہیں۔

بادشاہ کے قہر و غضب سے گھبرا کر اس بدکار عورت نے اعتراف کر لیا کہ حضرت قطب صاحب کے دشمنوں کے ورغلانے اور انعام کے لالچ کی وجہ سے میں نے حضرت قطب صاحب پر الزام لگایا تھا۔ (مسالک السالکین، ج ۲، ص ۲۸۲)

اے ایمان والو! حسد و بغض ایک مہلک مرض اور خطرناک گناہ ہے، ہر دور میں نیکوں اور اللہ والوں کو ستایا گیا اور ان کے ساتھ حسد و بغض کا معاملہ کیا گیا ہے۔

كُلُّ ذِىْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیک نامی اور بزرگی کا شہرہ جب عام ہوا تو دنیادار وزیروں وپیروں اور صوفی کہلانے والوں نے حسد و بغض کی وجہ سے حضرت قطب صاحب کو بدنام و ذلیل کرنے کے لئے ایک بدکار و فاحشہ عورت کو انعام کا لالچ دیکر اس بات کے لئے تیار کیا گیا کہ حضرت قطب صاحب پر بدکاری و زنا کا الزام لگائے۔ جیسا کہ واقعہ آپ حضرات سماعت کر چکے۔

حضرات! مجھے بتانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اولیاء کرام کے دامن سے وابستہ رہنے والے مریدوں اور غلاموں کی عزت و عظمت کو حاسدوں اور دشمنوں کے تہمت و الزام کے شر سے حفاظت فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نیکوں کے غلاموں کو دارین کی عزت و عظمت بھی عطا فرماتا ہے۔

حضور سید العلماء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

مکر شیطاں سے مریدوں کو بچا لیتے ہو
اس لئے پیر تمہیں اپنا بنایا خواجہ

میری کشتی ابھی ساحل سے لگی جاتی ہے
ایک ذرا تم نے اگر ہاتھ لگایا خواجہ

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس کو بنا دیتے ہیں پھر اسے بگڑنے نہیں دیتے۔

تسبیح کے دانوں کو بکھرنے نہیں دیتے
خواجہ جس کو بناتے ہیں بگڑنے نہیں دیتے

اور سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

سن لیں اعدا میں بگڑنے کا نہیں
وہ سلامت ہیں بنانے والے

ہمارے خواجہ کے کرم سے سوکھے درخت ہرے بھرے ہوگئے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ کرم کی تاثیر و برکت ملاحظہ فرمایئے۔

اجمیر مقدس کے قرب و جوار میں ایک باغ تھا۔ اس باغ کا مالک ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ باغ کے درخت خشک ہوکر بے برگ و بار ہوگئے ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مٹی کے برتن میں پانی بھر کر دیا۔ اور فرمایا یہ پانی ان درختوں کی جڑوں میں ڈال دو! ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دیا ہوا پانی خشک درختوں کی جڑوں میں ڈال دیا گیا۔ جس کی برکت سے وہ باغ سرسبز و شاداب اور ہرا بھرا ہوکر پھل دار ہوگیا۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۳۰۹)

اے ایمان والو! جب ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ کرم کی برکت سے سوکھے درخت ہرے بھرے ہوسکتے ہیں تو ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نظر عنایت سے ہمارا اسلام و ایمان کا شجر بھی سرسبز و شاداب اور ہرا بھرا ہوکر پھل دار ہوسکتا ہے۔ اور ہماری خشک حیات میں اطمینان و سکون کی رحمت و برکت سے شادابی اور تازگی میسر آسکتی ہے۔

اس لئے میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ چلو اپنے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار انور کی حاضری اور زیارت سے مشرف ہوجاؤ۔ دین و دنیا کی ہر نعمت دولت حاصل ہوجائے گی۔

خواجہ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

کھڑے ہیں کب سے بڑھائے ہم آس کا دامن
اٹھا بھی دیجئے دست دعا معین الدین

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد کی کرامتیں

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اقدس مطلع انوار اور منبع کرامات ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد بھی آپ کی کرامتوں کے ظہور کا نورانی سلسلہ جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

حضور سید العلماء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

تیرے پائے کا کوئی ہم نے نہ پایا خواجہ
تو زمیں والوں پہ اللہ کا سایا خواجہ

ہمارے خواجہ کا آستانہ بیماروں کے لئے شفاخانہ

عاشق مدینہ امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور سے بہت کچھ فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا برکات احمد مرحوم جو میرے پیر بھائی ہیں اور میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ۔

ایک ہندو کے سر سے پیر تک پھوڑے تھے اللہ ہی جانتا ہے کہ کس قدر تھے۔ ٹھیک دو پہر کو وہ بیمار شخص آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم کنکروں اور پتھروں پر لوٹتا اور کہتا: خواجہ اگن لگی ہے۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ وہ بیمار شخص بالکل اچھا ہو گیا۔ (الملفوظ حصہ دوم ص ۲۰)

اے ایمان والو! ہر قسم کی بلا اور بیماری کے لئے ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آستانہ شفاخانہ ہے۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لے جائے تھوڑی خاک ان کے آستانہ سے

زمانے بھر کے ستائے ہوئے یہاں آتے ہیں
تیرا در ہے کہ دارالاماں غریب نواز

ہمارے خواجہ کی حکومت بدعقیدہ پر

آقائے نعمت مجدد اعظم دین وملت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بھاگل پور سے ایک صاحب ہر سال اجمیر شریف حاضر ہوا کرتے تھے، ایک وہابی رئیس سے ملاقات تھی، اس بدعقیدہ شخص نے کہا: میاں ہر سال کہاں جایا کرتے ہو، بے کار اتنا روپیہ صرف کرتے ہو۔ انہوں نے کہا چلو اور تم خود انصاف کی آنکھوں سے دیکھو، پھر تم کو اختیار ہے۔ خیر ایک سال وہ بدعقیدہ شخص ان کے ساتھ اجمیر شریف آیا۔ دیکھا کہ ایک فقیر سونٹا لئے روضہ شریف کا طواف کر رہا ہے اور یہ صدا لگا رہا ہے: خواجہ پانچ روپے لوں گا اور ایک گھنٹہ کے اندر لوں گا اور ایک شخص سے لوں گا۔ جب اس وہابی کو خیال ہوا کہ اب بہت وقت گزر گیا ایک گھنٹہ ہو گیا ہو گا اور اب تک اسے کسی نے کچھ نہ دیا، جیب سے اس بدعقیدہ شخص نے پانچ روپے نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھے اور کہا، لو۔ میاں تم خواجہ سے مانگ رہے تھے، بھلا خواجہ کیا دیں گے لو ہم دیتے ہیں۔ فقیر نے وہ روپے تو جیب میں رکھے اور ایک چکر لگا کر زور سے کہا: خواجہ! توری بلہاری جاؤں دلوائے بھی تو کیسے خبیث منکر سے۔ (الملفوظ حصہ دوم، ص ۱۷۷)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر صدا لگانے والے اور بھیک مانگنے والے فقیر بھی روشن ضمیر ہوتے ہیں اسی لئے تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در کے فقیر نے اپنی روشن ضمیری سے دیکھ لیا کہ پانچ روپے دینے والا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عاشق اور خوش عقیدہ مسلمان نہیں ہے بلکہ وہابی بدعقیدہ ہے اور اس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلا کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقت میں ہندوستان کے حاکم و راجہ ہیں اور آپ کی حکومت خوش عقیدہ مسلمان پر بھی ہے اور بدعقیدہ وہابی پر بھی آپ کی حکومت ہے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضور برہان ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

سرکار کرم کے صدقہ میں خواجہ کا روضہ دیکھ لیا
خواجہ کی غریب نوازی کا دربار میں نقشہ دیکھ لیا

مسکین وتونگر سب یکساں جذبات سے کھنچے آتے ہیں
ایک قبر میں سونے والے کا انسانوں پہ قبضہ دیکھ لیا

ہمارے خواجہ نے قبر انور سے آواز دی

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قبر انور میں آج بھی زندہ ہیں اور تمام تصرفات کے ساتھ موجود ہیں اور روضۂ انور پر حاضری دینے والوں کی آہ وزاری اور فریاد ودعا وقرآن مجید کی تلاوت کو سنتے ہیں۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں کچھ عرصہ تک ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ معین الدین حسن سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ اقدس میں معتکف رہا، عرفہ کی رات تھی روضۂ مبارک کے نزدیک نماز ادا کی اور اسی جگہ قرآن مجید پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ تھوڑی رات گزری تھی کہ میں نے پندرہ پارے ختم کر لئے۔ سورہ کہف یا سورہ مریم میں ایک حرف مجھ سے چھوٹ گیا۔ حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ انور سے آواز آئی کہ یہ حرف، چھوڑ گئے، اسے پڑھو! میں نے اس حرف کو پڑھا۔ پھر دوبارہ آواز آئی، عمدہ پڑھتے ہو! خلف الرشید (یعنی اچھی اولاد) ایسا ہی کرتے ہیں۔ پھر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں قرآن کریم پڑھ چکا تو حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پائنتی سر رکھ دیا اور رو کر مناجات کی۔ کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں کس گروہ سے ہوں، یہی فکر تھی کہ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ اقدس سے آواز آئی کہ مولانا! جو شخص یہ نماز ادا کرتا ہے وہ بخشے ہوؤں میں سے ہے۔ پھر حضرت خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں کی طرف سر رکھ دیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک میں اس گروہ سے ہوں جیسا کہ فرمایا تھا۔ کچھ دیر کے بعد بہت سی نعمت حاصل کر کے واپس چلا آیا۔ (راحت القلوب، ص:۸۳)

ہمارے خواجہ نے اورنگ زیب عالمگیر کے سلام کا جواب دیا

حضرات! مشہور واقعہ ہے کہ ہندوستان کے بادشاہ حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزارات پر حاضر ہوتے اور سلام کرتے، اگر مزار سے سلام کا جواب آ جاتا تو ٹھیک ورنہ مزار کو توڑ کر زمین کے برابر کرا دیتے۔

اسی مقصد وارادہ سے حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر شریف ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے اور باآواز بلند سلام پیش کیا۔

ہمارے شیخ ولی کامل حضور بدر ملت علیہ الرحمہ کو اکثر بیان فرماتے ہوئے میں نے خود سنا ہے کہ حضرت اورنگ

زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مرتبہ سلام پیش کیا تو بارگاہ خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جواب نہیں ملا مگر جب تیسری مرتبہ سلام پیش کیا تو قبر انور و اقدس سے جواب آیا وعلیکم السلام یا مجد الاسلام۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب سلام سے حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک خاص قسم کا اثر ظاہر ہوا اور وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جلال و بزرگی سے اس قدر متاثر ہوئے کہ در خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مراقبہ میں مشغول ہوگئے اور آپ پر نیند طاری ہوگئی۔ عالم خواب میں ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے، خدمت عالیہ میں عرض کی کہ حضور نے میرے دو مرتبہ سلام کرنے پر جواب مرحمت نہیں فرمایا بلکہ تیسری بار جواب سلام عطا فرمایا؟ تو ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب ارشاد فرمایا کہ جب تم نے مجھے سلام کیا تو اس وقت میں کعبہ معظمہ کے پاس سجدہ میں تھا، جلدی سے میں نے سجدہ پورا کر کے تمہارے سلام کا جواب دیا ملخصاً۔ ([illegible] ص ۳۲۶)

اے ایمان والو! ہمارے پیر و مرشد ولی کامل حضرت مولانا بدر الدین احمد قادری رضوی حضور بدر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر عرس خواجہ کے موقعہ پر اس نورانی واقعہ کو بیان فرماتے تھے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس قدر عظمت و بزرگی سے نوازا ہے کہ وقت کے بادشاہ و امیر اور غریب، سب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر حاضری دیتے نظر آتے ہیں اور اپنے من کی مرادیں، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در اقدس سے حاصل کرتے نظر آتے ہیں۔

مسکین و تونگر یکساں جذبات سے کھنچے آتے ہیں
ایک قبر میں سونے والے کا انسانوں پہ قبضہ دیکھ لیا

ہمارے خواجہ کا ہاتھ قبر سے باہر آیا اور مصافحہ کیا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس شان کے ولی اور بزرگ ہیں ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت مولانا جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے سفر نامہ میں سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانۂ پاک کی حاضری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ

اجمیر شریف کی سرزمین میں سلسلۂ چشتیہ کے سرکردہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آسودۂ خاک ہیں، آپ کی قبر شریف کے پائیں انار کا ایک درخت تھا جس کی یہ خاصیت تھی کہ جو شخص سات انار کھالیتا وہ ولی ہو جاتا اور جس نے اولاد کی آرزو کے ساتھ کھایا حق تعالیٰ نے اس کو فرزند عطا کیا، ہندوستان میں آپ ہی کے قدم سے اسلام آیا۔ فقیر جب آپ کے مزار پر حاضر ہوا تو عرض کیا السلام علیکم یا خواجہ معین الدین چشتی! یا خواجہ اپنا دستِ مبارک دیجئے، دست بوسی کروں۔ اسی وقت مزار مبارک سے ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا نورانی ہاتھ باہر کر دیا اور سلام کا جواب بھی دیا۔ میں نے اپنے خواجہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر مصافحہ کیا اور آپ کے دستِ نورانی کو چوما اور بوسہ دیا۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص:۳۱۷)

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ سلطان الہند عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دربار میں آنے والے ہر سائل کے سوال کو پورا فرماتے نظر آتے ہیں۔

سائل وزائر کی آرزو تھی کہ مصافحہ کروں گا تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قبر نور سے دستِ نور کو باہر فرما کر مصافحہ کی سعادت عطا فرمادی۔

خوب فرمایا حسن رضا بریلوی نے

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

ہمارے خواجہ نے پان عطا فرمایا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت و بزرگی کا یہ عالم ہے کہ اپنے عاشقوں کے خواب میں تشریف لا کر نصیبہ جگادیا کرتے ہیں، ملاحظہ فرمایئے۔

ہمارے مرشد اعظم سید الاولیاء حضرت میر سید محمد ترمذی ثم کالپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلۂ قادریہ کے مشہور بزرگ ہیں۔

علامہ میر غلام علی آزاد چشتی بلگرامی حضرت سید محمد ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حاضری اجمیر شریف کے تذکرے میں لکھتے ہیں کہ۔

آپ کا معمول تھا کہ ہر سال ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور کی زیارت وحاضری کے لئے اجمیر شریف حاضر ہوتے تھے۔ ایک بار آپ آٹھ روز تک اجمیر شریف میں حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر حاضر رہے۔ ایک دن دراقدس پر مراقبہ میں مشغول تھے کہ آپ پر نیند کا غلبہ ہوا۔ عالم خواب میں سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور آپ کو پان کی ایک گلوری عنایت فرمائی میرے آقا حضرت سید محمد ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بیدار ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ پان کی گلوری آپ کے ہاتھ میں موجود تھی۔ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حضرت سید محمد ترمذی کالپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبوبیت ومقبولیت کا یہ عالم تھا کہ جس جگہ اور جس وقت بھی آپ چاہتے روحانی ملاقات سے مشرف ہو جاتے۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ٣٦٨)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عطا ونوازش کا ابر کرم عالم بیداری ہی میں نہیں بلکہ عالم خواب میں بھی برستا نظر آتا ہے۔

بیدم وارثی فرماتے ہیں۔

لحد میں، روز قیامت میں ہو یں دونیا میں
تمہارے نام کا ہے آسرا غریب نواز

تمہارے در کی گدائی ہے آبرو میری
تمہاری دید مرا مدعا غریب نواز

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلفاء کرام کی تعداد کی ایک طویل فہرست ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک ہندوستان کے ہر علاقہ میں اسلام کی تعلیم وتربیت کا مرکز قائم کرنا چاہتے تھے، یہی وجہ تھی کہ آپ نے اپنے بے شمار مخلص ومتقی مریدوں کو علوم ظاہری وباطنی سے آراستہ فرما کر منصب خلافت سے سرفراز فرمایا اور انہیں ملک کے گوشہ گوشہ میں مذہب اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے متعین فرمایا۔

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت وروحانیت کا مختصر تذکرہ اس لئے کر رہا ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت پاک میں رہنے والے اور آپ کی نگاہ ناز سے سنورنے اور نکھرنے والے مرید وخلیفہ کس قدر بزرگی اور کرامت والے تھے۔

تمہارے در کی کرامت یہ بارہا دیکھی
غریب آئے ہیں اور ہو گئے غریب نواز
(حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ)

ہو نظر آپ کی تو بن جائے
بے ہنر با ہنر غریب نواز
(مفتی رجب علی علیہ الرحمہ)

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

دوسرا جمعہ...دوسرا بیان

حضرت خواجہ کے آستانے پر
بزرگوں کی حاضری

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ ۱۱، رکوع ۱۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ اولیاء کرام میں بہت بلند ہے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عظیم الشان بزرگ ولی آپ ہی کے مرید و خلیفہ ہیں۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر شریف میں جلوہ افروز رہے اور دور دراز علاقوں میں تبلیغ دین اور سلسلے کا کام حضرت قطب صاحب انجام دیتے تھے۔

حضرت قطب صاحب سترہ یا بیس سال کی عمر میں حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہوئے اور زندگی کی آخری سانس تک رشد و ہدایت کا مقدس فریضہ اپنے پیر و مرشد کی رہنمائی میں انجام دیتے رہے۔

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت کی برکت اور تعلیم و تربیت کا اس قدر اچھا اثر حضرت قطب صاحب پر مرتب ہوا کہ آپ کی ذات سے بے شمار کرامات کا ظہور ہونے لگا۔

حضرت قطب صاحب کا لقب کاکی کیوں پڑا

شیخ الشائخ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر والوں پر فاقے ہونے لگے، ایک مرتبہ تین روز تک گھر میں فاقہ رہا اہلیہ محترمہ نے فاقہ اور تنگدستی کی شکایت حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کردی۔ حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا: ہمارے حجرے کے طاق میں سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر ضرورت کے مطابق کاک (روغنی روٹی) لے لیا کرو اور گھر والوں اور درویشوں کو کھلا دیا کرو! اب بروز اہلیہ محترمہ قدرتِ الٰہی سے اس طاق میں سے گرم گرم روٹیاں لیتی جاتیں اور گھر والوں اور فقراء و مساکین کو کھلاتی رہتیں۔ اسی وجہ سے حضرت قطب صاحب کاکی کے لقب سے مشہور ہوئے۔

(مونس الارواح، ص ۷۸، مرآۃ الاسرار، ص ۲۲۲)

حضرت قطب صاحب روشن ضمیر تھے

ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں ایک شخص نے اپنی غریبی اور محتاجی کی شکایت کی تو حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: اگر میں یہ کہوں کہ میری نگاہ عرشِ معلّیٰ تک دیکھتی ہے تو کیا تم یقین کرلو گے؟ اس شخص نے کہا ہاں، بلکہ اس سے بھی آگے۔ تو آپ نے فرمایا: جب تم اس قدر جانتے ہو تو پھر سن لو کہ تم نے جو چاندی کے وہ اسی سکے مکان میں چھپا رکھے ہیں انہیں سکوں سے کھانے پینے کا انتظام کیوں نہیں کرتے؟ پہلے تم ان چاندی کے اسی روپیوں کو خرچ کرلو پھر غریبی اور محتاجی کی شکایت کرنا۔ وہ شخص حضرت قطب صاحب کی روشن ضمیری سے اپنا راز کھلتا ہوا دیکھا تو بہت شرمندہ ہوا اور توبہ کیا پھر زمینِ خدمت کو بوسہ دیکر گھر لوٹ گیا۔ (سیر الاولیاء، ص ۳۳)

حضرت قطب صاحب کے بوریے کے نیچے خزانہ

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ عالیہ میں ملک اختیار الدین ایک حاجب نے روپیوں سے بھری ہوئی تھیلی کا نذرانہ پیش کیا، آپ نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ پھر آپ جس بوریے پر بیٹھے ہوئے تھے اس کا ذرا سا کونا اٹھادیا تو ملک اختیار الدین نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ چٹائی کے نیچے سونے کے سکوں کی ایک نہر موجود ہے۔

حضرت قطب صاحب نے فرمایا ہمیں تمہارے نذرانہ کی ضرورت نہیں ہے اسے واپس لے جاؤ۔

(سیر الاولیاء، ص ۹۳)

اے ایمان والو! یہ کرامت و بزرگی ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نہیں بلکہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید و خلیفہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔

جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید و خلیفہ کو اللہ تعالیٰ نے روشن ضمیر اور خزانوں کا مالک و مختار بنایا ہے تو ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روشن ضمیری اور تصرف و اختیار کا کیا عالم ہوگا۔

اور میں کہنا چاہوں گا کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا جان محبوب خدا رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان و شوکت اور عظمت و بزرگی کا عالم کیا ہوگا۔

سرکار مدینہ کے صدقہ میں عطا کر دو
دولت بھی تمہاری ہے منگتا بھی تمہارا ہے

وہ ہند کے راجہ ہیں میں ان کا بھکاری ہوں
خالی میں چلا جاؤں کب ان کو گوارہ ہے

سرکار مدینہ کے نائب ہیں میرے خواجہ
اجمیر کی گلیوں میں طیبہ کا نظارہ ہے

رحمت کی گھٹا بن کر برسا جو غریبوں پہ
اجمیر میں ایک ایسا اللہ کا پیارا ہے

(راز الہ آبادی)

حضرت قطب صاحب کا وصال

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید صادق اور خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شب دوشنبہ چودہ ربیع الاول شریف ۶۳۳ھ میں وصال فرمایا۔

(سیر الاولیاء، ص: ۷۵، فرشتہ، ج ۲، ص: ۳۹۰)

حضرت قطب صاحب کی نماز جنازہ

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت تھی کہ میری نماز جنازہ وہ شخص پڑھائے جس نے کبھی حرام کام نہ کیا ہو اور عصر کی سنت ترک نہ کی ہو اور تکبیر اولیٰ اس کی کبھی فوت نہ ہوئی ہو۔

خلق خدا انتظار میں تھی کہ وہ نیک بخت کون ہے؟ اور یہ عظمت و سعادت کس کے حصہ میں آتی ہے۔

سلطان شمس الدین التمش جو قطب صاحب کے مرید و خلیفہ اور دہلی کے بادشاہ تھے۔ ایک طرف کھڑے تھے۔ جب کوئی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے آگے نہ بڑھا تو سلطان شمس الدین التمش اپنے پیر و مرشد کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھے اور کہا کہ میں چاہتا تھا کہ کوئی میرے حال سے مطلع نہ ہو لیکن پیر و مرشد نے میرا حال ظاہر فرما دیا۔ سلطان شمس الدین التمش نے اپنے پیر و مرشد حضرت قطب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (تحفہ، ج:۱، ص:۱۷۵)

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار انور روا اقدس مہرولی شریف دہلی میں مرجع خلائق ہے۔

ہمارے خواجہ فنا فی الرسول تھے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آقا محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عشق و محبت میں وارفتہ اور فنا تھے۔

مشفق و مہربان نبی مدنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات اقدس سے وابستگی اور وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ جب محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے یا حدیث نبوی بیان فرماتے تو آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔

ایک مرتبہ ہمارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر افسوس ہے جو قیامت کے دن آپ سے شرمندہ ہوگا، اس کا ٹھکانا کہاں ہوگا، جو آپ سے شرمندہ ہو وہ کہاں جائیگا۔ یہ فرمانے کے بعد ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے اختیار رونے لگے۔ (دلیل العارفین، ص:۱۰)

ہمارے خواجہ کی عبادت و ریاضت

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر

کی نماز پڑھی یعنی چالیس سال تک رات میں سوئے نہیں بلکہ پوری رات عبادت کرتے رہے۔

(سیر الاقطاب [illegible] ص [illegible])

ہمارے خواجہ کی تعلیمات وارشادات

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیخ الشیوخ مرشد راہ شریعت وطریقت اور حقیقت، اسرار ربانی کے رازدار، سرزمین ہند میں نائب رسول اللہ تھے۔ جہاں آپ کی ذات اقدس مجسم کرامت تھی وہیں آپ کی مجالس ومحافل رشد وہدایت، تعلیم وتلقین کی اعلیٰ ترین درسگاہ تھی۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات وارشادات کو آپ کے خلیفۂ اعظم حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھ لیا کرتے تھے جو تزکیۂ نفس اور راہ ہدایت کے لئے سرچشمہ ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ نے فرمایا بہترین اطاعت

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بروز قیامت حشر کا میدان آگ کے دھوئیں سے بھر جائیگا، جو شخص بھی اس دن کے عذاب سے محفوظ و مامون ہونا چاہتا ہے، اس شخص کو وہ اطاعت وفرمانبرداری کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی بہترین اطاعت ہو۔ لوگوں نے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا، یا مرشد وہ کون سی اطاعت ہے؟ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب ارشاد فرمایا کہ دکھ، درد والوں کی فریاد سننا، مسکینوں غریبوں کی حاجت پوری کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے۔

اول: دریا کی طرح سخاوت

دوم: سورج کی طرح شفقت

سوم: زمین کی طرح تواضع اور انکساری۔

فرمایا کرتے تھے جس کسی نے نعمت پائی سخاوت ہی کی بدولت پائی۔

اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سچا مومن وہ ہے جو اپنی طرف سے خلق خدا کو کسی طرح کا کوئی رنج اور تکلیف نہ پہنچائے۔ (سیر الاولیاء، ص: ۵۲)

اے ایمان والو! ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد پاک کتنا جامع اور مانع ہے۔ مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ جس کو تھوڑی سی عزت یا طاقت یا دولت نصیب ہو جاتی ہے وہ ہر کسی کو اپنا غلام اور مدح خواں بنانا چاہتا ہے اور اگر اس کی مدح خوانی اور چاپلوسی نہ کی جائے تو ظلم وستم کر کے اس شخص کو رنج والم پہنچایا جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص خود اللہ تعالی کے قہر وغضب کا شکار ہو کر ذلیل ورسوا ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے پیارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ کے فرمان ذیشان کے مطابق دولت مند ہونے کے بعد غریبوں کی مدد کریں۔ طاقت وقوت حاصل ہونے کے بعد مظلوموں کی مدد کریں تاکہ اللہ تعالی ہماری عزت وعظمت اور نعمت ودولت کو برباد وتباہ ہونے سے محفوظ رکھے۔

حضرات! نیکی کا اجر بہت عظیم ہے اور بدی کا بدلہ بڑا خطرناک ہے (مومن کا طریقہ)

ہمارے خواجہ کے ارشادات

صحبت کی تاثیر: حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پیر ومرشد حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے۔

"اَلصُّحْبَةُ تُؤَثِّرُ" یعنی صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اگر کوئی برا شخص نیکوں کی صحبت اختیار کرے تو اس کے نیک ہو جانے کی امید ہے اور اگر کوئی نیک شخص بروں کی صحبت میں بیٹھنے لگے تو وہ بھی برا ہو جائیگا، کیوں کہ جس کو بھی کچھ حاصل ہوا ہے وہ صحبت سے ہی ملا ہے اور جو نعمت ملی وہ نیک لوگوں ہی کے ذریعہ میسر آئی۔ پھر فرمایا کہ اہل سلوک کے نزدیک نیک لوگوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بروں کی صحبت برے کام سے زیادہ بری ہے۔ (دلیل العارفین ص ۲۰)

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

حکایت: خلیفۂ دوم امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں عراق کا بادشاہ ایک جنگ میں گرفتار ہو کر آیا، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اگر تو مسلمان ہو جائے تو عراق کی بادشاہت پھر تجھے سونپ دی جائیگی۔ اس نے انکار کر دیا۔ تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

اِمَّا الْاِسْلَامُ وَاِمَّا السَّیْفُ

یعنی اسلام قبول کر و یا قتل ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اس بادشاہ نے پھر بھی اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تلوار لاؤ! وہ بادشاہ نہایت عقل مند تھا۔ آپ سے مخاطب ہو کر اس نے کہا، میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلا دو! حکم ہوا کہ اس کو پانی پلایا جائے۔ بادشاہ نے مٹی کے برتن میں پانی پینے کی خواہش ظاہر کی۔ جب مٹی کے برتن میں پانی اسے دیا گیا تو اس نے کہا کہ مجھ سے وعدہ کرو کہ میں جب تک یہ پانی نہ پی لوں مجھے قتل نہ کرو گے۔ آپ نے فرمایا اچھا میں نے وعدہ کیا کہ جب تک تو یہ پانی نہیں پی لے گا میں تجھے قتل نہ کروں گا۔

بادشاہ نے فوراً پانی کا کوزہ زمین پر پھینک دیا، مٹی کا برتن ٹوٹ گیا اور پانی زمین میں جذب ہو گیا۔ پھر کہا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک میں یہ پانی نہ پی لوں گا قتل نہ کیا جاؤں گا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی عقل مندی اور دانائی سے حیرت زدہ ہو گئے اور فرمایا جاؤ تجھے معاف کیا۔ پھر اس بادشاہ کو ایک صالح اور زاہد شخص کے حوالہ کیا جب بادشاہ نے اس نیک شخص کی صحبت میں کچھ دن گزارے تو اس کی اچھی صحبت نے بادشاہ پر اس قدر اچھا اثر کرنا شروع کر دیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس بادشاہ نے امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں خود پیغام بھیجا کہ میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ اس بادشاہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اب میں تجھے عراق کی حکومت دیتا ہوں، مگر اس نے جواب دیا کہ مجھے ملک اور سلطنت نہیں چاہئے الغرض پھر آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ وہ بادشاہ کس قدر عقل مند اور دانا تھا۔ (دلیل العارفین، ص: ۲۷)

حضرات! بادشاہ کافر تھا مگر نیک و صالح کی صحبت نے اس کافر بادشاہ کو مسلمان و مومن بنا دیا۔ یہ ہے اچھوں کی صحبت کی برکت۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

ہمارے خواجہ فرماتے ہیں:

نماز قرب کا ذریعہ ہے ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صرف نماز ہی ایسی عبادت ہے جس کے ذریعہ لوگ بارگاہ رب تعالیٰ سے قرب حاصل کر سکتے ہیں۔

اس لئے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

"الصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ" یعنی نماز مومنوں کے لئے معراج ہے۔

ہر مقام میں نمازی سے نور حاصل ہوتا ہے اور نمازی بندے کو خدا سے ملاتی ہے۔ نماز ایک راز ہے۔ جو بندہ اپنے خالق و مالک سے کہتا ہے وہی قرب الٰہی پا سکتا ہے جو اس راز کو راز رکھنے کے لائق ہو۔ اور یہ راز بھی نماز کے سوا کسی اور طریقے سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

" اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ " یعنی نماز ادا کرنے والا اپنے رب تعالیٰ سے راز کی باتیں کرتا ہے۔

(دلیل العارفین، ص ۲)

دو فرشتوں کا نزول: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امام خواجہ ابو اللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اپنے وقت کے عظیم الشان فقیہ و امام تھے ان کی تفسیر (سحیہ) میں لکھا ہے کہ ہر روز دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک کعبہ کی چھت پر کھڑا ہو کر آواز دیتا ہے کہ۔

اے انسانو اور جنو! سن لو اور سمجھ رکھو! کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا قائم کیا ہوا فرض ادا نہیں کرتا، وہ شخص اللہ تعالیٰ کی حمایت و پناہ سے باہر ہے۔

اور دوسرا فرشتہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضہ اطہر کی چھت پر (یعنی مسجد نبوی شریف کی چھت پر) کھڑا ہو کر آواز دیتا ہے کہ اے آدمیو! اور جنّاتو! سن لو! اور اچھی طرح جان لو! کہ جو شخص سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ادا نہیں کرتا وہ شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا۔ (دلیل العارفین، ص ۳)

نماز کے لئے جلدی کرو: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو وقت سے پہلے ہی نماز کے لئے تیار ہو جایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس میں کیا حکمت؟ تم سب لوگ وقت سے پہلے ہی تیار ہو جایا کرتے ہو، کیا سبب ہے؟ تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ سبب یہ ہے کہ جب وقت ہو تو فوراً نماز ادا کر لیں۔ جب تیار نہ ہوں گے تو شاید وقت گزر جائے، پھر یہ منہ اپنے پیارے نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کس طرح دکھا سکیں گے، کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

"عَجِّلُوْا بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ الْمَوْتِ وَعَجِّلُوْا بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْفَوْتِ"

یعنی مرنے سے پہلے توبہ کے لئے جلدی کرو اور وقت گزر جانے سے پہلے نماز کے لئے جلدی کرو۔

(دلیل العارفین، ص ۱۰)

اے ایمان والو! ہم اپنی بدتر حالت پر جس قدر آنسوں بہائیں اور روئیں تو کم ہے۔ آج مسلمانوں میں شوق نماز نہیں، آج ہمارے دلوں میں جذبۂ نماز نہیں اور اگر کچھ نمازیں پڑھ بھی لیا تو جلدی جلدی، نہ قیام سنت کے

مطابق، نہ رکوع وسجود سنت کے مطابق۔ اور وقت ہوتے ہوئے بھی دنیوی کام ہم پر غالب نظر آتے ہیں اور ہم یہی سوچتے رہتے ہیں کہ ابھی وقت باقی ہے پڑھ لیں گے اور پتہ چلا کہ وقت گیا اور نماز بھی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سچا پکا نمازی بنادے۔ آمین ثم آمین۔

ہمارے خواجہ سنتوں کے پیکر تھے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر سنت پر عامل تھے، آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

میں اور شیخ اجل شیرازی ایک مقام پر بیٹھے تھے کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔ شیخ اجل شیرازی نے تازہ وضو کیا لیکن انگلیوں میں خلال کرنا بھول گئے۔ غیبی فرشتے نے آواز دی اے شیخ اجل! تم تو ہمارے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دوستی کا دعویٰ کرتے ہو اور ان کی سنت کو ترک کرتے ہو۔ شیخ اجل نے یہ آواز سن کر قسم کھائی کہ ان شاء اللہ تعالیٰ مرتے دم تک میں کوئی سنت ترک نہیں کروں گا۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے شیخ اجل شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت متفکر پاکر حالات معلوم کیے تو شیخ اجل نے فرمایا کہ جس دن مجھ سے انگلیوں کا خلال بھول کر چھوٹ گیا، میں فکر میں ہوں کہ یہ منہ اپنے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بروز قیامت کیسے دکھاؤں گا۔ (دلیل العارفین، ص ۳)

اے ایمان والو! یہ عبرت ونصیحت آموز واقعہ سننے کے بعد یقیناً ہمارے قلوب میں سنتوں کا جذبہ پیدا ہو گیا ہوگا کہ ہمارے اسلاف، بزرگان دین انگلیوں میں خلال کی سنت بھول کر چھوٹنے پر بھی کس قدر غمگین ومتفکر ہو جایا کرتے تھے اور ایک ہمارا حال ہے کہ فرض وواجب ہر دن ترک وقضاء کرتے نظر آتے ہیں پھر بھی ہم کو نہ کوئی فکر لاحق ہوتی ہے اور نہ ہی غم ہوتا ہے۔

آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ : غور وفکر کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ آج ہم صرف دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں، قبر وحشر سے بے خوف اور نڈر ہو چکے ہیں۔ قبر کے عذاب اور قیامت کے طوفان سے غافل ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہمارے دلوں سے ختم ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اپنا محبوب ونیک بندہ بناتا ہے تو اس شخص کے قلوب کو اپنی خشیت کا منبع ومعدن اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا سفینہ اور مدینہ بنادیتا ہے۔

ہمارے خواجہ کا ارشاد کہ ہر عضو تین بار دھونا سنت ہے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کتاب الصلوٰۃ مسعودی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یہ حدیث درج ہے کہ ہمارے پیارے سرکار احمد مختار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وضو میں ہر عضو کو تین بار دھونا میری اور تمام انبیاء کرام کی سنت ہے اور اس سے زیادہ کرنا ستم ہے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ سید الاصفیاء حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کے وقت ہاتھ صرف دو مرتبہ ہی دھوئے، جب نماز ادا کر چکے تو اسی رات خواب میں مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا فضیل! مجھے تعجب ہے کہ تم نے وضو میں میری سنت ترک کر دی اور تم نے ناقص وضو کیا۔ حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈرے، سہمے لرزتے ہوئے کانپتے خواب سے بیدار ہوئے فوراً تازہ وضو کر کے نماز ادا کی اور ترک سنت پر کفارہ کے طور پر ایک سال تک پانچ سو رکعت نماز ہر دن ادا کرتے رہے۔ (دلیل العارفین، ص۳۰)

باوضو سونے کی برکتیں: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو باوضو سوتا ہے تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ جب تک وہ بیدار نہ ہو اس کے سرہانے کھڑے ہو کر اس کے حق میں دعا کرتے رہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! اس بندے پر رحم فرما کر بخش دے کہ یہ نیکی اور طہارت کے ساتھ سویا ہے پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ جب باوضو سوتا ہے تو فرشتے اس کی روح کو عرش کے نیچے لے جاتے ہیں جہاں اس کو بارگاہ الٰہی سے خلعتِ فاخرہ عطا ہوتا ہے اور فرشتے اس کو واپس لے آتے ہیں اور جو شخص بے طہارت سوتا ہے اس کی روح کو پہلے آسمان ہی سے واپس بھیج دیا جاتا ہے اور فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اس لائق نہیں کہ اسے اوپر لے جایا جائے۔ (دلیل العارفین، ص۳۰۔۳۱)

اے ایمان والو! باطہارت اور وضو کے ساتھ رہنا اور سونا اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت زیادہ پسند و محبوب ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پاک اس کا پیارا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم محبوب پاک۔ اللہ تعالیٰ کا دین، اسلام، پاک، اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک، صحابہ پاک، اولیاء پاک اور جو مومن و مسلمان پاک رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو محبوب و مقبول بنا لیتا ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: داہنا ہاتھ منہ دھونے کے لئے اور کھانا کھانے کے لئے ہے اور

ہمارے خواجہ کا ارشاد کہ ہر عضو تین بار دھونا سنت ہے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کتاب الصلوۃ مسعودی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یہ حدیث درج ہے کہ ہمارے پیارے سرکار احمد مختار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ وضو میں ہر عضو کو تین بار دھونا میری اور تمام انبیاء کرام کی سنت ہے اور اس سے زیادہ کرنا ستم ہے اور فرمایا کہ ایک مرتبہ سید الاصفیاء حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کے وقت ہاتھ صرف دو مرتبہ ہی دھوئے، جب نماز ادا کر چکے تو اسی رات خواب میں مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا فضیل! مجھے تعجب ہے کہ تم نے وضو میں میری سنت ترک کر دی اور تم نے ناقص وضو کیا۔ حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈر سے، ہیبت سے لرزتے و کانپتے خواب سے بیدار ہوئے فوراً تازہ وضو کر کے نماز ادا کی اور ترک سنت پر کفارہ کے طور پر ایک سال تک پانچ سو رکعت نماز ہر دن ادا کرتے رہے۔ (دلیل العارفین، ص۳)

باوضو سونے کی برکتیں: ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو باوضو سوتا ہے تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ جب تک وہ بیدار نہ ہو اس کے سرہانے کھڑے ہو کر اس کے حق میں دعا کرتے رہیں کہ اے اللہ تعالیٰ! اس بندے پر رحم فرما کر بخش دے کہ یہ نیکی اور طہارت کے ساتھ سویا ہے پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ جب باوضو سوتا ہے تو فرشتے اس کی روح کو عرش کے نیچے لے جاتے ہیں جہاں اس کو بارگاہ الٰہی سے خلعت فاخرہ عطا ہوتا ہے اور فرشتے اس کو واپس لے آتے ہیں اور جو شخص بے طہارت سوتا ہے اس کی روح کو پہلے آسمان ہی سے واپس بھیج دیا جاتا ہے اور فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اس لائق نہیں کہ اسے اوپر لے جایا جائے۔ (دلیل العارفین، ص۳۔۴)

اے ایمان والو! باطہارت اور وضو کے ساتھ رہنا اور سونا اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت زیادہ پسند و محبوب ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پاک اس کا پیارا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم محبوب پاک۔ اللہ تعالیٰ کا دین، اسلام، پاک اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک، صحابہ پاک، اولیاء پاک اور جو مومن و مسلمان پاک رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو محبوب و مقبول بنا لیتا ہے۔

ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: داہنا ہاتھ منہ دھونے کے لئے اور کھانا کھانے کے لئے ہے اور

بایاں ہاتھ استنجا کرنے کے لئے ہے۔ اور پھر ارشاد مبارک ہوا کہ جب آدمی مسجد میں داخل ہو تو سنت یہ ہے کہ پہلے داہنا قدم مسجد کے اندر رکھے اور جب مسجد سے باہر نکلے تو بایاں قدم پہلے باہر نکالے۔

پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں آئے، بھول کر پہلے بایاں قدم مسجد میں رکھ دیا۔ اسی وقت غیب سے آواز آئی ثور (یعنی بیل) خدا کے گھر مسجد میں اس طرح بے ادبی سے گھس آتا ہے۔ اسی دن سے لوگ آپ کو سفیان ثوری کہنے لگے۔ (دلیل العارفین، ص ۳)

حضرات! اس واقعہ سے پتہ چلا کہ پہلے داہنا قدم مسجد میں رکھنا مسجد کا ادب ہے اور پہلے بایاں قدم مسجد میں رکھنا مسجد کی بے ادبی ہے۔

اور باادب خوش نصیب اور بے ادب بدنصیب۔

نماز فجر کے بعد لمحہ لمحہ رحمت برستی ہے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ والے، عشق و معرفت والے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج طلوع ہونے تک اپنے مصلے ہی پر بیٹھے رہتے ہیں اور ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہیں تاکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب و مقبولیت حاصل ہو اور انوار الٰہی کی تجلی ان پر لمحہ لمحہ برستی رہتی رہے۔ اس شخص کے لئے ایک فرشتہ کو حکم ہوتا ہے کہ وہ جب تک مصلے پر سے نہ اٹھے اس کے پاس کھڑا رہے اور اس کے حق میں اللہ تعالیٰ سے بخشش و مغفرت کی دعا کرتا رہے۔ (دلیل العارفین، ص ۳)

تمام گھر والوں کی بخشش ہو جاتی ہے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ سید الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب عمدہ میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شیطان ابلیس کو بہت مایوس اور غمگین دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شیطان ابلیس سے اس کا سبب دریافت فرمایا تو وہ ملعون کہنے لگا کہ میری مایوسی اور رنج و غم کا سبب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے چار عمل ہیں۔

(۱) پہلا یہ کہ جو لوگ موذن ہیں اذان دیتے ہیں۔ جب وہ موذن اذان دیتے ہیں تو جو لوگ اذان سنکر تو ان کے جواب دینے میں مشغول ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اذان دینے والے اور اذان کا جواب دینے والے سب کو بخش دیتا ہے۔

(۲) دوسرے وہ لوگ ہیں جو اللہ کے لئے جہاد کے لئے نکلتے ہیں اور نعرۂ تکبیر لگا کر راہ خدا میں جنگ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس مجاہد کے تمام متعلقین کو بخش دیتا ہے۔

(۳) تیسرے وہ لوگ جو رزق حلال کماتے ہیں اور اس سے خود کھاتے ہیں اور اوروں کو بھی کھلاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

(۴) چوتھے وہ لوگ جو فجر کی نماز ادا کر کے سورج نکلنے تک یاد الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور پھر اشراق کی نماز ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے ستر ہزار احباب و رشتہ دار اور گھر والوں کی بخشش فرماتا ہے اور دوزخ کے عذاب سے خلاصی عنایت فرماتا ہے۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نورانی حکایت بیان فرمائی کہ میں نے فقہ اکبر میں لکھا دیکھا کہ امام الائمہ امام المتکلمین حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ ایک کفن چور چالیس برس تک مُردوں کے کفن چرا تا رہا جب وہ مرا تو لوگوں نے اس کفن چور کو خواب میں دیکھا کہ جنت میں ٹہل رہا ہے۔ اس سے پوچھا کہ تیرا عمل تو ایسا نہ تھا کہ تو جنت میں ٹہلتا۔ تو وہ بولا کہ اللہ تعالیٰ کو میرا ایک عمل پسند آ گیا، وہ عمل یہ کہ فجر کی نماز کے بعد میں اپنے مصلے پر بیٹھ کر سورج نکلنے تک یاد الٰہی میں مشغول رہ کر پھر اشراق کی نماز ادا کرتا میرا رب تعالیٰ رحمٰن و رحیم مولیٰ چونکہ اندک پذیر اور بسیار بخش یعنی تھوڑے عمل کو قبول کر لے اور بدلے میں بہت زیادہ دینے والا ہے اس لئے اس نے اپنے بے حساب فضل و کرم سے میرے اس عمل کی برکت سے مجھے بخش دیا اور مجھے اس درجہ پر پہنچا دیا۔ (دلیل العارفین، ص:۵)

حضرات! نیکی اور بھلائی کرنے میں جلدی کرو جو بھی نیکی مل جائے ہاتھ سے جانے نہ دو۔ نہ جانے میرا رحمٰن و رحیم رب تعالیٰ کون سی نیکی قبول فرما کر بخش دے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم بے حساب ہے، نیکیوں اور بھلائیوں میں حصہ لیتے رہو اور اپنی نظر فضل ربی پر جمائے رہو۔ بس اس کے فضل و کرم کے التفات کی ضرورت ہوتی ہے پھر بیڑا پار ہے۔

تیرا کرم رہے تو سلامت ہے زندگی
تیرا کرم نہ ہو تو قیامت ہے زندگی

پانچ چیزوں کا دیکھنا عبادت ہے

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پانچ چیزوں کا دیکھنا عبادت ہے۔

پہلی چیز: اپنے ماں باپ کے چہرہ کو دیکھنا

حدیث شریف میں ہے جو فرزند اپنے ماں باپ کے چہرہ کو محبت سے دیکھتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

پھر ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ۔

حکایت: ایک شخص بد افعال و بد کردار تھا اور بہت بدنام تھا۔ اس کے انتقال کے بعد لوگوں نے خواب میں اس شخص کو جنت میں حاجیوں کے گروہ کے ساتھ ٹہلتے ہوئے دیکھا تو اس شخص سے پوچھا کہ تجھے یہ مرتبہ کیسے مل گیا۔ جب کہ تو بدکار تھا۔ تو اس شخص نے جواب دیا: بے شک میں بہت بدکار و بد افعال تھا لیکن جب میں گھر سے نکلتا تو اپنی بوڑھی ماں کے قدموں پر سر رکھ دیتا اور میں اپنی ماں کا بہت ادب و احترام کیا کرتا تھا اور میری بوڑھی ماں مجھے بہت دعائیں دیتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے اور تجھے حج کا ثواب عطا فرمائے۔ رحمٰن و رحیم اللہ تعالیٰ نے میری ماں کی دعا قبول کی اور میرے گناہوں کو بخش دیا اور مجھے جنت میں حاجیوں کے گروہ کے ساتھ جگہ دی۔

پھر میرے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسری حکایت بیان فرمائی کہ۔

حکایت: ایک مرتبہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ یہ مرتبہ آپ کو کس طرح حاصل ہوا؟ تو حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں جب سات سال کا تھا اور مسجد میں استاذ کے پاس قرآن مجید پڑھنے جایا کرتا تھا، جب میرے استاد نے یہ آیت کریمہ "وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا" پڑھائی یعنی ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے۔

تو میں نے اپنے استاذ محترم سے اس آیت کا مطلب معلوم کیا تو استاذ معظم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جس طرح میری یعنی اپنے استاذ کی خدمت بجالاتے ہو، اپنے ماں باپ کی بھی خدمت و اطاعت بجالاؤ۔ استاذ معظم سے یہ سنتے ہی گھر آیا اور ماں کے قدموں پر سر رکھ دیا اور ان سے عرض کیا کہ میری ماں، میرے حق میں دعا کر

اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے تیری خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ جب میں نے اپنی ماں سے یہ درخواست کی تو میری ماں نے رحم کھا کر دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا اور میرے لئے دعا کی۔ یہ دولت و نعمت جو مجھے نصیب ہوئی یہ سب میری ماں کی دعا کی وجہ سے تھی۔

اور حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ سخت سردی کے موسم میں رات کے وقت میری ماں نے پانی طلب فرمایا، میں پانی کا پیالہ بھر کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی آنکھ لگ گئی تھی اور وہ سو گئیں تھیں۔ میں نے جگایا نہیں اور پانی کا پیالہ رات بھر ہاتھ میں لئے ان کے سرہانے کھڑا رہا۔ چنانچہ رات کے آخری حصہ میں جب میری ماں بیدار ہوئیں تو مجھے پانی کا پیالہ لئے کھڑا دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ سخت سردی کی وجہ سے میرا ہاتھ بھی پیالہ سے چپک گیا تھا۔ جب میری ماں نے پانی کا پیالہ میرے ہاتھ سے لیا تو پیالہ کے ساتھ ہی میرے ہاتھ کا چمڑا بھی نکل آیا۔ میری ماں کو رحم آ گیا اور مجھے اپنی گود میں لے لیا۔ پیار کیا اور بوسہ لیا اور کہا اے جان مادر! تو نے میری خاطر بڑی تکلیف اٹھائی۔ یہ کہکر میرے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تجھے بخشے۔ میری ماں کی دعا قبول ہوئی اور یہ سب دولت میری ماں کی دعا کی بدولت مجھے نصیب ہوئی۔ (دلیل العارفین، ص ۲۰-۲۱)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ جس شخص سے راضی اور خوش ہوتا ہے اسی خوش نصیب کو ماں باپ کی خدمت کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

ماں باپ کی دعا انبیاء کرام کی دعا کے مثل ہوا کرتی ہے، ماں باپ کی دعا اولاد کے حق میں رد نہیں ہوتی اور ماں باپ کی بددعا کا اثر دین و دنیا دونوں کو خراب و برباد کر دیتی ہے۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے ماں باپ کو راضی اور خوش رکھیں اور ان کی خدمت کر کے دعائیں حاصل کریں تا کہ دنیا بھی کامیاب رہے اور آخرت بھی آباد رہے۔

دوسری چیز: قرآن شریف کو دیکھنا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

قرآن شریف کو دیکھنا ثواب ہے۔ جو شخص کلام اللہ شریف کو دیکھتا ہے یا دیکھ کر پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شخص کو دو ثواب دو۔ ایک قرآن شریف پڑھنے کا دوسرا قرآن شریف دیکھنے کا۔ اور ہر حرف کے بدلے میں اس شخص کو دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں اور دس بدیاں مٹائی جاتی ہیں۔

پھر اسی موقعہ پر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی۔

قرآن شریف کے ادب کی برکت

حکایت: کہ حضرت سلطان محمود غزنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو حضرت محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ میں کسی کے گھر مہمان تھا۔ رات کو جس کمرے میں مجھے آرام کرنا تھا وہاں ایک طاق میں قرآن شریف رکھا ہوا تھا۔ میں نے دل میں سوچا کہ اس کمرے میں قرآن پاک رکھا ہوا ہے میں کس طرح سوؤں گا۔ پھر خیال آیا کہ قرآن شریف کسی اور کمرے میں رکھ دیا جائے مگر پھر خیال آیا کہ اپنے آرام کے خاطر میں کیوں اسے باہر کروں۔ جب میری موت ہوئی تو قرآن شریف کے ادب کے سبب میں بخش دیا گیا۔ (دلیل العارفین، ص:۳۲)

پھر میرے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ

قرآن شریف کے ادب کی رحمت

حکایت: پہلے زمانے میں ایک فاسق و گنہگار جوان تھا جس کی بدکاری سے لوگوں کو نفرت تھی۔ جب وہ بدکار و گنہگار جوان مر گیا تو خواب میں دیکھا گیا کہ وہ شخص سر پر تاج رکھے جنتی لباس میں ملبوس فرشتوں کے ہمراہ جنت میں جا رہا ہے۔ اس شخص سے پوچھا گیا کہ تو بدکار و گنہگار تھا۔ یہ دولت کیسے حاصل ہوئی؟ تو اس شخص نے جواب دیا کہ دنیا میں مجھ سے ایک نیکی ہوئی وہ یہ ہے کہ جہاں کہیں قرآن شریف دیکھ لیتا، کھڑے ہو کر بڑے ادب سے عزت کی نگاہ سے اس کو دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن شریف کے ادب کے بدولت بخش دیا اور یہ مرتبہ عنایت فرمایا۔ (دلیل العارفین، ص:۳۲)

قرآن شریف دیکھنے سے بینائی بڑھتی ہے

ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

جو شخص قرآن شریف کو دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی بینائی زیادہ ہو جاتی ہے اور اس کی آنکھ کبھی نہیں دکھتی۔ (دلیل العارفین، ص:۳۲)

اے ایمان والو! قرآن شریف کا فیضان جاری و ساری ہے۔ ہمارے اسلاف، بزرگانِ دین اپنے دکھ درد اور بیماریوں کا علاج قرآن شریف سے کیا کرتے تھے اور آج ہمارا حال یہ ہے کہ انگریزی دواؤں پر ہی ہم بھروسہ کرتے ہیں۔

کاش! ہمارا بھروسہ کلام اللہ پر ہو جائے اور ہم قرآن کریم پڑھنا اپنی عادت بنالیں تو قرآن پاک کے نور سے ہماری آنکھیں منور و مجلی رہیں اور ہمارے قلوب بھی روشن ہو جائیں۔

درس قرآں جو ہم نے نہ بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

تیسری چیز: علماء کے چہرہ کو دیکھنا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علماء کے چہرہ کو دیکھنا ثواب ہے۔ اگر کوئی شخص علماء کی طرف (محبت) سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو قیامت تک اس شخص کے لئے بخشش کی دعائیں مانگتا رہتا ہے۔

اس کے بعد ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں علمائے کرام اور مشائخ عظام کی محبت ہو، ہزار سال کی عبادت اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔

اور اگر وہ شخص اسی حال میں مر جائے تو اسے علماء کا درجہ ملتا ہے اور اس مقام کا نام علیین ہے۔ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص علمائے کرام کے پاس آمدورفت رکھے اور (کم سے کم) سات دن ان کی خدمت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے اور سات ہزار سال کی نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے۔ ایسی نیکی کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت میں گزار دے۔ (دلیل العارفین، ص ۳۳)

پھر ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی۔

حکایت: پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو علمائے کرام اور مشائخ عظام کو دیکھ کر حسد و نفرت کیا کرتا تھا اور ان کو دیکھ کر اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا کرتا تھا۔ جب وہ شخص مر گیا تو لوگوں نے اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کرنا چاہا لیکن نہ ہوا۔ غیب سے آواز آئی کہ اس کو کیوں تکلیف دیتے ہو؟ اس نے دنیا میں علماء اور مشائخ سے اپنا چہرہ پھیرا تھا، اس لئے ہم نے اپنی رحمت سے اس کا منہ پھیر دیا ہے اور قیامت کے دن ریچھ (بھالو) کی صورت میں اس کا حشر کریں گے۔ (دلیل العارفین، ص ۳۳)

حضرات! آج کل تو کچھ مسلمان کہلانے والوں کی عادت ہی پڑ گئی ہے کہ جب تک علمائے کرام و مشائخ عظام کی غیبت و برائی نہ کر لیں تو ان کو سکون ہی نہیں ملتا۔ جب کہ حدیث پاک اور سرکار غریب نواز خواجۂ پاک کے

ارشاد پاک سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہے کہ علمائے کرام اور مشائخ عظام کی خدمت و محبت کا صلہ اور بدلہ بخشش و نجات اور رحمت پروردگار ہے۔ اور ان کی غیبت و برائی سے دنیا میں رحمت و برکت اٹھ جاتی ہے اور بروز قیامت ریچھ یعنی بھالو کے جیسی شکل ہو جائے گی اور اسی صورت میں حشر ہوگا۔

حضرات! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے پناہ مانگتے ہوئے علمائے کرام اور مشائخ عظام سے محبت کرو اور ہرگز ہرگز علماء و مشائخ کی غیبت و برائی نہ کرنا ورنہ اس کا وبال و عذاب دین و دنیا دونوں کو تباہ و برباد کر دیگا۔

چوتھی چیز: خانۂ کعبہ کو دیکھنا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خانۂ کعبہ کو دیکھنا ثواب ہے۔

ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص خانۂ کعبہ کی زیارت کرے گا وہ عبادت میں داخل ہوگا، اس کی زیارت سے ہزار سال کی عبادت اور حج کا ثواب ان کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور اولیاء کا درجہ اسے نصیب ہوگا۔ (دلیل العارفین، ص ۲۲)

پانچویں چیز: پیر و مرشد کی زیارت

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیر و مرشد کی زیارت و خدمت ثواب ہے

حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے معرفۃ المریدین میں پڑھا ہے کہ میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے پیر کی خدمت خلوص و محبت سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس مرید کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کو موتیوں کے ہزار محل عطا کرے گا اور ہزار سال کی عبادت کا ثواب اس مرید کو نصیب فرمائے گا۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مرید پر لازم ہے کہ جو کچھ پیر و مرشد کی زبان سے ارشادات سنے اس پر پوری کوشش سے عمل کرے اور پیر و مرشد کی خدمت بجالائے اور حاضر خدمت رہے اور پیر و مرشد کی خدمت بجالانے کے لئے متواتر حاضر ہونے کی کوشش کرتا رہے۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ۔

حکایت: ایک مرتبہ ایک زاہد شخص نے سو سال تک اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ دن کو روزہ رکھتا اور

رات بھر گزارہ کر عبادت کرتا۔ کسی وقت یاد الٰہی سے غافل نہ رہتا اور جو شخص اس کے پاس آتا اس کو عبادت الٰہی بجا لانے کی نصیحت بھی کرتا۔

وہ زاہد شخص انتقال کر گیا تو اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس زاہد شخص نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا گیا کہ کس عمل سے تمہاری بخشش ہوئی؟ تو اس نے جواب دیا کہ میری رات و دن کی عبادت کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ تم نے اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں کسی طرح کی کوتاہی اور کمی نہیں کی اس لئے ہم نے تجھے بخش دیا۔

اس کے بعد ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور بھیگی پلکوں کے ساتھ فرمایا کہ قیامت کے دن اولیاء صدیقین اور پیران کرام کو جب لایا جائے گا تو ان کے کندھوں پر کمبل پڑے ہوں گے اور کمبل میں ہزاروں دھاگے لٹکتے ہوں گے۔ ان بزرگوں کے مرید اور چاہنے والے ان دھاگوں کو پکڑ کر لٹک جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی قوت و عنایت سے ان کے ساتھ پل صراط پار کر کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(دلیل العارفین، ص ۳۳۔ ۳۴)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرید ہونے کے فوائد و برکات بیان فرما دیئے اور یہ بھی بیان فرما دیا کہ مرید کو ہر حال میں اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر رہ کر پیر و مرشد جو حکم عطا فرمائیں مرید کو دل و جان سے قبول کر کے اس پر عمل پیرا رہنا چاہئے۔

حضرات! مرید ہونے کے بے شمار فوائد ہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ شخص سچا اور پکا مرید ہو۔ پھر مرید دنیا میں جس بھی مقام پر رہے گا پیر و مرشد کی دعائیں اور عنایتیں اس کے سر پر سایہ کی طرح رہیں گی جس کی برکت سے دنیوی معاملہ میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی اور مشکلات کی زنجیریں ٹوٹتی نظر آئیں گی اور بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پیر و مرشد کی نسبت سے مرید کو کوئی سختی لاحق نہیں ہوگی اور جنت میں داخلہ آسان ہو جائے گا۔

عاشق مدینہ پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

اور سید العلماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مکرِ شیطاں سے مریدوں کو بچا لیتے ہو
اس لئے تمہیں اپنا پیر بنایا خواجہ

ہمارے خواجہ کا مسلک حنفی اور مشرب چشتی تھا

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مذہب حنفی کی تقلید کی نعمت اپنے شیخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے ملی ہے۔ وہ خود سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد اور حنفی تھے، اس کے کثیر شواہد ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک حنفی تھا۔

اور ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید تھے حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ اس وجہ سے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشرب چشتی تھا۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء، ص: ۱۵۰)

حضور غوث اعظم اور حضور غریب نواز کی ملاقات ثابت ہے

حضور سید العلماء سید آل مصطفےٰ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سرکار حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوان سال تھے اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑھاپے کا زمانہ تھا۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء، ص: ۳۸)

اور ایک روایت کے مطابق ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چچازاد بہن ہیں۔ اس رشتہ سے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماموں ہوتے ہیں۔

اور ملاقات کے وقت ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر پچاس سال کی تھی اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف ۹۹ سال کی تھی۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء، ص: ۵۰۰)

ولایتِ ہند کی خوش خبری

تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت الشاہ مصطفیٰ رضا حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر و مرشد قطب وقت حضرت سید شاہ ابو الحسین نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

" قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ " یعنی میرا یہ قدم اللہ کے ہر ولی کی گردن پر ہے۔

تو سارے اولیاء اللہ نے اپنی گردنیں حضور غوثیت مآب کے قدم کے نیچے رکھ دیں اور خواجہ معین الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اس وقت نوجوان تھے اور خراسان کے کسی پہاڑی کے غار میں ریاضت و مجاہدہ فرمارہے تھے، اس حکم الٰہی پر اطلاع پاتے ہی تمام اولیاء کرام سے پہلے اپنا سر جھکانے کی جلدی کی اور سر مبارک زمین پر رکھ کر فرمایا کہ، بلکہ حضور کے قدم میرے سر پر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ حال حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ظاہر کر دیا تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواجہ بزرگ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اولیاء کرام کے مجمع میں ارشاد فرمایا کہ ہمارے قدم مبارک کے نیچے اللہ کے ولیوں اور دوستوں کے گردن رکھنے میں غیاث الدین کے بیٹے (معین الدین) نے سبقت کی لہٰذا وہ اپنی انکساری اور حسنِ ادب کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول کا محبوب ہو گیا اور قریب ہے کہ ملک ہندوستان کی باگیں اس کے ہاتھ میں دے دی جائیں گی اور جیسا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ویسا ہی ہوا اور مولانا شیخ محمد جمال الدین سہروردی نے سیر العارفین میں لکھا کہ پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکٹھا ہوئے اور حضور غوث پاک کی خدمت میں ستاون دن اور رات حاضر رہے اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طرح طرح کے فیوض باطنی اور کمالات حاصل فرمائے۔ (سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، ص: ۳۱)

حضرات! مذکورہ حوالہ جات کی روشنی میں یہ بات واضح اور ثابت ہو گئی کہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ الاولیاء، پیران پیر، دستگیر روشن ضمیر، حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات فرمائی اور فیض و برکت بھی حاصل کی۔

امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کس گلستاں کو نہیں فصل بہاری سے نیاز
کون سے سلسلے میں فیض نہ آیا تیرا

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

اور استاذ زمن فرماتے ہیں:

محی دین غوث ہیں اور خواجہ معین الدین ہیں
اے حسن کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

ہمارے خواجہ کی عقیدت حضور غوث اعظم سے

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لکھی ہوئی منقبت ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) یا غوث معظم، نور ہدیٰ، مختار نبی، مختار خدا
سلطان دو عالم قطب علیٰ، حیراں ز جلالت ارض و سماں

یعنی اے باعظمت غوث! ہدایت کے نور بارگاہ مصطفیٰ کے محبوب و مقبول، خدائے تعالیٰ کے برگزیدہ، پسندیدہ، دو عالم کے سلطان، بلند مرتبہ قطب، آپ کی عظمت و بزرگی کے سامنے آسمان و زمین حیرت زدہ ہیں۔

(۲) در صدق ہمہ صدیق وشی، در عدل و عدالت چوں عمری
اے کان حیا عثمان نمطی، مانند علی با جود و سخا

سچائیوں میں حضرت صدیق اکبر کے جانشین کامل عدل و انصاف میں حضرت عمر فاروق اعظم کے پرتو، حضرت عثمان غنی کی شرم و حیا کے امین اور جود و سخا میں مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عکس جمیل

(۳) در بزم نبی عالی شانی، ستار عیوب مریدانی،
در ملک ولایت سلطانی، اے منبع فضل و جود و سخا

یعنی اے جودوسخا کے سرچشمہ! آپ شہرستانِ ولایت کے سلطان ہیں، مریدوں کے عیب پوش اور بارگاہ نبوت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ میں نہایت عالی قدر۔

(۴) چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت
اقطاب جہاں در پیش درت افتادہ چوں پیش شاہ گدا

چوں کہ قدمِ نبوت آپ کے سرِ اقدس کا تاج ہے اسی لئے آپ کا قدمِ مبارک سارے جہاں کا تاج ٹھہرا، ساری دنیا کے قطب آپ کے آستانۂ کریم کے حضور یوں پڑے ہوئے ہیں جیسے بادشاہ کے سامنے گداگر۔

(۵) گرداد مسیح بہ مردہ رواں، داری تو بدین محمد جاں،
ہمہ عالم محی الدین گویاں، بر حسن و جمالت گشتہ فدا

اگر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مردوں کو زندگی عطا کی تو آپ نے دینِ محمدی میں جان ڈال دی، سارا عالم آپ کو محی الدین کے لقب سے یاد کرتا ہے اور آپ کے حسن و جمال پر فدا ہے۔

(۶) در شرع بجایت پر کاری، چالاک چو جعفر طیاری
بر عرش معلیٰ سیاری، اے واصفِ راز او ادنیٰ

آپ کو شریعت میں کامل دسترس حاصل تھی، حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مانند ہوشیار تھے۔ اے ''او ادنیٰ'' کے راز سے واقف! آپ کی سیرگاہ تو عرشِ معلیٰ ہے

(۷) از بس کہ قتیل نفس خودم بیمار خجالت مند دلم
شرمندہ سیہ رو منفعلم از فیض تو دارم و چشم دوا

اگرچہ میں اپنے نفس کا مقتول ہوں، میرا دل بیمار اور شرمسار ہے اور میں خود بھی خجل، نادم اور سیاہ رو ہوں لیکن آپ کے فیض و کرم سے اپنے درد کی دوا رکھتا ہوں۔

(۸) معین کہ غلام نام تو شد در یوزہ گر اکرام تو شد
شد خواجہ زاں کہ غلام تو شد دارد طلب تسلیم و رضا

معین جو آپ کے نام نامی کا غلام، آپ کے اکرام کا منگتا ہے اور آپ کی غلامی کا شرف حاصل ہونے کی وجہ سے خواجہ بن گیا، آپ کی تسلیم و رضا کا طالب ہے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۸ء، ص:۲۹۵)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطب الاقطاب فرد الافراد محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات والا صفات سے کس قدر محبت وعقیدت رکھتے تھے۔ مذکورہ منقبت سے صاف ظاہر اور ثابت ہے اور مذکورہ منقبت سے یہ بھی پتہ چلا کہ یا غوث کہنا بدعت و ضلالت نہیں بلکہ سلطان الہند ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت وطریقہ ہے۔

ہمارے خواجہ نے یارسول اللہ کہا:

یا رسول اللہ! شفاعت از تو میدارم امید
با وجود صد ہزاراں جرم در روز حساب

یارسول اللہ باوجود لاکھوں گناہ کے قیامت کے دن آپ کی کریم ذات سے مجھے شفاعت کی آس لگی ہے۔

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۴ء، ص: ۲۴۳)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یا رسول اللہ کہہ کر مدد کے لئے پکارا۔ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لکھی ہوئی نعت کا ایک شعر ملاحظہ فرمایئے:

یا رسول اللہ! بحال عاصیاں کن یک نظر
تا شوزاں یک نظر کار فقیراں ساختہ

یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ہم گنہگاروں کی حالت زار پر رحمت کی ایک نگاہ ڈال دیجئے تاکہ اس نگاہ کرم کے صدقہ میں ہم فقیروں کا کام بن جائے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۴ء، ص: ۲۴۵)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہندوستان کی سرزمین پر انسانوں کو کفر وشرک کی لعنت سے نجات دلایا اور اسلام کی ابدی نعمت عطا فرما کر مسلمان ہونے کا شرف نصیب کیا ہے۔

اگر یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلی الک وسلم پکارنا کفر وشرک ہوتا یا بدعت وگمراہی ہوتی تو عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرگز یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم نہ پکارتے، نہ کہتے۔

مگر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم پکارا اور کہا تو ثابت ہوگیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم پکارنا اور کہنا کفر وشرک اور بدعت وگمراہی نہیں ہے بلکہ اسلام وایمان کی پہچان اور ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت وطریقہ ہے۔

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یارسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا؟

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

شہزادۂ نبی فرزند علی حضرت فاطمۃ الزہرا کے نور عین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان رفیع میں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لکھی ہوئی یہ رباعی مشہور عالم ہے۔

شاہ ہست حسین بادشاہ ہست حسین
دیں ہست حسین دیں پناہ ہست حسین

سرداد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسین

(اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء ص ۱۲۸)

موت کی حقیقت: قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے پیر و مرشد حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک الموت کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بغیر ملک الموت کے دنیا کی قیمت جو بھر بھی نہیں۔

پوچھا گیا کیوں؟ تو ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس لئے کہ حدیث شریف میں ہے:

"اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ"

یعنی موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست تک پہنچاتا ہے۔

پھر ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ ہمیں اس جگہ لایا گیا ہے جہاں ہمارا دفن ہوگا ہم چند دنوں میں اس جہان سے سفر کر جائیں گے۔

المختصر! خلافت واجازت اور تمام تبرکات حضرت قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کی اور فرمایا: جاؤ میں نے تم کو خدا کے حوالے کیا اور تمہاری منزل تک عزت سے پہنچایا۔

نصیحت: اس کے بعد فرمایا کہ چار چیزیں نہایت عمدہ ہیں۔

اول: وہ درویشی جو تونگری معلوم ہو۔

دوم: بھوکوں کو پیٹ بھر کھانا کھلانا۔

سوم: غم کی حالت میں مسرور و مطمئن دکھائی دینا

چہارم: دشمن کی دشمنی کے جواب میں دوستی کا مظاہرہ کرنا۔ (دلیل العارفین، ص: ۵۸)

ہمارے پیارے خواجہ کا وصال شریف

شب وصال چند اولیاء اللہ نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کسی کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ فرمایا رحمتِ الٰہی کے ہجوم میں آج معین الدین کی روح آنے والی ہے۔ ہم اس کے استقبال کے لئے آئے ہیں۔

۶ رجب المرجب ۶۲۷ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۲۲۹ء بروز دوشنبہ بعد نماز عشاء آپ نے حجرہ شریف کا دروازہ بند کر لیا اور خدام کو اندر داخل ہونے کی ممانعت کر دی اس لئے سارے خدام حجرے کے باہر ہی کھڑے رہے صدات بھر کانوں میں صدائے وجد آتی رہی۔ آخر شب میں وہ صدا بند ہو گئی۔ جب نماز صبح کا وقت ہوا اور حجرہ شریف کا دروازہ حسب معمول نہ کھلا تو خدام و معتقدین کو سخت تشویش ہوئی، دروازہ توڑ کر دیکھا گیا تو آپ واصل بحق ہو چکے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور جبین مبارک پر قلم قدرت سے لکھا ہوا تھا

"ھٰذَا حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ" یعنی یہ اللہ کا دوست اللہ کی محبت میں رخصت ہوا۔

(راحت القلوب، ص: ۲۲، مسالک السالکین بحوالہ مسکین الارواح، ص: ۹۰، سوانح غوث و خواجہ، ص: ۹۰)

وقت وصال، عمر شریف

ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقریباً ستانوے برس کی عمر میں اپنے اسی حجرہ میں وصال کیا جس حجرہ میں آج حضور کا مزار مبارک ہے۔ (حضور سید العلماء کا بیان، بحوالہ اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء، ص: ۵۵)

حضور سید العلماء بیان فرماتے کہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال شریف کے بعد جب جبہ شریف اتارا گیا تو آپکا جبہ شریف بارہ سیر کا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ جب جبہ پھٹ جاتا تو پیوند پر پیوند لگا لیتے تھے آپ جبہ شریف پر بوری کے، کمل کے، چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ (اہل سنت کی آواز ۲۰۰۹ء، ص: ۵۳)

ہمارے خواجہ کی نمازِ جنازہ

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ فخر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (سلطان الہند خواجہ غریب نواز، ص ۱۱۹)

حضرات! مشہور عالم دین رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

دلوں کا مرکز عشق: کشور ہند میں حضرت خواجہ کا روضۂ پرنور دلوں کا مرکز عشق ہے جملہ اقطار ارض سے شوق کے قافلوں کا وہ ہر دور میں کعبۂ مقصود رہا ہے۔ آج بھی ہندی مسلمانوں کا وہ قبلۂ آرزو ہے۔ بلا تفریق مذہب وملت حضرت خواجہ کے سنگِ آستاں پر سب کی گردنِ عقیدت خم رہی ہے، آج بھی خم ہے، اور قیامت تک خم رہے گی۔ غریب، امیر، نیک و بد، عالم و جاہل، سالک و مجذوب، حاکم ومحکوم، شاہ و گدا، سرمست و ہوشیار، یکساں طور پر سب کے لئے خواجہ کا آستانہ دل کی تسکین، روح کی کشش اور پیشانیوں کی تسخیر کا گہوارہ رہا ہے۔

مسلم بادشاہوں (اور اقطاب واولیاء) سے لیکر برطانوی فرماں رواؤں تک سب نے حضرت خواجہ کی عظمت خداداد کے آگے عقیدتوں کا خراج پیش کر کے ان کی معنوی حکومت کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت دیا۔

الختصر! سلطنت مغلیہ کے ایک عظیم فرماں روا شاہ جہاں بادشاہ اور اس کی بیٹی شہزادی جہاں آرا بیگم کی رقت انگیز حاضری کا ایک واقعہ جسے خود اپنے قلم سے شہزادی نے کتاب مونس الارواح میں تحریر کیا ہے، اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہے

شہزادی جہاں آرا بیگم دربارِ خواجہ میں

والد بزرگ وار کے ہمراہ آگرہ سے اجمیر (شریف) پہنچ کر زمین بوس ہوئی، قیام کے دوران بپاسِ ادب کبھی پلنگ پر نہیں سوئی اور نہ روضۂ اقدس کی طرف کبھی پاؤں اور پشت کیا، مرقدِ انور کی خاک وخوشبو کو سرمۂ چشم بنایا، اس سے دل پر جو ذوق وشوق کی کیفیت طاری ہوئی وہ تحریر میں نہیں آسکتی۔ غایت شوق کے عالم میں سراسیمہ ہوگئی، کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ خود کو کیا کروں اور کیا کہوں۔

القصہ! میں نے قبر شریف پر عطر اپنے ہاتھوں سے ملا اور چادر گل جو میں اپنے سر پر رکھ کر لائی تھی مزار شریف پر پیش کیا، بعد ازاں سنگِ مرمر کی مسجد میں نماز ادا کی۔ یہ مسجد (شاہ جہانی مسجد) دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ صرف کر کے والد بزرگوار (شاہ جہاں) نے تعمیر کرائی ہے۔

مغرب تک وہاں حاضری اور آں حضور کے یہاں شمع روشن کر کے جھالرہ شریف کے پانی سے روزہ افطار کیا۔

حضرات! شہزادی جہاں آرا بیگم کی آپ بیتی اور دل کے تاثرات کا یہ حصہ انتہائی رقت آمیز ہے۔ اسے پڑھ کر ایک عجیب سرور حاصل ہوتا ہے۔ امیر کشور ہند کی لاڈلی بیٹی کی ذرا خوش عقیدگی ملاحظہ فرمایئے، لکھتی ہے۔

عجب شام تھی جو صبح سے بہتر تھی کتنی فرخندہ رات تھی جس پر کئی ہزار دن کا اجالا نثار کیا۔ حضرت خواجہ کے جوار میں سپیدۂ سحر نہیں طلوع ہوتا، نامرادیوں کے اندھیرے میں فیروز بختی کی کرن پھوٹ پڑتی تھی۔

اگرچہ اس متبرک مقام اور اس گہوارۂ فیض سے گھر واپس آنے کو جی نہیں چاہتا تھا مگر مجبور تھی، اگر خود مختار ہوتی تو ہمیشہ اس گوشۂ جنت میں کہیں اپنا آشیانہ بنالیتی، ناچار روتی ہوئی اس درگاہِ رحمت سے رخصت ہو کر گھر آئی، تمام رات بے قراری میں گزری۔ (مونس الارواح بحوالہ سوانح غریب نواز، ص: ۱۶۰)

حضرت سلطان اورنگ زیب کی حاضری دربارِ خواجہ میں

سلطان محی الدین حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعدد مرتبہ اجمیر شریف حاضر ہوئے۔ ان کا معمول تھا کہ اپنی قیام گاہ سے پاپیادہ روضۂ اقدس تک جاتے تھے۔ (مسکن الارواح، ص: ۳۳۳)

حضرات! حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاں ایک نیک و متقی بادشاہ تھے وہیں ولی کامل اور مجدد بھی تھے سلسلۂ قادریہ رضویہ کے بزرگ، عالمِ باعمل حضرت مولانا بدر الدین احمد قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہر بات تحقیق کے دائرہ میں ہوا کرتی تھی آپ اپنی مجلسوں میں بیان فرمایا کرتے تھے کہ حضرت اورنگزیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت و محبت بارگاہِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ جب ہندوستان کا بادشاہ حضرت اورنگ زیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمیر مقدس حاضر ہوتے تو کبھی کبھی فقیر کا لباس زیب تن فرمالیا کرتے تھے اور مشکیزہ بغل میں لیکر حاضرین دربار کو پانی پلایا کرتے اور کبھی لنگرِ خواجہ حاصل کرنے کے لئے فقیروں کی قطار میں کھڑے ہو کر لنگر حاصل کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ کسی شخص نے عرض کیا کہ آپ قطار میں نہ کھڑے ہوں میں لنگر حاضر خدمت کر دیتا ہوں تو بادشاہ اورنگ زیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہند کے راجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فقیروں کے بیچ کھڑے ہونے سے مجھے امید ہے کہ کل بروز قیامت عطائے رسول خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غلاموں میں شامل فرمالیں گے تو میری نجات و بخشش کا سامان پیدا ہو جائیگا۔

منزل عشق میں تسلیم و رضا مشکل ہے
جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

اور حضرت اورنگ زیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ تم ان فقیروں کو کیا سمجھتے ہو؟ ہم نے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان فقیروں کے ساتھ دیکھا ہے اور دیدار کیا ہے۔

تیرے گدا ہیں گنہگار و متقی دونوں
برے بھلے پہ تیرا فیض عام یا خواجہ

بارگاہِ خواجہ میں حضرت اورنگ زیب اور ایک اندھا

مشہور واقعہ ہے جس کو علماء بیان کیا کرتے ہیں اور میں نے خود ولی کامل حضرت الشاہ مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی حضور بدر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرماتے ہوئے سنا ہے کہ۔

ایک مرتبہ حضرت اورنگزیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ ایک اندھا فقیر دروازہ پر کھڑا ہے اور بھیک مانگ رہا ہے اور اس سے پہلے بھی اس اندھے فقیر کو بارگاہ میں بھیک مانگتے ہوئے دیکھ چکے تھے۔

حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس اندھے فقیر کے بازو کو پکڑا اور ارشاد فرمایا کہ تم کتنے سال سے اس بارگاہ میں حاضر ہو؟ اس فقیر نے جواب دیا: دو تین سال ہو گئے ہیں۔ حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بارگاہ خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تمہاری حاضری کا مقصد کیا ہے؟ اس اندھے فقیر نے جواب دیا: اندھا ہوں، خواجہ کی بارگاہ میں آنکھ لینے آیا ہوں۔ یہ سن کر بادشاہ عالمگیر نے پر جلال آواز میں فرمایا کہ پھر تم کو آنکھ کیوں نہیں نصیب ہوئی تم ابھی تک اندھے کیوں ہو؟

اے اندھے فقیر کان کھول کر سن لے، میں ہندوستان کا بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر ہوں۔ خواجہ کی قبر شریف پر فاتحہ پڑھنے مزار شریف کے اندر جا رہا ہوں اور فاتحہ پڑھ کر واپس آؤں تو تیری آنکھ نظر آنی چاہئے اور اگر تو اندھا ہی رہا تو میں تجھے اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزار انور واقدس کے اندر تشریف لے گئے۔

ادھر یہ اندھا فقیر جان جانے کے خوف سے بلک بلک کر روتا ہوا فریاد کرنے لگا اے ہمارے پیارے خواجہ

ابھی تک تو آنکھ ہی نہیں تھی اب تو جان بھی چلی جائے گی، کرم کر دو! رحم کر دو! آنکھ کا اندھا پن دور کر کے آنکھ والا بنا دو۔ غریب فقیر کا رونا بلکنا ان کو کب گوارا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور ہمارے پیارے خواجہ کی نگاہ کرم سے وہ فقیر آنکھ والا ہو گیا۔

حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتحہ پڑھ کر اور دعا مانگ کر جب باہر تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ وہ اندھا فقیر، اب اندھا نہ تھا بلکہ آنکھ والا ہو چکا تھا۔

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

(مولانا حسن رضا بریلوی)

حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فقیر سے فرمایا اگر تم کو آنکھ نصیب نہ ہوئی ہوتی اور تو اندھا ہی رہتا تو بھی میں تم کو قتل نہیں کرتا اور جو میں نے تم کو قتل کرنے کے لئے کہا تھا وہ صرف اس بات کو معلوم کرنے کے لئے تھا کہ تم نے عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلوص و محبت سے تڑپ کر مانگا تھا یا نہیں۔ پہلی بار روتے ہوئے بھیگی پلکوں کے ساتھ فریاد کی اور آنکھ عطا ہو گئی۔

خواجہ تیرے روضے پر کیا کیا نظر آتا ہے
اللہ کی قدرت کا جلوہ نظر آتا ہے

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آستانہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے رحمت و برکت کے حصول کا ٹھکانا ہے، اگر کوئی شخص اجمیر مقدس ہمارے پیارے خواجہ کی چوکھٹ پر حاضری دے اور پھر بھی اس کی جھولی خالی رہ جائے تو یقیناً سائل کے طلب میں کمی ہے، ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عطا و بخشش میں کمی نہیں ہے۔

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

دل پہ ہر وقت دل دار کی نظر رہتی ہے
ان کی سرکار میں کچھ بھی نہیں نیت کے سوا

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دربار وہ دربار کرم ہے جہاں امیر و غریب، عالم و جاہل، نیک و گنہگار نہیں دیکھا جاتا بلکہ ہر سائل و بھکاری پر عطا ہی عطا اور کرم ہی کرم ہوتا ہے۔
بلکہ میں تو اکثر و بیشتر کہا کرتا ہوں کہ عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عادت ہو گئی ہے بھیک دینے کی۔

حضرات! ہماری عادت ہے بھیک مانگنے کی اور ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت ہے بھیک دینے کی۔

یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں
بے نواؤ! آزما کر دیکھ لو!

چاہے جو مانگو عطا فرمائیں گے
نامرادو! ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو!

شیخ عبد الحق محدث دہلوی دربارِ خواجہ میں

مشہور عاشقِ رسول بزرگ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضری کا واقعہ اپنی کتاب شرح سفر السعادہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔
میں اجمیر مقدس میں عطائے رسول سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور بارگاہِ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں عرض کیا کہ اے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اپنا تمام علم آپ کی چوکھٹ کے باہر چھوڑ آیا ہوں، یہ دامن خالی ہے، آپ جو چاہیں عطا فرما دیں۔ (شرح سفر السعادہ)

حضرت مجدد الفِ ثانی کی حاضری بارگاہِ خواجہ میں

سلسلۂ نقشبندیہ کے مشہور و معروف بزرگ امام ربانی حضرت مجدد الفِ ثانی شیخ سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہوئے۔
ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس کے سرہانے صندلی مسجد کے گوشہ میں ذکر و فکر اور تلاوت قرآن شریف میں مشغول رہے۔ اس طرح تقریباً چالیس دن تک چلہ کشی کرتے رہے اور ہمارے پیارے خواجہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیضانِ کرم سے مستفیض و مستنیر ہوئے۔ ملخصاً۔ (معین الارواح، ص ۳۴۳)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہِ کرم میں امام و مجدد اور محدث، قطب و ابدال اور ولی سب سائل و بھکاری نظر آرہے ہیں۔

خوب فرمایا حضور سید العلماء مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ہے یہ اقلیم ہند تیرے قدموں میں حضور
ہند کے سارے ولی تیری رعایا خواجہ

حضرت وارثِ پاک دربارِ خواجہ میں

مشہور و معروف مجذوب بزرگ حضرت وارث علی شاہ وارث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیوہ شریف والے۔ مشہور ہے کہ جب آپ نے اجمیر مقدس ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز کی چوکھٹ کی حاضری دی تو جوتا (چپل) پہننا چھوڑ دیا اور پھر تاحیات کبھی بھی نہ پہنا۔ (معین الارواح، ص: ۳۴۷)

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر عظمت و بزرگی سے نوازا ہے کہ مست و مجذوب بزرگ اجمیر شریف کے شہر پاک کی قدر و منزلت کو پہچانتے ہیں اور اس شہر خواجہ میں جوتا، چپل پہننا بھی ادب و احترام کے خلاف سمجھتے ہیں تو ان مستوں اور مجذوبوں کے قلب و جگر میں ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادب و احترام کا کیا عالم ہوگا۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۳۰۵)

تمہارے حسن کی وہ شان خواجہ
وہ عالم جس پہ ہیں قربان خواجہ

پلایئے جائے الفت کا جام خواجہ
رہے غلام نہ اب تشنہ کام خواجہ

حضرت ابوالحسین نوری کی حاضری بارگاہِ خواجہ میں

قطب زماں، ولی کامل حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر و مرشد حضور مفتی اعظم الشاہ مصطفےٰ رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہتمام کے ساتھ ہر سال ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس کے موقع پر اجمیر مقدس دربار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضری دیا کرتے تھے۔

سرکار نور، حضور نوری میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے تھے کہ سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار سے فقیر کو حکم ہوا ہے کہ اپنے خدام و مریدین کو بتادیں کہ اگر کسی شخص کو کچھ عرض کرنا ہو تو درخواست لکھ کر وہ آپ کو دے دیں اور پھر آپ کی معرفت میں اس درخواست کو قبول کرلوں گا۔ (سیرت خواجہ غریب نواز، ص ۳۶۶)

حضرات! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں مارہرہ شریف کے بزرگوں کی محبوبیت و مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ کوئی خادم اور مرید خاندانِ شاہ برکات کے کسی شہزادے کو اپنی درخواست پیش کردے اور وہ برکاتی شہزادہ ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سلطان الہند کی بارگاہ میں وہ درخواست پیش فرمادیں تو حضور غریب نواز اس عریضہ کو قبول فرمالیتے ہیں۔

حضرات! خاندانِ برکات بڑی شان و بزرگی والا گھرانہ ہے، جبھی تو مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برکاتی گھرانہ کو اپنا پیر خانہ بنایا ہے۔

اور پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اے رضا یہ احمدِ نوری کا فیض نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

غریب نواز کے دربار میں اعلیٰ حضرت کی حاضری

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خادم خاص حضرت سید فخر الدین گردیزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے حضرت سید حسین علی وکیل جاؤرہ مخادم آستانہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مرید و خلیفہ ہیں سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

سید حسین علی صاحب اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

میرے پیر و مرشد مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز بھی دو بار مدہ بار خواجہ غریب نواز میں حاضر ہوئے۔ (دربار چشت، علمائے اہل سنت کی آواز، ص ۵۷۹)

حضرات! مجدد اعظم دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرشد اعظم

حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی اور مریدی پر بے شک وشبہ فدا اور قربان تھے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ ذیل اشعار آپ کی غایت درجہ عقیدت ومحبت کو ظاہر وثابت کرتے نظر آتے ہیں۔

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا

قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت

میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے

حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

مگر! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ عطائے رسول، حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان غریب نوازی و بندہ پروری کا بھی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مجلسوں ومحفلوں اور تحریروں میں تذکرہ کیا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور دستگیر ہیں اور حضرت سلطان الہند معین الحق والدین ضرور غریب نواز۔ (فتاویٰ رضویہ ج:۱۱،ص:۳۳)

حضرات! غلام معین الدین اور اجمیر شریف نہ لکھنے والے پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قدر ناراض اور پر جلال دکھائی دیتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ: اگر کوئی مولوی (یا کوئی شخص) اجمیر کے ساتھ لفظ شریف نہیں لکھتا اور نام، غلام معین الدین پر غلام نہیں لکھتا ہے تو کیا یہ خلاف عقیدۂ اہل سنت ہے یا نہیں؟

جواب! اجمیر شریف کے نام پاک کے ساتھ لفظ شریف نہ لکھنا اور ان تمام مواقع (یعنی بولنے چالنے میں اجمیر کہنا، اجمیر شریف نہ کہنا) اگر اس وجہ سے ہے کہ حضور سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلوہ افروزی، حیات ظاہری اور مزار انور واقدس کو (جس کے سبب مسلمان اجمیر شریف کہتے ہیں) وجہ شرافت نہیں جانتا تو گمراہ بلکہ عدو اللہ (اللہ کا دشمن) ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:" مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ "

اور اگر یہ ناپاک التزام، سستی و کاہلی اور کوتاہ قلمی کی وجہ سے ہے (تو ایسا شخص) سخت بے برکتی و فضل عظیم و خیرِ جسیم سے محرومی ہے۔

كَمَا أَفَادَهُ الْإِمَامُ الْمُحَقِّقُ مُحْيِي الْمِلَّةِ أَبُوْ زَكَرِيَّا قُدِّسَ سِرُّهُ فِي الْمُرْتَضَى۔

اور اگر اس کا منی وہابیت ہے تو وہابیت کفر ہے (یعنی ایسا کہنے والا اگر وہابی عقیدہ رکھتا ہے تو وہ شخص کافر ہے۔

تو اس کے بعد ایسی باتوں کی کیا شکایت؟ "مَا عَلٰى مِثْلِهٖ يُعَدُّ الْخَطَاءُ"

اپنے نام سے غلام کا حذف (یعنی غلام کا لفظ نکال دینا) اگر اس بنا پر ہے (یعنی وہابی ہونے کی وجہ سے ہے) کہ حضور خواجۂ خواجگاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام بننے سے انکار و استکبار (یعنی گھمنڈ) رکھتا ہے تو یقیناً گمراہ اور بحکم حدیث مذکور عدوُّ اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کا دشمن) ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ○

اور اگر بربنائے وہابیت ہے کہ غلامِ اولیاء کرام بننے والوں کو مشرک اور غلام محی الدین اور غلام معین الدین کو شرک جانتا ہے تو وہابیہ خود زندیق، بے دین، کفار و مرتدین ہیں۔ "وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ" واللہ تعالیٰ اعلم

ملخصاً (فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص ۱۸۶، ۱۸۸)

اے ایمان والو! ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات مبارکہ سے مجددِ اعظم دین و ملت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس قدر عقیدت و محبت تھی کہ شہر خواجہ، اجمیر شریف کو خالی اجمیر کہنے والوں سے ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے تحریر فرما دیا کہ ایسا شخص اللہ کا دشمن ہے یا ایسا شخص رحمت و برکت سے محروم ہے۔

حضرات! جب سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پیارے خواجہ کے شہر اجمیر شریف کو اس قدر شریف جانتے ہیں تو خود ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس قدر شریف و بزرگ جانتے اور مانتے ہوں گے۔

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس و انور کو امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام مقبولہ میں شمار فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

ہمارے خواجہ کا آستانہ مقامات مقبولہ میں سے ہے

مرقد مبارک حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی قدس سرہ مقامات مقبولہ میں سے ہے۔ (احسن الوعاء لآداب الدعاء)

یعنی ہند کے راجا ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ رحمت و برکت پر جو دعا مانگی جاتی ہے اللہ تعالیٰ دعاء مانگنے والے کو نہیں دیکھتا بلکہ ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ کی محبوبیت ومقبولیت کی وجہ سے اس کی دعاء کو قبول فرمالیتا ہے۔

خواجہ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

حضرات! سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے مداح اور شیدا تھے اور سرزمین ہند میں بے شمار اولیائے کرام آرام فرما ہیں۔ خود سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرشدان عظام موجود ہیں مگر مجدد اعظم حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی بزرگ کے مزار انور کو مقامات مقبولہ میں شمار نہیں کرایا اور نہ ہی لکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

لیکن خواجہ خواجگان، مرشد کاملاں، ہم غریبوں کے غمگسار، بے کسوں کے حامی و مددگار، خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری ثم اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے بے پناہ عقیدت و محبت ہی تو ہے جو سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نورانی چوکھٹ اور آستانہ پر نور کو مقامات مقبولہ میں شمار فرمایا ہے۔

حضرات! اس تحریر سے بارگاہ خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت والفت نور آفتاب سے زیادہ ظاہر اور روشن نظر آتی ہے۔

ہند کے راجا ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلامو! ذرا سوچو تو سہی کہ کچھ لوگ ایسے سچے عاشق خواجہ کی برائی اور بے ادبی کرتے نظر آتے ہیں اور حقیقت میں بات صرف یہ ہے کہ جو ان کا باطل گمان ہے میرا نام زمانہ کیوں نہیں لیتا۔

ہر محفل میں اعلیٰ حضرت کا ذکر خیر ہوتا نظر آتا ہے کوئی بھی محفل ہو آپ کی لکھی ہوئی نعتیں آپ کا سلام پڑھا اور گنگنایا جاتا ہے۔

حضرات! یہ کام کے نام نہیں ہوتا۔ کام سے نام۔

اے سنی مسلمانو! مزاروں پر حاضری دینے والو! نیاز و فاتحہ دلانے والو۔ خواجہ خواجگان کے نام پر ایک ہو جاؤ اور مسلک اعلیٰ حضرت پر چلتے ہوئے بزرگوں کے، ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز کے مشن کو زندہ کرکے عام کرو۔ خواجہ خواجگان کے مشن پر خود چلو اور زمانے کو اس مبارک مشن پر چلنے کی دعوت دو۔ مزار ہو یا مدرسہ۔ مسجد ہو

یا خانقاہ۔ گاؤں ہو یا شہر، کوچہ ہو یا بازار ہر مقام سے یا خواجہ یا خواجہ کی صدائے دلنواز سنائی دیتی نظر آئے۔
اللہ تعالیٰ تمام سنی مسلمانوں کو ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت طیبہ پر عمل کرتے ہوئے ایک اور نیک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محبوب الٰہی کے مزار پر اعلیٰ حضرت نے حاضری دی

عاشق مدینہ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
کہ میری عمر کا تیسواں سال تھا کہ حضرت محبوب الٰہی (خواجہ نظام الدین اولیاء چشتی دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی درگاہ میں حاضر ہوا۔ احاطہ میں مزامیر وغیرہ کا شور مچا تھا، طبیعت منتشر ہوتی تھی۔ (حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) میں نے عرض کیا، حضور! میں آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں، اس شور وشغب سے مجھے نجات ملے۔
جیسے ہی پہلا قدم روضہ مبارک میں رکھا ہے کہ معلوم ہوا کہ سب ایک دم چپ ہو گئے۔ میں نے سمجھا کہ واقعی سب لوگ خاموش ہو گئے۔ قدم درگاہ شریف سے باہر نکالا پھر وہی شوروغل تھا۔ پھر اندر قدم رکھا پھر وہی خاموشی۔
معلوم ہوا کہ یہ سب حضرت کا تصرف ہے۔ یہ بین کرامت دیکھ کر مدد مانگی چاہی۔ بجائے حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام مبارک کے یا غوثاہ زبان سے نکلا۔
حضرات! معلوم ہوا کہ کسی بھی مزار پر حاضری دی جائے تو اپنے پیر کے توسل سے ہی صاحب مزار سے عرض کیا جائے اور دعا مانگی جائے تو یقیناً صاحب مزار کرم فرمائیں گے اور حاضری مقبول ہو جائیگی۔ اور یہی راہ اعلیٰ حضرت ہے۔

یہ راستہ سیدھا راستہ ہے نجات کے در سے جا ملے گا
طریق احمد رضا پہ چلئے نبی ملیں گے خدا ملے گا

(سید محمد اشرف برکاتی مارہروی)

دربار خواجہ میں لارڈ کرزن کی حاضری

ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سلطان الہند، عطائے رسول حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در اقدس پر ہندوستان کا وائسرائے لارڈ کرزن بھی ۱۹۰۲ء میں حاضر ہوا۔

مزار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہر مذہب وقوم کی حاضری اور ہر قوم کے لوگوں میں ہمارے پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقبولیت اور آپ کے دربار کا شاہانہ رعب وجلال اور شان وشوکت کو دیکھ کر اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا اور لکھا ہے۔

لارڈ کرزن لکھتا ہے کہ میں نے ہندوستان میں ایک قبر کو حکومت کرتے دیکھا ہے۔ (مسکن علماء اج، ص ۲۳۳)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت برہان ملت فرماتے ہیں۔

مسکین و تونگر سب یکساں جذبات سے کھنچے آتے ہیں
ایک قبر میں سونے والے کا انسانوں پہ قبضہ دیکھ لیا

حضرات! جس طرح ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض وکرم آپ کی ظاہری حیات میں جاری وساری تھا کہ سلطان شہاب الدین غوری اور سلطان شمس الدین التمش کو اپنی روحانی طاقت سے ہندوستان کا بادشاہ بنایا اور جوگی اجے پال اور رام دیو جیسے جادوگروں کو اپنی روحانی قوت سے کفر وشرک کی نجاست سے نجات دلا کر اسلام وایمان کی ابدی نعمت ودولت سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح آج بھی روحانی طور پر ہندوستان کی سلطنت آپ کے تصرف میں ہے۔ اسی سبب سے آپ کو سلطان الہند کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

جس کو بھی یہاں دیکھو خواجہ سے عقیدت ہے
اجمیر کے راجہ کی ہر دل پہ حکومت ہے

سلطان الہند بنا کے تمہیں بھیجا دینے والے نے
سدا اونچا تیرا جھنڈا معین الدین اجمیری

ہمارے خواجہ کا عرس مبارک

ہمارے خواجہ کا عرس مبارک ۶ رجب شریف کو ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس شریف ہوتا ہے۔ ۶ رجب شریف کو عرس مبارک کے موقعہ پر رحمتیں اور برکتیں ظاہر طور پر جو محسوس بھی ہوتی ہیں، ہر زائر پر برستی نظر آتی ہیں اور اس ساعت سعید میں ہر شخص اپنی من کی مراد حاصل کرتا نظر آتا۔

عُرسِ خواجہ اور عُرسِ رضا کی برکتیں

مشہور عالم بزرگ، ولی کامل حضرت مولانا بدر الدین احمد قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجمیر شریف میں عرس کے موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ۔

عرس خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضری دینے والا سال بھر تک بے حساب روزی و دولت پاتا رہے گا، اور اس کی روزی و دولت میں سال بھر تک کوئی کمی نہیں آئے گی۔ عرس مبارک میں حاضر ہونے والوں کے لئے ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے اکرام وتحفہ نصیب ہوتا ہے۔

اور عرس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہونے والے کا ایمان تر وتازہ اور مضبوط رہے گا۔

اس لئے ہر سنی مسلمان کو چاہئے کہ مشفق و مہربان محسن اعظم حضور خواجہ اعظم سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آقائے نعمت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس کی حاضری کو لازم کرلے اور اس پر مداومت کرتا رہے۔

اجمیر کے عاشق ہیں خادم ہیں بریلی کے
یہ در بھی ہمارا ہے وہ در بھی ہمارا ہے

(راز الہ آبادی)

ہر مہینے کی چھٹی شریف

ہر مہینہ کی ۶ تاریخ کو عاشقان خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھٹی شریف کے نام سے یاد کرتے اور مناتے ہیں۔ ہر مہینے کی ۶ تاریخ کو اجمیر مقدس میں عاشقان خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در دولت پر حاضر ہو کر یا حاضر نہیں ہو سکے تو اپنے گھروں میں، مسجدوں میں اپنے کریم و رحیم خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کی فاتحہ دلاتے ہیں اور ہند کے راجہ پیارے، پیارے خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غلامی اور وفاداری کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اور عطائے رسول ہمارے پیارے خواجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاؤں سے من کی مرادیں بھی حاصل کرتے نظر آتے ہیں۔

ارادے روز بنتے ہیں اور بن کے ٹوٹ جاتے ہیں
وہی اجمیر جاتے ہیں جسے خواجہ بلاتے ہیں

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

بے کس کی فریاد! مشفق و مہربان بندہ نواز، خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں۔

بہ گرداب بلا افتادہ کشتی
ضعیفان شکستہ را تو پشتی

بحق خواجۂ عثمان ہارون
مدد کن یا معین الدین چشتی

پردیس میں ہوں مولا کوئی نہیں ہے حامی
بے آسرا تمہارا بندہ نواز خواجہ

سارا چمن مخالف، ساری فضا ہے دشمن
کوئی نہیں سہارا بندہ نواز خواجہ

کہتے ہیں سب بھکاری خواجہ کے در کا مجھ کو
رکھیو بھرم خدارا بندہ نواز خواجہ

غلام قادری ہوں اور نسب، چشتی ہے وطن میرا
عطا کر غوث کا صدقہ معین الدین اجمیری

اے ہمارے خواجہ وہ دو کہ میرے گھر بھر کا بھلا ہو

(انوار احمد قادری رضوی)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

تیسرا جمعہ.................................پہلا بیان

معراج النبی ﷺ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ (پ۱۵، رکوع۱)

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے، مسجد اقصیٰ تک۔ جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

یہی سماں تھا کہ پیک رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے

بڑھ اے محمد! قریں ہو احمد! قریب آ سرور مجدا!
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی، یہ کیا سماں تھا، یہ کیا مزے تھے

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

نبی رحمت، شفیع امت، رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

اورفرماتے ہیں:

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

اورمولاناحسن رضابریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

بنا آسماں منزل ابن مریم
گئے لامکاں تاجدار مدینہ

درودشریف:

تمہید: آج کے بیان کا موضوع ہے معراجِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم۔اس لئے کہ یہ مبارک مہینہ رجب شریف کا ہےاوراسی مہینے کی ۲۷ ویں شب میں اللہ تعالی نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کومعراج شریف عطا کیا۔

انشاء اللہ آج ہم آپ کے سامنے اپنے آقا معراج کے دولہا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے معراج شریف کے حوالے سے گفتگو کریں گے۔ہم اہلسنت غوث وخواجہ ورضارضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے غلاموں کا ایمان ہے اورہم دل وجان سے تسلیم بھی کرتے ہیں کہ ہمارے حضور،سراپا نور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالی نے اپنے خاص کرم وعنایت سے جو معراج کی نعمت عطا کی ہے وہ عالم بیداری اورجسم انورکے ساتھ معراج کا شرف حاصل ہوا۔فرش سے عرش تک جانا اور پھرآن کی آن میں واپس تشریف لے آنا جب کہ زنجیر بھی ہلتی رہی اور بستر بھی گرم رہا۔

معراج شریف ہمارے سرکار مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے معجزات میں سے ایک عظیم الشان معجزہ ہے اورخصوصی اعجاز ہے اور نبی کے معجزہ پر ہمارا ایمان ہے اورمعجزہ حقیقت میں اللہ تعالی کی قدرت سے ظاہر ہوتا ہے۔قرآن فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بیشک اللہ ہرشی پر قادر ہے۔

اے ایمان والو! خوب یاد کرلو! اگر کوئی کام واسطہ کے بغیر عادت کے خلاف اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہوتو اسے آیت کہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی نشانی کہتے ہیں جیسے حضرت آدم علیہ السلام کا وجود مسعود جو بن ماں باپ کے ہونا اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بغیر ماں کے وجود میں آنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا۔ قرآن پاک فرماتا ہے۔ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ (پ۳، ع۳)

حضرات! یہ سارے امور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی آیت یعنی نشانی ہیں اور اگر کوئی عمل عادت کے خلاف نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ظاہر ہوتو اسے معجزہ کہتے ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُردوں کو زندہ کرنا، مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کا ہاتھ پھیرنے سے شفا پاجانا اور ہمارے پیارے نبی مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا آسمان کے چاند کا دو ٹکڑے فرمانا۔ مقام صہباء میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے سورج کا نکالنا، کنکریوں سے کلمہ پڑھوانا، درخت کو اپنے پاس بلالینا اور اپنی نورانی انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری کرنا وغیرہم۔

اور اگر کوئی عمل عادت کے خلاف ولی سے ظاہر ہوتو اسے کرامت کہتے ہیں۔ جیسے ہم قادریوں کے پیر، پیران پیر، روشن ضمیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک وقت میں ستر مریدوں کے گھر جا کر افطار کرنا، بارہ سال کی ڈوبی ہوئی کشتی کو ترانا اور ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انا ساگر کو ایک پیالے میں بھر لینا۔ آن کی آن میں اجمیر شریف سے دہلی جانا اور اپنے مرید وخلیفہ کی عزت کی حفاظت کرنا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کی آیت ہو یا نبی کا معجزہ یا ولی کی کرامت سب خدائے تعالیٰ کی قدرت سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اب اگر کوئی بدنصیب اللہ تعالیٰ کی آیت یا نبی کا معجزہ یا ولی کی کرامت کا انکار کرے تو حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کرتا ہے۔ اس لئے کہ یہ سارے امور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

آج کل کچھ عقل کے غلام وہابی جوان کی عقل میں نہ آئے اُسے انکار کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اسے نہیں مانتے جو ہماری عقل میں نہ آئے اور معراج شریف کا واقعہ بھی ہماری عقل اور سمجھ میں نہیں آتا اس لئے ہم جسمانی معراج کو تسلیم نہیں کرتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ معراج شریف ہمارے پیارے آقا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا روشن ترین معجزہ ہے اور معجزہ کہتے ہی اسے ہیں جو عقل اور سمجھ میں نہ آسکے اور جو عقل میں آجائے وہ معجزہ نہیں ہوسکتا۔

حضرات! معراج شریف کا انکار کرنا کھلی ہوئی گمراہی اور بددینی ہے۔ ہمارے سرکار مدینے کے تاجدار مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جب معراج کی صبح کو واقعہ معراج بیان فرمایا تو جہنمیوں کے سردار ابوجہل نے معراج کا

انکار کیا اور خوب مذاق بنایا تو اللہ تعالیٰ کے عتاب اور سخت پکڑ کا نظارہ کرو کہ ابو جہل جہنمی اور زندیق ہوا۔ اور جب معراج کی صبح کو جنتیوں کے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعۂ معراج سنا تو اسی وقت تصدیق فرمائی اور دل وجان سے سچ جانا اور تسلیم کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل خاص اور عظیم انعام واکرام کا بھی نظارہ دیکھو کہ ان کو صدیق کے اعلیٰ اور معزز لقب سے نوازا گیا۔ اب اگر کوئی بدنصیب واقعہ معراج کا انکار کرتا ہے تو وہ ابوجہلی غلام ہونے کا ثبوت دیتا ہے اور جو خوش نصیب واقعہ معراج کو صحیح اور درست تسلیم کرتا ہے تو وہ صدیقی غلام ہونے کا ثبوت پیش کرتا ہے۔

درود شریف:

معراج جسمانی: صحابہ کرام اور تابعین عظام کی کثیر تعداد اور مذہب جمہور یہی ہے کہ ہمارے پیارے آقا شب اسریٰ کے دولہا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی معراج شریف عالم بیداری میں جسمانی تھی۔

(روح المعانی، ج ۸، ص ۷، مرقات، ج ۱۱، ص: ۱۳۸)

حضرات! عالم بیداری میں جسمانی معراج شریف پر بے شمار دلائل موجود ہیں ہم یہاں پر کچھ دلائل پیش خدمت کر رہے ہیں بغور ملاحظہ کیجئے۔

۱) اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک۔ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ (پ ۱۵، ع ۱) فرمانا لفظ عَبْد قرآن شریف اور حدیث شریف یا عرب کی بولی میں صرف روح کو نہیں کہا جاتا ہے یا صرف جسم کے لئے نہیں بولا جاتا ہے بلکہ روح اور جسم کے مجموعہ کو کہا جاتا ہے اس لئے لفظ عَبْد استعمال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ معراج شریف جسمانی تھی۔

۲) حدیث شریف میں ہے کہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے براق کی سواری پیش کی گئی جس پر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ (بخاری، مسلم، ج ۱، ص: ۹۱، مشکوٰۃ، ص: ۵۲۷)

روح کو سواری کی حاجت نہیں

حضرات! براق کا سواری بننا اور ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا براق پر سوار ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ معراج شریف جسمانی تھی۔

۳) اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ اَسْرٰی رات کی سیر کو کہتے ہیں اِسْرَاء کا اطلاق اس سیر پر نہیں ہوتا جو خواب میں ہو بلکہ اَسْرَاء کا اطلاق اس سیر پر ہوتا ہے جو رات کے وقت عالم بیداری میں ہو۔ اس لئے اَسْرٰی کا استعمال ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ معراج شریف جسمانی تھی۔

۴) اللہ تعالیٰ کا فرمان، مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔(پ۲۷،ع۵)

ترجمہ: آنکھ نہ کسی طرف پھری، نہ حد سے بڑھی۔ (کنز الایمان)

بَصَرٌ کا لفظ جسمانی نگاہ کے لئے بولا جاتا ہے۔خواب میں دیکھنے کو بصر کا لفظ نہیں بولا جاتا۔اس لئے بَصَرٌ کے لفظ کا استعمال ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ معراج شریف جسمانی تھی۔

۵) معراج شریف، ہمارے پیارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ ہے اگر خواب میں معراج ہوتی تو خواب کی بات معجزہ کیسے بن جاتی۔معراج کا معجزہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ معراج شریف جسمانی تھی۔

۶) ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جسمانی معراج کا ذکر کیا تھا اگر معراج شریف خواب کی بات ہوتی تو مکہ کے کافر مذاق نہ بناتے، تکذیب نہ کرتے، کفار مکہ کا اس شدت سے معراج کا انکار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ معراج شریف جسمانی تھی۔

اے ایمان والو! غور سے سنو اور منکر معراج شریف کو دنداں شکن جواب دو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو عالم بیداری میں جسم اقدس اور روح پاک کے ساتھ عرش اعظم پر اپنے قرب خاص میں بلا کر اپنی عین ذات کا مشاہدہ کرایا اور دیدار عطا فرمایا۔ وَلَا يَخْفٰى اَنَّ الْمِعْرَاجَ فِى الْمَنَامِ اَوْبِالرُّوْحِ لَيْسَ بِمَا يُنْكِرُ كُلَّ الْاِنْكَارِ وَالْكَفَرَةُ اَنْكَرُوْا اَمْرَ الْمِعْرَاجِ غَايَةَ الْاِنْكَارِ بَلْ كَثِيْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدِ ارْتَدُّوْا بِسَبَبِ ذٰلِكَ (شرح عقائد نسفی، ص:۱۰۵)

یعنی معراج شریف جسمانی تھی بلکہ کافروں نے بڑی شدت سے انکار کر دیا اور بہت سے کمزور ایمان والے واقعہ معراج سن کر مرتد ہو کر بے ایمان جہنمی ہو گئے۔

عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اُف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

حضرات! ہمارے آقا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میں خود بخود یعنی اپنے آپ سے یہ عظیم سفر طے کر کے عرش پر گیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نہیں فرمایا کہ میرا محبوب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خود بخود

اپنے آپ عرش اعظم پر میرے قرب میں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ (یعنی پاک ہے وہ ذات جو اپنے خاص بندے کو لے گیا) یعنی لے جانے والا اللہ تعالیٰ ہے اور جانے والے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات، پاک ہے ہر عجز اور نقص سے کمی اور مجبوری سے۔ جب بھی یہ خیال آئے کہ اتنا طویل سفر کیسے طے ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کو دیکھو اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ لے جانے کی طاقت رکھتا ہے تو اس کا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے جانے کی طاقت رکھتے ہیں اور تشریف لے گئے۔

قرآنی دلائل: حضرت آدم علیہ السلام اور ہماری ماں حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں انسانی جسم کے ساتھ جنت میں رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلۡنَا یٰۤاٰدَمُ اسۡکُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُکَ الۡجَنَّۃَ (پ۱، ع۴)

ترجمہ: اور ہم نے فرمایا اے آدم! تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو۔ (کنز الایمان)

۱) حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی جسم کے ساتھ جنت سے زمین پر تشریف لائے۔

۲) حضرت ادریس علیہ السلام اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمانوں میں تشریف لے گئے اور جنت میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ اِدۡرِیۡسَ ۫ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیۡقًا نَّبِیًّا O وَّرَفَعۡنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا O (پ۱۶، ع۷)

اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو، بے شک وہ صدیق تھا، غیب کی خبریں دیتا اور ہم نے اسے بلند مقام پر اُٹھالیا۔ (کنز الایمان)

۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم خاکی کے ساتھ آسمانوں میں تشریف لے گئے اور اب بھی چوتھے آسمان پر جلوہ فرما ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا قَتَلُوۡہُ یَقِیۡنًۢا O بَلۡ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیۡہِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا O (پ۶، رکوع۲)

اور بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (کنز الایمان)

حضرات: اگر حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت میں رہیں اور آسمانوں سے ہوکر

زمین پر آسکتے ہیں اور حضرت ادریس علیہ السلام آسمانوں میں جاسکتے ہیں اور پھر جنت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں جاسکتے ہیں اور چوتھے آسمان پر ہیں اور پھر آسمانوں سے زمین پر تشریف لائیں گے۔ یہ انبیائے کرام کی شان و عظمت ہے۔ تو ہمارے نبی شب اسریٰ کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمام انبیاء سے افضل و اعلیٰ ہیں تو شب معراج آسمانوں میں تشریف لے گئے جنت دیکھا، عرش اعظم کو اپنے نورانی قدموں سے شرف یاب فرمایا تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔

حضرت حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں۔

بنا آسماں منزل ابن مریم
گئے لامکاں تاجدار مدینہ

اور عاشق مصطفیٰ، پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

درود شریف:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب

واقعہ معراج کی صبح کو حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اپنے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے معراج کی تصدیق کی تو کفار مکہ نے کہا کہ اس پر دلیل کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب جبرئیل علیہ السلام صبح و شام اور بار بار ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سدرہ سے آسکتے ہیں تو ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی آسمانوں پر جاسکتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ۔ ج۳،ص۱۰۹)

حکایت: حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ ان کا ایک مرید دریائے دجلہ پر غسل کرنے گیا۔ دریا کے کنارے کپڑے اتارے اور خود دریا میں نہانے لگا اور جب دریا سے باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ میں ہندوستان میں موجود ہوں، پھر اس نے یہاں شادی کی اور اولاد ہوئی۔ کافی مدت ہندوستان میں رہا۔

ایک دن وہ غسل کرنے کے لئے دریا پر گیا اور غوطہ لگایا، جب باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہی دریائے دجلہ ہے اور اس کے کپڑے دریا کے کنارے موجود ہیں جیسے اس نے پہلے رکھا تھا۔ کپڑے پہنے اور اپنے شیخ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ لوگ ابھی بھی اسی نماز کے لئے وضو کر رہے ہیں۔ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۱۳)

ایک سانس میں ہزار سال کی عبادت

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب مرد کامل مقام ولایت پر فائز ہوتا ہے تو ایک سانس میں ہزار سال کی طاعت (یعنی عبادت) کر سکتا ہے۔ نیز بہت سے بزرگان دین نے ایک ساعت میں پورا قرآن ختم کیا۔ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۱۳)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ختم قرآن

سرچشمۂ ولایت باب مدینۃ العلم حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ایک پاؤں رکاب میں رکھتے تو قرآن شریف پڑھنا شروع کرتے اور دوسرا پاؤں رکاب میں رکھنے سے پہلے تمام قرآن ختم کر لیتے۔ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۱۳)

اب اگر ہمارے نبی، نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے رات کے تھوڑے سے حصے میں سارے عالم کو دیکھا اور خالق عالم کو دیکھ کر واپس تشریف لے آئے تو تعجب کیا ہے؟ مگر معراج کی تصدیق کرنا اور ماننا ایمان والے کا حصہ ہے اور نہ ماننا، معراج شریف کا انکار کرنا منافق بے ایمان کی عادت ہے۔

معراج کی حکمتیں

پہلی حکمت: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط (پ ۱۱، ع ۳)

ترجمہ: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال و جان خرید لئے ہیں، اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ (کنزالایمان)

حضرات! اللہ تعالیٰ خریدنے والا، اور مومن بیچنے والے ہیں اور مومن کی جان و مال بکنے والا مال۔ اور اس کی قیمت جنت ہے۔ اور ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس سودے کے وکیل اعظم ہیں اور وکیل کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ

مالوں کو بھی دیکھے اور قیمت کو بھی دیکھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ نے اپنی امت کو بھی دیکھا اور ان کی جان و مال کا بھی مشاہدہ فرمالیا ہے۔ آؤ جنت کو بھی دیکھ لو جو اس کی قیمت ہے اور خریدنے والے اپنے رب تعالیٰ کو بھی دیکھ لو اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج شریف عطا فرمایا۔ (معارج النبوۃ، ص ۹۷)

دوسری حکمت: ہمارے نبی امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پہلے جتنے نبی اور رسول علیہ السلام تشریف لائے سب کا کلمہ تھا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مگر یہ شہادت، یعنی گواہی سنی ہوئی تھی، کسی بھی نبی نے اللہ کو دیکھا نہیں تھا۔ اور شہادت کی انتہا، گواہی کا اختتام دیکھنے پر ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ کوئی نبی اس شان کا ہو جو اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر گواہی دے تاکہ اس کی گواہی پر شہادت مکمل ہو جائے پھر قیامت تک نہ کسی اور نبی کے آنے کی حاجت رہے اور نہ شہادت کی ضرورت باقی رہے۔ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا کریم، امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو معراج شریف عطا فرمایا تاکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خدائی کو بھی دیکھ لیں اور خدائے تعالیٰ کو بھی دیکھ لیں اور دیکھ کر پھر گواہی دیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے سرکار نبیوں کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی نہیں آسکتا اس لئے کہ گواہی مکمل ہو چکی۔ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لے آئے۔ شہادت پوری ہوگئی اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج شریف عطا فرمایا۔

تیسری حکمت: اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا تو زمین و آسمان میں ایک طویل بحث اور مناظرہ ہوا۔ زمین نے کہا اے آسمان۔ میں تجھ سے بہتر ہوں کہ مجھ میں شجر، حجر، چرند، پرند ہیں اور میرے دامن میں رنگ برنگے پھول ہیں جو میری زینت ہیں۔ آسمان نے جواب دیا اے زمین سن۔ مجھ میں چاند، سورج، ستارے، لوح و قلم، عرش و کرسی ہیں۔ زمین نے کہا مجھ پر بیت المقدس اور خانۂ کعبہ ہے۔ جس کی زیارت انبیاء و اولیاء اور تمام مسلمان کرتے ہیں۔ آسمان نے کہا مجھ میں بیت المعمور ہے جس کا طواف فرشتے کرتے ہیں۔ آسمان نے کہا اے زمین۔ مجھ میں جنت ہے۔ تو زمین نے مسکرا کر خوشی میں ڈوب کر اپنا سر اونچا کیا اور آسمانوں کو مخاطب کر کے کہا اے آسمان سن۔ اگر جنت تجھ میں ہے تو مالک جنت عرش کی زینت محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھ میں جلوہ فرما ہیں۔

عاشق رسول، امام احمد رضا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

خم ہو گئی پشت فلک اس طعن زمین سے

سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

یہ سن کر آسمان نے اعتراف عجز کرتے ہوئے سر جھکا دیا اور بارگاہ الوہیت میں عرض کیا کہ مولیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو عرش اعظم پر بلا تا، کہ وہ اپنے قدم رحمت سے نواز کر شرف یاب فرمائیں، تا کہ زمین کے سامنے شرمندہ ہونے سے ہم بچ سکیں۔ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شب معراج آسمانوں سے گزرے گویا اللہ تعالیٰ نے آسمان کی دعا کو قبول فرمایا۔ آپ کو معراج شریف عطا کی۔ (خلاصہ از معارج النبوۃ، ج ۳ص ۹۳)

چوتھی حکمت: ہمارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آخری نبی اور آخری رسول ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اب آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ قیامت تک کا زمانہ ہمارے نبی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ہی زمانہ ہے۔ اور یہ زمانہ ایسا ہے کہ سائنس اپنے عروج کے شباب پر ہے۔ دن کا اجالا ہو کہ رات کا اندھیرا۔ گاؤں گاؤں۔ قصبہ قصبہ۔ شہر، شہر، ہر کوچہ و بازار میں سائنس کا کمال نظر آرہا ہے۔ ایسی حیرت میں ڈالنے والی چیزیں سائنس نے ایجاد کی ہیں کہ اسے دیکھ کر عقل حیران و پریشان ہے۔ سائنس ہی کی ایجاد ہے کہ راکٹ جو منٹوں میں ہزاروں کلومیٹر کی دوری پر جا کر واپس بھی آجاتا ہے۔ سائنس کا دعویٰ ہے کہ ہم چاند پر گئے اور پھر وہاں سے مٹی لیکر واپس بھی آگئے۔ اب اس سائنس کے زمانہ کے لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ایک ایسا معجزہ بھی عطا فرمائے جو اس زمانہ کے سائنس دانوں کے کمالات کا بھی جواب ہو اور قیامت تک آنے والے تمام سائنس دانوں کا بھی جواب ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی، نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو معراج شریف کا معجزہ عطا فرمایا تا کہ چاند پر جانے کا دعویٰ کرنے والے یہ دیکھ لیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم چاند کو بھی گرد راہ بنا کر اور ساتوں آسمانوں کو اپنا زینہ بنا کر عرش اعظم پر جلوہ گر ہوئے۔ پھر لا مکاں حاضر ہوئے اور آن کی آن میں واپس تشریف لائے تو زنجیر بھی ہلتی رہی اور بستر بھی گرم رہا اور وضو کا پانی جو گرا تھا بہہ رہا تھا۔ سائنس کے کمال والے یہ دیکھ کر حیران ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے سائنس داں حیران رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدم کو پہونچایا ہے وہاں تک سائنس والوں کی عقل بھی نہیں پہونچ سکتی ہے۔

پانچویں حکمت: اِنَّا اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ۝ (پ ۳۰، سورۂ کوثر)

زمین سے آسمان تک، فرش سے عرش تک کل عالم کا قبضہ و اختیار اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو عطا فرما دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جنت کے دروازے پر اور جنت کے پتا پتا اور ڈالی ڈالی پر لکھا ہے۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یعنی تمام عالم کا، سب چیزوں کا، ذرے ذرے کا پتے، پتے کا۔ قطرے

قطرے کا، خالق یعنی پیدا کرنے والا خدائے تعالیٰ ہے۔ اور یہ تمام عالم کا، سب چیزوں کا، ذرے ذرے کا، پتے پتے کا، قطرے قطرے کا، مالک ومختار اللہ تعالیٰ نے اپنی عطا سے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بنایا ہے۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنادیا

دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ واختیار میں

تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ جس پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرش سے عرش تک کل عالم کا مالک بنایا ہے تو شب معراج محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بلا کر سیر کرا کر۔ مالک کو اس کی ملکیت دکھادی جائے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج شریف عطا فرمایا۔

مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک

اے ایمان والو! ہمارے آقا سید الانبیاء محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بے شمار فضائل وکمالات اور معجزات میں سے روشن ترین کمال اور معجزہ، معراج شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسراء اور معراج سے ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جو خصوصیت اور فضیلت عطا فرمائی۔ کسی نبی اور رسول کو وہ مقام بلند نصیب نہ ہوا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ O (پ۱۵،ع۱،۱)

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے، مسجد اقصیٰ تک۔ جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔ (کنزالایمان)

معراج کے تعلق سے عقیدہ

مکہ شریف سے مسجد اقصیٰ تک اسراء کا ثبوت قرآن شریف سے ہے۔ اس کا منکر کافر ہے اور مسجد اقصیٰ سے آسمانوں تک کی سیر کا ثبوت احادیث مشہورہ سے ہے اس کا منکر مبتدع اور فاسق ہے اور دیگر عجیب وغریب احوال کا ثبوت حدیثوں سے ہے۔ اس کا منکر جاہل اور محروم ہے۔ (مدارج النبوۃ، ج۱، ص۲۸۷)

اسراء اور معراج: اگر چہ عام بول چال میں ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس پورے سفر یعنی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور وہاں سے آسمانوں اور لامکاں تک تشریف لے جانے کو معراج کہا جاتا ہے۔ لیکن

محدثین کرام اور مفسرین عظام کی اصطلاح میں۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر اِسْــرَاء کہا جاتا ہے اور مسجد اقصیٰ سے آسمانوں کی طرف عروج فرمانا معراج کہلاتا ہے اس کے لئے احادیث صحیحہ میں معراج اور عروج کے الفاظ ملتے ہیں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد حرام سے بیت المقدس تک کا سیر اِسْـرَاء ہے اور بیت المقدس سے آسمانوں کی سیر معراج ہے اور آسمانوں سے مقام قَـابَ قَوْسَیْنِ تک اعراج ہے۔ (فوائد الفوائد، جلد ۲، ص ۳۵۸)

آیت معراج میں فوائد اور نکات

اس آیت کریمہ میں ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سفر معراج کو بیان کیا گیا ہے۔ سفرنامہ میں سات چیزوں کا بیان ضروری ہوتا ہے۔ (۱) سفر کس نے کرایا (۲) سفر کس نے کیا (۳) سفر کہاں سے کیا (۴) سفر کہاں تک کیا (۵) سفر رات میں ہوا یا دن میں (۶) سفر کتنی دیر میں کیا (۷) سفر کس لئے کیا۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی تکریم کے ساتھ ان سات چیزوں کا ذکر فرما دیا (۱) سفر کس نے کرایا ؟ فرمایا۔ سبحان نے۔ (۲) سفر کس نے کیا؟ فرمایا۔ اس کے عبد خاص یعنی خاص بندے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (۳) سفر کہاں سے کیا؟ ۔ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، مسجد حرام سے۔ (۴) سفر کہاں تک کیا؟ فرمایا۔ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی مسجد اقصیٰ تک۔ (۵) سفر کس وقت ہوا؟ فرمایا۔ اسریٰ راتوں رات لے گیا۔ (۶) سفر کتنی دیر میں ہوا؟ فرمایا۔ لَیْلاً رات کے تھوڑے سے حصے میں۔ (۷) سفر کس لئے کرایا؟ فرمایا۔ لِنُـرِیَـهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا تاکہ دکھائیں ہم ان کو اپنی نشانیاں۔

نکتہ: اے ایمان والو! عام طور سے ہوتا یہ ہے اور روزمرہ کی زندگی میں ہم آپ دیکھتے رہتے ہیں کہ کامیابی کا سفر اگر باپ کرتا ہے تو بیٹا بیان کرتا ہے۔ پیر و مرشد سفر کرتا ہے تو خلیفہ یا مرید بیان کرتا ہے۔ استاد سفر کرتا ہے تو شاگرد بیان کرتا ہے۔ حاکم سفر کرتا ہے تو محکوم بیان کرتا ہے۔ بادشاہ سفر کرتا ہے تو وزیر بیان کرتا ہے مگر اس سفر معراج میں ہمارے تمہارے نبی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان و شوکت کا کیا کہنا کہ سفر ہمارے پیارے نبی، بندہ خاص صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کیا اور بیان سبحان یعنی اللہ تعالیٰ نے کیا۔

خوب فرمایا پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

درود شریف:

معراج کس مقام سے ہوئی

حضرت ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف روایتوں میں تطبیق فرمائی پھر بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی چچازاد بہن حضرت ام ہانی کے گھر آرام فرماتے تھے یعنی مقام ام ہانی سے معراج کی ابتداء ہوئی۔

(سیرت حلبی۔ص ۴۰۵۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۵۴، الطبقات الکبریٰ، ج ۱، ص ۲۱۴)

معراج کس رات میں ہوئی؟

معراج جس وقت ہوئی وہ دوشنبہ کی شب تھی۔ یعنی پیر کی رات میں معراج ہوئی۔ پیر کی رات میں آپ پیدا ہوئے اور پیر ہی کو وصال فرمایا اور پیر ہی کو اعلان نبوت کیا۔ پیر ہی کو مکہ سے ہجرت فرمائی اور پیر ہی کو مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ (سیرت حلبی، ص ۴۰۵)

معراج شریف کا مہینہ اور تاریخ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جاننا چاہئے کہ دیار عرب میں لوگوں کے درمیان مشہور ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی معراج شریف ۲۷ رجب المرجب کو ہوئی۔ (ما ثبت بالسنۃ، ص ۱۳۹)

سُبْحٰنَ ۔ اللہ نے اس عظیم سفر کو سُبْحٰنَ سے شروع فرمایا۔ جو تعجب کے مقام میں استعمال کیا جاتا ہے چونکہ سفر معراج بھی ایک عجیب وغریب سفر تھا جو انسانی عقل وفہم سے بلند تر تھا۔ یہی وجہ تھی جو کفار مکہ نے انکار کردیا تو اللہ تعالیٰ نے سُبْحٰنَ فرما کر یہ بتادیا کہ سفر معراج ایک عجیب وغریب سفر ہے مگر اس ذات نے یہ سفر کرایا جو سُبْحٰنَ ہے۔ عجز وعیب اور مجبوری سے پاک ہے اس کے یہاں کوئی مشکل نہیں وہ ہر شی پر قادر ہے۔ لیکن کافر کیوں انکار کرتے ہیں؟

الَّذِیْ اَسْرٰی ۔ لفظ اِسْرَاء زبان عرب میں رات کے سیر کو کہتے ہیں۔ یعنی اس ذات نے رات کو سیر کرائی، یہاں سیر کرانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو رات میں سیر کرانے لے گیا۔

بِعَبْدِہٖ میں جو لفظ ب ہے یہ مصاحبت کے لئے ہے۔ یعنی سیر کرانے والا، سیر کرنے والے کے ساتھ تھا اور یہ صحبت و معیت کیسی تھی جو بیان میں نہیں آسکتی۔ اور بِعَبْدِہٖ میں ہ ضمیر ہے۔ اس کا مرجع ذات رب تعالیٰ ہے اور عَبْدِ خاص ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات ہے۔ صرف عَبْدٌ ہونا اور بات ہے عَبْدُہٗ ہونا بڑے کمال کا درجہ رکھتا ہے۔ عَبْدٌ دیگر عَبْدُہٗ چیزے دیگر۔ حضرات جس عَبْدٌ کا ذکر ہو رہا ہے وہ کوئی عام عَبْدٌ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص عَبْدٌ ہے۔ جس کی عبدیت پہ اسے ناز ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی الوہیت میں یکتا اور تنہا ہے تو اس کا خاص عبد بھی اپنی عبدیت میں یکتا اور تنہا ہے۔

عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے

سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا تجھے یک نے ایک بنایا

درود شریف:

لَیْلًا میں جو تنوین نکرہ ہے برائے تقلیل و تحصیر ہے یعنی معراج ساری رات نہیں ہوئی بلکہ رات کے تھوڑے سے حصے میں اتنا طویل اور عظیم سفر ہوا ہے۔

حضرت امام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس عظیم سفر پر صرف ایک لحظہ یعنی ایک لمحہ لگا ہے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ قصیر زمانہ کو طویل کردے اور طویل زمانہ کو قصیر کردے۔ (سیرت حلبی۔ ص ۴۴)

حضرات! یہ سیر خاص نشانیاں دکھانے کے لئے تھیں اور دیکھنا دکھانا اچھی طرح رات میں نہیں بلکہ دن میں ہوتا ہے تو پھر رات میں سیر کیوں کرائی اور وہ رات یعنی ستائیسویں کی رات جس میں چاند نظر ہی نہیں آتا مطلب یہ ہوا کہ نہ سورج کی روشنی میں اور نہ چاند کی چاندنی میں سیر کرایا۔ گویا اللہ تعالیٰ یہاں پر بھی اپنے پیارے حبیب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان وشوکت کو بتانا چاہتا ہے کہ اے دنیا والو؟ دیکھ لو اور اچھی طرح سے جان لو کہ ہمارا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نہ چاند کی چاندنی کے محتاج ہیں اور نہ سورج کی روشنی کے، بلکہ چاند کی چاندنی اور سورج کی روشنی ہمارے مدینے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نور کا صدقہ ہیں۔

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَاسَيِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرُ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَايُمْكِنُ الثَّنَآءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

درود شریف:

مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ : مسجد حرام مکہ شریف کی وہ عزت والی مسجد ہے جس کے بیچ میں بیت اللہ شریف واقع ہے مگر مسجد سے مراد مکہ شریف ہے نہ خود مسجد شریف۔ کیونکہ معراج حضرت ام ہانی کے گھر سے ہوئی جو حرم شریف میں ہے۔ (حاشیہ جلالین، ص ۲۲۸)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے ہر نبی علیہ السلام کو معجزہ عطا فرمایا اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو صرف معجزہ عطا نہیں کیا بلکہ ہمارے آقا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو سر سے پیر تک سراپا معجزہ بنایا۔ ہر نبی علیہ السلام کو کمال عطا کیا گیا اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو سراپا کمال بنایا گیا۔

تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو جتنے معجزات اور کمالات دیئے گئے وہ سارے معجزات اور کمالات بلکہ اس سے کہیں زیادہ ہمارے آقا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تنہا عطا کئے گئے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سبحان اللہ! سبحان اللہ!! کیا شان ہے ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی۔ مگر مانے گا وہی جو ایمان والا ہے۔

سرکار اعلیٰ حضرت عاشق مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

اے ایمان والو! خوب غور سے سنو! ایک دن کی بات کہ آسمان رشد و ہدایت کے چاند تارے، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپس میں بیٹھ کر انبیائے کرام علیہم السلام کے شان و عظمت کا تذکرہ فرمارہے تھے۔ کہ غلاموں کے درمیان آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سنا کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا۔ دوسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمارہے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا گیا۔ تیسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ بنایا۔ چوتھے صحابی کہنے لگے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو صفی اللہ بنایا ہے۔ ہمارے سرکار مدینے کے تاجدار سید الابرار و اخیار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تمہاری گفتگو سنی اور تم لوگوں نے سچ کہا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں۔ آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں۔

اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ۔ مگر غور سے سن لو کہ میں حبیب اللہ ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (مشکوۃ شریف، ص ۵۰۵)

عاشق رسول سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سب سے اعلیٰ واولیٰ ہمارا نبی
سب بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ان کے مراتب و درجات کے مطابق معراج کی دولت سے سرفراز کیا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی معراج

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہ مرتبہ اور مقام عطا فرمایا کہ ان کی پیدائش سے قبل ان کی خلافت وحکومت کے چرچے کئے پھر ان کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا فرما کر فرشتوں پر فضیلت بخشی۔ حضرت آدم علیہ السلام کو

تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ مسجود ملائکہ بنا کر تاج خلافت ان کے سر پر رکھا۔ مکین جنت ہونے کا شرف بخشا اور ابوالبشر ہونے کا اعزاز عطا فرمایا، یہ ہے حضرت آدم علیہ السلام کی معراج۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی معراج

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ مرتبہ عطا کیا کہ آپ کو ایک پتھر پر کھڑا کیا گیا اور پھر ان کے لئے زمین وآسمان کے تمام حجابات اٹھا دیئے گئے۔ حتیٰ کہ عرش اعظم سے زمین کے نیچے کے حصے تک ہر چیز کا مشاہدہ کرا دیا گیا یہاں تک کہ آپ نے بہشت بریں میں اپنے محل کو بھی دیکھ لیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نار نمرود کو گلزار کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا گھر کعبہ تعمیر کرنے کا شرف عطا فرمایا۔ یہ تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی معراج۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معراج

قرآن مجید نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معراج کو اس طرح بیان فرمایا۔

وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَهٗ رَبُّهٗ (پ۹،ع۷)

یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے شرف سے نوازا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ قَالَ رَبِّ اَرِنِی اَنْظُرْ اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرَانِی (پ۹،ع۷)

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی، اے رب میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا چاہتے ہیں تو حکم ہوتا ہے کوہ طور پر آؤ۔ چالیس دن روزے رکھو، دیدار کی کیف لئے، عشق ومستی میں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر پہونچے تو حکم ہوا جو قرآن بیان کرتا ہے۔ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ ج اِنَّکَ بِالْوَادِی الْمُقَدَّسِ طُوًی ۝ (پ۱۶،ع۱۰)

یعنی نعلین اتاریئے بیشک آپ طویٰ کے پاک دامن میں ہیں۔ حضرت موسیٰ کوہ طور پر جلوہ فرما ہیں۔ پوری پوری رات قیام میں گزارتے ہیں۔ کیوں؟ دیدار رب تعالیٰ کے لئے۔

چالیس دن کا روزہ رکھا: کیوں؟

رب تعالیٰ کا دیدار ہو جائے۔ نعلین اتروایا جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ رب تعالیٰ کا دیدار کرنا ہے تو نعلین اتار یئے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے تا کہ رب تعالیٰ کا دیدار ہو جائے۔ دیدار کی عجیب وغریب کیفیت ہے مولیٰ سب کچھ گوارا ہے مگر دیدار کرا دے۔

ہر جفا ہر ستم گوارا ہے
اتنا کہہ دے کہ تو ہمارا ہے

صدا پر صدا لگائے جا رہے ہیں۔ عشق بڑھتا جا رہا ہے۔ محبت موجیں لے رہی ہے۔ رَبِّ اَرِنِیْ اُنْظُرْ اِلَیْکَ۔ اے میرے رب! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں تو جواب ملتا ہے لَنْ تَرَانِیْ۔ ہرگز تو مجھے نہیں دیکھ سکتا یعنی فرمان کا مقصد ہے کہ موسیٰ میں دیدار کرا سکتا ہوں مگر تم میں دیکھنے کی طاقت نہیں ہے۔

نکتہ: اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے یعنی ہو سکتا ہے۔

گویا اشاروں، اشاروں میں بتایا جا رہا ہے کہ موسیٰ تمہاری آنکھ کو میں نے وہ طاقت ہی نہیں دیا ہے جس سے تم مجھے دیکھ سکو۔ میری ذات ایک ہے میں احد ہوں۔ اور میں نے ایک ہی ذات کو وہ طاقت دیا ہے۔ جو میری ذات کو دیکھ سکے وہ میرے محبوب، احمد ومحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات ہے۔

یہ سب کچھ اشاروں، اشاروں میں بتایا جا رہا ہے مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طلب جاری ہے جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ یا رب تعالیٰ۔ مجھ میں حوصلہ نہیں ہے مگر تیرا کرم سب کچھ کر سکتا ہے الغرض ادھر سے طلب رَبِّ اَرِنِیْ رہی اور ادھر سے جواب لن ترانی ہی رہا۔ صدق وصفا کے پیکر، عشق ووفا کے مجسمہ کے ارمان کی تکمیل کے لئے رحمت مہربان ہوئی ارشاد ہوا۔ موسیٰ طور پہاڑی کو غور سے دیکھو میں اپنی تجلی پہاڑی پر ڈالتا ہوں۔ (تلخیص پیغام معراج۔ ص ۱۸۸)

قرآن بیان فرماتا ہے۔ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًاۚ (پ،۹، ع،۷)

یعنی اللہ تعالیٰ نے جو پہاڑی پر تجلی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اب ایک سوال ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے تو دیکھا کس کو؟ اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کچھ نہیں دیکھتے تو بے ہوش کیسے پڑتے؟۔ اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ کچھ تجلی ضرور حضرت موسیٰ نے دیکھا تھا جبھی تو بے ہوش ہوئے اب وہ کچھ تجلی کیا تھی اور کتنی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کی تجلی نہیں تھی بلکہ ذات باری تعالیٰ کی صفت کی تجلی تھی اور کتنی تھی؟ تو سوئی کے سوراخ کے ہزار حصے سے بھی کم تھی۔

جب اتنی صفت کی تجلی کا اثر یہ ہوا کہ بے ہوش ہو گئے تو اگر اللہ تعالیٰ کی صفت دیکھ لیتے تو حضرت موسیٰ کی کیا کیفیت ہوتی اور اگر خدائے تعالیٰ کی ذات کا دیدار کر لیتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عالم کیا ہوتا۔ بیان سے باہر ہے سمجھا جا سکتا ہے وہ بھی قدرے۔ بس یہی کہا جا سکتا ہے جو عاشق مصطفےٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے۔

فرق طالب و مطلوب میں دیکھے کوئی
قصہ طور و معراج سمجھے کوئی
کوئی بے ہوش ہے جلوؤں میں گم کوئی
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی

آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب ہوش میں آئے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے اور عرض کرنے لگے اے میرے رب تعالیٰ تو نے مجھے ایسی دولت سے سرفراز فرمایا ہے کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو تو نے عطا نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ اگر تم میرا شکر ادا کرنا چاہتے ہو تو مُتْ عَلٰی تَوْحِیْدِیْ وَحُبِّ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اے موسیٰ! اگر میرا شکر یہ ادا کرنا ہے تو میری توحید اور میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کے ساتھ رہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام متعجب ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رب تعالیٰ! تیری توحید پر تو میرا ایمان ہے مگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت بھی، کیا تیری توحید کے ساتھ لازم وضروری ہے۔ (نزہۃ المجالس)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَوْ لَا مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ وَالْاَرْضِیْنَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَلَا مَلَکًا مُّقَرَّبًا وَّنَبِیًّا مُّرْسَلًا وَّلَا اِیَّاکَ یعنی اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اور ان کی امت کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں زمین کو پیدا کرتا نہ آسمان کو، نہ چاند کو پیدا کرتا نہ سورج کو، نہ فرشتوں کو پیدا کرتا اور نہ انبیائے کرام کو پیدا کرتا۔ حتیٰ کہ اے موسیٰ تجھے بھی نہ پیدا کرتا۔

یعنی اے موسیٰ (علیہ السلام) سنو! فرش سے عرش تک زمین وزماں، شجر وحجر، برگ و بحر، شمس وقمر، خشک وتر، کچھ بھی نہ ہوتے حتیٰ کہ نہ کوئی نبی ہوتا نہ رسول ہوتے۔ نہ آدم ہوتے نہ آدمی ہوتا، یہ ساری خلقت محبوب کے

صدقے میں پیدا کیا ہے اور تم کو بھی اسی محبوب کے صدقے میں پیدا کیا ہے۔ خوب فرمایا عاشق رسول پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

زمین وزماں تمہارے لئے مکین ومکاں تمہارے لئے
چنیں وچناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

درود شریف:

حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں۔ یَا رَبِّ اَنَا کَلِیْمُکَ وَمُحَمَّدٌ حَبِیْبُکَ فَمَا الْفَرْقُ بَیْنَ الْکَلِیْمِ وَ الْحَبِیْبِ۔ یا اللہ تعالیٰ میں تیرا کلیم ہوں۔ اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تیرے حبیب ہیں تو کلیم اور حبیب میں فرق کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اَلْکَلِیْمُ یَاتِیْ عَلٰی طُوْرِ سِیْنَاءَ ثُمَّ یُنَاجِیْ کلیم وہ ہے جو خود طور پہاڑی پر آئے اور عرض کرے۔ یا اللہ تعالیٰ میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں تو جواب میں کہوں لَنْ تَرَانِیْ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے اور اَلْحَبِیْبُ یَنَامُ عَلٰی فِرَاشِہٖ اور حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہ ہیں جو اپنے بستر استراحت پر آرام فرما ہوں اور میری طرف سے وصال اور دیدار کے تقاضے ہو رہے ہوں۔ یعنی اے موسیٰ (علیہ السلام) کلیم وہ ہے جو خدا کو دیکھنا چاہتا ہے اور حبیب وہ ہیں جن کو خدا دیکھنا چاہتا ہے۔

اَلْکَلِیْمُ یَعْمَلُ بِرِضَاءِ مَوْلَاہُ کلیم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے اَلْحَبِیْبُ یَعْمَلُ مَوْلَاہُ بِرِضَائِہٖ اور حبیب وہ ہے جس کی رضا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے یعنی جو حبیب چاہے وہی اللہ تعالیٰ چاہے (نزہۃ المجالس)

عاشق رسول امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

قرآن شریف فرماتا ہے۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ٥ (پ۳۰، سورۃ الضحیٰ)

ترجمہ: رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ (کنز الایمان)

نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کا ارشاد

حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور پہاڑی پر رب تعالیٰ کی تجلی کا جو نظارہ کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے جلال کا یہ عالم تھا کہ کسی کو تاب و طاقت نہ

تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھ کو دیکھ سکے اور جو ان کی آنکھ سے آنکھ ملا لیتا اس کی آنکھ پھوٹ جاتی پھر وہ آنکھ سے محروم ہو جاتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے چہرے پر طرح طرح کے نقاب ڈالے اور وہ سب جل گئے جلال کی تاب برداشت نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ لوہے، پتھر اور لکڑی کا نقاب بنا کر ڈالا وہ سب جل کر راکھ ہو گئے۔ آخر اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ نے محبوبان خدا کے دامن یعنی ان کپڑوں کا نقاب بنایا گیا جن کو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں نے استعمال کیا تھا پھر وہ نقاب باقی رہا۔ (فوائد الفوائد)

اے ایمان والو! جب اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے ملبوسات یعنی پہنے ہوئے کپڑوں کی برکت کا جب یہ عالم ہے تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامن کرم کی شان کا عالم کیا ہوگا۔

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

اے ایمان والو! غوث و خواجہ و رضا کے غلامو۔ خوب خوب یاد رکھو کہ یہ سب مانے گا وہی جو ایمان والا ہوگا۔ جس کے دل میں پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چاہت ہی نہیں ہے تو وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ملبوسات یعنی کپڑوں کو کیا خاطر میں لائے گا۔ اسی لئے ایسے بے ایمان وہابیوں، دیوبندیوں سے ہمیں اپنا ایمان بچانا ہے اور ان سے دور رہنا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے جب گھر تشریف لائے تو آپ کی بیوی حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی معاملہ کیا ہے؟ جو آپ چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اے صفورا۔ طور پہاڑی پر اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی تجلی سے نوازا اور اپنا دیدار عطا کیا۔ تو میری آنکھوں میں اس تجلی کی برکت سے اس قدر جلال کا اثر ہو گیا ہے کہ جو میری آنکھ کو دیکھتا ہے تو اس کی آنکھ پھوٹ جاتی ہے اور وہ آنکھ سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں نے اپنے چہرے پر نقاب ڈال لیا ہے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہونے پائے اور اگر تم نے بھی میری آنکھوں کو دیکھ لیا تو تم بھی آنکھ سے محروم ہو جاؤ گی اسی لئے میری آنکھ دیکھنے کی کوشش مت کرنا۔

حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں تو ان آنکھوں کو دیکھوں گی جن آنکھوں نے رب تعالیٰ کا دیدار کیا ہے چاہے آنکھ رہے یا جائے۔ بار بار اصرار کرتی ہیں کہ میں ان آنکھوں کو دیکھوں گی جن آنکھوں نے رب تعالیٰ کی تجلی کا دیدار کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بہت منع کیا۔

روکا مگر حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا دیدار کرنا چاہتی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری آنکھ چلی جائے گی تم محروم ہو جاؤ گی۔ حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا ایسی آنکھ کا پھوٹ جانا ہی بہتر ہے جو آنکھیں جمال یار کا نظارہ نہ کرسکیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چہرے سے نقاب اٹھا دیا اور حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک آنکھ کھلی رکھی اور دوسری آنکھ پر اپنا ہاتھ رکھ لیتی ہیں کہ اگر پھوٹے تو ایک آنکھ، اور دوسری سلامت رہے۔

حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نظر جیسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھ پر پڑتی ہے ایک آنکھ پھوٹ جاتی ہے مگر حضرت صفورا لذت دیدار میں محو ہیں تکلیف کا احساس بھی نہیں ہوا پھر پھوٹی ہوئی آنکھ پر ہاتھ رکھ لیتی ہیں اور دوسری آنکھ دیدار کے لئے کھول دیتی ہیں نگاہ سے نگاہ ملتے ہی دوسری آنکھ بھی پھوٹ جاتی ہے مگر پھوٹی ہوئی پہلی آنکھ سے جب ہاتھ ہٹاتی ہیں تو وہ صحیح وسالم ہو جاتی ہے یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے اسی طرح جس آنکھ سے دیکھتی ہیں وہ پھوٹ جاتی ہے اور دوسری صحیح وسالم ہو جاتی ہے پھر ہاتھ پھوٹی ہوئی آنکھ پر رکھ لیتی ہیں تو خدائے تعالیٰ کی شان کہ ہاتھ ہٹاتے ہی پھوٹی ہوئی آنکھ ٹھیک ہو جاتی ہے اسی طرح حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بار بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں اللہ تعالیٰ کی تجلی کا دیدار کرتی جارہی ہیں اور بار بار ان کو اللہ تعالیٰ آنکھیں عطا فرما رہا ہے۔ (تلخیص پیغام معراج ص ۱۷۳)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

تیسرا جمعہ.................................دوسرا بیان

معراج مصطفیٰ ﷺ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ○ (پ۱۵، رکوع۱)

ترجمہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے، مسجد اقصیٰ تک۔ جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔ بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

ہجرت سے پہلے رجب شریف کی ستائیسویں رات کو شب دوشنبہ مبارکہ میں ہمارے آقا کریم، محبوب خدا، شب اسریٰ کے دولہا، نوشۂ بزم جنت، ہم غریبوں کے آقا، ہم فقیروں کی ثروت، مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی چچازاد بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آرام فرما تھے، اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ارشاد فرمایا کہ ستر ہزار فرشتوں کی بارات ساتھ میں لے لو اور جنت کو سجادو۔ داروغہ جہنم مالک کو حکم دو کہ دوزخ کے دروازے بند کردے۔ اور حوران بہشت عمدہ اور نفیس لباس زیب تن کرلیں۔ سب فرشتے معراج کے دولہا کی تعظیم کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ اسرافیل صور نہ پھونکیں۔ عزرائیل آج کی رات کسی کی روح قبض نہ کریں۔ تمام قبروں سے عذاب اٹھالیا جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیائے کرام شب اسریٰ کے دولہا کے استقبال کے لئے تیار ہو جائیں۔

حضرت جرائیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کی جماعت کے ساتھ جنت میں براق لانے کے لئے تشریف لائے۔ دیکھا کہ جنت میں چالیس ہزار براق ہیں ہر ایک براق کی پیشانی پر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لکھا ہوا ہے۔ ایک براق کو دیکھا جو رورہا ہے سر نیچے ڈالے ایک طرف کھڑا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس کے پاس گئے اور رونے کا سبب دریافت کیا۔ براق نے کہا چالیس ہزار سال ہوئے کہ حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے معراج کا ذکر سنا تھا کہ سرکار نبیوں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم معراج کا سفر فرمائیں گے کاش! مجھے ان کی سواری کے لئے منتخب کرلیا جاتا اسی شوق محبت میں رورہا ہوں کہ سواری مجھے بنایا جائے اس براق کی محبت اور عشق کو جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دیکھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سواری کے لئے پسند فرمالیا۔ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۱۴)

گزارش: اے ایمان والو! رونا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ سارے براق رہ گئے اور عشق نبی اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں رونے والا براق پسند کرلیا گیا۔

اگر ہم بھی چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پسند کرے تو ہم بھی عشق نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں رونے کی عادت بنائیں۔ مومن کا آنسو جو خوف خدائے تعالیٰ اور محبت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں گرتا ہے تو تمام گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رونے والی آنکھیں عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

جبریل امین براق کے ساتھ حضرت ام ہانی کے گھر

حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کی جماعت کے ساتھ براق لے کر حضرت ام ہانی کے گھر حاضر ہوئے تو کیا دیکھا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بستر استراحت پر آرام فرما ہیں۔ فرشتوں کے سردار حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنے نوری ذہن سے سوچتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ عَجِّلْ يَا جِبْرِيْلُ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَائِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جبرئیل جلدی کرو۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ملاقات کا مشتاق ہے اب حضرت جرائیل علیہ السلام حیرت میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جلدی بلا کر لاؤ اور ادھر محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عالم یہ ہے کہ آرام فرمارہے ہیں اگر آواز دے کر جگایا تو بے ادبی ہے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید وبایزید ایں جا

اور جلدی محبوب کو لے کر نہ گیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی عدولی ہوگی غور وفکر میں ہیں کہ کیا کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے **یَا جِبْرِیْلُ قَبِّلْ قَدَمَیْہِ**۔ یعنی اے جبرئیل علیہ السلام! آپ کے ہونٹ کافور کے ہیں اور حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے تلوے نور کے۔ کافور میں ٹھنڈک ہوتی ہے۔ کافوری ہونٹوں سے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نوری تلوؤں کو مس کر و ٹھنڈک پہونچے گی میرے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیدار ہو جائیں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے کافوری لبوں سے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نوری تلوؤں کا بوسہ دیا یعنی چوما۔ ٹھنڈک پہونچی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیدار ہوئے۔ چشمان کرم وا کیا اور فرمایا جبرائیل علیہ السلام کیسے آئے ہو، آنے کا مقصد کیا ہے؟ عرض کیا اے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کا حکم لایا ہوں۔ **اِنَّ اللّٰہَ اشْتَاقَ اِلٰی لِقَائِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَسَلَّمْ**۔ بے شک اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ اور مولائے کریم نے حکم دیا **عجل یا جبرائیل** ۔ جلدی میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو لے کر آؤ یعنی اے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ معراج کے دولہا بننے والے ہیں۔ میکائیل و اسرافیل بھی آپ کی خدمت کے لئے ساتھ میں ہیں۔ اور ستر ہزار نوری فرشتے براتی حاضر ہیں۔ اور جنتی براق سواری کے لئے موجود ہے۔ (نزہۃ المجالس)

براق: ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں۔ براق خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اور وہ سفید رنگ کا تھا۔ نگاہ جہاں تک پہونچتی ہے براق کا قدم وہاں پڑتا ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ج:۱، ص:۹۱، مشکوۃ شریف، ص ۵۲۷)

جبرئیل علیہ السلام سوچتے ہیں کہ یہ ایسی رات ہے کہ پوری دنیا اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے ہاتھ کو ہاتھ نظر نہیں آتا، خلد بریں کی نوری شمعیں روشن کر لینی چاہئے اس لئے کہ کونین کا سلطان دولہا بنا ہے اور آج اس کی بارات ہے روشنی ہونا ضروری ہے۔ غیب سے ندا ہوئی کہ اے جبرئیل علیہ السلام کیا کہہ رہے ہو۔ جنت کی قندیلوں کی کوئی حاجت نہیں۔ کیا آفتاب کے سامنے چراغ لے کر جاؤ گے۔ میں نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ نور انی پر اپنی صفت غیرت کے ستر ہزار پردے ڈال رکھے ہیں۔ صرف ایک پردہ اٹھا دو پھر دیکھو سارا عالم جمال رخ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے جگمگا اٹھے گا اور ساری شمعیں اس کے سامنے بے نور ہو کر رہ جائیں گی۔ (پیغام معراج، ص ۷۰۹)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

یہ جوت پڑتی تھی ان کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدم مبارک، تلوے مبارک کا چومنا بتا رہا ہے کہ

اے ایمان والو! اس پیارے نبی معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان وشوکت کو پہچانو اور مانو اور دیکھو کہ جہاں فرشتوں کے سردار جبرائیل کا سر ہے وہاں مدینے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا قدم مبارک ہے۔

ہزاروں جبرائیل الجھے ہوئے ہیں گرد منزل میں
نہ جانے کس بلندی پر ہے کاشانہ محمد کا ﷺ

راتوں کو بیدار رہ کر گنہگاروں کی مغفرت کے لئے دریا بہانے والی آنکھیں خدا جانے آج کس خواب شیریں سے سرشار ہیں۔

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفےٰ نے دریا بہادیئے ہیں

مگر آج خواب میں کتنا لطف اور کس قدر سرور ہے کہ جبرائیل امین نے بیدار کیا مگر نیند نے دامن پکڑلیا۔ ملائکہ کی فوج درفوج جماعت آستانہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر جلوس کی شکل میں چلنے کے لئے تیار ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام کچھ دیر انتظار کے بعد بصد تعظیم وتکریم معراج کے دولہا کو پھر بیدار کرتے ہیں۔ چشمان کرم کھلتی ہیں مگر نیند پھر قدم ناز پر لوٹ جاتی ہے بار بار جبرئیل علیہ السلام بیدار کرتے ہیں اور آقا بیدار ہوتے ہیں اور سوجاتے ہیں گویا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ امت کو بتانا چاہتے ہیں کہ

اے غلامو! آج اچھی طرح دیکھ لو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عظمت میں میرا مقام کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام رب تعالیٰ کو دیکھنا چاہتے تھے اور حق تعالیٰ مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھنا چاہتا ہے۔

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

درود شریف:

آقا کریم شب اسریٰ کے دولہا، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیدار ہوتے ہیں حکم سنایا جاتا ہے کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کل جنتیں نئی زیب وزینت کے ساتھ آراستہ ہو چکی ہیں۔

آسمانوں میں آمد آمد کا غلغلہ بلند ہو چکا ہے نور کے پیکر آسمانوں میں تمنائے دیدار لئے کھڑے ہیں۔

شق صدر کا معجزہ ظہور پذیر ہوتا ہے

آب زم زم سے غسل دیا جاتا ہے۔ میرے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نہانے سے جو نورانی پانی معراج کی رات گرا تھا تو ستاروں نے اپنے اپنے دامن کے کٹوروں یعنی پیالوں میں بھر لئے تھے۔

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا، فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دل کی تمنا اور آرزو یوں بیان کرتے ہیں۔

جو ہم بھی واں ہوتے خاک گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

حلۂ بہشتی زیب تن کیا گیا، دولہا بنایا گیا، سواری کے لئے جنتی براق پیش کیا گیا۔ معراج کے دولہا نے براق پر سوار ہونے کا ارادہ فرمایا۔ براق وجد میں آ گیا شوخی کی۔ اچھلنے لگا۔ نافرمانی سے نہیں بلکہ ناز وفخر سے اُچھل رہا تھا کہ آج اس کا نصیبہ بیدار ہوا ہے عزت وکرامت کی ساعت آئی۔ محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سواری میں رہنے کا شرف ملا ہے۔ جوش خوشی میں۔ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا اور اچھلنے لگا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ براق ہوش میں آ، دیکھ آج تجھ پر کون سوار ہو رہے ہیں؟ براق پسینہ پسینہ ہو گیا اور ادب اور عاجزی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ہمارے آقا معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سوار ہونے کا ارادہ فرماتے ہیں کہ امت کی یاد آجاتی ہے اور غم امت میں چشم کرم سے آنسو نکل پڑتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام عالم حیرت میں عرض کرتے ہیں کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا خدمت وتکریم میں کچھ کمی رہ گئی جو آپ سوار ہوتے ہوتے رُک گئے۔ توقف فرمایا۔ اور آپ کے رونے کی کیا وجہ ہے میرے سرکار شب اسریٰ کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ جبرئیل تمہاری خدمت وتکریم میں کوئی کمی نہیں ہے۔ ستر ہزار فرشتے میری تکریم کے لئے اور براق سواری کے لئے حاضر ہے۔ آسمانوں کو سجا دیا گیا ہے۔ سارے انبیاء علیہم السلام میرے انتظار میں ہیں۔ خود خالق ومالک اللہ تعالیٰ میری دید کا مشتاق ہے۔ لیکن مجھے میری گنہگار امت یاد آ رہی ہے۔ اے جبرئیل (علیہ السلام) میری امت کمزور اور گنہگار ہے پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ کمزور امت گناہ کا بوجھ اٹھا کر پل صراط کو پار

کیسے کرے گی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نوری ذہن سے فکر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جلدی لے کر آؤ اور محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو گنہگار امت یاد آرہی ہے۔ ابھی جبرئیل اسی سوچ و بچار میں تھے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے جبرئیل! میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ اپنی امت کی فکر نہ کریں آپ کی امت کو اللہ تعالیٰ پل صراط سے ایسے گزار دے گا کہ امت کو خبر بھی نہ ہوگی۔ میرے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جب امت کے لئے یہ خوشی کا پیغام سنا تو براق پر سوار ہوئے۔ (ملخصاً پیغام معراج ص ۱۳۹ مطبوعہ پنچ)

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

اے ایمان والو! ہمارے پیارے آقا شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم غم امت میں رورہے ہیں اور امت کی بخشش کے لئے کیا کیا انداز اپنا رہے ہیں۔ اور ایک ہم امتی ہیں کہ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بھولے بیٹھے ہیں کوئی فکر نہیں کوئی خیال نہیں۔

آؤ عہد کریں اور یہ طے کریں کہ اس وقت تک ہم سوئیں گے نہیں جب تک اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھ نہیں لینگے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تین بار پڑھیں گے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھیں گے پھر سونے کی دعا یعنی اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلمہ شریف یعنی لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ پڑھیں گے پھر سوئیں گے۔

حضرات! میں پوری ذمہ داری اور یقین کے ساتھ آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ نے ان مبارک کلمات کو پڑھ کر سونے کی عادت بنالی تو یقین کر لیجئے کہ ایک نہ ایک دن سرکار مدینہ، نور و رحمت کے گنجینہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت خواب میں آپ کو ہوگی اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہونے والا مومن بڑا خوش نصیب اور جنت کا حقدار ہوتا ہے۔ اور جب سو کر بیدار ہو جائیں تو دعا پڑھیں یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اَلَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ اور پھر کلمہ شریف تین مرتبہ پڑھیں اور اس کے بعد اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ تین بار پڑھ لیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دن بھر خیر و برکت ہو اور ہر بلا و مصیبت سے محفوظ رہیں۔ اور آپ کی تجارت میں خوب برکت بھی ہوگی اور نامۂ اعمال میں ڈھیروں ثواب بھی جمع ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے اور عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بنائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سواری چلی

جب براق چلا نورانی راستے کی جب گرد اڑی تو ایسا نور برسا کہ پورے راستے پر بادل چھایا رہا اور ایسی بارش ہوئی کہ بحر و بر، خشک و تر اور دریا جل تھل ہو گئے۔ جنگل لبالب بھر گئے بلکہ زمین سے پانی ابلنے لگا۔

اٹھی جو گردِ رہِ منور، وہ نور برسا کہ راستے بھر
گھرے تھے بادل، بھرے تھے جل تھل، امنڈ کے جنگل اُبل رہے تھے

محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سواری چلی، جبرئیل امیں رکاب تھامے ہوئے ہیں۔ میکائیل لگام پکڑنے کی خدمت انجام دے رہیں ستر ہزار فرشتوں کا ہجوم ہے۔ صلوٰۃ و سلام کی دھوم ہے۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

تجلی حق کا، سہرا سر پر، صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رویہ قدسی، پرے جما کر، کھڑے سلامی کے واسطے تھے

اس شان و شوکت کے ساتھ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سواری روانہ ہوتی ہے۔ ایسے جاہ و جلال کے ساتھ کوچ کیا۔ بڑے سکون و وقار کے ساتھ سفر شروع ہوا۔

باغ عالم میں باد بہاری چلی
سرور انبیاء کی سواری چلی

تھوڑی ہی دیر میں ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر اس زمین پر ہوا جس میں کھجور کے درخت کثرت سے تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ یہ یثرب (مدینہ منورہ) یعنی آپ کے سکونت کی جگہ ہے۔ فَصَلِّ هُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہاں نماز پڑھئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے براق سے

اتر کر نماز پڑھی۔ پھر حضرت شعیب علیہ السلام کا شہر مدین آیا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی جگہ بیت اللحم اور پھر جبل طور آیا ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان مقامات پر نماز پڑھی۔ (مواہب اللدنیہ مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۴)

حضرات! ان واقعات سے معلوم ہوا کہ ان جگہوں پر نماز پڑھنا بڑی برکت رکھتا ہے جن جگہوں کی نسبت محبوب بندوں کے ساتھ ہو۔

دیوبندی حضرات کے بڑے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے راستے میں بعض مقامات متبرکہ پر نماز پڑھی اس سے معلوم ہوا کہ مقامات شریفہ میں نماز پڑھنا موجب برکت ہے۔ (نشر الطیب، ص ۴۱)

راستے میں آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر ایک جماعت پر ہوا۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں ان الفاظ کے ساتھ سلام پیش کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اٰخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَاشِرُ

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ حضور! ان کے سلام کا جواب دیجئے۔ آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا اور وہ جماعت جس نے آپ کو سلام کیا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۵ تفسیر ابن کثیر، ج ۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا

ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس گزرا وہ کھڑے ہوکر اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

(مسلم شریف، ج ۲، ص ۲۶۸، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۵)

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۵)

حضرات! آپ حضرات نے سنا کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ شب معراج جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گزرا تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس حدیث شریف سے آپ کو بتانا اور سمجھانا یہ ہے کہ قبر والا اگر مردہ ہوتا ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بعد موت قبر میں نماز کیسے پڑھ رہے ہیں؟ نماز پڑھنے کے لئے زندہ ہونا ضروری ہے۔ پتہ چلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بعد موت اپنی قبر میں زندہ ہیں۔ جبھی تو کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے ہیں اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھا اور پہچان گئے جبھی تو ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رسول ہونے کی گواہی دی۔ اس سے بھی پتہ چلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں زندہ ہیں۔

حدیث شریف: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ ○

(سنن ابن ماجہ، ص: ۱۱۸، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۵، معجم طبرانی)

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے پس اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۵، معجم طبرانی)

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا، فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے

حضرات! جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں زندہ ہیں تو ہمارے نبی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھی نبی ہیں تو ہمارے آقا نبی دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زندگی کا عالم کیا ہوگا۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

درود شریف:

حضرات! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے سرکار مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قبر کے اوپر زمین پر تشریف فرما ہو کر قبر کے اندر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کس حال میں ہیں اور اس کیفیت یعنی نماز پڑھنے کی حالت کو بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ گویا ہمارے نبی زمین پر رہ کر قبر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی حالت کو دیکھ رہے ہیں۔

اور آج ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی قبر شریف سے اللہ تعالیٰ کی عطا سے سارے عالم کا مشاہدہ فرما رہے ہیں، ہم غلاموں کو اور ہماری حالتوں کو دیکھ رہے ہیں۔

خوب فرمایا سرکار اعلیٰ حضرت پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

حدیث شریف: ہمارے آقا معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَاهُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ هٰذِهٖ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام دنیا سے پردہ اٹھادیا ہے لہٰذا میں تمام دنیا اور دنیا میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے۔ سب کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے کہ میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (مجمع طبرانی، کنزالعمال، ج:۱۱، ص:۱۸۹)

مسجد اقصیٰ میں امامت فرمانا

پھر ہمارے آقا نوشہ بزم جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیت المقدس پہونچے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے براق کو مسجد اقصیٰ کے دروازے کے پتھر کے ایک سوراخ سے باندھ دیا۔ اسی دروازے کو اب باب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کہا جاتا ہے۔ (مسلم، ج:۱، ص:۹۱، ترمذی، مشکوٰۃ، ص:۵۲۸)

پھر ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے۔ مسجد اقصیٰ میں تمام انبیائے کرام، حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہمارے سرکار سید ابرار واخیار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جملہ انبیائے کرام نے آپ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور آپ کی بارگاہ وجاہت میں صلوٰۃ وسلام پیش کیا اور جملہ انبیائے کرام علیہم السلام نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے افضل واعلیٰ ہونے کا اعتراف کیا۔ (مدارج النبوۃ، ص:۲۹۵)

پیشوائے سنیت، مرید بارگاہ قادریت، فدائے آستانہ چشتیت چشم وچراغ خاندان برکاتیت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

پھر اذان دی گئی اور تکبیر کہی گئی۔ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام نے صفیں درست کیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے امام الانبیاء سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ حضور مصلیٰ امامت پر آپ رونق افروز ہوں اور نماز پڑھائیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ شب معراج میں کل انبیاء علیہم السلام مقتدی ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم امام ہیں۔

راز کی بات: سارے انبیائے کرام دنیا میں پہلے تشریف لائے اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سب کے بعد میں تشریف لائے۔ کوئی خیال کرسکتا تھا کہ پہلے آنے والوں کا مرتبہ زیادہ ہوگا اسی لئے تو پہلے آئے اور بعد میں آنے والے کا مرتبہ کم ہوگا کیونکہ بعد میں آئے۔ اسی لئے معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں پہلے آنے والے تمام انبیائے کرام علیہم السلام ہاتھ باندھ کر پیچھے کھڑے ہیں اور سب کے بعد میں آنے والا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم امامت کے مصلے پر سب سے آگے ہیں۔

عاشق رسول سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر کہ عیاں ہو معنیٰ اول و آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

گویا یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ اے دنیا والو! اے آسمان والو! یہ نظارہ دیکھ لو! کہ مسجد اقصیٰ میں تمام انبیائے کرام مقتدی ہیں اور محبوب خدا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سب کے امام ہیں۔

سب سے اعلیٰ واولیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا ووالا ہمارا نبی

سبحان اللہ، ماشاءاللہ۔ کیا شان ہے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی۔

آؤ ہم سب مل کر اپنے پیارے نبی معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ عالی جاہ میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کریں۔ باآواز بلند پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ٥

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

چوتھا جمعہ.................................پہلا بیان

عجائبات کا مشاہدہ اور دیدارِ الٰہی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ (پ۲۷، رکوع۵)

ترجمہ: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

آج کا دن کتنا مبارک دن ہے کہ مدتوں کے بعد مسجد اقصیٰ میں انبیائے کرام و رسولان عظام علیہم السلام کا عظیم الشان اجتماع و اجلاس ہو رہا ہے۔

خطابِ آدم: حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بغیر ماں باپ کے خاص اپنی قدرت سے پیدا فرمایا۔ اور جنت کو میرا مسکن بنایا اور مجھے مسجود ملائکہ ہونے کا شرف عطا کیا اور تمام چیزوں کے نام سکھائے اور صفی اللہ کا مبارک لقب عطا فرمایا۔

خطابِ خلیل: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے خلیل بنایا۔ اور ملک عظیم عطا فرمایا اور مجھے صاحب قنوت کیا اور مجھ پر نار نمرود کو گلزار فرمایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خطاب

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھ سے کلام فرمایا اور مجھے برگزیدہ کیا اور مجھ پر توریت نازل کی اور فرعون کی ہلاکت اور بنی اسرائیل کی نجات میرے ہاتھ پر ظاہر کی اور میری امت کو حق وہدایت والی بنایا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا خطاب

تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے ملک عظیم عطا فرمایا اور زبور کا علم دیا اور میرے لئے لوہے کو موم کیا اور پہاڑوں اور پرندوں کو تابع کیا جو میرے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں اور مجھے خطاب وحکمت سرفراز فرمایا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا خطاب

تمام محامد اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے میرے لئے ہوائیں تابع کیں اور شیطانوں، انسانوں، جنوں اور پرندوں کو مسخر کیا اور مجھے پاکیزہ ملک عطا کیا جس کا حساب نہ ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے کلمۃ اللہ ہونے کا شرف عطا کیا۔ مجھے کتاب وحکمت، توریت، انجیل کا علم دیا۔ مجھے مادرزاد اندھوں اور جزامی کو شفاء دینے اور مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت بخشی، مجھے اور میری ماں کو شیطان مردود سے پناہ دی۔

خطاب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

معراج کے دولہا نوشۂ بزم جنت امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عظیم الشان خطاب ہوا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَكَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَاَنْزَلَ عَلَیَّ الْفُرْقَانَ فِیْهِ تِبْیَانُ كُلِّ شَیْءٍ وَجَعَلَ اُمَّتِیْ وَسَطًا وَجَعَلَ اُمَّتِیْ هُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَهُمُ الْاٰخِرُوْنَ وَشَرَحَ لِیْ صَدْرِیْ وَوَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ وَرَفَعَ لِیْ ذِكْرِیْ وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَّخَاتِمًا ○

یعنی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے تمام عالم کے لئے رحمت بنایا اور تمام لوگوں کے لئے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنایا اور مجھ پر فرقان کو نازل کیا جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور میری امت کو بہتر اور اعتدال پسند بنایا اور میری امت کو اول و آخر ہونے کا شرف عطا کیا اور میرا سینہ کھولا اور میرے ذکر کو بلند فرمایا اور مجھے فاتح اور آخری نبی ہونے کا شرف عطا کیا۔

یہ خطاب مبارک سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ بِھٰذَا اَفْضَلَکُمْ مُحَمَّدٌ اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس سبب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیائے کرام علیہم السلام سے افضل فرمایا۔

(تفسیر ابن کثیر، ج:۳، مواہب اللدنیہ، ج ۲، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۹۷)

عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا، سرکار اعلیٰ حضرت، فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی

ہمارے آقا پیارے نبی معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دوران سفر ملاحظہ فرمایا:

مجاہدین کو دیکھا

ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے، ایسی قوم کو دیکھا جو دن میں کھیتی بوتے ہیں اور اسی دن کاٹ لیتے ہیں پھر وہ کھیتی ایسی ہو جاتی ہے جیسے کاٹنے کے قبل تھی۔ آپ نے جبرئیل امین سے پوچھا یہ کیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں ان کی نیکی سات سو گنا سے زیادہ کی جاتی ہے۔

(مواہب اللدنیہ، ج:۲، ص:۱۵)

تارک صلوٰۃ کو دیکھا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر ایسی قوم پر ہوا جن کے سر پتھر سے کچلے جا رہے تھے کچلنے کے بعد پھر ان کے سر صحیح سالم ہو جاتے پھر کچلے جاتے پھر ان کے سر صحیح ہو جاتے یہ سلسلہ بند نہیں ہوتا ہے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز نہیں پڑھتے تھے۔

(مواہب اللدنیہ، ج:۲،ص:۱۵، مدارج النبوۃ، ج۱،ص ۲۹۸)

اے ایمان والو! آپ نے سنا کہ نماز نہ پڑھنے والے پر کتنا شدید عذاب ہو رہا ہے بے نمازی کا سر پھوڑا جا رہا ہے اور یہ عذاب مرنے کے بعد قیامت تک ہوتا رہے گا۔ اب جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ان کو توبہ کر کے نمازی بن جانا چاہئے ورنہ ان کا سر بھی قیامت تک کچلا اور پھوڑا جائے گا اور ان کو عذاب سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بے نمازی ہونے سے بچائے اور نماز پڑھنے کی عادت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

تارک زکوٰۃ کو دیکھا

ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایسی قوم پر ہوا جن کی شرمگاہ پر آگے اور پیچھے چیتھڑے لپٹے ہوئے ہیں اور وہ لوگ جانوروں کی طرح چر رہے ہیں کانٹے اور جہنم کے پتھر کھا رہے ہیں۔

(مواہب اللدنیہ، ج:۲،ص:۱۵، مدارج النبوۃ، ج۱،ص ۲۹۸)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ عذاب مسلط فرمایا ہے۔

اے ایمان والو! خوب غور سے سن لو کہ زکوٰۃ نہ دینا آپ کو کتنے بڑے عذاب میں مبتلا کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کو پورا، پورا ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

زانی کو دیکھا: ہمارے سردار، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر ایسی قوم پر ہوا جن کے سامنے پاک اور حلال گوشت رکھا ہوا ہے اور ایک ہانڈی میں کچا اور بدبودار گوشت رکھا ہے مگر وہ لوگ کچے اور بدبودار گوشت کو کھا رہے ہیں۔

پاک اور حلال گوشت نہیں کھاتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یہ لوگ آپ کی امت کے وہ مرد ہیں جن کے پاس حلال اور پاک بیویاں ہیں مگر یہ لوگ خبیث اور گندی عورتوں کے پاس رات گزارتے ہیں اسی طرح وہ عورتیں ہیں جن کے پاس پاک اور حلال شوہر ہیں مگر یہ عورتیں ناپاک مردوں کے پاس رات گزارتی ہیں۔ (مواہب اللدنیہ، جلد۲،ص۱۵)

اے ایمان والو! غور سے سنو اور یاد رکھو! ایک دن مرنا ہے اور جو کچھ کیا ہے اس کا عذاب یا ثواب ہمارے

سامنے ہوگا۔زنا کرنا یعنی غیر عورت سے ملنا اور اس کے پاس رات گزارنا یہ وہ عمل بد ہے جس سے نسل میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور زانی کی روزی گھٹا دی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔آمین ثم آمین۔

مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک

ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى O (پ۲۷،رکوع۵)

ترجمہ: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا،پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔(کنز الایمان)

حضرات! ہمارے حضور،مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مسجد اقصیٰ سے آسمانوں پر جانا پھر سدرۃ المنتہیٰ سے آگے عرش پر تشریف لے جانا،پھر اس سے آگے لامکاں اور پھر قاب قوسین کی اعلیٰ منزل میں جلوہ گر ہونا،اور اللہ تعالیٰ کا بے حجاب دیدار کرنا،اور بے شمار انعام واکرام حاصل کرنا۔

اسی کو عاشق مصطفیٰ،پیارے رضا،اچھے رضا،امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پہ جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں،عرب کے مہمان کے لئے تھے

وہاں فلک پر،یہاں زمیں میں،رچی تھی شادی،مچی تھیں دھومیں
ادھر سے انوار ہنستے آتے،ادھر سے نفحات اٹھ رہے تھے

درودشریف:

حضرات! انبیائے کرام ومرسلین عظام علیہم السلام مسجد اقصیٰ میں ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان وعظمت کو ملاحظہ کیا،اور رُخ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوئے۔اب ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد اقصیٰ سے آسمانوں کی جانب روانہ ہوئے۔

حدیث شریف: پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آسمانوں کی طرف بڑھے اور جب آسمان دنیا پر پہنچے تو دروازہ کھٹکھٹایا آواز آئی کون؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں جبرئیل ہوں،پھر کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟

جبرئیل علیہ السلام نے کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ پھر کہا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہاں! (ان کو بلایا گیا ہے) آواز آئی مرحبا۔ آنے والا کتنا اچھا ہے۔ (مسلم، ج:۱،ص:۹۱، مشکوٰۃ، ص ۵۲۷)

سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ

آقائے دوعالم، معراج کے دولہا، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سواری جب پہلے آسمان پر پہونچی۔

فلک پر غل ہوا محبوب رب العالمین آئے
بلایا ہے خدا نے لیکے جبرئیل امین آئے

انبیاء کو بھی جس نے خطبے دیئے ہیں
وہ امام آگیا وہ خطیب آگیا

پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو حضرت آدم علیہ السلام نے آپ کو دیکھ کر سلام کیا اور کہا، اے صالح نبی! نیک فرزند، مرحبا، مرحبا یعنی آپ کا آنا مبارک ہو۔ پھر ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں سلام پیش کیا۔ (مسلم، ج:۱،ص:۹۳)

اے ایمان والو! غور سے سنو اور اپنی قسمت پر خوب ناز کرو کہ ہمارے نبی کی شان وعظمت کا کیا عالم ہے۔ مگر دشمن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہابی، دیوبندی نہیں سمجھتے۔

اُف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

علماء فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب، دانائے خفا، وغیوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے روحانی باپ ہیں کیوں کہ سارا عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نور سے پیدا کیا گیا۔ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

حدیث شریف: اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَ كُلُّ الْخَلَائِقِ مِنْ نُوْرِیْ ٥

(تفسیر روح البیان، ج۱،ص ۵۴۸، مدارج النبوۃ، ج۱،ص ۷)

یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے سارے عالم کو پیدا فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام پاک ابوالارواح ہے تو حضرت آدم علیہ السلام اگر چہ ظاہر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کے باپ ہیں مگر حقیقت میں حضرت آدم علیہ السلام بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بیٹے ہیں۔
سرکار اعلیٰ حضرت، عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ان کی نبوت ان کی ابوۃ سب کو عام
ام البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے
ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں مرے نخل
اس گل کی یاد میں یہ صد ابوالبشر کی ہے

اس کے بعد مہمان عرش، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام سے ملاقات ہوئی، پھر تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ اور جب ساتویں آسمان پر ہمارے آقا کریم، معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لے گئے تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے جد امجد کو سلام کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا اے صالح نبی اور صالح بیٹے! آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ (روح البیان، ج:۵، پیغام معراج، ص:۱۶۵)

سدرۃ المنتہیٰ: معراج کے دولہا ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے سدرہ کو دیکھا جو ایک بیری کا درخت ہے اس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح چوڑے اور اس کا پھل مٹکوں کی طرح تھے۔

(مسلم، ج:۱، ص:۹۱)

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس بیت المعمور ہے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیت المعمور میں تشریف لے گئے وہاں ستر ہزار فرشتوں نے استقبال کیا اور مبارکباد پیش کی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ بیت المعمور میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرشتوں کو نماز پڑھائی۔ بیت المقدس میں انبیائے کرام علیہم السلام کے امام اور بیت المعمور میں فرشتوں کے امام بنے۔ (روح البیان، ج۵، پیغام معراج، ص۱۶۵)

بیت المعمور: فرشتوں کا کعبہ بیت المعمور ہے۔ یہ خانۂ کعبہ کے محاذ و مقابل ہے اگر یہ نیچے آئے تو خانۂ کعبہ پر آئے گا۔ جس طرح انسان خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہیں اسی طرح فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔ اور ہر روز ستر ہزار فرشتے بیت المعمور کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ، ج۱، ص۳۰۱)

اور ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار شام کو حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ انور پر مدینہ منورہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف، ص۵۴۶)

فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی خواہش کا اظہار کیا تو انہیں اجازت دی گئی تو فرشتوں نے اپنی کثرت سے چھپا لیا یعنی تمام فرشتے سدرہ پر بیٹھ گئے تا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کریں۔ (الدر المنثور، ج۶، ص۱۲۶)

حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ لَمْ يُجَاوِزْهُ اَحَدٌ اِلَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یعنی سدرۃ المنتہیٰ سے آگے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علاوہ کوئی بھی نہ جاسکا۔ (مواہب لدنیہ، ج۲، ص۲۵)

یہی وہ مقام ہے جہاں جبرئیل علیہ السلام بھی رُک گئے اور عرض کرنے لگے کہ حضور اب میں یہاں سے آگے نہ چل سکوں گا آپ کا ساتھ نہ دے سکوں گا۔ اِنْ تَجَاوَزْتُهٗ اِحْتَرَقْتُ بِالنُّوْرِ (مواہب لدنیہ، ج۲، ص۲۹)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اگر میں سدرہ سے آگے بڑھوں گا تو تجلیات ربانی کی تاب نہ لا سکوں گا اور میں جل جاؤں گا۔ شیخ محقق فرماتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ محبوبیت میں عرض کیا کہ اگر میں سدرہ سے آگے ایک بال برابر بھی بڑھوں تو اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات میرے پروں کو جلا کر راکھ کر دیں گے۔ (مدارج النبوۃ، ج۱)

جلتے ہیں جبرئیل کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہیں تو ہو

درود شریف:

حضرت سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اگر یک سر موئے بر تر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

ایک پرانی یاد

حضرات! جب جبرئیل علیہ السلام نے آنے جانے سے معذوری ظاہر فرمائی تو ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ایک پرانی یاد تازہ ہوگئی اور جبرئیل امین سے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اے جبرئیل! جب میرے

جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں ڈالا جارہا تھا تو تم حاضر ہوئے تھے اور میرے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تم نے کہا تھا۔ هَلْ لَکَ حَاجَةٌ یعنی کیا میرے لائق کوئی خدمت ہے۔ تو میرے جداعلیٰ نے تم کو جواب دیا تھا، اَمَّا اِلَیْکَ فَلاَ مجھے تیرے ساتھ کوئی حاجت نہیں۔ فرمایا حاجت تو ہے مگر تم سے نہیں اور جس سے مجھے حاجت ہے وہ میرے حال سے واقف ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کوئی مدد نہیں لی۔ مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مدد کرنے کی گزارش کی تھی تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنے جداعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے اس احسان کا بہترین بدلہ دینا تھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل! میں اپنے رب تعالیٰ کے قرب خاص میں جارہا ہوں۔ جہاں کوئی نبی اور رسول نہیں جاسکتا، حتیٰ کہ اے جبرئیل تو بھی نہیں جاسکتا اب اگر تمہارے پاس کوئی حاجت ہے، تو بتاؤ؟ میں اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کردوں گا۔ (پیغام معراج، ص ۱۸۴)

حضرت جبرئیل علیہ السلام انبیائے کرام کی خدمت میں حاضری دیتے اور ان کی حاجت پوری فرماتے اور ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جبرئیل امین کی حاجت پوری فرمائی۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

درود شریف:

حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے عرض کیا، یارسول صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میری یہ تمنا ہے کہ روز قیامت جب آپ کی امت پل صراط سے گزرنے لگے تو میں پل صراط پر اپنے نورانی پر بچھادوں تاکہ آپ کی امت آسانی سے گزرجائے۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱، سیرت حلبی، ص ۴۳۴، نزہۃ المجالس، ج ۲)

عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پل صراط اگرچہ بہت نازک جگہ ہے لیکن جب قیامت کے دن امت پل صراط سے گزرنے والی ہوگی تو نبی رحمت، شفیع امت، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پل صراط کے پاس کھڑے ہوکر دعا فرمارہے ہوں گے۔ رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ، رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ یعنی اے میرے رب تعالیٰ! میری امت کو آسانی سے گزاردے اور جب امت کے گزرنے کی دعا امت کے غمخوار خود سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کی ہے تو اب جبرئیل کے پر بچھانے کی حاجت کہاں ہے۔

اسی کو عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

پل سے اتارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبرئیل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

عرش اعظم: ہمارے آقا، دوعالم کے تاجدار، محبوب خدا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عرش پر جلوہ گر ہوئے۔ سدرہ سے عرش تک ستر ہزار پردے ہیں اور ہر پردے کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ عرش کے اوپر نہ کوئی مکان ہے نہ سامان۔ سب عرش کے نیچے ہیں۔ عرش کے اوپر لامکاں ہے جب ہمارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عرش اعظم پر جلوہ گر ہوئے تو اس وقت یہ کیفیت تھی کہ سدرۃ المنتہیٰ نیچے، ساتوں آسمان نیچے، ساتوں زمین نیچے، زمین وآسمان میں رہنے والے نیچے، بیت اللہ نیچے۔ بیت المقدس نیچے۔ فرشتوں کا کعبہ بیت المعمور نیچے۔ جنت نیچے۔

اللہ تعالیٰ کا عرش نیچے تھا اور قدم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سب کے اوپر۔

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرعرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہیں جن کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکان نہیں

درود شریف:

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب رحمت عالم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اس قدر رفعت وبلندی بخشی کہ ساری مخلوق کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدموں کے نیچے کر دیا اور دکھا دیا اور فرمادیا۔ اے میرے محبوب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں نے اپنی کل کائنات کو تیرے قدموں کے نیچے کر دیا ہے اور تیرے قدموں کو ساری مخلوق کے سر کا تاج بنا دیا ہے۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

زہے عزت واعتلائے محمد
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد ﷺ

آقائے کائنات، محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب عرش اعظم پر جلوہ گر ہوئے تو عرش نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامن عظمت کو تھام لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم صرف آپ کی ذات اقدس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے جلال احدیت اور جمال صمدیت سے آگاہ فرمایا، اور میں غمزدہ ہوں، آہیں بھرتا

ہوں، مگر کوئی راہ نہیں پاتا جس سے اپنی حاجت پوری کروں، جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اعظم خلق بنایا ہے اور میں ہیبت وخوف میں مبتلا ہوں۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم جب اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا فرمایا تو میں اس کے ہیبت وخوف سے کانپنے لگا پھر میرے پایہ پر لکھا لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه تو میری ہیبت وگھبراہٹ اور بڑھ گئی اور میں لرزنے اور کانپنے لگا، پھر جب مُـحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) لکھا تو مجھے سکون حاصل ہوا اور میرا ہلنا اور کانپنا دور ہوا اور میری بے چینی اور گھبراہٹ ختم ہوگئی۔ آپ کا اسم مبارک میرے دل کے لئے چین اور قلب کے لئے اطمینان کا سبب ثابت ہوا۔ مجھ پر آپ کے اسم گرامی کی برکت ظاہر ہوئی اب تو بہت کچھ برکتیں حاصل ہوں گی۔ اسلئے کہ آپ کی نظر کرم مجھ پر پڑ گئی ہے۔ اَنْـتَ الْـمُرْسَلُ رَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ آپ تو تمام عالم کے لئے رحمت والے رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور یقیناً مجھے بھی آپ کی رحمت کا حصہ ضرور ملے گا۔ (مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۳۰۸)

اے ایمان والو! جب اللہ تعالیٰ کا عرش اعظم ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پکارتا ہے اور یارسول اللہ کہتا ہے تو ہم غلامان سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا حق زیادہ ہے کہ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پکاریں اور یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم کہیں۔ اور عرش اعظم کہتا ہے کہ ہم گھبرا رہے تھے، کانپ رہے تھے۔ آپ کا نام پاک جب مجھ پر لکھ دیا گیا تو آپ کے نام مبارک کی برکت سے میری گھبراہٹ اور بے چینی دور ہوگئی۔ پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام پاک سے فائدہ پہونچتا ہے۔ جیسا کہ عرش کی گھبراہٹ اور بے چینی ختم ہوئی تو مجھے بتانا اور کہنا یہ ہے کہ جب ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام مبارک سے عرش کو فائدہ ملا تو اگر مومن یعنی غلام رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام لیں اور یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم پکاریں تو ضرور بالضرور فائدہ ملے گا۔

عاشق مصطفیٰ، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

درود شریف:

حضرت جبرئیل علیہ السلام اور براق دونوں سدرہ پر رُک گئے تو آپ کی خدمت میں رفرف پیش کیا گیا جو سبز رنگ کا تھا اور اس کا نور سورج کی روشنی پر غالب تھا آپ اس رفرف پر سوار ہو کر عرش اعظم پر جلوہ فرما ہوئے۔

(معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۵۲، انوار محمدیہ، ص ۳۴۸)

عاشق مصطفیٰ امام اہلسنت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوب نقشہ کھینچا ہے

جھکا کا تھا مجرے کو عرش اعلیٰ، گرے تھے سجدے میں بزم بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا، وہ گرد قربان ہو رہے تھے
ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
حضور خورشید کیا چمکتے، چراغ منہ اپنا دیکھتے تھے

درود شریف:

ہمارے آقا معراج کے دولہا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رفرف پر سوار ہو کر عرش سے آگے تشریف لے گئے۔ (الیواقیت والجواہر، ص ۳۵)

ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رفرف پر سوار تھے۔ سفر جاری تھا، آگے بڑھتے رہے، بہت سے نورانی حجابات و مقامات طے کرنے کے بعد رفرف بھی رخصت ہو گیا، اب ہمارے حضور پر نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تنہا جانے والے تھے۔

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا، سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سراغ این ومتی کہاں تھا، نشان کیف والی کہاں تھا
نہ کوئی راہی، نہ کوئی ساتھی، نہ سنگ منزل نہ مرحلے تھے

ہمارے سرکار مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لامکاں میں ستر حجاب نور کے طے کئے، اس وقت ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ کو وحشت سی معلوم ہوئی (یعنی کچھ گھبراہٹ اور اکیلا پن معلوم ہوا) تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز میں یہ ندا سنائی دی۔ قِفْ یَامُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ O

اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ٹھہر یئے۔ آپ کا رب تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں متفکر ہوا کہ ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی آواز کہاں سے آئی اور مجھے میرے ابو بکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی آواز سے انس اور قرار حاصل ہوا۔ اور مجھ سے وحشت دور ہو گئی۔

(مواہب اللدنیہ، ج ۲، ص ۳۳، مدارج النبوۃ، ج ۱، ص ۲۰۵)

اے ایمان والو! زمین والے، زمین پر، آسمان والے آسمان پر۔ عرش والے عرش پر، اور خود خالق و مالک اللہ تعالیٰ لامکاں میں اپنے پیارے محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا، فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

درود شریف:

پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ندا ہوئی:۔ اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّةِ اُدْنُ یَااَحْمَدُ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ ۔
اے ساری مخلوق سے افضل واعلیٰ قریب آ۔اے احمد قریب آ۔اے محمد قریب آ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم
(مدارج النبوۃ، ج۱، ص۳۰۵)

اور ہمارے اعلیٰ حضرت عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

یہی سماں تھا کہ پیک رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم پر بند راستے تھے
بڑھ اے محمد ! قریں ہو احمد قریب آ سرور مجد
نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی، یہ کیا سماں تھا، یہ کیا مزے تھے

درود شریف:

دیدارِ رب تعالیٰ آنکھوں سے

اے ایمان والو! ہمارے پیارے نبی معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے سر کی آنکھوں سے رب تعالیٰ کی عین ذات کا دیدار کیا۔حوالہ ملاحظہ فرمایئے۔

۱) اِخْتَلَفَ فِیْ تِلْکَ الرُّوْیَةِ فَقِیْلَ رَاٰہُ بِعَیْنِہٖ حَقِیْقَةً وَھُوَ قَوْلُ جُمْهُوْرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ
(تفسیر صاوی، پارہ۲۹، ص۱۱۶)

اس رویت باری تعالیٰ میں اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور یہی قول جمہور صحابہ اور تابعین کا ہے۔

۲) اِنَّ الرَّاجِحَ عِنْدَ اَکْثَرِ الْعُلَمَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰی رَبَّهٗ بِعَیْنَیْ رَاْسِہٖ لَیْلَةَ الْاِسْرَاءِ (شرح مسلم، ص۹۷)

یعنی اکثر علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شب معراج اپنے رب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا۔

۳) ہمارے آقا معراج کے دولہا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ رَأَیْتُ رَبِّیْ۔ میں نے اپنے رب کو دیکھا۔ (فتح الباری ابن حجر، ج۱۰، ص۳۳۲)

۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ قَدْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ (ترمذی، ج۲، ص۱۰۷)
یعنی بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری، ج۱۹، ص۱۹۸، فتح الباری، ج۸، ص۶۰۸)

۶) ابن اسحٰق بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا۔
هَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ . قَالَ نَعَمْ کیا؟ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں۔ (شفا شریف، ج۱، ص۱۹۷)

۷) حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا

۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خلت ابراہیم علیہ السلام کے لئے، کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے اور دیدار، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے۔

(شرح مسلم نووی، ج۱، ص۹۷، فتح الباری، ج۸، ص۶۰۸، شفا شریف، ج۱، ص۱۹۶)

۹) حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار رب تعالیٰ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ دیکھا ہے۔ دیکھا ہے۔ اتنی بار فرماتے کہ آپ کی سانس ٹوٹ جاتی۔ (روح المعانی، ج۱۴، ص۵۱، روح البیان، ج۹، ص۲۲۳)

۱۰) پیروں کے پیر، روشن ضمیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رویت باری تعالیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کا دیدار سوائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کسی اور کو دنیا میں حاصل نہیں ہوا۔ (الیواقیت الجواہر، ج۱، ص۱۲۸)

محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اسمائے رب تعالیٰ کی بارگاہ سے گزرے تو ان اسماء کی صفات کے مظہر ہو گئے جب صفت رحیم سے گزرے تو رحیم ہوئے۔ صفت غفور سے گزرے تو غفور ہو گئے۔ صفت کریم سے گزرے تو کریم ہو گئے۔ صفت حلیم سے گزرے تو حلیم ہو گئے۔ صفت شکور سے گزرے تو شکور ہو گئے۔ صفت جواد سے

گزرے تو جواد ہو گئے۔ اسی طرح دیگر اسمائے رب تعالیٰ کی بارگاہ سے گزرتے گئے۔ یہاں تک کہ معراج سے واپس تشریف نہیں لائے مگر کامل و اکمل ہو گئے۔ (الیواقیت الجواہر ص ۳۶)

حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَأَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ فَوَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَھَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (مشکوٰۃ، ص ۶۸)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب کو حسین صورت میں دیکھا پھر اس نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنا دست قدرت رکھا اس سے میں نے اپنے سینے میں ٹھنڈک پائی اور زمین و آسمان کی ہر چیز کو میں نے جان لیا۔

اور مواہب اللدنیہ، ج ۲، ص ۲۹، اور روح البیان، ج ۲، ص ۴۰۲ کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ فَاَوْرَثَنِیْ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام اولین و آخرین کے علوم کا وارث بنا دیا۔

مَقَامِ دَنَا فَتَدَلّٰی : پھر ہمارے حضور پرنور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے رب تعالیٰ کے قرب خاص میں اتنا قریب ہوئے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا۔ ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی ○ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنٰی ○ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَااَوْحٰی ○ (پ ۲۷، ع ۵)

ترجمہ: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (کنز الایمان)

یعنی ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قریب ہوئے اپنے رب تعالیٰ سے اور زیادہ قریب ہوئے تو اللہ تعالیٰ ہمارے نبی، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دو کمانوں کے مقدار یا اس سے زیادہ قریب ہوا۔

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اُٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے، ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل فرقت، جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

وہی ہے اول، وہی ہے آخر، وہی ہے ظاہر، وہی ہے باطن
اسی کے جلوے، اسی سے ملنے، اسی سے، اس کی طرف گئے تھے

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور پرُ نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کتنے علوم کا سرمایہ عطا کیا ہے؟ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں تمام اولین و آخرین کے علوم مجھے دیئے گئے اور زمین و آسمان میں جو کچھ ہے۔ سب کا علم اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا۔

عاشق مصطفیٰ امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

درود شریف:

مگر نہیں مانتا تو بے ایمان وہابی، دیوبندی

ان کا عقیدہ ملاحظہ کرو اور ان سے بچتے رہو اور اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔

وہابی کا عقیدہ: (۱) وہابیوں، دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنا حال، کہ قبر میں اور قیامت کے دن میرے ساتھ اچھا ہوگا یا نہیں کچھ معلوم نہیں۔ (تقویۃ الایمان، ص: ۴۱)

(۲) وہابیوں، دیوبندیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں کہ ”رسول اللہ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے“ اور لکھتے ہیں کہ ”شیطان اور ملک الموت کے علم سے رسول اللہ کا علم کم ہے اور شیطان و ملک الموت کا علم قرآن سے ثابت ہے اور رسول اللہ کا علم قرآن سے ثابت نہیں“ اور جو شخص رسول اللہ کا علم ثابت کرے وہ مشرک ہے۔ (براہین قاطعہ، ص: ۵۱، مطبوعہ کانپور)

حضرات! جو حدیث بیان کی گئی اسے آپ حضرات نے بغور سن لیا ہے کہ محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خود فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کرم فرمایا کہ میں نے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اور اول و آخر ساری چیزوں کو جان لیا اور وہابی، دیوبندی کہتے ہیں کہ رسول اللہ کو کچھ بھی علم نہیں حتیٰ کہ دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں۔ تو آپ کو اب یقین ہو گیا ہوگا کہ وہابی، دیوبندی دشمن رسول ہیں، مومن نہیں منافق ہیں ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا لازمی و ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ سے بے حجاب کلام کیا

اللہ تعالیٰ کی عین ذات کا اپنے سر کی آنکھوں سے دیدار فرمایا، اور اللہ تعالیٰ کی مقدس ذات روبرو ہے اور اپنے رب تعالیٰ سے بلا واسطہ کلام کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا تو آسمان کے نیچے زمین میں کوہ طور پر بے شمار حجابات کے بیچ، مگر ہمارے نبی معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے رب تعالیٰ سے ہم کلام ہوتے ہیں تو زمین سے اوپر آسمانوں کے آگے عرش کے اوپر لامکان میں روبرو ذات رب تعالیٰ ہے اور بغیر حجاب کے۔ قرآن پاک فرماتا ہے۔

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی O (پ ۲۷، رکوع ۵)

ترجمہ: اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (کنز الایمان)

حضرات! ہمارے آقا شب اسراء کے دولہا، مہمان خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب دیدار کی نعمت اور کلام کے شربت سے نوازے جاچکے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ احدیت میں محبوب اکبر اور بندۂ خاص کی حیثیت سے تحفہ پیش کیا۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰۃُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ تمام بدنی، زبانی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تحیات وصلوٰۃ اور طیبات کا تحفہ آپ نے میری بارگاہ میں مجھے پیش کیا تو تمہارا رب تعالیٰ بھی تم کو سلام کا انعام عطا فرماتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ یعنی اے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ پر سلام و رحمت اور برکت نازل ہو۔ (مدارج جلد ۲ ص ۱۳۶)

سبحان اللہ! سبحان اللہ! کیا شان و مرتبہ ہے معراج کے دولہا ہمارے پیارے نبی، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اگر ہم کو، یا آپ کو، کوئی حاکم یا بادشاہ، سلام کرلے تو ہمارا اور تمہارا سر فخر سے اونچا ہو جاتا ہے تو غور کرو اور بتاؤ کہ اس محبوب پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظمت و رفعت کا عالم کیا ہوگا۔ جس کو خود خالق و مالک بادشاہوں کا بادشاہ احکم الحاکمین سلام فرماتا ہے۔

حضور کے صدقے عاشق مصطفیٰ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لاکھوں سلام خوب فرمایا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

اللہ تعالیٰ کے سلام کی بے شمار رحمتیں و برکتیں، جب ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر نازل ہو رہی تھیں

اس وقت شفیع امت، نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی امت کو یاد فرماتے ہیں تو رب تعالیٰ کی بارگاہ کرم میں یوں عرض کرتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ. یعنی اے اللہ تعالیٰ تیرا اسلام، ہم پر، اور تیرے نیک بندوں پر یعنی میری تمام امت پر بھی تیرا اسلام ہو۔ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۴۹)

اے ایمان والو! ہمارے آقا رحمت و برکت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم گنہگار امت پر کتنے مہربان اور شفیق ہیں کہ وہاں یعنی لا مکاں، قرب خاص میں۔ جہاں نہ کوئی نبی و رسول اور نہ فرشتے کی گزر ہے ہم گنہگاروں کا ذکر کیا۔ اور ہم امتیوں کو یاد فرمایا۔ اب ہم امت کا، غلاموں کا، فرض کیا ہے کہ ایسے رؤف و رحیم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بھول جائیں ہرگز نہیں ہوسکتا، ہم غلامان سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے پیارے آقا، نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو صبح و شام، رات و دن یاد کریں گے۔ محفل میلاد و معراج سجا کر یاد کریں گے۔ آپ کا نام مبارک چوم کر یاد کریں گے۔ ہر نماز کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھ کر یاد کریں گے۔

عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

بیٹھے اٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

اور ہم غلامان غوث و خواجہ و رضا کی محبت کا فیصلہ یہ ہے جو بزبان سرکار اعلیٰ حضرت ہے کہ۔

خاک ہوجائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

درود شریف:

حضرات! جب فرشتوں کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرب خاص میں معراج کے دولہا، محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر سلام بھیجا اور حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تحیات و صلوات اور طیبات کا نذرانہ رب تعالیٰ کی بارگاہ کرم میں پیش کیا ہے تو فرشتوں نے کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۴۹)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

حضرات! ہمارے پیارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب سفر معراج یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قرب سے واپس ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب سفر سے واپس ہونے والا واپس آتا ہے تو اپنے گھر والوں کے لئے۔ دوست واحباب کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ لاتا ہے۔ اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تم ایک عظیم سفر پر اور عظیم بارگاہ میں آئے ہو۔ امت کے لئے کیا تحفہ لے جاؤ گے؟ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عرض کیا میرے رب کریم جو تو عطا فرمائے گا وہی لے کر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تم نے میری بارگاہ میں پیش کیا اور میں نے جو تم کو دیا یعنی سلام اور فرشتوں نے جو کہا وہ تحفہ تم اپنی امت کے لئے لے جاؤ تا کہ آپ کی امت اس کو نماز میں پڑھیں اور ہمیشہ ہمیش کی سعادت حاصل کریں۔ (مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۵۲)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۷ ﴾

رجب شریف

چوتھا جمعہ..دوسرا بیان

شب معراج کی عبادتیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ٥ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥

ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ٥ (پ۲۷، رکوع۵)

ترجمہ: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

اللہ تعالیٰ نے شب معراج، لامکاں، اپنے قرب خاص میں محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو آپ کی امت کے لئے جو تحفہ عطا فرمایا وہ تحفہ نماز ہے۔

حدیث شریف: فُرِضَتْ عَلَیَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِیْ كُلِّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ۔

(مسلم، ج:۱، ص:۹۱، مشکوٰۃ شریف، ص۵۲۸)

مجھ پر یعنی میری امت پر اور مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر میں واپس آیا۔

یاد امت: ہمارے پیارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے رب تعالیٰ کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا اور کس شان سے دیکھا، قرآن پاک فرماتا ہے۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ٥ (پ۲۷، ع۵)

ترجمہ: آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔ (کنزالایمان)

مطلب پلک بھی نہ جھپکی اور دیدار ہوتا رہا۔ پھر ہمارے پیارے آقا رحمت تمام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کیا اس کے بعد راز و نیاز کی باتیں ہوئیں جن کی کسی کو خبر نہیں۔ (معارج النبوۃ، ج ۳، ص ۱۵۲)

رب تعالیٰ نے فرمایا۔ حَبِیْبِیْ اَنَاوَاَنْتَ وَمَا سِوَاکَ خَلَقْتُ لِاَجْلِکَ ۔

یعنی اے میرے حبیب میں ہوں اور تو ہے اور تیرے علاوہ جو کچھ میں نے پیدا کیا ہے وہ سب تیرے لئے پیدا کیا ہے

معراج کے دولہا، پیارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عرض کرتے ہیں۔ اِلٰھِیْ اَنَا وَاَنْتَ وَمَاسِوَاکَ تَرَکْتُ لِاَجْلِکَ میرے معبود میں ہوں اور تو ہے اور میں نے تیرے علاوہ سب کچھ چھوڑ دیا۔

(معارج النبوۃ، ج ۳، بحوالہ پیغام معراج، ص ۱۹۱، ۱۹۲)

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ہم بیماروں کے طبیب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے فرماتا ہے۔ میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کی مرضی سے کچھ مانگو۔ جو تمہارا جی چاہے مانگ لو۔ تمہاری رضا میں میری رضا ہے۔

عاشق مصطفیٰ پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جو چاہو مانگ لو تو میرے رحیم وکریم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عرض کرتے ہیں۔ رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ اے رب! میری امت میرے حوالے فرمادے اور ایک روایت میں ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عرض کیا۔ اَلصَّالِحُوْنَ لِلّٰہِ وَالطَّالِحُوْنَ لِیْ یعنی اے رب تعالیٰ! میری امت کے نیک لوگوں کو تو لے لے اور میری گنہگار امت کو مجھے دیدے۔

(معارج النبوۃ، ج ۳، بحوالہ پیغام معراج، ص ۱۹۳)

کیا ہی خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گناہ پرہیزگاری واہ واہ
صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

اللہ تعالیٰ کا خطاب ستر ہزار مرتبہ

ستر ہزار مرتبہ خطاب باری تعالیٰ ہوتا ہے خَبِیْبِیْ سَلْ مَا شِئْتَ میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جو چاہو مانگ لو، ہر مرتبہ یہی عرض کرتے ہیں۔ میرے رب تعالیٰ میری امت مجھے دیدے۔ اس میں یہ راز ہے کہ امت جب مل جائے گی تو گنہگاروں کو اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی شفاعت سے جنت میں داخل کردوں گا کیوں کہ رب تعالیٰ کی عطا سے جنت میری ہے اور امت بھی میری ہے مگر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت سے کافرومشرک اور منافق، وہابی، دیوبندی محروم رہیں گے اور مومن وفادار حتیٰ کہ گنہگار سرفراز کئے جائیں گے۔

عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا اور طلب کو قبول فرمایا اور امت کی بخشش کا وعدہ فرمایا۔ اب ہمارے سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علی والہ وسلم اپنے رب تعالیٰ کے دیدار پُر بہار سے مشرف ہو کر امت کی بخشش کا پروانہ حاصل کر کے پچاس وقت کی نماز کا تحفہ لے کر واپس تشریف لائے۔ (پیغام معراج، ص۱۹۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

حدیث شریف: فَمَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ، ص۵۲۸)

یعنی ہمارے آقا معراج کے دولہا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہو کر واپس تشریف لارہے تھے تو چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کہا کہ رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ تو میں نے کہا کہ ہر دن

میں پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو روکنا چاہتے تھے اور چہرہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں بار بار جلوۂ خدا دیکھنا چاہتے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معلوم تھا کہ وہ طور پر صفت کی تجلی تھی اور نگاہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں رب تعالیٰ کی ذات کی تجلی ہے۔ اور طور پہاڑی وسیلہ بنی اور جب تجلی کا نزول ہوا تو طور پہاڑی ریزہ ریزہ ہوکر بکھر گئی اور میں بے ہوش ہو گیا اور دل کی حسرت دل میں رہ گئی۔ میرا خواب پورا نہ ہوا تھا، آرزو باقی تھی، اب وقت آیا ہے کہ دل کی حسرت پوری کروں، آرزوؤں کی تکمیل کروں مگر ان کو روکوں کیسے ان کو روکنا آسان نہیں ہے تو امت کی کمزوری اور امت کی پریشانی کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ آپ کی امت کمزور ہے ہر روز پچاس وقت کی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی۔ اپنے رب کے پاس جایئے اور نمازیں کم کرایئے۔

اس مقام پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علم تھا کہ پچاس وقت کی نمازیں زیادہ ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کیا یہ علم نہیں تھا اور جب اللہ تعالیٰ کو پانچ نمازیں فرض کرنی تھیں تو شروع میں پہلے پچاس نمازیں کیوں فرض کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بھی علم تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بھی علم تھا اور بے شک وشبہ علم تھا کہ پانچ وقت کی نمازیں ہی فرض رہیں گی۔

مگر اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بار بار اپنے قرب میں بلانا چاہتا تھا اور معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی بار بار قرب خاص میں جلوہ گر ہوکر رب تعالیٰ کا دیدار کرنا چاہتے تھے اور امت کو یہ خبر دینا چاہتے تھے کہ میری شان وعظمت کو میرے غلامو! خوب جان لو اور پہچان لو کہ بظاہر ایک بار رب تعالیٰ نے بلایا اور نو بار میں اپنی مرضی سے گیا۔

درود شریف:

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں پچاس وقت کی نمازیں زیادہ ہیں رب تعالیٰ کے پاس جاکر نمازیں کم کرایئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے رب تعالیٰ کے قرب خاص میں حاضر ہوئے۔ نمازیں کم کرنے کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز کو کم کر دیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پینتالیس وقت کی نمازیں لیکر واپس ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، رب تعالیٰ نے کتنی نمازیں معاف کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: پانچ وقت کی نمازیں کم ہوئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں عرض کرتے ہیں کہ اب بھی نمازیں زیادہ ہیں کم کرایئے۔ اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام بار بار بھیج رہے ہیں کہ نمازیں زیادہ ہیں کم کرایئے۔

نکتہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ منورہ میں جلوۂ خدا دیکھنا چاہتے تھے اس لئے نمازیں کم کرانے کے بہانے سے آپ کو بھیج رہے تھے کہ بار بار مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خدا کو دیکھیں اور بار بار میں مصطفیٰ کو دیکھوں گا۔

خدا کا دیدار مصطفیٰ کی معراج ہے
اور مصطفیٰ کا دیدار موسیٰ کی معراج ہے

درود شریف:

اے ایمان والو! اگر ہمارے آقا، معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد اقصیٰ نہ جاتے بلکہ سیدھے آسمانوں سے ہو کر سدرہ پر اور لامکاں چلے جاتے۔ تو آپ کی معراج تو ہو جاتی لیکن ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی معراج نہ ہو پاتی۔ کیوں کہ آپ کی معراج خدائے تعالیٰ کو دیکھنا ہے اور کائنات کی معراج آپ کو دیکھنا ہے۔ محققین فرماتے ہیں کہ جب معراج کے دولہا نبی دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انبیائے کرام کے امام بنے تو آپ کی بشریت کی معراج ہوئی اور جب سدرہ پر جبرئیل امین سے آگے تشریف لے گئے تو آپ کی نورانیت کی معراج ہوئی اور جب عرش سے آگے بڑھے تو آپ کی حقیقت کی معراج ہوگئی اور حقیقت تو یہ ہے کہ جب آپ نبیوں کے امام ہوئے تو نبیوں کی معراج ہوئی۔ آسمانوں پر پہونچے تو آسمانوں کی معراج ہوئی۔ سدرہ پر پہونچے تو سدرہ کی معراج ہوئی۔ عرش پر پہونچے تو عرش کی معراج ہوئی اور جب آپ دَنٰی فَتَدَلّٰی اور فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْاَدْنٰی پر پہونچے اور عین ذات رب تعالیٰ کو بے حجاب دیکھا تو آپ کی معراج ہوگئی کیونکہ کائنات کی معراج یہ ہے کہ وہ آپ کو دیکھے اور آپ کی معراج یہ ہے کہ آپ خدا کو دیکھیں۔

ان کی معراج یہ ہے کہ خدا تک پہونچے
ہماری معراج یہ ہے کہ ہم ان کے قدم تک پہونچے

درود شریف:

اے ایمان والو! ہزاروں ہزاروں سال کا سفر، سفر معراج، رات کے بہت ہی قلیل وقت میں طے فرمایا اور واپس تشریف لائے تو زنجیر بھی ہل رہی تھی، بستر گرم تھا، اور وضو کا پانی بہہ رہا تھا۔

(روح المعانی، ج ۱۵، ص ۱۴، روح البیان، ج ۳، ص ۴۰۴)

عاشق مصطفیٰ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروڑوں منزل میں جلوہ کرکے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آلئے تھے
نبی رحمت شفیع امت رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

درود شریف:

شب اسریٰ کے دولہا ہمارے پیارے نبی شفیع امت، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی واپسی ہوئی مسجد حرام میں تشریف لائے۔

حدیث شریف: فَاسْتَيْقَظْتُ وَاَنَا بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ تو میں واپس ہوا تو مسجد حرام میں تھا۔

(شفاء شریف، ج ا، ص ۲۳۶)

ہمارے پیارے نبی، معراج کے دولہا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے معراج سے واپس آکر سفر معراج کا ذکر فرمایا تو مومنوں نے دل وجان سے تسلیم کیا اور کفار ومشرکین نے انکار کیا اور خوب ہنسی اور مذاق بنایا، ابو جہل لعین کفار مکہ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہونچا اور کہنے لگا تمہارے صاحب اور تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کہتے ہیں کہ میں رات بیت المقدس گیا اور صبح سے پہلے اتنا طویل سفر کرکے واپس بھی آگیا۔ اے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کیا یہ جھوٹی بات نہیں ہے؟ بتاؤ اب تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں تصدیق کرتا ہوں کہ ہمارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سچ فرمایا ہے حق فرمایا ہے۔ صبح ہوئی تو آپ صدیق اکبر کے لقب سے سرفراز ہوئے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۳، ص ۱۰)

سید السادات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ اِسْمَ اَبِیْ بَكْرٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَلصِّدِّیْقُ۔

سرچشمہ ولایت حضرت علی ابوالحسن والحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین فرماتے ہیں، بیشک اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کا نام صدیق آسمان سے نازل فرمایا ہے۔ (روح البیان، ج ۳، ص ۴۰۵)

کفار مکہ نے جب واقعۂ معراج سنا تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے طرح طرح کے سوالات کرنے لگے۔ مقصد یہ تھا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کسی طرح جھوٹا ثابت کردیں اور شمع اسلام کو بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ جسے بلند فرمائے اسے کون مٹا سکتا ہے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

درود شریف:

ان کافروں میں اکثر ایسے بھی تھے جنھوں نے بیت المقدس کو دیکھا تھا۔ کفار کہنے لگے اگر آپ سچے ہیں تو بیت المقدس کی نشانیاں ہمیں بتائیں۔ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بیت المقدس کی نشانیاں بیان کرنی شروع فرمائیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام پردے ہٹا کر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پیش نظر بیت المقدس کر دیا۔ کفار سوال کرتے جاتے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیت المقدس کو دیکھ کر جواب دے رہے تھے۔

ادھر سے کون گزرا تھا کہ اب تک
دیار کہکشاں میں روشنی ہے

شب معراج کی عبادت

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ رجب کی ستائیسویں رات میں عبادت کرنے والوں کو سو سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے جس نے اس رات میں بارہ رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر قرآن کریم کی کوئی سورہ پڑھے اور دو رکعت پر تشہد (التحیات للہ آخر تک) پڑھ کر (بعد درود) سلام پھیرے اور بارہ رکعتیں پڑھنے کے بعد سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تو دنیا و آخرت کے امور کے متعلق جو کچھ چاہے دعا کرے اور صبح میں روزہ رکھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعاؤں کو قبول فرمائے گا مگر یہ کہ وہ کسی گناہ کی دعا نہ کرے۔ (احیاء العلوم، ج:۱، ص۳۷۳)

(۲) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رجب وہ پُرعظمت مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نیکیوں کا ثواب کئی گنا زیادہ دیتا ہے۔ جس نے اس ماہ میں ایک دن کا روزہ رکھا تو گویا اس نے سال بھر کے

روزے رکھے اور جس نے اس ماہ میں سات دن کے روزے رکھے تو اس پر دوزخ کے سات دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جس نے اس ماہ میں آٹھ دن کے روزے رکھے اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس ماہ میں دس دن کے روزے رکھنے والا اللہ سے جو مانگے گا وہ اسے عطا کرے گا اور جو اس ماہ میں پندرہ روزے رکھے تو آسمانی منادی آواز دیتا ہے اے روزہ دار! تیرے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے اب نیک عمل شروع کر دو، جو زیادہ اچھے عمل کرے گا اسے زیادہ ثواب دیا جائیگا۔ (ماثبت بالسنہ مترجم ص ۲۳۴، بحوالہ شعب الایمان بیہقی)

(۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے وہ یعنی (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے جو رجب میں ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اُسے اس نہر سے سیراب فرمائے گا۔

(درۃ الناصحین، ص ۸۸، بحوالہ شعب الایمان، بیہقی)

(۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ راتوں میں کوئی دعا رد نہیں کی جاتی (۱) رجب کی پہلی رات (۲) شعبان کی پندرہویں رات (۳) جمعہ کی رات (۴) عید کی رات (۵) بقر عید کی رات۔ (مکاشفۃ القلوب، عربی ص ۳۳۹، بحوالہ دیلمی)

دُعا

حضرات! شب معراج تو ماہ رجب کی تمام راتوں سے افضل و برتر ہے تو اس رات میں بدرجۂ اولیٰ کوئی دعا انشاء المولیٰ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ رد نہیں ہوگی۔ دعاء سے پہلے اور دعاء کے بعد درود شریف ضرور پڑھے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے درود کے طفیل دعاء کو شرف قبولیت بخشے۔

جشن معراج

معراج شریف کا جشن منانا، مومنوں کا حصہ ہے اور منافقوں کو خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کوئی غرض ومطلب نہیں ہے تو جشن معراج سے ان کو کیا فائدہ؟ ہاں ایمان والا مسلمان رجب شریف کی ستائیسویں شب سے پیار و محبت کرتا ہے کہ یہی رات ہمارے نبی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا قرب رب تعالیٰ میں پہونچ کر دیدار کا شرف حاصل ہوا اور اسی رات میں امت کے لئے نماز جیسی اعلیٰ عبادت کا تحفہ ملا۔ اسی رات اللہ تعالیٰ نے

امت کی بخشش کا وعدہ فرمایا۔ اس لئے ہم ایمان والے معراج کی رات میں جشن معراج کی محفل کا انعقاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب، معراج کے دولہا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر سنتے اور سناتے ہیں۔ درود وسلام پڑھتے اور پڑھاتے ہیں، نیاز وفاتحہ دلاتے ہیں دعائیں ہوتی ہیں، کھانے کھلائے جاتے ہیں مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہے۔

اے ایمان والو! سوچو اور غور کرو کہ جشن معراج منانے میں کوئی ایسا عمل ہے جو ناپسندیدہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اور پیارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر ہے۔ درود وسلام ہے۔ نیاز وفاتحہ ہے دعائیں ہیں۔ کھانا کھلانا، مٹھائیاں بانٹنا ہے یہ سارے اعمال برکت ورحمت والے۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے ہیں۔ مگر منافق تو الٹی ہی چال چلتا ہے اس کو ہر وہ عمل اچھا نہیں لگتا جس میں مدینے والے آقا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان ظاہر ہوتی ہو۔ مگر سنی مسلمان کا ایمان تو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر ہو۔ نعت ہو۔ درود وسلام ہو

اسی لئے عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

خاک ہوجائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

ذکر خدا جوان سے جو جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

اپیل: اے ایمان والو! خوب غور سے سن لو، اور یاد رکھو اور اپنی غلامی کا رشتہ نبی پاک مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے خوب مضبوط کرلو، وہابی، دیوبندی، بدعت وشرک کہتا رہے ایک نہ سنو۔ اپنے پیارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے معراج کا واقعہ خوش ہوکر دل سے سنو اور صحابہ کرام کی سنت پر عمل کر کے، نامۂ اعمال کو نیکیوں سے پُر کرلو۔ معراج کی رات میں خوب نوافل پڑھو۔ درود وسلام کثرت سے پڑھو۔ خوشیوں کا اہتمام کرو دن میں روزے رکھو۔ ثواب ہی ثواب ہے۔ مگر ایمان والے کے لئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان تمام نیکیوں کو حاصل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

مُحَمَّد جَمَالُ الدِّین خَان قَادِرِی
Mobile No. +917860520899
ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
۹۲ خطبات کا حسین گلدستہ
بنام
انوار البیان
آٹھواں مہینہ : شعبانُ المعظم
جلد دوم
تالیف
نمونۂ اسلاف عطائے خواجہ حضرت علامہ مولانا مفتی
انوار احمد قادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ
امام احمد رضا اکیڈمی
صالح نگر، رامپور روڈ، بریلی شریف (انڈیا) یوپی

اجمالی فہرست (جلد دوم)

(۵) جمادی الاولیٰ

(۶) جمادی الاخرہ

(۷) رجب شریف

(۸) شعبان المعظم

﴿ ۸ ﴾

شعبان المعظم

پہلا جمعہ .... پہلا بیان

سراج الامۃ، امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْخَوَاجِہِ الْاَعْظَمِ الْاَجْمِیْرِیِّ اَجْمَعِیْنَ ٥

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ (پ۲۲ع۱۶)

ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (کنز الایمان)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، لَوْ کَانَ الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَذَھَبَ بِہٖ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ اَوْقَالَ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسٍ حَتّٰی یَتَنَاوَلَہٗ ۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِّنْ ھٰؤُلَاءِ ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دین کا علم ثریا ستارے کے پاس ہوتا تو بھی فارس کا ایک مرد اُسے حاصل کر لیتا۔

نیز حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے اور ہمارے درمیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سلمان فارسی کے

بدن پر اپنا ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا کہ اگر ایمان (علم دین) ثریا ستارے کے پاس ہوتا تو بھی ان کی قوم کے کچھ لوگ اُسے حاصل کر لیتے۔ (مسلم شریف، ص ۳۱۲، ج ۲، باب فضل فارس)

درود شریف:

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

تمہید: حضرات! حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحر شریعت و طریقت کے تیراک اور رموز حقیقت کے شناسا تھے، فراست و ذکاوت میں ممتاز اور تفقہ فی الدین میں یکتائے روزگار اور پوری دنیا آپ کے محاسن و اوصاف سے بخوبی واقف ہے۔

سبحان اللہ! آج تیرہ سو سال کے قریب ہو گئے، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کو وصال فرمائے ہوئے مگر حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پرچم علم آج بھی بلند ہے اور دنیا کے کونے کونے میں قیامت تک بلند رہے گا۔

خوب فرمایا امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا حنفی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

شافعی، مالک، احمد، امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

امام اعظم کی پیدائش : ۸۰ھ کوفہ میں ہوئی۔

امام اعظم کا نام مبارک : نعمان، کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم ہے۔

امام اعظم کا نسب: آپ فارسی النسل ہیں، آپ فارس کے بادشاہ نوشیرواں کی اولاد سے ہیں، سلسلۂ نسب اس طرح ہے، نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن ثابت بن قیس بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیرواں۔

آپ کے دادا اسلام لائے: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا جان (جن کا نام بعض ائمہ نے زوطی اور بعض نے نعمان لکھا ہے، اس طرح آپ کا نام نعمان ہے اور آپ کے دادا جان کا نام بھی نعمان ہے) نعمان مشرف بہ اسلام ہو کر کوفہ شہر میں بس گئے۔

مولیٰ علی کی دعا: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی جب پیدا ہوئے تو آپ کے دادا نعمان اپنے بیٹے حضرت ثابت کو لے کر سرچشمۂ ولایت حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا تو خلیفہ چہارم سید السادات حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بچے اور ان کی آنے والی اولاد کے لئے دعائے خیر فرمائی تو اس دعا کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ حضرت ثابت کے گھر امت کا سراج اور اتنا عظیم امام پیدا ہوا جن کو دنیا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کہتی ہے۔

درود شریف:

(۲) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے حضور اسمٰعیل بن حماد فرماتے ہیں کہ

میرے پردادا، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے والد ثابت جبکہ وہ چھوٹے سے تھے تو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

فَدَعَالَهُ بِالْبَرَكَةِ فِيْهِ وَذُرِّيَّتِهٖ وَنَحْنُ نَرْجُوا مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْنَا (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۲۶، تبییض الصحیفہ ص ۳، الخیرات الحسان ص ۳۰)

تو آپ نے ثابت کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے دعا کی، ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اس نے ہمارے حق میں حضرت مولیٰ علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا قبول فرمائی ہے۔

اے ایمان والو! ہمارے آقا حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کی برکت دتا ثیر کا عالم ہی کچھ اور ہوتا ہے جس کو ان کی دعا نصیب ہو جائے تو وہ ادنیٰ ہو تو اعلیٰ ہو اعظم بنتا نظر آتا ہے دیکھئے ابوحنیفہ امام اعظم ہو گئے۔

امام اعظم کی صحابہ سے ملاقات ہوئی آپ تابعی ہیں

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بائیس یا چھبیس صحابہ موجود تھے۔

علامہ ابن حجر کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصریح کی ہے کہ آٹھ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آپ کی ملاقات ثابت ہے۔ خصوصاً حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن اوفی، حضرت معقل بن یسار اور حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

(تاریخ بغداد، الخیرات الحسان ص ۲۸)

حدیث شریف: مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ ○ (صحیح بخاری، ج۱، ص۱۶، مشکوٰۃ شریف، ص۳۲)

یعنی اللہ تعالیٰ جس کو بہت بڑی بھلائی دینا چاہتا ہے تو اسے دین کا فقیہ بنا تا ہے۔

حدیث میں آپ کے متعلق بشارت: عاشق رسول، محدث جلیل حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ محبوب خدا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اس حدیث شریف میں بشارت دی ہے جسے ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ ہمارے پیارے آقا، مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ کَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ یعنی اگر علم ثریا پر ہوا تو فارس کے رہنے والوں میں سے ایک شخص اسے حاصل کرے گا۔ (صحیح مسلم، ج۲، ص۳۱۲، مجمع الصحیح، ص۶)

اور بخاری شریف، مسلم شریف میں اس طرح ہے۔ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ یعنی اگر ایمان ثریا پر ہوا تو فارس کے لوگ اس کو حاصل کرلیں گے۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، مجمع الصحاح، ص۶)

اور! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یہ ہے کہ آقا کریم، مصطفےٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَوْ کَانَ الدِّیْنُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ نَاسٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ ○ یعنی اگر دین ثریا پر معلق رہا تو بھی فارس کے لوگ اسے حاصل کرلیں گے۔ (صحیح مسلم، باب فضل فارس، مجمع الصحاح، ص۶)

حضرات! ان احادیث کریمہ میں ابنائے فارس اور رجال فارس سے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اصحاب مراد ہیں۔

توراتِ شریف میں امام اعظم کا ذکر

عاشق رسول، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ کا ذکر تورات شریف میں ہے۔ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں ایک نور ہوگا جس کی کنیت ابو حنیفہ ہوگی۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لقب سراج الامۃ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی ملخصاً)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی گود میں امام اعظم

شیخ الاولیاء، حضرت داتا گنج بخش علی ہجوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ملک شام میں عاشق رسول، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارک کے سرہانے کی جانب سویا ہوا تھا کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں مکہ معظمہ میں ہوں اور آقا کریم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک بزرگ کو آغوش مبارک میں لئے ہوئے ہیں اور باب بنی شیبہ میں تشریف لائے تو میں دوڑ کر بر پشت پائش بوسہ دادم یعنی میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاؤں مبارک کی پشت پر بوسہ دیا۔ میں متعجب و حیران تھا کہ یہ آغوش مبارک میں کون ہیں؟ تو دلوں پر نظر رکھنے والے، غیب داں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے امام ابوحنیفہ ہیں جو تمہارے ہی ملک کے ہیں۔ (کشف المحجوب، ص ۲۰۷، تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۹۸)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حکم سے گوشہ نشینی کو ترک کیا

ہمارے امام، امام اعظم، ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا سے کنارہ کش ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ اور گوشہ نشینی کا ارادہ فرمایا تو ایک رات خواب میں آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اے حنیفہ! تم کو اللہ تعالیٰ نے میری سنت زندہ کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے اور تم گوشہ نشینی کا ارادہ ترک کر دو۔ اس بشارت کے بعد ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ احیائے سنت اور درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔

حضرات! ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہزاروں مسائل کو جمع کئے اور امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر اور حضرت عبداللہ بن مبارک جیسے بے شمار ائمہ و محدثین پیدا کئے بلکہ جتنے ائمہ کرام اور محدثین عظام ہوئے ہیں یا تو آپ کے شاگرد ہیں یا شاگردوں کے شاگرد ہوئے ہیں اور پوری دنیا میں سب سے زیادہ مسلک حنفی ہی پھولا اور پھلا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک مسلک حنفی پھولتا اور پھلتا رہے گا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۲۳)

امام محمد باقر نے امام اعظم کی پیشانی پر بوسہ دیا

ہر دور میں مخالفوں، حاسدوں نے ظلم و حسد کو روا رکھا۔ اسی طرح ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

مخالفوں، حاسدوں نے بھی آپ کے ساتھ بغض وحسد کی کوئی کسر باقی نہ رکھی تھی۔ اور آپ کے متعلق یہ بات مشہور کر رکھی تھی کہ امام اعظم قیاس پر عمل کرتے ہیں اور حدیث شریف پر عمل نہیں کرتے۔

ایک مرتبہ حضرت امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! آپ نے میرے نانا جان کے دین اور ان کی احادیث کو قیاس سے بدل ڈالا۔ تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا معاذ اللہ! حدیث شریف کی کون مخالفت کرسکتا ہے؟

امام اعظم ابوحنیفہ: آپ تشریف رکھئے تاکہ میں بھی مؤدبانہ طریق سے آپ کی خدمت میں بیٹھ کر کچھ عرض کرسکوں میرے نزدیک آپ اسی طرح لائق احترام ہیں جیسے آپ کے نانا، مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کی نظر میں تھے۔ حضرت امام باقر تشریف فرما ہوئے، تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی زانوئے ادب تہ کرکے آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔

امام اعظم ابوحنیفہ: میں آپ سے تین باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں اس کا جواب مرحمت فرمائیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ: نماز افضل ہے یا روزہ؟

حضرت امام باقر: نماز افضل ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ: اگر میں قیاس کو حدیث شریف پر ترجیح دیتا تو کہتا کہ حائضہ عورت پر نماز کی قضا ہونی چاہیے نہ کہ روزہ کی۔ حالانکہ میں حدیث شریف پر عمل کرتے ہوئے روزہ ہی کی قضا کا حکم دیتا ہوں۔

امام اعظم ابوحنیفہ: پیشاب زیادہ ناپاک ہے یا منی؟

حضرت امام باقر: پیشاب زیادہ ناپاک ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ: اگر میں قیاس کو ترجیح دیتا تو کہتا کہ پیشاب سے غسل کرنا چاہیے اور منی سے صرف وضو۔ معاذ اللہ! میں حدیث کی مخالفت کیسے کرسکتا ہوں؟

امام اعظم ابوحنیفہ: عورت کمزور ہے یا مرد؟

حضرت امام باقر: عورت

امام اعظم ابوحنیفہ: وراثت میں عورت کا حصہ کیا ہے؟

حضرت امام باقر: مرد کو دو حصے اور عورت کو ایک حصہ

امام اعظم ابوحنیفہ: یہ آپ کے نانا جان، مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا حکم ہے۔ اگر میں نے حدیث کو بدل دیا ہوتا تو قیاس کے مطابق مرد کو ایک حصہ دیتا اور عورت کو دو حصہ دیتا کیوں کہ عورت کمزور ہے۔

مگر میرا فتویٰ وہی ہے جو قرآن کا حکم ہے۔ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ (پ۴، ع۲)

ترجمہ: بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے۔ (کنز الایمان)

یہ سن کر شہزادہ رسول حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوش محبت میں اٹھ کر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سینے سے لگا لیا۔ اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا کیوں کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ امام اعظم ابوحنیفہ قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے قیاس پر عمل نہیں کرتے۔ (حیات امام ابوحنیفہ از ابو زہرہ مصری ص ۲۷۸)

قیاس حدیث سے ثابت ہے

حدیث شریف: ہمارے آقا کریم، مصطفےٰ رحیم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا۔

تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اگر تمہیں کوئی فیصلہ درپیش ہو تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ قرآن مجید کے حکم کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اگر وہ مسئلہ قرآن مجید میں نہ ملے تو؟ عرض کی حدیث سے فیصلہ کروں گا۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اگر حدیث میں بھی نہ ملے؟ عرض کیا اس وقت اجتہاد و قیاس سے کام لوں گا اور تلاش کرنے میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مار کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے رسول کے قاصد کو اس کام کی توفیق دی۔ جس سے اللہ کا رسول راضی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ، ص ۳۲۴)

حضرات! اس حدیث شریف سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ جب کوئی مسئلہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں نہ ملے تو قیاس و اجتہاد کے مطابق فتویٰ دے۔ اس کام سے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم راضی اور خوش ہیں اسی لئے ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیاس و اجتہاد کو بھی اختیار فرمایا۔

حضرت امام اعظم کی نگاہ ولایت: حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میزان الکبریٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ابو یوسف دونوں بڑے کشف والے تھے۔ اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ جب لوگوں کے وضو کا دھوون دیکھتے تو ان گناہوں کو پہچان لیتے جو دھل کر پانی کے ذریعے گرتے تھے اور جدا جدا طور پر جان لیتے کہ یہ دھوون گناہ کبیرہ کا ہے یا صغیرہ کا۔ یا مکروہ کا۔ یا خلاف اولیٰ کا۔ بالفرق ایسی طرح جیسے نظر میں آنے والے جسموں کا کوئی مشاہدہ کرے۔ اور حضرت خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ ہمیں یہ روایت صحیح پہنچی ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کی جامع مسجد کے حوض پر تشریف لے گئے ایک جوان وضو کر رہا تھا اس کا پانی جو گرا تو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ کر اس جوان سے فرمایا اے بیٹے ماں، باپ کو ستانے سے توبہ کر۔ اس نے فوراً توبہ کر لی اور ایک دوسرے شخص کے وضو کے پانی کو دیکھ کر فرمایا: اے بھائی! زنا سے توبہ کر لے۔ اس نے بھی توبہ کر لی۔

وَرَاٰیٰ غُسَالَةَ اٰخَرَ فَقَالَ تُبْ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَسِمَاعِ اٰلاتِ اللَّهْوِ فَقَالَ تُبْتُ یعنی اور ایک شخص کے وضو کے پانی کو دیکھ کر فرمایا کہ شراب پینے اور لہو ولعب کی چیزوں کے سننے سے توبہ کر لے تو اس شخص نے توبہ کر لی۔ (میزان الکبریٰ ص ۱۳۰، مولوی فتاویٰ رضویہ شریف ج۲)

اے ایمان والو! جب ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کشف و کرامت اور بزرگی کا یہ حال ہے تو ہمارے آقا کریم رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بزرگی اور شان و شوکت کا عالم کیا ہوگا۔

جب ان کے گدا بھر دیتے ہیں شاہان زمانہ کی جھولی
محتاج کا جب یہ عالم ہے مختار کا عالم کیا ہوگا

نگاہ ولایت: کچھ بچے گیند کھیل رہے تھے کہ گیند اتفاق سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں آپ ہی کے سامنے گری اور بچوں میں سے خوف کے مارے کسی میں ہمت نہ ہوئی کہ آپ کے سامنے سے گیند اٹھا لے۔ لیکن ایک لڑکے نے دوڑ کر آپ کے سامنے سے جب گیند کو اٹھا لیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا حرامی ہے کیوں کہ اس میں حیا نہیں (ادب نہیں) اور جب معلومات کی گئی تو پتہ چلا کہ واقعی وہ لڑکا حرامی ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۳۰)

حضرات! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کا جو بے ادب ہوتا ہے حقیقت میں وہ حرامی ہوتا ہے۔

حضرت امام اعظم کا مناظرہ: (۱) منقول ہے کہ ایک مرتبہ خدا کے منکروں، دہریوں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مناظرہ کیا اور مطالبہ کیا کہ آپ کسی عقلی دلیل سے خدائے تعالیٰ کے وجود کو ثابت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص کے بارے میں تم لوگ کیا کہو گے جو کہے کہ میں نے ایک ایسی کشتی دیکھی ہے جو مال و سامان سے لدی ہوئی تھی اور طوفان کی موجوں میں سلامتی کے ساتھ چلی جا رہی تھی۔ اس پر کوئی ملاح نہیں تھا۔ وہ کشتی خود بخود ہر گھاٹ پر ٹھہرتی تھی اور سامان اتار کر پھر خود بخود طوفان کی موجوں سے بچتی ہوئی آگے چلی جاتی

تھی۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تماشہ دیکھنے پائے تھے کہ منکرین خدا دہریوں نے کہا یہ سب غلط ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا اور بالکل عقل کے خلاف ہے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیوں؟ کیا غلط بات ہے؟ تو منکرین خدا دہریوں نے کہا کہ ہماری عقل کبھی اس کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ کوئی کشتی بغیر ملاح کے اس طرح طوفان کی موجوں میں سلامتی کے ساتھ چلی جائے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسکرا کر فرمایا کہ سبحان اللہ! جب ایک کشتی بغیر ملاح کے نہیں چل سکتی تو پھر زمین آسمان کا سارا نظام بغیر کسی چلانے والے کے کس طرح چل سکتا ہے؟

راوی کا بیان ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس نورانی تقریر سے ان کے قلوب روشن ہو گئے اور ان لوگوں نے کلمہ پڑھا اور سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ (حیات امام ابوحنیفہ ص ۱۳۶، الخیرات الحسان ص ۱۳۶)

مناظرہ: (۲) ایک مرتبہ "قرأت خلف الامام" یعنی نماز میں امام کے پیچھے قرأت پڑھنے قرأت کرنے کے مسئلے میں مناظرہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں کی پوری جماعت سے بیک وقت مناظرہ کرنا غیر ممکن ہے۔ لہٰذا آپ لوگ اپنی جماعت میں سے کسی ایک ایسے شخص کو منتخب کرلیں جو آپ لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم ہو۔ تاکہ میں اس سے مناظرہ کروں۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایک شخص کو منتخب کر کے مناظرہ کے لئے پیش کر دیا۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا یہ شخص جو کچھ کہے گا وہ آپ سب لوگوں کا کہا ہوا مانا جائے گا؟ تو ان سب نے کہا جی ہاں۔ پھر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ اس کی ہار جیت آپ سب لوگوں کی ہار، جیت شمار کی جائے گی؟ تو سب لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا کیوں؟ تو لوگوں نے کہا کہ اس لئے کہ ہم نے اس شخص کو اپنا امام منتخب کرلیا ہے۔ لہٰذا اس کا کہا ہوا، ہمارا کہا ہوا۔ اس کی ہار جیت، ہماری ہار جیت ہوگی۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بس مناظرہ ختم ہو گیا۔ یہی تو ہم بھی کہتے ہیں کہ ہم نے نماز میں جب ایک شخص کو اپنا امام بنا لیا ہے تو اس کی قرأت ہماری قرأت ہوگی۔ لہٰذا مقتدیوں کو امام کے پیچھے قرأت کی ضرورت نہیں۔ (روح البیان، ج ۳، ص ۳۰۲)

حضرت امام مالک کا قول: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ ذہانت و دانائی، اور عقل کا کمال بھی بے مثال عطا فرمایا تھا۔

چنانچہ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلک مالکیہ کے امام، حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے؟ تو حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نَعَمْ رَأَیْتُ رَجُلًا لَوْ کَلَّمَکَ فِیْ هٰذِهِ السَّارِیَةِ اَنْ یَّجْعَلَهَا ذَهَبًا لَقَامَ بِحُجَّتِهٖ ۔ یعنی میں نے ابوحنیفہ کو

دیکھا ہے اگر وہ اس پتھر کے ستون کو سونا ثابت کرنے پر اتر آتے تو وہ اپنی دلیلوں سے اس کو سونا ثابت کر دیتے۔

(تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۳۸، سیرت نعمان ص ۱۰۶، الخیرات الحسان ص ۱۴)

حضرت امام شافعی کا قول: مسلک شافعیہ کے امام حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا استاذ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

فَاِنَّ النَّاسَ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلَيْهِ فِي الْفِقْهِ ۝ یعنی بے شک تمام لوگ فقہ حاصل کرنے میں امام ابوحنیفہ کے عیال ہیں۔ (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۴۳)

اور! امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں برکت حاصل کرتا ہوں امام ابوحنیفہ سے۔

یعنی جب مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو میں ان کی قبر پر آتا ہوں اور دو رکعت نفل پڑھتا ہوں اور پھر امام ابوحنیفہ کی قبر کے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو فوراً میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

(شامی ج ۱ ص ۵۵، تاریخ بغداد ج ۱ ص ۱۲۳، مقدمہ اوجز ص ۱۲)

حضرت امام شافعی کا ادب: حضرت علامہ ابن حجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر زیارت کے لئے حاضر ہوتے تو وہاں نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے اور نماز فجر میں دعائے قنوت بھی نہیں پڑھتے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ یہاں اپنے مذہب پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ تو حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادب کی وجہ سے۔ (الخیرات الحسان ص ۷۵)

حضرت امام احمد بن حنبل کا قول: مسلک حنبلی کے امام، حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا استاذ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

(میرے دادا استاذ) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم و تقویٰ، دنیا سے بے رغبتی اور دار آخرت سے دلچسپی کے اس مقام پر فائز تھے کہ اسے کوئی دوسرا حاصل نہیں کر سکتا۔ (تحصیل شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

حضرات! حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم و عمل، تقویٰ و پرہیزگاری کے اس بلند مقام پر فائز تھے۔ جہاں تک کوئی امام نہ پہنچ سکا بلکہ تینوں ائمہ نے آپ کی جلالت شان و عظمت کا خطبہ پڑھا ہے۔

امام اعظم کی عبادت و مجاہدہ: حضرت ابوبکر خطیب بغدادی و حضرت ابن کثیر اور قطب الاقطاب، حضرت امام شعرانی نے لکھا ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے

فجر کی نماز ادا کی اور جس مقام پر آپ کا وصال ہوا اس جگہ پر آپ نے سات ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا تھا۔

(تاریخ بغداد ج۱۳، ص۳۵۴، ملخصا الخیرات الحسان ص۱۰۰، الطبقات کبری شعرانی ص۴۲)

حضرت ابومطیع فرماتے ہیں: چھ سال تک آپ حرم کعبہ میں رہے، ابومطیع کہتے ہیں کہ میں جس وقت بھی حرم شریف میں گیا، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے پایا۔

اور! حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کرتے تھے۔

اور! حضرت ابن حجر کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوف الٰہی سے اس قدر روتے کہ دیکھنے والوں کو آپ پر رحم آتا تھا۔ (الخیرات الحسان، ص۸۱)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتنی دیر تک عبادت کرتے کہ دیکھنے والا آپ کو درخت یا ستون سمجھتا۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو پڑوس میں رہنے والے شخص کی بچی نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ میرے پڑوس کے گھر میں ایک درخت تھا وہ اب نظر نہیں آتا۔ تو باپ رو پڑا اور کہنے لگا بیٹی وہ درخت نہیں تھا بلکہ مسلمانوں کے امام حضرت ابوحنیفہ تھے جو رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے، ان کا وصال ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص۱۱۳)

امام اعظم کا ادب: منقول ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اساتذہ کا بے حد ادب کرتے تھے۔ خود حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کی طرف کبھی پاؤں نہیں پھیلائے۔

امام جعفر صادق کی صحبت کی برکت

شیخ الواعظین حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور والا، آپ کی عمر کتنی ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ دو برس۔ سائل آپ کے اس عجیب جواب سے حیران رہ گیا اور جب حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آپ کا منہ تکنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ عزیز من! یوں تو ہماری عمر ساٹھ برس سے زیادہ گزر چکی لیکن میں اپنی زندگی کے ان تمام برسوں میں صرف اپنی انہی دو برس کی زندگی کو اپنی زندگی شمار کرتا ہوں جو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس صحبت میں اس طرح گزر گئی

کہ ان کے انفاسِ قدسیہ کی بدولت میں ایک لمحہ بھی اللہ اور اس کے رسول کی یاد سے غافل نہیں رہا۔ باقی زندگی کے تمام برسوں کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ ان کو اپنی عمر اور زندگی شمار کروں۔

لَوْ لَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ O ترجمہ: اگر یہ دو برس نہ ملتے تو "نعمان" یعنی ابوحنیفہ ہلاک ہو جاتا۔

(قرآنی تقریریں، ص ۵۲)

حضرات! امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس عرفانی تقریر سے یہ پتہ چلتا ہے اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد میں گزرنے والی زندگی کی انمول ساعتیں کتنی بیش بہا اور قیمتی ہوا کرتی ہیں۔

امام اعظم کا تقویٰ: (۱) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلند پایہ امام ہونے کے ساتھ مثالی تاجر بھی تھے۔ اور آپ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔

ایک عورت، ایک مرتبہ ریشمی کپڑا بیچنے کے لئے لائی آپ نے قیمت معلوم کی۔ تو وہ بولی سو روپیہ آپ نے فرمایا کپڑا زیادہ قیمت کا ہے۔ وہ عورت قیمت کو بڑھاتی رہی یہاں تک کہ چار سو تک پہنچ گئی۔ آپ نے فرمایا کہ قیمت ابھی بھی کم ہے تو وہ عورت کہنے لگی آپ مذاق کر رہے ہیں۔ تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بھاؤ کرنے کے لئے کسی مرد کو لاؤ۔ وہ عورت ایک آدمی کو لائی تو ہمارے امام نے وہ کپڑا پانچ سو روپیہ میں خریدا۔ (الخیرات الحسان، ص ۷۲، شیخ عبدالحق محدث دہلوی ملخصاً)

حضرات! اللہ والے ہر مقام پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں جبھی تو حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خریدار ہونے کے باوجود عورت کا نقصان برداشت نہ کیا بلکہ صحیح قیمت دے کر کپڑے کو خریدا۔ یہ ہیں اللہ والے جو ہر حال میں اللہ کے بندوں کا بھلا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نظر آتے ہیں۔

تقویٰ (۲): ایک مرتبہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن عبدالرحمٰن کو خرید و فروخت کرنے کے لئے کچھ سامان بھیجا اور یہ بھی کہہ دیا کہ کپڑے میں عیب ہے، اس عیب دار کپڑے کو بیچتے وقت خریدار کو بتا دینا، ابن عبدالرحمٰن نے کپڑا بیچ دیا اور عیب بتانا بھول گئے اور یہ بھی معلوم نہ تھا کہ خریدار کون ہے اور کہاں کا ہے۔ جب ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا تو آپ نے اس روز جتنے روپیہ کی تجارت ہوئی تھی وہ کل رقم تیس ہزار تھی وہ تیس ہزار رقم محتاجوں، فقیروں پر تقسیم کر دیا۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی ملخصاً)

تقویٰ (۳) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک شخص قرض دار تھا اور اسی کے علاقے میں ایک شخص کی نماز جنازہ کے لئے آپ تشریف لے گئے تو ہر طرف دھوپ پھیلی ہوئی تھی اور موسم بھی بہت گرم تھا اور

مقروض کی دیوار کے پاس کچھ سایہ تھا۔ چنانچہ جب لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اس دیوار کے سائے میں تشریف لے آئیں تو آپ نے فرمایا کہ مکان کا مالک میرا مقروض ہے اس لئے اس کے مکان کے سائے سے فائدہ اٹھانا میرے لئے درست نہیں۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص: [illegible])

حضرات! سبحان اللہ! یہ تھے ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جس کو قرض دیا تھا اس سے تھوڑا سا بھی دنیاوی فائدہ حاصل کرنا گوارہ نہیں، حتیٰ کہ دھوپ تھی تو اس کے دیوار کے سائے میں بھی کھڑا ہو کر اتنا فائدہ لینا بھی گوارہ نہیں کیا۔

تقویٰ (۴) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی محتاط اور پرہیزگار بزرگوں میں سے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ بادشاہ نے قاضی کا عہدہ قبول کرنے کے لئے آپ کو کہا تو آپ نے یہ کہکر انکار کردیا کہ میں اس منصب کی صلاحیت نہیں پاتا۔ خلیفہ نے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں تو ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر ایک جھوٹے کو قاضی نہیں بنایا جاسکتا اور اگر میں اپنے قول میں سچا ہوں تو میں اس منصب کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس طرح سے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاضی بننے سے انکار کردیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص: [illegible])

حضرات! یہ تھے ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ جنہوں نے قاضی کا عہدہ جو چیف جسٹس کا عہدہ ہوتا تھا قبول کرنے سے انکار کردیا اور ایک آج کل کے کچھ عالم اور مولانا کہلانے والے حضرات ہیں جو چند ٹکروں کے لئے مشرکین نیتاؤں کا چکر لگاتے پھرتے ہیں اور ان کے پاس جانا اور ان کو اپنے یہاں بلانا فخر محسوس کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

تقویٰ (۵) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مجوسیوں نے گرفتار کرلیا اور انہیں میں سے ایک جابر وظالم مجوسی نے آپ سے کہا کہ میرا قلم بنادیجئے۔ (لکڑی کا قلم بنایا جاتا تھا) آپ نے فرمایا میں ہرگز نہیں بنا سکتا اور جب اس مجوسی نے قلم نہ بنانے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ قیامت کے دن فرشتوں سے کہا جائے گا کہ ظالموں کو ان کے معاونین، ساتھ دینے والوں کے ہمراہ لاؤ۔ لہٰذا میں ایک ظالم کا معاون، ساتھ دینے والا نہیں بن سکتا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص: [illegible])

اے ایمان والو! خوب غور کرو کہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو ایک مجوسی، بدعقیدہ کی اتنی بھی مدد نہ کی کہ اس کا قلم بنادیتے اور آج کے ٹی، وی، ایس سی کہلانے والے کچھ لوگ بدعقیدوں کی مدد بھی کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے نظر آتے ہیں کہ ہمیں اس کا عقیدہ نہیں دیکھنا ہے، وہ اللہ کی مخلوق تو ہے۔ تو کیا ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ مجوسی اللہ کا بندہ اور اس کی مخلوق ہے۔ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوب معلوم تھا کہ یہ شخص جو مجوسی ہے اللہ عزوجل کا بندہ اور مخلوق ہے مگر اللہ و رسول جل شانہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گستاخ اور بد عقیدہ ہے اس لئے اس کی مدد نہیں کی۔ لہٰذا ہم مسلمانوں کو بھی اپنے امام، امام الائمہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرتے ہوئے ہر گستاخ اور تمام بد عقیدوں سے دور رہنا چاہئے۔

خوب فرمایا امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا | وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے
لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے | اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

اور فرماتے ہیں:

دشمن احمد پہ شدت کیجئے | ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل | یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

درود شریف:

بد مذہب و بد عقیدہ سے میل جول عذاب کا سبب ہے

منقول ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک (شاگرد امام ابو حنیفہ) کو ان کے وصال کے بعد لوگوں نے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ارحم الراحمین نے میری صرف ایک بات پر عتاب فرمایا، تیس برس تک مجھ کو کھڑا رکھا اور وہ بات یہ تھی کہ میں نے ایک مرتبہ ایک بد مذہب، بد دین کو محبت و پیار کی نظر سے دیکھ لیا تھا تو میرے رب تعالیٰ نے اس کی وجہ سے مجھ پر عتاب فرمایا کہ تم نے میرے دشمن کو محبت و پیار کی نظر سے کیوں دیکھا؟ اور میرے دشمنوں سے دشمنی کیوں نہیں رکھی؟ (روح البیان ج:۳، ص:۳۷۶)

اور اسی طرح مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں سلام بھیجا تو صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قاصد سے فرمایا کہ تم لوٹ کر اس سے میرا سلام مت کہنا کیونکہ وہ بد مذہب (بد عقیدہ) ہو گیا ہے۔ (روحانی حکایات ص:۱۰۰)

حضرات! بزرگوں کے کردار و عمل ہمیں بتا رہے ہیں کہ بد مذہب و بد عقیدہ شخص سے پیار و محبت سے بات کرنا اللہ و رسول جل شانہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کی توہین ہے اور عذاب و عتاب کا سبب بھی۔ صحابی کا طریقہ یہی ہے کہ بد عقیدہ سے سلام نہ کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہوا۔

تقویٰ (۶) ایک مرتبہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار جارہے تھے کہ گرد و غبار کے کچھ ذرات آپ کے کپڑوں پر آ گئے تو آپ نے دریا پر جا کر کپڑے کو خوب اچھی طرح دھو کر پاک کیا اور جب لوگوں نے پوچھا کہ آپ ہی کا فتویٰ ہے کہ اتنی نجاست سے کپڑا پاک رہتا ہے تو پھر آپ نے کپڑا دھو کر کیوں پاک کیا۔ تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ فتویٰ ہے اور یہ تقویٰ ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص:۳۰۶)

تقویٰ (۷) ایک مرتبہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جارہے تھے کہ راستے میں کیچڑ تھا، آپ کے پاؤں کی ٹھوکر سے کیچڑ اڑ کر ایک یہودی کے مکان کی دیوار پر پڑ گیا اور اس مکان کا مالک یہودی آپ کا مقروض تھا۔ آپ بہت پریشان ہوئے کہ اس یہودی کی مکان کی دیوار کیسے صاف کریں۔ اتنے میں یہودی اپنے مکان سے باہر آ گیا اور آپ کو دیکھ کر سمجھا کہ قرض مانگنے آئے ہیں۔ وہ یہودی عذر پیش کرنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ قرض کی بات چھوڑو میں تو اس فکر میں ہوں کہ تمہاری دیوار کو صاف کیسے کروں؟ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات سنکر یہودی بے ساختہ کہنے لگا حضور! دیوار کو بعد میں صاف کیجئے گا پہلے کلمہ پڑھا کر میرا دل پاک و صاف کر دیں۔ چنانچہ یہودی نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ (تذکرۃ المحدثین، ص:۵۶)

حضرات! ہمارے بزرگوں کے کردار و اخلاق کو دیکھ کر بے شمار بے ایمان، ایمان لے آئے اور لاکھوں گمراہ، ہدایت پا گئے۔

حضرت امام اعظم کا اخلاق: حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی با اخلاق اور کریم الطبع تھے۔ آپ نے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ آپ کا پڑوسی ایک ایسا شخص تھا جو آپ کو ہمیشہ پریشان کرتا رہتا تھا اور حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے پریشان رہتے تھے مگر کبھی اس کو کچھ نہ کہا۔ اتفاق سے اس شخص کو پولیس والے کسی وجہ سے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیے۔ ایک دو دن گزرنے کے بعد جب وہ شخص نظر نہیں آیا اور اس کی جانب سے جو تکلیف پہنچتی تھی وہ پریشانی بھی نہیں ہوئی تو حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معلوم کیا کہ ہمارا پڑوسی آج کل نظر نہیں آتا ہے تو لوگوں نے بتایا کہ کسی جرم کی وجہ سے پولیس والے اس کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیئے ہیں۔ اتنا سننا تھا کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی وقت کوفہ کے گورنر عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس تشریف لے گئے تو گورنر نے آگے بڑھ کر آپ کا استقبال کیا اور ادب و تعظیم سے آپ کو بیٹھایا اور آپ کے آنے کا مقصد معلوم کیا اور عرض کی، آپ نے کیوں تکلیف فرمائی ہے میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاتا۔ تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے کوتوال نے ہمارے پڑوسی کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ

اس کو رہا کر دیا جائے۔ گورنر نے اسی وقت حکم دیا کہ اسے رہا کر دیا جائے۔ آپ اپنے پڑوسی کو ساتھ لے کر واپس آئے اور پھر اس پڑوسی نے ہمیشہ کے لئے گناہوں سے توبہ کر لی اور آپ کے حلقۂ درس میں بیٹھ کر دین کا علم حاصل کرنے لگا اور عالم دین بن کر فقیہ کے لقب سے مشہور ہوا۔ (سیرت نعمان، ص: ۴۰، عجائبات الحسان، ص: ...)

آپ سے مروی حدیثیں سترہ سو ہیں

شارح مؤطا نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی ہوئی حدیثوں کی تعداد میں کئی قول نقل کئے ہیں اس میں سے ایک قول یہ ہے کہ آپ سے روایت کی ہوئی حدیثوں کی تعداد ایک ہزار سات سو ہے۔ (زرقانی)

حضرات! غیر مقلدین جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف سترہ حدیثیں پہنچی ہیں اور ثبوت میں ابن خلدون کا حوالہ پیش کرتے ہیں تو وہ سراسر غلط ہے اور اس غلطی کی بہت ساری وجہیں ہیں۔ اور جو شخص آپ کی روایت کی ہوئی حدیثوں کو دیکھنا چاہے وہ آپ کے شاگرد حضرت امام محمد اور حضرت امام ابو یوسف کی کتاب، مؤطا امام محمد اور کتاب الخراج، کتاب الامالی محمد بن زیاد وغیرہا کا مطالعہ کرے۔ ان کتابوں میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی ہوئی کئی سو حدیثیں صحیح اور حسن ملیں گی۔

مگر جب خدا دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔

اور حضرت ملا علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کے مطابق حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراسی ہزار مسائل حل فرمائے ہیں اور کچھ علماء نے تو اس سے بھی زیادہ لکھا ہے۔

اے ایمان والو! اللہ و رسول جل شانہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی بے لوث اور خلوص ومحبت سے لبریز دین وسنت کی خدمت کا صلہ بھی خوب سے خوب تر عطا کیا کہ آج پوری دنیائے اسلام میں مذہب حنفی کا بول بالا ہے اور محبوب خدا، مصطفیٰ کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں کس قدر قرب کا درجہ نصیب ہوا ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت یحییٰ معاذ رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عالم خواب میں آقا کریم، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا کہ:

اَیْنَ اَطْلُبُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عِنْدَ عِلْمِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ۝ یعنی میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کہاں تلاش کروں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ابوحنیفہ کے پاس مجھے تلاش کرو۔

(کشف المحجوب شریف، ص: ..., تذکرۃ الاولیاء، ص: ...)

قبر انور سے امام المسلمین کا لقب ملا: ہمارے امام حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو شہر پاک مدینہ طیبہ میں روضۂ اطہر قبر انور پر حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ تو روضۂ اطہر قبر انور سے جواب آیا۔

وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ سلام ہو تم پر اے مسلمانوں کے امام (حدیقہ ندیہ، ص [illegible])

حضرت امام اعظم کا قصیدہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں بہت بہترین قصیدہ لکھا ہے جس کے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

یَا اَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَنْزَ الْوَرٰی
جُدْ لِیْ بِجُوْدِکَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَاکَ

یعنی اے سب سے نیک و بزرگ شخصیت نعمت الٰہی کے خزانے اپنے کرم سے مجھے بھی عطا فرمایئے اور اپنی رضا سے مجھے بھی پسند فرمایئے۔

وَالْاَنْبِیَآءُ وَکُلُّ خَلْقٍ فِی الْوَرٰی
وَالرُّسُلُ وَالْاَمْلَاکُ تَحْتَ لِوَاکَ

یعنی تمام انبیاء و رسل اور سارے فرشتے اور مخلوق قیامت کے دن آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اے خیر الوریٰ!

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ بِکَ اٰدَمُ
مِنْ زَلَّةٍ فَازَ وَهُوَ اَبَاکَ

یعنی آپ وہ ہیں کہ جب حضرت آدم نے آپ کو وسیلہ بنایا تو وہ کامیاب ہوتے قبولیت دعا سے حالانکہ وہ آپ کے باپ ہیں۔

تَطْمَعُ بِالْجُوْدِ مِنْکَ وَلَمْ یَکُنْ
لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ فِی الْاَنَامِ سِوَاکَ

یعنی میں آپ کے جود و کرم کا محتاج ہوں اور مخلوق میں آپ کے سوا ابوحنیفہ کا کوئی نہیں ہے۔ (قصیدہ نعمانیہ)

اے ایمان والو! ان اشعار کے ذریعہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان و عقیدے کا پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی عطا و بخشش سے بر نعمت و دولت کا

مالک جانتے ہیں بلکہ جو کچھ بھی کسی کو ملا ہے یا ملے گا وہ بھی آقا کریم مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں ہی سے ملے گا۔ اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے حضرت آدم کی دعا قبول ہوئی تو بغیر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے کے اب کسی کی بھی دعا قبول نہ ہوگی تو ثابت ہوا کہ آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو ایمان وعقیدہ تھا وہی ایمان وعقیدہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

اور الحمد اللہ وہی عقیدہ ہم غلامان غوث وخواجہ ورضا کا بھی ہے۔

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا — وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے — اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

درود شریف:

امام اعظم کی نصیحت: حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوقت وصال اپنے شاگرد حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحت فرمائی کہ ہمیشہ قرآن کی تلاوت کرتے رہو، قبروں اور مشائخ کی اور مبارک مقامات کی کثرت سے زیارت کیا کرو۔ ([illegible])

حضرات! اس نصیحت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہم سنیوں، بریلویوں کا وہی عقیدہ ہے جو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔

امام اعظم کا وصال: مشہور روایت کے مطابق حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ستر سال کی عمر میں ۲ شعبان المعظم ۱۵۰ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون

﴿۸﴾

شعبان المعظم

پہلا جمعہ..دوسرا بیان

"نماز" تحفۂ معراج

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝ (پ ۱۶ ع ۱۰)

ترجمہ: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی، شرمندگی

اے ایمان والو! پیارے آقا، شب اسریٰ کے دولہا، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں معراج سے واپس آیا تو پچاس وقت کی نماز رب تعالیٰ نے مجھے اور میری امت کے لئے عطا فرمایا۔

(مشکوٰۃ شریف، ص ۱۱۸)

معراج کے دولہا، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں موسیٰ علیہ السلام پر گزرا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ رب تعالیٰ نے آپ کو کیا دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نماز کا تحفہ میری امت کے لئے دیا ہے اور فرمایا ہے۔ اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ نماز مومنوں کی معراج ہے۔

اے پیارے محبوب! آپ نے خدائے تعالیٰ کو دیکھا یہ آپ کی معراج ہے اور آپ کی امت نماز پڑھے گی تو نماز مومنوں کی معراج ہے۔

نماز کم کرانا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ کی امت کمزور ہے یہ بوجھ نہیں اٹھا سکتی اور پچاس وقت کی نماز آپ رب تعالیٰ کے حضور جائیے اور نمازوں کو کم کرائیے۔ امت کی کمزوری اور پریشانی دیکھ کر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم امت کے غم میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے ہیں اور معروضہ پیش کرتے ہیں کہ اے رب کریم! میری امت کمزور ہے پچاس وقت کی نماز زیادہ ہے کچھ کم کردے تو اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز کو معاف فرمادیا۔ ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم واپس ہوئے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا نماز کتنی کم ہوئی ہے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے موسیٰ! رب تعالیٰ نے بڑا کرم فرمایا اور پانچ وقت کی نماز معاف فرمادی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا کہ آپ کی امت کمزور ہے اتنی بوجھ نہیں برداشت کرسکتی۔ جائیے اور کم کرائیے۔ امت کے غم کو دیکھ کر ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پھر رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اور پانچ وقت کی نماز کو کم فرمادیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نو بار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کہا اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نو بار اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اس طرح رب تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سفارش پر حضور کی امت کے لئے پینتالیس وقت کی نماز کو معاف کردیا اور پانچ وقت کی نماز رہ گئی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اب بھی زیادہ ہیں اور کم کرائیے تو شرم وحیا کے پیکر ہمارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نماز کم کرانے کی غرض سے اب مجھے رب تعالیٰ کے حضور جانے میں شرم آتی ہے۔ (ابن ماجہ ص - -)

ہمارے حضور سراپا رحمت ونور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب پانچ وقت کی نماز کا تحفہ لے کر آرہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) غم نہ کیجئے کہ نمازوں کی تعداد گھٹی ہے تو ثواب بھی کم ہوگیا ہوگا۔ بلکہ اے محبوب رسول (صلی اللہ علیہ والک وسلم) امت پڑھے گی پانچ وقت کی نماز اور ثواب دیا جائیگا پچاس وقت کی نماز کا۔

محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کو انعام: جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور ابھی کیا نہیں ہے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور نیک کام کرلے تو اس کو دس نیکی دی جاتی ہے اور جو شخص برائی کا ارادہ کرے اور برا کام نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ہے اور اگر برا کام کرلے تو ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے۔ (ترمذی شریف ج ص)

حضرات! یہ سب صدقہ ہے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کا کہ ہم کیسے بھی ہیں مگر محبوب نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت ہیں۔

عاشق مصطفیٰ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بد کہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

عقیدے کی بات: اہلسنت کا مخالف کہتا ہے کہ قبر والوں سے مدد لینا بدعت ہے شرک ہے اور قبر والوں کی مدد نہیں لینی چاہئے تو ایسے لوگوں سے پوچھا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہے۔ آپ قبر میں تشریف فرما ہیں۔ پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی تھی کم ہو کر پانچ وقت کی نماز رہ گئی۔ تو یہ نماز کی تخفیف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سفارش اور مدد سے ہے۔ اب وہابی، دیوبندی جو یہ بکتے پھرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی یا ولی کو وسیلہ بنانا شرک و بدعت ہے اور قبر والوں سے مدد مانگنا جائز نہیں ہے۔ تو ان کو چاہئے کہ پچاس وقت کی نماز پڑھیں۔ اس لئے کہ پانچ وقت کی نماز تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سفارش اور وسیلے سے کم ہو کر ملی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر والے ہیں اور ان کی مدد سے امت کی پریشانی دور ہوئی ہے ورنہ پچاس وقت کی نماز پڑھنا کتنا دشوار ہوتا۔ تو پتہ چلا کہ قبر والے بھی مدد کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوری امت کی مدد کی۔ تو میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جب موسیٰ علیہ السلام قبر والے ہو کر مدد کر سکتے ہیں تو گنبد خضریٰ کے مکین، ہمارے نبی، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد اور استعانت کا عالم کیا ہوگا۔

عاشق مصطفیٰ، پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں
کون بنائے بناتے یہ ہیں
لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن
کون بچائے بچاتے یہ ہیں

درود شریف:

نماز کیا ہے؟ حضرات! مخلوق کا اپنے خالق کے حضور میں بندگی کا اظہار، اس کی یکتائی اور بڑائی کا اقرار، اس کے رحمٰن و رحیم ہونے کی یاد، حسن ازل کی حمد و ثنا، اس خالق و مالک کے بے شمار احسانات کا شکریہ

یہ ہمارے اندرونی احساسات کا عرض نیاز، یہ فطرت کی آواز، بے قرار روح کی تسلی و تشفی، مضطرب قلب کی راحت، مایوس دلی کی آس، زندگی کا حاصل، ہستی کا خلاصہ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کا فطری جواب، معراج کا تحفہ، دین کا ستون، کامیابی کا راز نماز ہے۔ نماز ہے، نماز ہے۔

نماز کی افضلیت: حضرات! نماز کو جملہ عبادات میں خصوصی فضیلت حاصل ہے۔ حج زندگی میں ایک مرتبہ صاحب استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ زکوٰۃ سال میں ایک مرتبہ صاحب نصاب مسلمان کو دینا ہے۔ رمضان شریف میں روزے بھی گیارہ ماہ بعد آتے ہیں مگر نماز وہ عبادت ہے جو ایک دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے۔ نماز ہی وہ اعلیٰ عبادت ہے جو ہر مرد و عورت، امیر و غریب، بڑے و صغیر، آزاد و اسیر، عربی و عجمی، گورے اور کالے، جوان اور بوڑھے، بیمار اور تندرست، شاہ و گدا، مریض و حکیم، مسافر و مقیم، ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔

احادیث مبارکہ

حدیث ۱: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَلَاتُهُ (نسائی، ص ۸۰)

قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کا حساب اس کی نماز کا ہوگا۔

اے ایمان والو! یہ دنیا فانی ہے اور دنیا کی ہر چیز فانی ہے ہمیں چند روز دنیا میں گزار کر اپنے پیارے رب تعالیٰ کی بارگاہ عظمت میں حاضر ہونا ہے اور ہر چیز کا حساب دینا ہے کتنا کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ حساب دینا ہے جوانی کو حرام کاری میں گزاری یا نیک کاموں میں، سب کا حساب دینا ہے، زندگی کی ایک ایک سانس، ایک ایک لمحہ، منٹ و سکنڈ کا حساب دینا ہے مگر جو سب سے پہلے حساب ہوگا وہ نماز کے بارے میں ہوگا۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پرسش نماز بود

حدیث ۲: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلٰى ذٰلِكَ ○ (ترمذی ج ۱، ص ۵۵، درمنثور ج ۱، ص ۲۰۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بے شک قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کے اعمال میں سے جس چیز کا حساب ہوگا وہ نماز ہے اگر وہ درست ہوئی تو وہ کامیابی اور فلاح پائے گا اور اگر وہ درست نہیں ہوئی تو وہ نامراد اور ناکام ہوگا اور اس کی فرض نماز میں کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے نفل میں تا کہ اس سے اس کے فرضوں کی کمی پوری کیا جائے۔ اس طرح اس کے باقی اعمال کا حساب ہوگا۔

حدیث ۳: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور اگر یہ بگڑی اور خراب ہوئی تو تمام اعمال بگڑیں گے۔ (طبرانی اوسط، کنز العمال ج ۷، ص ۲۸۳)

ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

حدیث ۴: لِكُلِّ شَيْءٍ عَلَمٌ وَعَلَمُ الْإِيْمَانِ اَلصَّلٰوةُ (منیۃ المصلی ص ۲، مطبوعہ لاہور)

ترجمہ: ہر چیز کی علامت ہوتی ہے اور ایمان کی علامت نماز ہے۔

اے ایمان والو! آگ کی علامت گرمی ہے۔ برف کی علامت ٹھنڈا ہو۔ سورج کی علامت دھوپ ہے۔ چاند کی پہچان روشنی۔ ہے پھول وگلاب کی پہچان خوشبو ہے اور مومن کی پہچان یہ ہے کہ نمازی ہو۔

حضرات! افسوس کی بات ہے کہ آپ مومن ہیں اور نماز نہیں پڑھتے، ایسے مومن کو اپنے ایمان کا جائزہ لینا چاہئے کہ ایمان میں کوئی کمی تو نہیں ہے۔

حدیث ۵: اللہ کے حبیب ہم بیماروں کے طبیب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

اول: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

دوسرا: نماز قائم کرنا

تیسرا: زکوٰۃ دینا

چوتھا: حج کرنا

پانچواں: رمضان شریف کے روزے رکھنا۔ (بخاری ج ۱، ص ۶، مسلم ج ۱، ص ۳۲، مشکوٰۃ، ص ۱۲)

سب سے افضل بندہ

حدیث ۶: ہمارے حضور، سراپا نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب بندوں میں افضل بندہ وہ مسلمان ہے جو نماز کے لئے وقت کا خیال رکھتا ہے۔ (معجم الطبرانی)

وقت میں نماز پڑھنے والا بے حساب جنت میں داخل ہوگا

حدیث ۷: نبی رحمت، رسول برکت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اگر بندہ وقت میں نماز پڑھے تو میرے بندے کا میرے ذمہ کرم پر وعدہ ہے کہ اسے عذاب نہ دوں گا اور بے حساب جنت میں داخل کروں گا۔ (حاکم، کنز العمال، ج ۷، ص ۱۱۵)

سبحان اللہ! سبحان اللہ!! حضرات! وقت میں نماز پڑھ لینا کتنی سعادت اور نیکی کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ عمل کتنا پسند ہے کہ بندہ کو عذاب بھی نہ ہوگا اور بے حساب جنت میں جائیگا۔ آج کی اس مبارک محفل میں آؤ ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ وقت میں نماز پڑھیں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور بضرور پڑھیں گے۔

درود شریف:

حدیث ۸: ہمارے پیارے رسول، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلصَّلٰوۃُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ ۝ نماز مومن کا نور ہے۔ (کنز العمال، ج ۷، ص ۱۰۷)

حدیث ۹: اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ نماز مومنوں کی معراج ہے۔

حدیث ۱۰: اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ وَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ ۔ نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز چھوڑی اس نے دین کی بنیاد ڈھادیا اور جس نے نماز قائم کیا اس نے دین کو قائم رکھا۔ (منیۃ المصلی، ص ۱۲، مطبوعہ [illegible])

نماز رحمت ہی رحمت ہے

حدیث ۱۱: امیر المومنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ہی سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ نماز فرشتوں کی محبوب عبادت ہے۔ انبیائے کرام کی سنت

ہے۔ معرفت کا نور ہے۔ ایمان کا مغز ہے، دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔ رزق میں برکت کا سبب ہے۔ نمازی کے دل کا نور ہے۔ منکر نکیر کے سوالوں کے جواب کا وسیلہ ہے۔ قبر میں مونس و غمخوار ہے۔ میدان قیامت میں سایہ اور سر کا تاج ہے۔ نماز دوزخ کے درمیان پردہ ہے۔ نماز میزان کو بوجھل کرنے والی ہے۔ پل صراط سے پار کرنے والی ہے اور نماز جنت کی کنجی ہے۔ (نزہۃ المجالس، حبیب العالمین)

نماز نے بُڑھیا کو طوفان سے بچالیا

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر طوفان کا عذاب آیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے نوح! (علیہ السلام) جب طوفان آئے تو نیک بندوں کو اپنے ساتھ کشتی میں بیٹھا لینا تا کہ نیک لوگ عذاب سے محفوظ رہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ایک بڑھیا سے وعدہ فرمالیا کہ طوفان آئے گا تو میں تم کو بھی ساتھ لے لوں گا اور اپنی کشتی میں سوار کرلوں گا۔ مگر جب طوفان آیا اور آکر جاہیاں بہا کر چلا گیا۔ مگر بڑھیا کا خیال حضرت نوح علیہ السلام کو نہیں آیا طوفان گزر جانے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کو اچانک بڑھیا کا خیال آیا اور بے حد افسوس ہوا کہ بڑھیا کا کیا ہوا ہوگا چند نیکوں کے ساتھ حضرت نوح علیہ السلام اس بڑھیا کی خبر گیری کے لئے تشریف لے گئے۔

دور سے بڑھیا کی جھونپڑی دیکھی تو اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت نوح علیہ السلام نے شکر ادا کیا کہ بڑھیا کی کٹیا سلامت اور موجود ہے اور قریب تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ بڑھیا اپنی کٹیا میں نماز پڑھ رہی ہے اور عبادت میں مشغول ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بڑھیا کو سلام کیا۔ بڑھیا بولی۔ اے اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت نوح علیہ السلام کیا طوفان آگیا ہے۔ آپ مجھے لینے آئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بڑھیا طوفان آیا اور جاہیاں بہا کر چلا بھی گیا۔ کیا تجھ کو خبر نہیں ہوئی؟ بڑھیا بولی اے حضرت! مجھے تو طوفان کی مطلق خبر نہیں، میں تو نماز پڑھ رہی تھی اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھی۔ (تفسیر روح البیان، ج ۳، ص ۱۰۵)

اے ایمان والو! یہ ہے نماز کی برکت کہ طوفان آیا دنیا کو تہ و بالا کرکے چلا بھی گیا مگر بوڑھی عورت جو اپنے رب تعالیٰ کے لئے نماز پڑھ رہی تھی اس کو پتہ بھی نہ چلا۔

اے ایمان والو! آؤ ہم بھی نمازی بن جائیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نماز کی برکت سے ہر طوفان اور غم سے نجات نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرات! جیسا نماز بھی پڑھتی تھی اور اللہ تعالیٰ کے نبی (علیہ السلام) سے محبت بھی کرتی تھی۔ تو پتہ چلا کہ وہی نماز برکت و رحمت بخش ہے جو نبی کی محبت وغلامی کے ساتھ ادا کی جائے۔

درود شریف:

حضرات! آج ہمارا مخالف وہابی، دیوبندی، تبلیغی کہتا ہے ایسی نماز پڑھو جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال نہ آئے۔ نماز میں درود وسلام دونوں موجود ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال نہ آئے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام بھیجا جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال نہ آئے ممکن ہی نہیں ہے، کہ جب درود پڑھو گے تو درود والے کا خیال ضرور آئے گا۔ سلام بھیجو گے تو سلام والے کا خیال یقیناً آئے گا اور ہم ایمان والوں کی نماز تو مکمل اور مقبول اس وقت ہوتی ہے جب نبی کا خیال آ جائے۔

درود شریف:

نماز نہ پڑھنے سے آبادی برباد ہوگئی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک بستی پر ہوا جس میں خوب سرسبز وشاداب درخت کھڑے لہرا رہے تھے۔ صاف شفاف پانی کے چشمے بہہ رہے تھے۔ بستی میں بڑی آبادی اور شادابی تھی چند سال کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس بستی سے گزرے تو دیکھا درخت سوکھے ہوئے ہیں۔ پانی کے چشمے خشک پڑے ہیں مکانات گرے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ یہ تباہی وبربادی کا منظر دیکھ کر سوچنے لگے کہ اس بستی کا اور اس میں رہنے والوں کا حال اتنا برا کیوں ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اس بستی والے نماز نہیں پڑھتے تھے۔ یہ نماز چھوڑنے کا وبال ہے۔ اس لئے یہ بستی ویران وبرباد ہوگئی ہے۔ (نزہۃ المجالس)

اے ایمان والو! وہ گھر برباد ہے جہاں نمازی نہ ہوں، وہ بستی ویران ہے جس میں نماز پڑھنے والے نہ ہوں۔ آؤ ہم سب اپنے اپنے گھروں کا، اپنی اپنی آبادی کا محاسبہ کریں کہ ہمارے گھر اور ہمارے محلے آباد ہیں، یا ویران وبرباد ہیں۔ توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے۔

میرے رحمٰن ورحیم خالق ومالک مولیٰ کے دربار کرم کا منادی صبح شام ندا دیتا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں

خوب نماز پڑھو، گھر والوں کو نمازی بناؤ، بلکہ پورے محلے والوں کو نماز کی دعوت دو تاکہ گھر بھی آباد رہے اور محلہ بھی شاد رہے اور قیامت کے دن اپنے پیارے رب تعالیٰ سے خوب خوب انعام واکرام کی دولت سے مالا مال ہو سکو۔

حدیث ۱۲: ہمارے آقا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو مار کر نماز پڑھاؤ۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ، ص ۵۸)

اے ایمان والو! جب سات سال کے بچوں کے لئے نماز کی تاکید کا حکم ہے تو ہمارے جوانوں اور بوڑھوں پر کیا نماز معاف ہو سکتی ہے ہرگز نہیں۔ لہٰذا نماز پڑھو۔ بچوں کو پڑھاؤ۔ جب پورا گھر نمازی ہوگا تو گھر کی رونق و برکت کا عالم ہی کچھ اور ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں کو ہمارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی الفت ومحبت کے جلووں اور نماز کی برکتوں سے جگمگا دے۔ آمین۔ ثم آمین

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۸ ﴾

شعبان المعظم

دوسرا جمعہ..پہلا بیان

فیضانِ نماز

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ۝ اما بعد!

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۝

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر ۝ (پ ۲۱، رکوع ۱)

ترجمہ: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

اے ایمان والو! نماز ہی وہ عبادت ہے جس کا حساب روزِ محشر سب سے پہلے ہوگا۔ نماز ہی وہ عبادت ہے جو گناہوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔ نماز سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور نماز ہی کے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

نماز کی برکت سے گناہ جھڑتے ہیں

حدیث شریف ۱: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم موسم خزاں میں باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ درختوں کے پتے جھڑتے ہیں۔ آپ نے ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ کر ہلایا۔ پتے ان سے جھڑنے لگے۔ پیارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے عرض کیا، میں حاضر ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۸)

حدیث شریف ۲: نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی، جب نماز پڑھتا ہے تو اس کے جسم پر گناہ کا میل باقی نہیں رہتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک سنا کہ تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل رہے گا؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ اس کے بدن پر کچھ میل باقی نہ رہے گا۔ تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا (مشکوٰۃ شریف، ص۵۷)

ترجمہ: تو یہ پانچ وقت کی نماز کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے

حدیث شریف ۳: قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ۔ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔

اے ایمان والو! جب امتی نماز پڑھتا ہے تو ہمارے رحیم آقا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے قلب میں ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔ اور نمازی امتی سے خوش ہوتے ہیں۔ بڑا ہی خوش نصیب ہے وہ امتی جس سے پیارے آقا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خوش ہو جائیں اور جو امتی نماز نہیں پڑھتا ہے یقیناً وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تکلیف پہونچاتا ہے اور ناراض کر کے دین و دنیا دونوں کو تباہ کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔ نماز کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے محبوب عمل نماز ہے

حدیث شریف ۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے، ہمارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، وقت پر نماز پڑھنا سب سے محبوب عمل ہے۔ پھر کیا ہے تو فرمایا ماں، باپ کی خدمت کرنا، میں نے عرض کیا پھر کیا ہے، تو فرمایا جہاد کرنا۔ (بخاری، ج ۲، ص ۸۸۲، مسلم، مشکوٰۃ، ص ۵۸)

نماز کی برکت سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

حدیث شریف ۵: حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہم بیٹھے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ پھر فرمایا کہ ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے اور میں نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر وہ ظہر کی نماز پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے یعنی وہ گناہ جو فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے درمیان ہوئے ہوں پھر جب عصر کی نماز پڑھتا ہے تو ظہر اور عصر کے بیچ کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے پھر جب مغرب کی نماز پڑھتا ہے تو عصر کی نماز اور مغرب کی نماز کے درمیان کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ پھر جب عشاء کی نماز پڑھتا ہے تو مغرب کی نماز اور عشاء کی نماز کے بیچ کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے پھر وہ شخص رات بھر سوتا رہے پھر اٹھ کر وضو کرے اور فجر کی نماز پڑھے تو عشاء کی نماز اور فجر کے بیچ کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے اور یہی وہ نیکیاں ہیں جو برائیوں کو مٹادیتی ہیں اور گناہوں کو دور کردیتی ہیں۔ (مجمع الطبرانی)

نماز سے گناہ دھلتے ہیں

حدیث شریف ۶: امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہارے صحن میں نہر ہو ہر روز وہ پانچ مرتبہ غسل کرلے تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کیا۔ جی نہیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نماز گناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی میل کو دھو دیتا ہے۔ (ابن ماجہ، مسلم، ج۱، ص۲۳۵)

نماز سے سال بھر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

حدیث شریف ۷: ہمارے سرکار امت کے غمخوار پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: پانچ وقت کی نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان شریف سے رمضان شریف تک ان تمام گناہوں کو مٹادیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوئے ہوں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔ (مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف ۵۷)

اے ایمان والو! خوب غور سے سنو اور نماز کی برکت دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں کتنی برکت و رحمت رکھی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نبوت کا زریں دور تھا۔ توحید و رسالت کا غلغلہ بلند ہو رہا تھا۔ نیکیاں بدیوں پر بھاری تھیں۔ جہالت کی تاریکیاں دور ہو رہی تھیں۔ نورِ خدا ہر سو پھیل رہا تھا۔ ایسے میں ایک شخص جو کہ نمازی تھا اور ساتھ ہی بدعمل و بدکردار بھی تھا۔ نماز کی برکت سے توبہ کی توفیق مل گئی پھر کیا تھا نیک و پرہیزگار ہو گیا۔

نماز کی برکت سے بُرا شخص نیک و پرہیزگار ہو گیا

حدیث شریف ۸: ایک شخص ہمارے نبی، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ پانچ وقت کی نماز پڑھتا تھا مگر برے اعمال میں بھی مشغول تھا۔ اس شخص کے بارے میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خبر کیا گیا کہ فلاں شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے اور برے عمل بھی کرتا ہے تو ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیشک اس کی نماز اس کو ہر برے کام سے روک دے گی۔ چند دنوں کے بعد وہ شخص تمام برے اعمال سے توبہ کر کے نیک و پرہیزگار ہو گیا۔ جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سنا تو فرمایا کیا میں تم کو نہیں کہتا تھا کہ ان کی نماز انہیں تمام برے کاموں سے روک دے گی۔ (خزائن العرفان)

اے ایمان والو! اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے اور برے اعمال کا ارتکاب بھی کرتا ہے تو اس کو طعنہ نہیں دینا چاہیے۔ کہیں اس کا دل ٹوٹ گیا اور اس نے نماز بھی چھوڑ دی تو اس کا گناہ طعنہ دینے والوں کے سر جائے گا۔ اس لئے نماز پڑھنے والے کو طعنہ نہیں دینا چاہیے نہ اس کا مذاق بنانا چاہیے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ نماز کی برکت سے وہ شخص برے اعمال سے توبہ کر کے، نیک و پرہیزگار بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان حق ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ (پ۲۰، رکوع۲)

ترجمہ: بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔ (کنزالایمان)

نماز کی برکت سے چور نیک ہو گیا

حدیث شریف ۹: ہمارے حضور سراپا نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کہ

فلاں شخص رات میں نماز پڑھتا ہے اور صبح کو چوری کرتا ہے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ایک دن نماز اسے برے کام سے روک دے گی۔ (مکاشفۃ القلوب)

نماز کی برکت سے گناہ معاف ہو گیا

حدیث شریف ۱۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص سے زنا کا گناہ ہو گیا۔ وہ شخص نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اپنے کئے ہوئے گناہ کا اقرار کیا اور بخشش کا طلبگار ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر آیت کریمہ نازل فرمایا۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ O (پ ۱۲، ہود، رکوع ۱۰)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں، بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔ (کنزالایمان)

یعنی اس شخص نے جب گناہ معاف ہوتے ہوئے دیکھا تو خوشی سے سرشار ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم بِیَ هٰذَا ۔ اے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم کیا یہ مغفرت و بخشش میرے لئے خاص ہے تو ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لِجَمِیْعِ اُمَّتِیْ کُلِّهِمْ۔ نہیں بلکہ ساری امت کے لئے ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ ص ۵۸)

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

اے ایمان والو! خوب غور سے سنو! اور اپنے ایمان کو تازہ کرو۔ آج ہمارا مخالف وہابی، دیوبندی کہتا ہے۔ سب کام اللہ کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وسیلے کی ضرورت کیا ہے۔ ہم نبی سے کیوں کہیں۔ نبی کے پاس

مدینہ جانے کی حاجت کیا ہے۔ تو مخالف وہابی سے پوچھو کہ صحابی رضی اللہ عنہ سے گناہ ہوا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس کیوں حاضر ہوئے اور بخشش کیوں طلب کی، مدد کیوں مانگا۔ کیا صحابی سے زیادہ کوئی اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ گویا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ دیتا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ بخشش اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے لیکن اپنے محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس جانے سے اور محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا وسیلہ لینے سے۔ اور مجھے عرض یہ کرنا ہے کہ گناہ ہو جائے، خطا سرزد ہو جائے، ظلم ہو جائے تو پیارے آقا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس جانا، اوران کا وسیلہ لینا بدعت و شرک نہیں بلکہ صحابہ کرام کی عادت وسنت ہے۔

کیا ہی خوب فرمایا ہے۔ مجدد ابن مجدد، ولی ابن ولی، قطب عالم، ہم شبیہ غوث اعظم، سرکار مفتی اعظم، مرشد اعظم، الشاہ مصطفیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بریلوی نے:

وصل مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو
بے وسیلہ نجدیو ہرگز خدا ملتا نہیں

اور عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا۔ تجھے حمد ہے خدایا

درود شریف:

خدائے تعالیٰ سے بے مثال خوف

حدیث شریف ۱۱: عہد رسالت میں ایک مسلمان سے زنا کی معصیت سرزد ہوگئی۔ یہ گناہ اتنی مخفی صورت میں ہوا تھا کہ کوئی انسانی نگاہ وہاں نہ پہونچ سکی اور کسی کو علم نہ ہونے پایا۔ نفسانی خواہش کے ہیجان میں وہ ضبط نفس سے کام نہ لے سکا۔ بعد میں احساس ہوا کہ دنیوی عدالت کی سزا سے تو بچ سکتا ہوں مگر اخروی خسران سے کون بچائے گا۔ بہتر ہے کہ سنگساری کی سزا دنیا میں بھگت لوں۔ انتہائی ندامت کے ساتھ جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہو کر کہا۔ غضب ہو گیا مجھ سے زنا کا ملعون فعل سرزد ہوا ہے۔ براہ کرم مجھے جناب رسالت

تاب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جا کر سزا دلوا دیجئے۔ محبوب مصطفیٰ، حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، کسی نے گناہ کے ارتکاب کرتے وقت آپ کو دیکھا ہے؟ جواب نفی میں پا کر فرمایا۔ جا اور کسی سے ذکر نہ کرنا۔ خدائے تعالیٰ سے توبہ کر جب اس نے تیرا یہ گناہ چھپا لیا تو وہ تیرا گناہ بھی معاف کر دے گا۔ یہ الفاظ اور پھر حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے صادر ہوئے۔ اطمینان کے لئے یہی کچھ کافی تھا۔ اس وقت تو وہ مطمئن ہو کر چلا گیا مگر پھر خدا خوفی نے ذہن پر غلبہ پا لیا اور عذاب آخرت کے تصور نے لرزا دیا۔ بھاگا بھاگا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور واقعہ بیان کر دیا۔ آپ نے بھی وہی کچھ فرمایا جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ چکے تھے۔ لیکن اس پر ایسا خوف طاری تھا کہ بار بار آتا اور سزا کی استدعا کرتا۔ چوتھی مرتبہ اس نے سزا کا عزم کامل کرتے ہوئے دوسرے لوگوں کے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور رجم کئے جانے کی التجا کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنگساری کا حکم دیا اور اس نے پورے اطمینان کے ساتھ اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔

حضرات! غور کیجئے! اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اس کی سزا دردناک موت ہے۔ ہر طرف سے پتھر برسائے جائیں گے۔ بے اعتبار رسوائی ہوگی لیکن خدا خوفی کا جذبہ تھا۔ جس نے ہر اذیت و تکلیف برداشت کرنے کا تحمل عطا کر دیا۔ تمدن و معاشرت کی پوری تاریخ اس طرح کی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس طرح کا ایمان وایقان نمازی ہی سے نصیب ہو سکتا ہے۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ وہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ جزا اور سزا اسی قادر و قیوم کے ہاتھ میں ہے۔ جو ہر وقت تمہیں دیکھتا ہے

نماز انسان میں یہ احساس پیدا کرتی ہے کہ سب حاکموں کا سب سے بڑا حاکم خدائے کائنات ہے۔ جس سے کوئی جرم نہیں چھپایا جا سکتا۔ گناہ چاہے شیش محلوں کے سنہرے پردوں میں کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے نہیں چھپ سکتا۔ جب مسلمان ہر روز ایمان وایقان کے ساتھ پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری دے تو اس سے کیسے کوئی گناہ سرزد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان حق ہے اور یقیناً حق ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ (پ۲۱ ع۱۶)

ترجمہ: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔ (کنز الایمان)

نمازی کے تمام گناہ معاف ہو گئے

حدیث شریف ۱۲: ہمارے سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سارے گناہ باندھ کر اس کے سر پر رکھے جاتے ہیں۔ جب بندہ رکوع میں جاتا ہے تو سارے گناہ گر جاتے ہیں۔ نمازی جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو سارے گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ (کنز العمال، ج۷، ص۲۰۳)

حدیث شریف ۱۳: اللہ تعالیٰ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سہو نہ کرے تو جو کچھ پہلے اس کے گناہ ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف، ص۵۸)

حدیث شریف ۱۴: میرے رحیم و کریم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسے نماز کا حکم ہے تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہو گیا۔ (نسائی جلد ۱، ص۱۷، التر غیب، ص۳[illegible])

تنہائی کی دو رکعت

حدیث شریف ۱۵: نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے علاوہ کوئی نہ دیکھے تو ایسے نمازی شخص کی دوزخ سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔

(کنز العمال، ج۷، ص۲۹۹)

نمازی ہونا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

حدیث شریف ۱۶: ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان والے بندے پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اسے دو رکعت نماز کی توفیق دی گئی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص)

اے ایمان والو! ہمارے اکابر و اسلاف نماز سے بڑی محبت کیا کرتے تھے اور ان کے دلوں میں نماز کی بڑی قدر ہوا کرتی تھی جیسے نماز کا وقت ہوتا، کسی چیز کی پرواہ کئے بغیر نماز شروع کر دیتے۔

ایک عالم باعمل کے نماز کی پابندی کا آنکھوں دیکھا حال

پیر و مرشد، ولی کامل، عالم باعمل، ثانی الرضا حضرت مولانا مفتی الشاہ بدرالدین احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصنف سوانح اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز سے بے پناہ محبت فرماتے۔ جب نماز کا وقت ہوتا سب سے پہلے نماز ادا فرماتے۔ ایسا نہیں کہ ابھی تو بہت وقت باقی ہے بعد میں نماز پڑھ لیں گے۔ کہ فلاں سے ملنا ہے پھر نماز پڑھیں گے۔ فلاں کام ہے وہ کرلیں پھر نماز پڑھیں گے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ نماز کا وقت ہو جائے تو ٹال مٹول کرنا کہ ابھی وقت ہے پڑھ لیں گے اور نماز میں تاخیر کرنا۔ نفس کا دھوکہ ہے۔ شیطان کا بہکاوا ہے۔ نماز چھوٹ سکتی ہے، ضائع ہوسکتی ہے۔ لہٰذا جب وقت نماز ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاؤ، نماز ادا کرلو۔ پھر باقی کام کرو۔

میرے آقائے نعمت بدر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر فرماتے تو سب سے پہلا سوال نہ ٹکٹ کا کہ کنفرم ہے یا نہیں۔ ٹرین کب آئیگی یا کب جائے گی کچھ نہیں بلکہ نماز کے بارے میں ہوتا کہ نماز کیسے پڑھیں گے اور کب پڑھیں گے ۔کہیں ٹرین کی وجہ سے نماز ضائع نہ ہو جائے۔ ٹرین کا انتظار فرماتے، نماز کا وقت ہو جاتا، نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ ساتھی کہتے کہ حضرت؟ ٹرین آئے گی اور چلی جائے گی ہم یہیں رہ جائیں گے۔ آقائے نعمت حضور بدر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ٹرین جائے گی، نماز تو نہیں جائے گی۔ نماز فرض ہے۔ سفر کرنا فرض نہیں ہے۔ اور دیکھا گیا کہ کبھی بھی ٹرین نہیں چھوٹی نماز کی برکت سے ٹرین بھی وقت پر ملتی اور سفر بھی نماز کی ادائگی کے ساتھ ہوتا۔ سچ فرمایا۔ مَنْ جَدَّ وَجَدَ جس نے کوشش کیا کامیاب ہوا۔ نماز کی بے بہا محبت و قدر نے کتنا عظیم الشان انعام عطا کیا کہ حضور بدر ملت آقائے نعمت نماز مغرب سے فارغ ہوکر مصلے پر اپنا رخ مدینہ منورہ کی جانب کئے ہوئے تسبیح و تہلیل میں مشغول تھے۔ ۸ رمضان المبارک کی رات تھی اور پروانہ اجل آیا اور جان کو جان جاناں کے حوالے کیا یعنی وصال فرمایا۔ یہ ہے مومن کامل کی نماز سے بے پناہ محبت۔ وقدر کا انعام واکرام۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہمارے بزرگوں کی طرح نماز سے محبت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

گدائے بدر ملت

انوار احمد قادری رضوی

دو رکعت نماز جنت سے افضل ہے

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اگر مجھے جنت اور دو رکعت نماز، ان دونوں میں سے ایک کا اختیار ملے تو میں دو رکعت نماز اختیار کرلوں۔ اس لئے کہ دو رکعت نماز میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور جنت میں میری رضا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص)

نمازی بے حساب جنت میں داخل ہوگا

حدیث شریف ۱۷: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر میرا بندہ وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندے کا میرے ذمہ کرم پر وعدہ ہے کہ میں اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔ (کنزالعمال، ج۷، ص۲۷۷)

فرشتوں کی دعا نمازی کے حق میں

حدیث شریف ۱۸: ہمارے حضور سراپا نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اس وقت تک کہ بے وضو ہوجائے یا اُٹھ کھڑا ہو۔

ملائکہ کا استغفار اس کے لئے یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ۔ اے اللہ تعالیٰ تو اس کو بخش دے۔ اے اللہ تعالیٰ! تو اس پر رحم کر۔ اے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر۔ (ابوداؤد شریف، ج۱، ص۸۲)

رات بھر عبادت کا ثواب

حدیث شریف ۱۹: ہمارے سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو نماز صبح کے لئے طالب ثواب ہوکر حاضر ہوا گویا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور نماز عشاء کے لئے حاضر ہوا گویا اس نے آدھی رات قیام کیا یعنی عبادت کی۔ (بیہقی، کنزالعمال، ج۳، ص۸۰، شعب الایمان، ج۳، ص۵۵)

دوزخ سے آزاد ہوا

حدیث شریف ۲۰: میرے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں جس نے چالیس دن نماز فجر و عشاء باجماعت پڑھی اس کو اللہ تعالیٰ دو براءتیں عطا فرماتا ہے ایک دوزخ سے۔ دوسری نفاق سے (خطیب، کنز العمال، ج۴، ص۸)

نماز عشاء و فجر کی فضیلت

حدیث شریف ۲۱: ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں سب نمازوں میں زیادہ گراں منافقین پر نماز عشاء و فجر ہے اور جو ان میں فضیلت ہے اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا۔ (طبرانی کبیر، ج۱۰، ص۹۹، در منثور، ج۱، ص۱۷)

بے نمازی کا نام دوزخ کے دروازے پر

حدیث شریف ۲۲: اللہ تعالیٰ کے محبوب، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم شریف، کنز العمال، ج۴، ص۷)

نماز میں حج کا ثواب

حدیث شریف ۲۳: ہمارے پیارے رسول، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا جو طہارت کرکے اپنے گھر سے فرض نماز کے لئے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم (احرام باندھنے والے) کا اور جو چاشت کے لئے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے۔ اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغو بات نہ ہو۔ علیین میں لکھی ہے یعنی درجۂ قبول کو پہونچتی ہے۔ (ابوداؤد شریف، ج۱، ص۸۲)

اے ایمان والو! نماز پڑھو اور حج و عمرہ کا ثواب حاصل کرو یعنی جو شخص باوضو گھر سے نکلا نماز فرض ادا کرنے کے لئے مسجد میں گیا اس کو اس قدر ثواب ملتا ہے جتنا احرام باندھ کر حج کرنے والے کو ملتا ہے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم

حدیث شریف ۲۴: مراٰۃ مصطفیٰ، امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبوں کے حاکموں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم کام میرے نزدیک نماز ہے۔ جس نے اس کی پابندی کیا اور اس پر محافظت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجۂ اولیٰ ضائع کرے گا۔ (بخاری، مسلم، موطا امام مالک، ج۱، ص۳)

بے نمازی قیامت میں قارون و فرعون کے ساتھ ہوگا

حدیث شریف ۲۵: سید عالم آقائے دو عالم، مصطفیٰ کریم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کی محافظت یعنی پابندی کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مسند احمد بن حنبل، ج۲، ص۱۶۹، دارمی، بیہقی)

حضرات! غور سے سنو! نماز پڑھنے والا بہت بڑا خوش نصیب ہوتا ہے اس کے لئے قیامت کے دن نور ہی نور اور نجات جیسی نعمت نصیب ہوگی اور نماز نہ پڑھنے والا کتنا بڑا بدنصیب ہوتا ہے کہ قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی ابن خلف جیسے ملعونوں و مردودوں کے ساتھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ امان عطا فرمائے بے نمازی ہونے سے بچائے اور قیامت کے دن محبوبوں کے زمرے میں شامل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

صحابہ کرام ترک نماز کو کفر جانتے تھے

حدیث شریف ۲۶: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوا نماز کے۔ (ترمذی شریف، ج۲، ص۹۰)

بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے۔ اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مثلاً حضرت امیر المومنین فاروق اعظم و عبدالرحمن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و معاذ بن جبل و ابوہریرہ و ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحٰق بن

راہو یہ و عبد اللہ بن مبارک و امام نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا بھی یہی مذہب تھا اگرچہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے۔ (بہار شریعت، ج ٣، ص ١٣)

نماز غم و مشکل کے وقت سامان راحت ہے

حدیث شریف ٤٧: ہمارے پیارے رسول، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جب کوئی غم لاحق ہوتا یا کوئی مشکل امر پیش آتا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نماز کی طرف رجوع فرماتے تھے۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى ○ (مشکوٰۃ، ص ١١٧)

ترجمہ: جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کوئی سخت مشکل امر پیش آتا تو آپ نماز کی طرف متوجہ ہوتے۔

اے ایمان والو! جب غموں کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہوں۔ مصیبتوں کی آندھیاں چل رہی ہوں۔ تکلیفوں کے ہجوم ہوں۔ تو ایسے وقت میں نماز کا سہارا لو نماز سے مدد حاصل کرو؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط (پ ١، ع ٥)

ترجمہ: صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ (کنز الایمان)

جنتی کا سوال جہنمی سے: جب جنتی جنت میں جارہے ہوں گے اور جہنمی دوزخ میں ڈالے جارہے ہوں گے تو جنتی لوگ جہنم میں جانے والوں سے سوال کریں گے۔

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ○ (پ ٢٩، ع ١٦) ترجمہ: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی۔ (کنز الایمان)

تو دوزخی جواب دیں گے۔

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ○ (پ ٢٩، ع ١٦)

ترجمہ: ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔ (کنز الایمان)

اے ایمان والو! نماز وہ عظمت والی عبادت ہے جس کے ترک کرنے والے کی سزا تو آپ نے سن لی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ نماز وقت پر بڑے خلوص سے پڑھو تاکہ دوزخ کے عذاب سے بچ سکو اور جنت کے حقدار بن سکو۔

ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

بے نمازی کی نگاہ سے گھر کو بچاؤ

ایک شخص تنگ دستی کا شکار ہے۔اس کے گھر میں غربت وافلاس کا پہرہ ہے۔ بڑی تنگ دستی سے زندگی گزر رہی ہے۔ پریشان حال وہ شخص آستانہ قادریت وغوثیت پر حاضر ہوتا ہے اور اپنی غریبی اور تنگ دستی کی روداد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سناتا ہے۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص سے سوال کیا کہ تمہارا گھر راستے پر تو نہیں ہے۔اس شخص نے بتایا کہ میرا گھر راستے پر پڑتا ہے تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔اے شخص جا اور اپنے گھر کے دروازے پر پردہ ڈال دے تیری غریبی اور تنگ دستی دور ہو جائے گی اور گھر میں رحمت و برکت ہو جائے گی۔ وہ شخص بڑا حیران ہے کہ نہ وظیفہ دیا نہ تعویذ۔ بس پردہ ڈال دو غریبی دور ہو جائے گی آخر بات کیا ہے؟

اس شخص نے جا کر گھر کے دروازے پر پردہ ڈالا کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ کاروبار خوب پھلا پھولا۔ تجارت میں بہت نفع کمایا۔ رحمت و برکت سے گھر بھر گیا۔ غریبی دور ہو گئی اور تنگ دستی چلی گئی۔ کچھ تحفہ اور نذرانہ لیکر اپنے پیر۔ پیران پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہدیہ سلام و نیاز کے بعد تحفہ و نذرانہ خدمت عالیہ پیش کیا اور عرض گزار ہوا کہ سرکار نے نہ تعویذ دیا۔ نہ کوئی وظیفہ پڑھنے کے لئے فرمایا۔ بس اتنا کہا کہ گھر کے دروازے پر پردہ ڈال دو، برکت ہو جائے گی اور یقیناً پردہ ڈالتے ہی ڈھیروں برکت ہوئی۔ اے ہمارے پیر، آخر پردہ ڈالنے میں راز کیا تھا؟

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہارا گھر راستے پر ہے۔ لوگوں کا گزر ہوتا ہے۔ گزرنے والوں میں بے نمازی بھی گزرتے ہوں گے اور ان کی نظر تمہارے گھر کے اندر پڑتی ہوگی اور جس جگہ پر بے نمازی کی نظر پڑ جاتی ہے تو اس جگہ سے رحمت و برکت چلی جاتی ہے۔ اس لئے میں نے تم سے کہا کہ گھر کے دروازے پر پردہ ڈال دو تا کہ تمہارا گھر بے نمازی کی نگاہ سے محفوظ ہو جائے۔

اللہ اکبر: حضرات! نماز نہ پڑھنے والے کی نگاہ میں کس قدر بے برکتی اور نحوست ہوتی ہے کہ جس گھر میں پڑ جائے تو اس گھر سے رحمت و برکت دور ہو جاتی ہے۔

اب مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جب بے نمازی کی نگاہ میں بے برکتی اور نحوست کا یہ عالم ہے تو جس گھر میں بے

نمازی ہی رہے ہوں تو اس گھر میں رحمت و برکت کیسے ہو گی؟ الامان والحفیظ !

اندھا رہنا گوارہ ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی۔ آپ نے حکیم کو دکھایا تو حکیم نے کہا کہ آپ کی آنکھوں میں تکلیف زیادہ ہے۔ اس کا علاج کرنا پڑے گا مگر چند دن آپ نماز نہیں پڑھ سکیں گے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مجھے پوری زندگی یعنی عمر بھر اندھا رہنا گوارا ہے مگر ایک وقت کی نماز چھوڑنا مجھے ہرگز گوارا نہیں ہے۔ (حیات صحابہ)

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحرِ بیکراں کے لئے

﴿ ۸ ﴾

شعبان المعظم

دوسرا جمعہ .... دوسرا بیان

برکاتِ نماز

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط (پ٢١، رکوع)

ترجمہ: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

پانچ وقت کی نماز پڑھنے والا گناہ سے پاک ہوجاتا ہے

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کسی صحیفہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھا ہے کہ اے موسیٰ! (علیہ السلام) دو رکعت نماز ہوگی، جس کو میرا محبوب رسول، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کی امت پڑھا کریں گی یہ فجر کی نماز ہے۔ جو شخص اسے پڑھا کرے گا۔ میں اس کے دن اور رات کے گناہ بخش دوں گا اور وہ میری پناہ میں رہے گا۔ اے موسیٰ علیہ السلام۔ چار رکعت نماز ہوگی جس کو میرا محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اس کی امت پڑھا کریں گی۔ یہ ظہر کی نماز ہے میں انہیں اس نماز کی پہلی رکعت کے عوض میں مغفرت عطا کردوں گا اور دوسری رکعت کے ثواب میں ان کی میزان عمل کا نیکیوں والا پلہ بھاری کردوں گا اور تیسری رکعت کے بدلے میں ان پر فرشتے مقرر کردوں گا جو میری تسبیح اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گے چوتھی رکعت پر ان کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دوں گا۔ جن میں سے جنت کی حوریں انہیں

جھانگیں گی اور میں حوران جنت کو ان کی زوجیت (یعنی نکاح) میں دوں گا۔ اے موسیٰ علیہ السلام چار رکعت نماز ہے۔ جو میرا محبوب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت پڑھا کریں گے یہ نماز عصر ہے۔ جس کے ثواب میں آسمان وزمین کا کوئی ایسا فرشتہ نہ ہوگا جو ان کے لئے دعائے بخشش نہ کرے اور جس شخص کے لئے فرشتے دعائے بخشش کریں اسے کبھی عذاب نہ ہوگا۔ اے موسیٰ علیہ السلام تین رکعت نماز ہوگی۔ جس کو میرا محبوب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت غروب آفتاب کے فوراً بعد پڑھیں گے۔

جس سے میں ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دوں گا اور وہ اپنی جس حاجت کے لئے مجھ سے کہیں گے میں اسے پورا کروں گا۔ اے موسیٰ علیہ السلام چار رکعت نماز ہوگی جس کو میرا محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت رات کو شفق (آسمان کی سرخی) غائب ہونے کے بعد پڑھیں گے۔ یہ عشاء کی نماز ہے جو ان کے لئے دنیا وما فیہا سے بہتر ہوگی اور وہ اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں گے گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔ (تذکرۃ الواعظین ص ۹۰)

نمازی، تمام آسمانی کتابیں پڑھنے کا ثواب پاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے آقا رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندۂ مومن نماز کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آتا ہے اور اللہ اکبر! کہتا ہے تو وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے گویا آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور جب سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں اس کے جسم کے بالوں کی تعداد کے برابر ایک ماہ کی عبادت لکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اس کی قبر فراخ ہو جاتی ہے پھر جب اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہتا ہے تو جانکنی کی سختی اس پر آسان ہو جاتی ہے اور جب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں چار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور چار ہزار برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور چار ہزار درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ پھر جب سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے حج یا عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جب سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہتا ہے تو احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب پاتا ہے۔ اور تمام آسمانی کتابوں کے پڑھنے کے ثواب کا حقدار ہو جاتا ہے اور جب سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ نگاہ رحمت سے اس کو دیکھتا ہے اور جب سجدہ کرتا ہے تو قرآن مجید کی سورتوں اور تمام حروف کی تعداد کے برابر غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جب سبحان ربی الاعلیٰ

کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں جن و شیاطین اور انسان کی تعداد کے برابر نیکیاں درج فرماتا ہے اور جب التحیات پڑھنے بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو غازی کا ثواب دیتا ہے اور جب سلام پھیرتا ہے اور نماز سے فراغت حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کے تمام دروازے بند کردیتا ہے اور جنت کے آٹھوں دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔ (تذکرۃ الواعظین، ص۱۰)

نماز سے دس برکتیں حاصل ہوتی ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضور سراپا نور، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نماز دین کا ستون ہے اس کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ دس برکتیں عطا فرماتا ہے۔

۱) دنیا اور آخرت میں چہرہ منور رہتا ہے۔
۲) قلبی سکون اور روحانی خوشی حاصل ہوتی ہے۔
۳) قبر منور ہوجاتی ہے۔
۴) میزانِ عمل میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا ہے۔
۵) جسم تمام بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔
۶) دل میں سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔
۷) جنت میں حور و قصور ملتے ہیں۔
۸) دوزخ کی آگ اور قیامت کی گرمی سے نجات ملتی ہے۔
۹) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔
۱۰) جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص۱۰)

نمازی کی فرشتے حفاظت کرتے ہیں

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز پڑھنے والے کے لئے تین سعادتیں مخصوص ہیں۔ اول یہ کہ اس کے پاؤں کے ناخن سے لیکر سر کی مانگ تک آسمان سے رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کے قدموں سے لیکر فضائے آسمانی تک فرشتے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اگر اسے خدائے تعالیٰ کے ساتھ اپنا معاملہ

معلوم ہوتا ہے نماز میں اس قدر مستغرق ہو جائے یعنی ڈوب جائے کہ اسے چھوڑ کر کسی اور جانب توجہ ہی نہ ہو۔ (احیاء العلوم)

روح نماز خشوع وخضوع ہے: نماز کی اصل روح، خشیت وتقویٰ ہے۔ انسان کو کسی حاکم یا بادشاہ کے سامنے جانا ہے تو انتہائی مؤدب بن جاتا ہے۔ خوف سے لرز رہا ہوتا ہے کہ کہیں دربار کا کوئی ادب واحترام نہ رہ جائے اور سزا کا مستحق ہو جائے۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی اُسے اس کے سوا کوئی خیال نہیں آتا کہ وہ حاکم یا بادشاہ کے سامنے کھڑا ہے اور اس سے بات کر رہا ہے جب انسان بادشاہوں کے بادشاہ، اور حاکموں کے حاکم، احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہو یعنی نماز پڑھ رہا ہو، تو اس کے قلب کی جو کیفیت ہونی چاہئے قلم وزبان میں اس کی تاب بیان نہیں۔ اس احساس کے ساتھ جو نماز پڑھی جائے حقیقی نماز وہی ہے ایسی نماز سے تقدیر بدل سکتی ہے گھر سے بازار تک حتیٰ کہ پورا معاشرہ بدلا جاسکتا ہے لیکن وہ نمازیں جو دکھاوے کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔ زبان پر نماز کے کلمات ہوتے ہیں مگر ذہن ودل کہیں اور بھٹک رہے ہوتے ہیں تو ایسی نماز بے اثر ہوتی ہے۔

سچی نماز: صحیح معنوں میں نماز تو وہ ہے جس سے دل میں سوز وگداز اور خشوع وخضوع ہوتا ہے اور نمازی کو معراج محبوب کا کیف وسرور حاصل ہوتا ہے۔ ایسی ہی نماز سے متعلق شب اسریٰ کے دولہا محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ نماز مومنوں کی معراج ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان: اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ (پ۱۸، ر۱)

ترجمہ: جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔ (کنز الایمان)

کیوں کہ نماز خالق ومالک کے حضور میں اپنی بے چارگی، عاجزی اور بے بسی کے اظہار کا نام ہے۔ اگر خشوع نہ ہو تو نماز کا مقصد اصلی حاصل نہیں ہوتا۔ خشوع کے معنی ہیں، بدن کو جھکانا، آواز پست کرنا، آنکھیں نیچی رکھنا یعنی نماز کی ہر ادا سے عاجزی اور انکساری کا اظہار ہونا۔ (لسان العرب)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً (پ۹، ر۱۴)

ترجمہ: اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو زاری اور ڈر سے۔ (کنز الایمان)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! خوف خدا سے کانپو، اللہ تعالیٰ جس بندے کو اپنا محبوب بنالیتا ہے وہ بندہ اپنے رب تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتا ہے اور روتا گڑگڑاتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کی بارگاہ میں رونا، گڑگڑانا یہ صفت خاص اللہ والوں کی ہے۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مشہور بزرگ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں۔نصف رات گزر چکی تھی ایک شخص کعبۃ اللہ کی دیواروں کو پکڑ کر زاروقطار رو رہا تھا اور فریاد کر رہا تھا۔یا اللہ تعالیٰ میرے رحمٰن ورحیم، خالق و مالک اگر میرے اعمال تیری بارگاہ میں قبولیت کا درجہ حاصل نہ کر سکے ہوں تو مجھے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھانا تا کہ تیرے نیک بندوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوسکوں۔

حضرت شیخ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رونے والے سے پوچھا گیا کہ آپ کون ہیں، اتنے درد کے ساتھ کیوں رو رہے ہیں؟ اور ایسا کیوں کہتے ہیں کہ مجھے اندھا کر کے اٹھانا تو رونے والے شخص نے کوئی جواب نہیں دیا پھر اس رونے والے سے پوچھا گیا کہ آپ کون ہیں؟ تو رونے والے نے کہا اَنَا عَبْدُ الْقَادِرْ جِیْلَانِیْ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں عبد القادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں۔

حضرات! یہ پیران پیر ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ولیوں کے سردار ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔جن کا قدم مبارک اولیاء کی گردنوں پر ہے یہ ہے اللہ تعالیٰ کا خوف کہ راتیں گزارتے ہیں تو روتے اور گڑگڑاتے ہوئے۔

منزل عشق میں تسلیم ورضا مشکل ہے
جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

درود شریف:

اے ایمان والو! ہم صرف نام کے قادری نہ بنیں بلکہ سچے قادری غلام بن جائیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے خوف سے رونے اور گڑگڑانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

نماز میں سکون واطمینان: نماز کو پورے سکون واطمینان سے ادا کرنا چاہئے۔نماز کے ارکان کو جلدی جلدی پورا کرنے والو۔

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرغ کی ٹھونگیں مارنے سے تشبیہ دی ہے۔ایک مرتبہ مسجد نبوی شریف میں ایک شخص نے جلدی جلدی نماز ادا کی۔تو ہمارے حضور سراپا نور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے شخص؟ تیری نماز نہیں ہوئی اسے دوبارہ پڑھ۔اس شخص نے پھر اسی طرح نماز پڑھی تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا تیری نماز نہیں ہوئی۔ پھر سے نماز پڑھ۔ تیسری مرتبہ بھی اس شخص نے اسی طرح جلدی۔ جلدی نماز پڑھی۔ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا۔ اے شخص تیری نماز نہیں ہوئی۔ تو اس شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم میں کیسے نماز پڑھوں جو ادا ہو جائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس طرح کھڑا ہو۔ اس طرح قرأت کر۔ اس طرح اطمینان و سکون سے رکوع و سجود کر۔ (بخاری، مسلم، [illegible])

نماز کی چوری: ایک مرتبہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ نماز کی چوری کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رکوع و سجود اچھی طرح نہ کرنا اور خشوع نہ ہونا۔ (مسند احمد بن حنبل، [illegible])

نماز کے لئے سکون ضروری ہے: ایک موقع پر ہمارے سرکار احمدِ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم باہر سے آؤ اور نماز ہو رہی ہو تو دوڑ کر نہ آؤ بلکہ اس طرح آؤ کہ تم پر سکون اور وقار طاری ہو۔ (مسلم شریف، [illegible])

مسئلہ: اگر بے اطمینانی ہو اور بے سکونی کے اسباب ہوں تو پہلے انہیں دور کیا جائے پھر نماز پڑھی جائے۔ مثلاً اگر بھوک سے بے تابی ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لیا جائے۔ (بخاری، [illegible]، مسلم، [illegible]، ابوداؤد، ترمذی، موطا امام مالک، مستدرک حاکم)

مکمل توجہ: نماز کی روح مکمل توجہ اور حضورِ قلب ہے۔ ایک مرتبہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رب کی عبادت اس احساس سے کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو۔ اگر یہ احساس پیدا نہیں ہو سکتا تو اس احساس کے ساتھ عبادت کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔ (بخاری شریف، [illegible])

نماز کی حالت میں اِدھر اُدھر دیکھنا منع ہے

اللہ تعالیٰ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا ارشادِ پاک ہے۔ نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھا کرو، کیا تمہیں یہ خیال نہیں کہ ممکن ہے تمہاری نظر واپس نہ آسکے۔ اور جب تک بندہ نماز میں دوسری طرف توجہ نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ اور جب بندہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔ (مسند احمد، بخاری، [illegible])

نماز میں اللہ تعالیٰ سے بات ہوتی ہے: ہمارے سرکارِ امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم جب نماز پڑھو تو پوری طرح خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ اور نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ جب تک بندہ نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے۔
(طبرانی، کنز العمال، ج۷، ص۳۰۲)

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد: ایک مرتبہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو آخری صف کے ایک نمازی کو دیکھا اور فرمایا۔ اے فلاں! تو خدا کا خوف نہیں کرتا یہ کس طرح نماز پڑھتا ہے جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب تعالیٰ سے گفتگو ہوتا ہے تو سوچنا چاہئے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے کس طرح گفتگو کرے۔
(مستدرک۔ حاکم، کنز العمال، ج۷، ص۳۰۳)

اس خیال سے نماز پڑھو کہ یہ زندگی کی آخری نماز ہو سکتی ہے

ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصیحت کی درخواست کی تو ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اس خیال کے ساتھ نماز پڑھو کہ موت سامنے ہے اور دنیا کو چھوڑ رہے ہو گویا یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے۔
(مسند احمد، کنز العمال، ج۷)

اے ایمان والو! نماز کی حالت ایسی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت میں اس حد تک کھو جاؤ کہ دنیا کی کسی چیز کا متعلق خیال نہ ہونے پائے، نماز میں اس درجہ مشغول ہو جاؤ کہ بڑی سے بڑی مصیبت و پریشانی بھی آ جائے تو آپ کو خبر نہ ہو۔

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز

ایک مرتبہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک پنڈلی میں تیر یا نیزہ پیوست ہو گیا۔ اس تیر کو نکالنے کی بہت کوشش کی گئی مگر اس کے نکالنے سے جو درد ہوتا تھا اس کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز میں مشغول ہونے دو۔ اس وقت تیر نکال لی جائے گی ایسا ہی ہوا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں مشغول ہو گئے تو لوگوں نے آپ کی پنڈلی سے تیر کھینچ لیا اور آپ نماز پڑھتے رہے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو کپڑوں پر خون کے دھبے نظر آئے۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، یہ خون کیسا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اے علی! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی پنڈلی میں جو تیر پیوست تھی اور اس کو چھونے سے آپ تڑپ جاتے تھے

جب آپ نماز کی نیت باندھ کر کھڑے ہو گئے تو ہم لوگوں نے اس تیر کو آپ کی پنڈلی سے نکال لیا ہے۔ اسی زخم کا یہ خون ہے۔ سید السادات سرچشمہ ولایت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدائے تعالیٰ کی قسم۔ میں نماز میں محو و مشغول تھا مجھے کچھ خبر نہیں کہ تم لوگوں نے یہ تیر کب نکال لی۔ (نفس الواعظین، ص۴۳)

ایک اللہ والے کی نماز: حضرت ادریس بن اویس بیان کرتے ہیں کہ مشہور بزرگ۔ اللہ کے ولی حضرت حاتم ایک مرتبہ عصام بن یوسف کے پاس تشریف لائے۔ عصام نے ان سے کہا۔ اے حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا تم اچھی طرح نماز پڑھنا جانتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پوچھا کس طرح نماز ادا کرتے ہو؟ حضرت حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو سب سے پہلے کامل طریقے سے وضو کرتا ہوں۔ پھر نماز کے لئے اطمینان سے کھڑا ہوتا ہوں۔ یہاں تک کہ میرا ہر عضو سکون و قرار کی حالت میں ہوتا ہے اور میں کعبہ شریف کو اپنے دونوں آنکھوں کے درمیان اور مقام ابراہیم کو اپنے سینے میں اور اللہ تعالیٰ کو اپنے سر پر دیکھتا ہوں۔ جو میرا حال جانتا ہے اور میرے دونوں قدم پل صراط پر ہوتے ہیں اور جنت میرے داہنی جانب اور دوزخ میرے بائیں جانب اور ملک الموت پیچھے ہوتے ہیں۔ اخیر تک یہی کیفیت رہتی ہے تکبیر کہتے وقت اپنا محاسبہ کرتا ہوں۔ قرآن مجید غور و فکر سے پڑھتا ہوں، رکوع تواضع سے کرتا ہوں اور عجز و نیاز کا اظہار کرتے ہوئے سجدہ کرتا ہوں پھر اطمینان سے التحیات کے لئے بیٹھتا ہوں اور طریقہ سنت پر سلام پھیرتا ہوں اور پھر صبر پر مجاہدہ کرتا ہوں اس طرح سے میں پوری نماز ادا کرتا ہوں۔

عصام بن یوسف نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہیں تو حضرت حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے تیس سال ہوئے اس طرح نماز ادا کرتے ہوئے۔ یہ سن کر عصام بن یوسف پر گریہ وزاری کی کیفیت طاری ہو گئی۔ عصام بن یوسف ایک نیک خو حاکم اور پرہیزگار بادشاہ گزرے ہیں، انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ایسی نماز تو ہم نے زندگی میں نہیں پڑھی۔ اتنا کہا اور غش کھا کر گر پڑے اور جسم مبارک سے روح پرواز کر گئی۔ (تذکرۃ الواعظین، ص۳۰)

اے ایمان والو! اس کو کہتے ہیں خشوع و خضوع والی نماز۔ اور ایک ہماری نماز ہے جس میں خشوع و خضوع تو نظر ہی نہیں آتا۔ جلدی جلدی رکوع و سجود کرتے ہیں اور نماز سے چھٹکارا حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سچی نماز کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

نماز پڑھتے رہے اور چور چادر لے گیا

حضرت یعقوب اوتاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکابر اولیاء میں آپ کا نام آتا ہے بہت نیک اور پرہیزگار تھے نماز میں اس طرح محو اور مشغول ہو جاتے کہ کسی چیز کی خبر نہ رہ جاتی تھی۔ ایک مرتبہ نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک چور نے آپ کے سر سے چادر کو اتار لیا اور چادر لے کر جانے لگا تو لوگوں نے چور کو پکڑ لیا اور کہا یہ چادر ایک بزرگ اللہ کے ولی کی ہے، اسی وقت واپس کر دو، ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے لئے ہلاکت و بربادی کی دعا کر دیں اور تمہارے ساتھ ہم لوگوں پر بھی عذاب نازل ہو۔ چور ڈر گیا اور آپ کو چادر اوڑھا دی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے اس واقعہ کو بیان کیا اور چور نے بھی چوری سے توبہ کر لی۔ اللہ والے نے فرمایا مجھے کچھ خبر نہیں کہ چادر کب میرے سر سے اتاری گئی اور پھر کب سر پر ڈال دی گئی۔ میں تو نماز میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کر رہا تھا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص۔۔)

نماز کی برکت سے آگ بجھ گئی: حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پایہ کے ولی گزرے ہیں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی اور آپ اطمینان سے نماز پڑھتے رہے۔ شور و غل مچا اور لوگوں نے آگ بجھا دی۔ مگر آپ کو کچھ خبر نہیں کہ کیا ہوا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص۔۔)

نماز کو جلدی جلدی پڑھنا منافق کی پہچان ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں ہمارے آقا، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی نماز ہے کہ سورج کا انتظار کرتا رہے جب کہ وہ زرد ہو جائے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے بیچ میں ہو جائے تو کھڑا ہو کر چار چونچیں مارے اور اس میں تھوڑا سا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ (مسلم، مشکوٰۃ، ص۔۔)

اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (پ۔۔، س۔۔، ع۔۔)

ترجمہ: اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔ (کنز الایمان)

حضرت خلیل علیہ السلام کی نماز

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب نماز پڑھتے تو ان کے دل کی دھڑکن کی صدا جو ذکر خدا کی

وجہ سے ظاہر ہوتی وہ صدا دو میل تک سنائی دیتی تھی اور امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز کا ارادہ فرماتے تو آپ کے جسم مبارک میں لرزہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی اور روئے مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ اب اس امانت کے اٹھانے کا وقت آ گیا ہے۔ جس کو ساتوں زمین اور آسمان بھی نہ اٹھا سکے۔ (کیمیائے سعادت، ص ۱۰۳)

حضرت طلحہ کی نماز: ایک مرتبہ صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے باغ میں نماز ادا کر رہے تھے کہ اچانک آپ کی نگاہ ایک خوبصورت پرندے پر پڑی کہ وہ گھنے درختوں کی شاخوں میں الجھا ہوا ہے اور نجات کا کوئی راستہ نہیں پاتا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال اس خوبصورت پرندے کی طرف ایسا لگا کہ آپ اس کی طرف کھو گئے اور نماز سے غافل ہو گئے جس سے آپ کو یاد نہ رہا کہ آپ نے کتنی رکعت ادا کی ہیں۔ پس آپ پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا۔ اس کا آپ کو اتنا افسوس ہوا کہ آپ نے اس باغ کو مدینے کے غریبوں پر صدقہ کر دیا۔ (کیمیائے سعادت، ص ۱۰۸)

نماز میں سوکھی لکڑی کی طرح: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ایسا لگتا کہ ایک سوکھی ہوئی لکڑی کھڑی ہے۔ یہ کیفیت تھی آپ کی نماز میں۔ (تنبیہ الغافلین، ص ۱۰۸)

میرے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز

سراج الامۃ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ آپ کا پڑوسی ایک یہودی تھا۔ دوسری رات یہودی کے لڑکے نے اپنے باپ سے دریافت کیا۔ ابا جان! ہمارے پڑوس والے مکان میں رات کو ایک درخت نظر آیا کرتا تھا جو آج نظر نہیں آتا۔ باپ نے کہا بیٹا! وہ درخت نہیں تھا۔ مسلمانوں کے امام ابو حنیفہ تھے جو تمام رات کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے آج ان کا وصال ہو گیا ہے۔

اے ایمان والو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اسلاف بزرگان دین کتنے خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے کہ دیکھنے والا یہ سمجھتا کہ کوئی سوکھی ہوئی لکڑی کھڑی ہے۔ نہ ہلنا ڈولنا، نہ ادھر ادھر دیکھنا، نہ کپڑوں کو سمیٹنا۔ آج ہم نماز پڑھتے ہیں تو ادھر ادھر دیکھ بھی لیتے ہیں۔ ہمارا جسم حرکت کرتا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہماری نماز سے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ خضوع اور خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

نماز پڑھتے رہے اور چور چادر لے گیا

حضرت یعقوب انطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکابر اولیاء میں آپ کا نام آتا ہے بہت نیک اور پرہیزگار تھے نماز میں اس طرح محو اور مشغول ہو جاتے کہ کسی چیز کی خبر نہ رہ جاتی تھی۔ ایک مرتبہ نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک چور نے آپ کے سر سے چادر کو اتار لیا اور چادر لے کر جانے لگا تو لوگوں نے چور کو پکڑ لیا اور کہا یہ چادر ایک بزرگ اللہ کے ولی کی ہے، اسی وقت واپس کر دو، ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے لئے ہلاکت و بربادی کی دعا کر دیں اور تمہارے ساتھ ہم لوگوں پر بھی عذاب نازل ہو۔ چور ڈر گیا اور آپ کو چادر اوڑھا دی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے اس واقعہ کو بیان کیا اور چور نے بھی چوری سے توبہ کر لی۔ اللہ والے نے فرمایا مجھے کچھ خبر نہیں کہ چادر کب میرے سر سے اتاری گئی اور پھر کب سر پر ڈال دی گئی۔ میں تو نماز میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کر رہا تھا۔ (تذکرۃ الواعظین ص ۷۰)

نماز کی برکت سے آگ بجھ گئی: حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پایہ کے ولی گزرے ہیں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی اور آپ اطمینان سے نماز پڑھتے رہے۔ شور و غل مچا اور لوگوں نے آگ بجھا دی۔ مگر آپ کو کچھ خبر نہیں کہ کیا ہوا۔ (تذکرۃ الواعظین ص ۱۰۹)

نماز کو جلدی جلدی پڑھنا منافق کی پہچان ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں ہمارے آقا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی نماز ہے کہ سورج کا انتظار کرتا رہے جب کہ وہ زرد ہو جائے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے بیچ میں ہو جائے تو کھڑا ہو کر چار چونچیں مارے اور اس میں تھوڑا سا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ (مسلم، مشکوٰۃ ص ۶۰)

اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (پ ۵ ر ۱۷)

ترجمہ: اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔ (کنزالایمان)

حضرت خلیل علیہ السلام کی نماز

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب نماز پڑھتے تو ان کے دل کی دھڑکن کی صدا جو کہ خدا کی

وجہ سے ظاہر ہوتی وہ صدا دو میل تک سنائی دیتی تھی اور امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز کا ارادہ فرماتے تو آپ کے جسم مبارک میں لرزہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی اور روئے مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ اب اس امانت کے اٹھانے کا وقت آگیا ہے۔ جس کو ساتوں زمین اور آسمان بھی نہ اٹھا سکے۔ (کیمیائے سعادت، ص ۱۰۲)

حضرت طلحہ کی نماز: ایک مرتبہ صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے باغ میں نماز ادا کر رہے تھے کہ اچانک آپ کی نگاہ ایک خوبصورت پرندے پر پڑی کہ وہ گھنے درختوں کی شاخوں میں الجھا ہوا ہے اور نجات کا کوئی راستہ نہیں پاتا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال اس خوبصورت پرندے کی طرف ایسا لگا کہ آپ اس کی طرف کھو گئے اور نماز سے غافل ہو گئے جس سے آپ کو یاد نہ رہا کہ آپ نے کتنی رکعت ادا کی ہیں۔ پس آپ پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا۔ اس کا آپ کو اتنا افسوس ہوا کہ آپ نے اس باغ کو مدینہ کے غریبوں پر صدقہ کر دیا۔ (کیمیائے سعادت، ص ۱۰۸)

نماز میں سوکھی لکڑی کی طرح: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ایسا لگتا کہ ایک سوکھی ہوئی لکڑی کھڑی ہے۔ یہ کیفیت تھی آپ کی نماز میں۔ ([illegible]، ص ۱۰۸)

میرے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز

سراج الامۃ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ آپ کا پڑوسی ایک یہودی تھا۔ دوسری رات یہودی کے لڑکے نے اپنے باپ سے دریافت کیا۔ ابا جان! ہمارے پڑوس والے مکان میں رات کو ایک درخت نظر آیا کرتا تھا جو آج نظر نہیں آتا۔ باپ نے کہا بیٹا! وہ درخت نہیں تھا۔ مسلمانوں کے امام ابو حنیفہ تھے جو تمام رات کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے آج ان کا وصال ہو گیا ہے۔

اے ایمان والو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اسلاف بزرگان دین کتنے خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے کہ دیکھنے والا یہ سمجھتا کہ کوئی سوکھی ہوئی لکڑی کھڑی ہے۔ نہ ہلنا ڈولنا، نہ اِدھر اُدھر دیکھنا، نہ کپڑوں کو سمیٹنا، آج ہم نماز پڑھتے ہیں تو اِدھر اُدھر دیکھ بھی لیتے ہیں۔ ہمارا جسم حرکت کرتا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہماری نماز سے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ خضوع اور خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

حضرت خلف بن ایوب کی نماز

حضرت خلف بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک بھڑ نے آپ کو کاٹ لیا مگر آپ کو کچھ پتہ بھی نہ چلا۔ حضرت خلف بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ آپ کو نماز کی حالت میں بھڑ کاٹ رہی تھی اور آپ کو کچھ احساس بھی نہ ہوا۔ تو آپ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ قہار و جبار کے سامنے کھڑا ہو، وہ بھڑ جیسی چیز کے کاٹنے کی طرف کیا توجہ کر سکتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

نماز قضا کر کے پڑھنے والے کے لئے دردناک عذاب ہے

نماز نہ پڑھنا تو بہت بڑا عذاب ہے مگر وہ لوگ جو نمازوں کو وقت گزار کر یعنی قضا کر کے پڑھتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے سخت وعید ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک: فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ (پ۳۰،ع۳۲)

ترجمہ: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ (کنزالایمان)

ویل کے معنی ہیں تباہی و بربادی، وہ لوگ جو نماز سے غفلت برتتے ہیں وقت گزار کر یعنی نماز قضا کر کے پڑھتے ہیں ان کے لئے تباہی بربادی ہے۔ ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے خود جہنم پناہ مانگتی ہے۔ اس وادی کا نام ویل ہے جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والوں کے لئے ویل ہی ٹھکانہ ہے۔

نماز میں سستی و کاہلی کرنے والوں کا انجام

فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ (پ۱۶، ع۴)

ترجمہ: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔ (کنزالایمان)

اے ایمان والو! اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی سزا کا ذکر فرمایا ہے جو اپنی نفس کے آرام کی خاطر وقت کو گزار کر نماز قضا کر کے پڑھتے ہیں فجر کی نماز سورج نکلنے کے بعد پڑھتے ہیں۔ ظہر کی نماز عصر میں، عصر کی نماز دوسرے وقتوں میں ادا کرتے ہیں ایسے نمازیوں کے لئے غی وادی ٹھکانہ ہے جو جہنم میں ایک بدبودار جگہ ہے۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں نماز ضائع کرنے کا مطلب ہے۔ نماز کو اپنے وقت میں نہ پڑھنا۔ صاحب تفسیر مظہری نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول نقل فرمایا۔ اضاعوا الصلوٰۃ ۔ کا مطلب ہے کہ نماز کو وقت گزار کر پڑھنا یعنی نماز کو اپنے وقت پر ادا نہ کرنا۔ (مظہری)

غی کونسا مقام ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ غی جہنم میں ایک ایسی وادی ہے کہ خود جہنم اس کی گرمی اور بدبو سے پناہ مانگتی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غی جہنم کے اندر ایک بہت بدبودار گہری وادی ہے۔ (بیہقی شریف۔ مظہری)

اے ایمان والو! نماز کو وقت پر نہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق جہنم کی گہری اور بدبودار وادی میں ڈالا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت میں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مسلمانوں کی حالت زار: اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک اور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ نماز کو ترک کرنے والا اور نماز میں سستی و کاہلی کرنے والا سخت عذاب کا مستحق ہوگا۔ مگر آج مسلمانوں کی حالت اس قدر خراب ہوچکی ہے کہ مذہب سے بےگانگی اور دین سے لاپرواہی اپنے عروج پر پہونچ چکی ہے۔ عیش و آرام، نفس پرستی اور دنیا طلبی ہی کو مسلمانوں نے زندگی کا مقصد اصلی سمجھ لیا ہے۔

افسوس صد افسوس! حضرات! چار دن کی زندگی کو غنیمت جانو یہ دنیا فانی ہے۔ قارون، شداد، فرعون، نمرود اور یزید جیسے دشمنان خدا بادشاہ تھے حکومت کرتے تھے۔ خوب عیش و عشرت سے زندگی گزارتے رہے، خدائے تعالیٰ کو بھول کر، عبادت و بندگی سے منہ موڑ کر، دولت و حکومت کے نشے میں مبتلا رہے اور ایک دن ایسا آیا کہ ان کی بادشاہت و حکومت ان کو موت سے نہ بچا سکی، اور بڑے ذلیل و خوار ہوکر سخت عذاب میں گرفتار ہوئے اور اس فانی دنیا سے چلے گئے۔ اور مسلمان دنیا میں عیش و عشرت کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ تم اپنی حقیقت کو سمجھو اور جانو! چار دن کی عیش و عشرت کو چھوڑ دو، دنیا میں آنے کا مقصد پہچانو۔

اپنے پیارے رب تعالیٰ کی عبادت سے دل لگاؤ۔ نماز کو وقت پر ادا کرو۔ اور اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت دل میں بٹھالو ہر نماز کے بعد مدینہ شریف کی جانب چہرہ کرکے جھوم جھوم کر درود و سلام پڑھو۔ موت آنی ہے اور آکر رہے گی۔

اللہ تعالیٰ مومن کو ہمیشگی کا آرام عطا فرماتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا ہے۔ مومن کے لئے جنت میں محل ہے جس میں حوریں غلامانِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت گزار ہوں گی۔

نماز چھوڑنا زنا و قتل سے بُرا ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ تھا۔ ایک عورت سے زنا کا قبیح فعل سرزد ہو گیا۔ زنا سے حمل ٹھہر گیا اس عورت سے بچہ پیدا ہوا، اس عورت نے اس بچے کو قتل کر دیا۔ بعد میں احساس گناہ ہوا۔ وہ عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سارا واقعہ بیان کیا اور عرض کرنے لگی یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم مجھ سے تو گناہ ہو گیا ہے اور میں اس گناہ سے توبہ کرتی ہوں۔ آپ سفارش فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ کو معاف فرمادے اور توبہ قبول فرمالے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے گناہ کو سن کر بہت ناراض ہوئے اور فرمایا اے بدکار! یہاں سے چلی جا کہیں تیرے گناہ کی وجہ سے آسمان سے آگ نہ برسنے لگے۔ وہ عورت بہت شرمندہ ہوئی اور واپس چلی گئی اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا اے حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میری ایک گناہ گار بندی جو توبہ کے لئے آئی تھی اس کو آپ نے کیوں بھگا دیا اور نکال دیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا آپ نے اس عورت سے زیادہ گنہگار شخص کو دیکھا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس سے بڑا گنہگار کون ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا۔ اس سے بڑا گنہگار وہ شخص ہے جو قصداً نماز نہیں پڑھتا۔ ([illegible])

اے ایمان والو! گویا نماز نہ پڑھنا زنا اور قتل سے بڑا گناہ ہے۔ اب جو لوگ نماز نہیں پڑھتے وہ کتنے بڑے گنہگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق دے اور نماز پڑھنے کی عادت عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین

نماز نہ پڑھنے والے سے اللہ تعالیٰ بری ہو جاتا ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، ماں، باپ کے حکم کی نافرمانی مت کرنا، چاہے ماں باپ تم کو گھر سے نکال دیں۔ نماز فرض کو قصداً نہ ترک کرنا کیونکہ جو فرض نماز کو جان بوجھ کر ترک کرتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہو جاتا ہے۔ (احمد، مشکوٰۃ، ص [illegible])

نماز باجماعت کی فضیلت

وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ (پ ۱، ر ۵)

ترجمہ: اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (کنز الایمان)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے۔ ستائیس درجہ ثواب زیادہ ہے۔ (بخاری، ج ۱، ص ۸۹، مسلم، ج ۱، ص ۲۳۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سرکار، امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دو چیزوں سے آزاد فرمادیتا ہے۔ ایک دوزخ سے۔ دوسرے نفاق سے۔ (ترمذی شریف، ج ۱، ص ۵۶)

جماعت سے نماز رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے

مراد مصطفیٰ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز فجر کے بعد لوگوں پر نگاہ ڈالی تو اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو نہ پایا۔ تو فرمایا فلاں شخص جماعت میں کیوں حاضر نہیں ہوا تو لوگوں نے عرض کیا کہ رات بھر عبادت میں جاگتے رہے۔ شاید! اس لئے جماعت میں حاضر نہ ہو سکے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر وہ شخص تمام رات سویا رہتا اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا تو رات بھر کی عبادت سے بہتر تھا۔ (ابن ماجہ، ص ۲۳، بحوالہ احیاء علوم، ج ۱)

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اسلام کا عظیم قانون ہے

حضرات! ہمارے اسلاف، بزرگان دین اگر کسی شخص کو جماعت کی نماز میں نہیں پاتے تو معلوم کرتے کہ فلاں شخص جماعت میں کیوں نہیں آیا۔ اور اس شخص سے مواخذہ فرماتے کہ تم نے جماعت کی نماز کیوں چھوڑی اور آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ نماز نہ پڑھنے پر بھی کوئی پوچھنے والا بھی نہیں۔ باپ، بیٹے سے مواخذہ نہیں کرتا۔ شوہر بیوی سے مواخذہ نہیں کرتا۔ دوست، دوست سے مواخذہ نہیں کرتا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو روکنے اور ٹوکنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جب کہ اسلام کا حکم ہے۔

ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک

حدیث شریف: تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو دل میں اسے برا جانے اور یہ ضعیف ترین ایمان ہے۔ (مسلم شریف ج۱ ص۵۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (پ۴ع۲)

ترجمہ: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہونچے۔ (کنز الایمان)

نابینا پر بھی جماعت معاف نہیں

حدیث شریف: حضرت عبد اللہ بن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مدینہ میں زہریلے جانور اور درندے بہت زیادہ ہیں اور میں نابینا ہوں تو کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (نماز باجماعت) سے رخصت دیتے ہیں (کہ میں گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کروں) سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح (اذان کی آواز) سنتے ہو؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا (باجماعت نماز پڑھنے کے لئے) حاضر ہوا کرو۔ (ابوداؤد، نسائی ج۱ ص۱۰۹، مشکوٰۃ ص۹۷)

تارک جماعت پر ناراضگی

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں چاہتا ہوں (یعنی ایسا کروں) کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں اور جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز کا حکم دوں پھر اذان دی جائے اور ایک شخص کو حکم دوں جو نماز پڑھائے۔ پھر ایسے لوگوں کے گھر جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ ص۹۵، نسائی ج۱ ص۹۷)

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں گھروں کو جلانے کا حکم دیتا۔ (احمد، مشکوٰۃ ص۹۷)

اے ایمان والو! سوچو اور غور کرو کہ ہمارے آقا، نبی رحمت، شفیع امت، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کے حق میں کتنے رحیم وکریم اور مہربان ہیں کہ امتی کی تھوڑی سی تکلیف بھی برداشت نہیں کرتے مگر جماعت کی نماز چھوڑنے والوں پر کس قدر ناراض ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے امان میں رکھے اور محبوب اعظم مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضگی سے بچائے اور نماز باجماعت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

نماز پیغام مساوات ہے: نماز باجماعت انسان کو مساوات یعنی برابری کا درس دیتی ہے

خطبہ حجۃ الوداع

حدیث شریف: لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰى اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰى (مسند احمد بن حنبل)

ترجمہ: کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر، اور کسی کالے کو کسی گورے پر، کوئی فضیلت حاصل نہیں مگر صرف تقویٰ اور پرہیزگاری کی بنا پر۔

اے ایمان والو! یہ اس حقیقت کا اعلان تھا کہ انسانی فضیلت نہ خاندان پر موقوف ہے اور نہ نسل ورنگ پر، نہ کسی خاص ملک یا قوم کا باشندہ ہونا۔ نہ اچھا لباس، عالیشان مکان یا دولت وثروت کے انبار کسی کو بڑا بنا سکتے ہیں۔ محض علم یا عہدہ بھی بڑائی کا ذریعہ نہیں بن سکتے ہیں۔ بڑائی اور فضیلت صرف تقویٰ، پرہیزگاری پر منحصر ہے۔ نماز کا نظام اس عقیدے کا عملی ثبوت ہے اس میں کالے، گورے، امیر وغریب، عربی وعجمی کا کوئی فرق نہیں۔ سب اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ کر برابر ہو جاتے ہیں۔ سب ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر پوری جہان انسانیت کو مساوات یعنی برابری کا سبق دیتے ہیں۔

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز	قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز	نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے	تیری سرکار میں پہونچے تو سبھی ایک ہوئے

درود شریف:

نعمت کے ملنے پر سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے

سجدۂ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال حاصل ہوا۔ یا گمی ہوئی چیز مل گئی۔ یا مریض نے شفا پائی یا مسافر واپس آیا۔ غرض کسی نعمت کے ملنے پر سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے۔

سجدۂ شکر کا طریقہ: باوضو کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں۔ تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں نہ اس میں ہاتھ کانوں تک اٹھانا ہے نہ بادھنا ہے نہ ہی سلام پھیرنا ہے۔ سجدۂ تلاوت کا بھی یہی طریقہ ہے کھڑے کھڑے سجدے میں جانے کے لئے بجائے بیٹھے بیٹھے جائیں تو بھی جائز ہے مگر افضل کھڑے ہو کر ہے۔ (بہار شریعت، ح۴، ص……)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحرِ بیکراں کے لئے

﴿ ۸ ﴾

شعبان المعظم

تیسرا جمعہ .... پہلا بیان
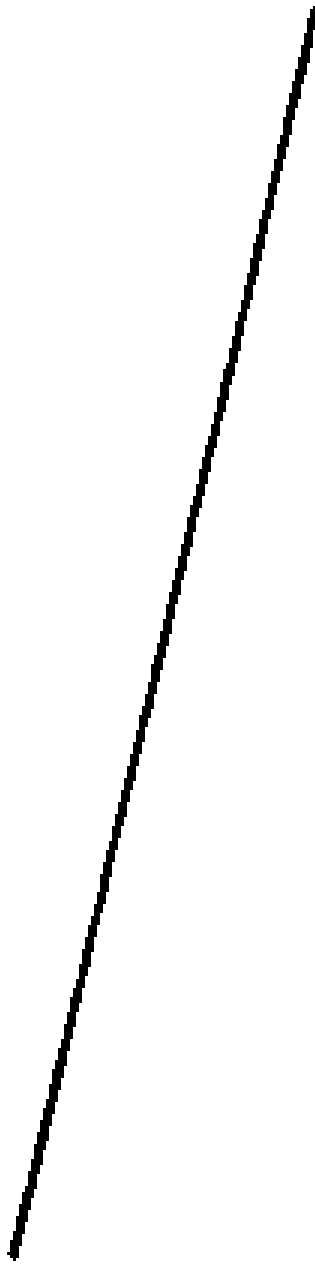
شب براءت، فضائل وبرکات

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (پ ۲۵، ر ۱۳)

ترجمہ: قسم اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

آج کی رات نہ خوابوں میں گزرنے پائے

آج کی رات ہے رو رو کے دعا کرنے کی

اے ایمان والو! شب برأت ایک مبارک اور رحمت والی رات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رحمت و برکت والی رات میں بندوں کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ طلب سے سوا عطا فرماتا ہے۔ بے شمار رحمت و برکت کا نزول فرماتا ہے۔ اسی مبارک رات میں عمر میں برکت، روزی میں کشادگی لکھی جاتی ہے اور برأۃ کا معنی بری ہونا، رہا ہونا اور نجات پانا ہے۔ اس رات میں رحمٰن و رحیم اللہ تعالیٰ بندوں کے گناہوں کو معاف فرما کر جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا فرما دیتا ہے۔ اس لئے اس رات کو شب برأت کہا جاتا ہے۔

شب برأت میں پانچ برکتیں خاص ہیں

(۱) تقسیم امور (۲) نزول رحمت (۳) غفران مغفرت (۴) قبول شفاعت (۵) فضیلت عبادت (نزہۃ المجالس، ج ۲، ص ۱۰۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تقسیم امور یعنی کام بانٹنے کا مطلب یہ بیان فرمایا کہ سال بھر میں جو کچھ ہوگا وہ سب لوح محفوظ میں لکھ دیا جاتا ہے۔ رزق، موت، حیات، بارش یہاں تک کہ یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے فلاں فلاں حج کرے گا۔ (ایضاً، ج ۲، ص ۱۰۳)

اللہ تعالیٰ کا اعلان شب براءت میں

حدیث شریف: امیر المومنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جب شعبان کی پندرہویں رات آجائے تو تم لوگ رات میں عبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں دن ڈوبنے کے وقت سے آسمان دنیا پر تجلی رحمت کا نزول فرما کر اعلان فرماتا ہے کہ کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں، کیا کوئی رزق کا طلبگار ہے کہ میں اسے رزق عطا کروں۔ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ میں اسے عافیت عطا کروں۔ کیا کوئی ایسا اور ایسا یعنی فلاں فلاں حاجت والا ہے کہ میں اس کی حاجت پوری کروں (یہ اعلان رات بھر ہوتا ہے) یہاں تک کہ فجر نمودار ہو جاتی ہے یعنی صبح ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب، ج۲، ص۱۱۹، ابن ماجہ، ص۹۹)

شب براءت میں روزی لکھ دی جاتی ہے

حدیث شریف: مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ شعبان کی پندرہویں شب میں کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ارشاد فرمایئے کیا ہوتا ہے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اس رات میں انسان کا بچہ جو اس سال پیدا ہوگا لکھ دیا جاتا ہے اور جتنے لوگ مریں گے انہیں بھی لکھا جاتا ہے اور لوگوں کے سارے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور ان کی روزیاں بھی اتار دی جاتی ہیں یعنی لکھ دی جاتی ہیں۔ (مشکوٰۃ ص بیہقی)

اے ایمان والو! شب براءت ایسی مبارک رات ہے کہ ہمارا پیارا رب تعالیٰ دن ڈوبنے کے بعد سے ہی بے شمار رحمتیں دنیا والوں پر نازل فرماتا ہے اور بے حساب روزی ان کے لئے لکھ دیتا ہے اور بے شمار لوگوں کو بخش دیتا ہے اور ان گنت لوگوں کو بلا، مصیبت اور بیماری سے رہا فرما دیتا ہے تو ہمیں چاہئے کہ رحمت و برکت میں ڈوبی ہوئی شب براءت کی قدر کریں اور اس رات میں جاگ کر عبادت کریں۔ دعا مانگیں۔ ذکر و نعت کی محفلوں کو سجائیں کلمہ و درود و سلام کی کثرت کریں تاکہ اللہ تعالیٰ خوش ہو جائے اور ڈھیروں رحمتیں و برکتیں ہمیں نصیب فرما دے آمین۔ ثم آمین۔

شب برأت میں حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں

حدیث شریف: ایمان والوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ہم نے اپنے محبوب اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ چار راتوں میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے دروازے کھول دیتا ہے ایک رات شعبان کی پندرہویں شب ہے اس رات میں موت کا وقت، روزی اور حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ (خطیب)

شب برأت میں مرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں

حدیث شریف: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ہمارے پیارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان کے پورے مہینے روزہ رکھتے یہاں تک کہ اسے رمضان شریف سے ملا دیتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ کو شعبان کے روزے بہت پسند ہیں تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں اے عائشہ! جو شخص بھی سال بھر میں مرتا ہے اس کا وقت موت شعبان ہی میں لکھا جاتا ہے تو مجھے پسند ہے کہ میرا وقت وصال اس حال میں لکھا جائے کہ میں اپنے رب تعالیٰ کی عبادت اور نیک کام میں مشغول رہوں۔

اے عائشہ! اسی ماہ میں ملک الموت مرنے والوں کا نام لکھتے ہیں تو مجھے پسند ہے کہ میرا نام روزہ کی حالت میں لکھا جائے۔ (غنیہ ص)

شب برأت میں ہر سوال پورا ہوتا ہے

حدیث شریف: فَلَا یَسْئَلُ اَحَدٌ اِلَّا اُعْطِیَ اِلَّا زَانِیَۃً بِفَرْجِھَا اَوْ مُشْرِکٌ (غنیہ ص)

(شب برأت میں) جو شخص بھی مانگے اسے دیا جاتا ہے علاوہ زانیہ عورت اور مشرک کے۔

شب برأت میں قبرستان جانا سنت ہے

حدیث شریف: مومنوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میری باری کے دن ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پایا پھر میں نے دیکھا (مدینہ شریف کے قبرستان) جنت البقیع

میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم موجود ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا تم یہ خیال کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمہارے ساتھ عدل نہ کریں گے؟ میں (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم یہ بات نہیں ہے۔ مجھے گمان ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دوسری ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہیں تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَنْزِلُ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ۔ بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات میں آسمان دنیا کی طرف تجلی رحمت کا نزول فرماتا ہے تو نبی کلب کی بکریوں کے بال کی تعداد سے زیادہ لوگوں کو بخش دیتا ہے۔ (ابن ماجہ، ص ۹۹۔ ترمذی)

اے ایمان والو! آپ حضرات نے سن لیا کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شب برأت میں قبرستان تشریف لے جاتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ قبروں پر جانا ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت ہے۔ ایک روایت کے مطابق ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شہدائے احد رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قبروں پر تشریف لے گئے۔ (مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۱۳۷)

اور قبروں کے پاس کھڑے ہو کر دعا فرمائی۔ قبر والوں کے لئے اور قبر والوں کے وسیلے سے امت کی بخشش کی دعا کی۔ ہمارے سرکار امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شہدائے کرام کی قبروں پر کیوں تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جانتے تھے کہ قرب قیامت کچھ لوگ نماز پڑھیں گے۔ داڑھیاں رکھیں گے، دین کی بات خوب کریں گے۔ بظاہر مسلمان کہلائیں گے مگر حقیقت میں وہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے۔ ایسے لوگ ہی نیکوں کی قبروں پر جانا بدعت و شرک کہیں گے اس لئے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شہیدوں، نیکوں کی قبروں پر تشریف لے گئے تاکہ میرا غلام، سنی مسلمان اس وقت پریشان نہ ہو اور ان منافقوں کو جواب دے سکے کہ نیکوں کی قبروں پر جانا بدعت و شرک نہیں بلکہ باعث برکت اور سنت ہے اور قبر والوں کے لئے دعا کرنا اور ان کے وسیلے سے دعا مانگنا بھی سنت ہے۔

درود شریف:

شب برات میں بھی ماں باپ کے نافرمان محروم رہتے ہیں

حدیث شریف: ایمان والوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت البقیع میں جانے اور وہاں سے

آنے اور پھر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو گفتگو ہوئی اس کو بیان فرماتی ہیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اللہ تعالیٰ اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بال کی تعداد کے برابر گنہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے لیکن مشرک، کینہ والا، بدعتی جو اہلسنت سے منہ موڑے، رشتہ کاٹنے والا، کپڑا گھسیٹ کر چلنے والا، ماں باپ کا نافرمان اور شراب کا عادی اس رات میں بھی نگاہِ کرم سے محروم رہتا ہے۔ ([illegible])

شب برأت میں عام بخشش کا اعلان

حدیث شریف: حضرت نوفل بکالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شعبان کی چندرہویں رات میں اکثر باہر تشریف لاتے، ایک مرتبہ شب برأت میں باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام نے شب برأت میں آسمان کی طرف نظر فرما کر فرمایا کہ یہ وہ رات ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جس نے جو دعا مانگی تو قبول ہوئی اور جس نے بخشش مانگی وہ بخش دیا گیا۔ لیکن ناجائز مال حاصل کرنے والا، جادوگر، کاہن، نجومی، جلاد، فال نکالنے والا گویا اور باجہ بجانے والا نہ ہو۔ اس کے بعد امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعاء کی، اے اللہ تعالیٰ، داؤد کے رب اس رات جو شخص دعاء مانگے یا بخشش چاہے اس کو بخش دے یعنی اس کی دعا قبول فرمالے اس لئے کہ اس رات میں تیرے خاص فضل و کرم کا چرچہ ہر شخص کی زبان پر عام ہے اگرچہ ہر رات تیرا کرم ہوتا ہے۔ (ماثبت بالسنہ، ص [illegible])

شب برأت میں تاروں کے برابر بندوں کی بخشش ہوتی ہے

حدیث شریف: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو جنت میں بھیجتا ہے تاکہ جنت سجائی جائے اس لئے کہ آج کی رات آسمانوں کے تاروں، دنیا کے رات، دن، درختوں کے پتوں، پہاڑوں کے وزن اور ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر بندوں کی بخشش کروں گا۔ (جامع کبیر)

شب برأت میں دو رکعت نماز چار سو سال کی عبادت سے افضل ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک پہاڑ پر ہوا آپ نے اس پہاڑ پر ایک خوبصورت پتھر دیکھا جو انڈے کی طرح ہے اور دودھ کی طرح سفید ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تعجب ہوا کہ کتنا خوبصورت پتھر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے نبی عیسیٰ! علیہ السلام اس سے بھی زیادہ تعجب کی چیز اس خوبصورت پتھر میں، میں نے رکھا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خواہش ظاہر کی۔ یا اللہ تعالیٰ اندر کی چیز کو دکھا دے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معروضہ قبول ہوا اور پتھر پھٹ گیا آپ نے دیکھا اس پتھر میں ایک شخص عبادت میں مشغول ہے اس کے داہنے جانب ایک انگور کا درخت ہے جو پھل سے لدا ہوا ہے اور بائیں جانب پانی کی نہر جاری ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس عابد شخص سے دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کتنے عرصے سے اس پتھر میں عبادت کر رہے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا امتی ہوں اور چار سو سال سے اس پتھر میں عبادت کر رہا ہوں۔ بھوک لگتی ہے تو انگور کھا لیتا ہوں اور پیاس کے وقت نہر کا پانی پی کر پیاس بجھا لیتا ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعجب اور بڑھ گیا اور عرض کرنے لگے اے اللہ تعالیٰ اب اتنا نیک بندہ کوئی اور شخص نہیں ہو سکتا اس لئے کہ جس جگہ یہ شخص عبادت میں ہے وہاں نہ ریا ہو سکتی اور نہ دکھاوا۔ صرف تیری عبادت ہی عبادت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے میرے نبی عیسیٰ علیہ السلام سنو! تمہارے بعد آخری نبی میرے محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تشریف لائیں گے تو محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی امت کو شعبان کی پندرہویں شب یعنی شب برأت عطا فرماؤں گا اس شب برأت میں میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا امتی، غلام صرف دو رکعت نماز پڑھے گا اس کو موسیٰ علیہ السلام کے اس امتی سے زیادہ ثواب دوں گا یعنی میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے امتی کی دو رکعت نماز اس کے چار سو سال کی عبادت سے افضل ہوگی۔ (درۃ الناصحین، ص ۲۲۲)

اے ایمان والو! ہم سنی مسلمانوں کی دو رکعت یا چار رکعت نماز حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چار سو سال سے زیادہ افضل ہونا کسی اور وجہ سے نہیں ہے صرف اور صرف محبوب خدا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی غلامی کی وجہ سے ہے اور آپ کے امتی ہونے کی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو شرف و فضیلت عطا کی ہے۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام

ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں درود

رحمت خدا لامحدود ہے: پیارے آقا محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عاشقوں سے گزارش ہے کہ مذکورہ واقعہ سے شک وشبہ میں نہ پڑیں بلکہ آپ کی نگاہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر ہونا چاہئے اس کا کرم وعنایت حد وحساب سے پاک ہے وہ قادر وقیوم رب تعالیٰ نوازنے پر آئے تو ذرہ کو آفتاب قطرہ کو دریا، فقیر کو امیر گدا کو بادشاہ بنادے اور وہ قادر مطلق قبول فرمالے تو ایک مرتبہ یا اللہ کہنے پر بندے کو چار سو سال کیا چیز ہے ہزاروں سال کی عبادت کے برابر ثواب عطا فرمادے اور محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت یعنی آپ کا امتی ہونا تو بڑی فضیلت اور اہمیت کا درجہ رکھتی ہے اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کی برکت اور شب برأت کی فضیلت سے ایک غلام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دو رکعت نماز کا ثواب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتی کے چار سو سال کی عبادت سے زیادہ ہوجائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ بس ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کے لطف عمیم وفضل عظیم اور نسبت حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور شب برأت کی فضیلت پر نظر رکھنے اور سمجھنے کی۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

بد سہی چور سہی مجرم وناکارہ سہی

اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

دل عبث خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے

پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی

مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

درود شریف:

شب برأت میں

حضور کی شفاعت تمام مومنوں کے لئے قبول ہو چکی ہے

حدیث شریف: ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شعبان کی تیرہویں رات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امت کے لئے شفاعت کی دعاء کی تو ایک تہائی امت کی شفاعت قبول ہوئی پھر چودہویں رات کو دعاء کی تو دو تہائی امت کی شفاعت عطا کی گئی پھر پندرہویں رات شب برأت میں دعاء کی تو ساری امت کے حق میں شفاعت قبول ہو گئی۔ علاوہ ان نافرمان بندوں کے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اونٹ کی طرح بدک کر بھاگتے ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب، ص [illegible])

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت قیامت کے دن

حدیث شریف: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا وَاُعْطِیْتُ مَالَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ۔

(بخاری ج [illegible] ص [illegible]، مسلم ج [illegible] ص [illegible]، نسائی)

اور مجھے عطا کیا گیا وہ سب کچھ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی۔

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بارگاہ خاص سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو ایک دعاء خاص عطا کی جاتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو بے شک دیا جائے گا۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام اپنی وہ دعائے خاص دنیا میں کر چکے ہیں اور میں نے وہ خاص دعاء قیامت کے دن کے لئے چھوڑ رکھی ہے اور وہ دعاء خاص قیامت کے دن میری امت کے لئے میری شفاعت ہے میں نے اس دعاء خاص کو ساری امت کے لئے بچا رکھا ہے جو ایمان کے ساتھ دنیا سے جائے۔

(بخاری ج [illegible] ص [illegible]، مسلم ج [illegible] ص [illegible])

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمرو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے روایت ہے کہ شفاعت والے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا شفاعت لو، یا

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں درود

رحمت خدا لامحدود ہے: پیارے آقا محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عاشقوں سے گزارش ہے کہ مذکورہ واقعہ سے شک وشبہ میں نہ پڑیں بلکہ آپ کی نگاہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر ہونا چاہئے اس کا کرم وعنایت حد وحساب سے پاک ہے وہ قادر وقیوم رب تعالیٰ نوازنے پر آئے تو ذرہ کو آفتاب قطرہ کو دریا، فقیر کو امیر گدا کو بادشاہ بنادے اور وہ قادر مطلق قبول فرمالے تو ایک مرتبہ یا اللہ کہنے پر بندے کو چار سو سال کیا چیز ہے ہزاروں سال کی عبادت کے برابر ثواب عطا فرمادے اور محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نسبت یعنی آپ کا امتی ہونا تو بڑی فضیلت اور اہمیت کا درجہ رکھتی ہے اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نسبت کی برکت اور شب برأت کی فضیلت سے ایک غلام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دو رکعت نماز کا ثواب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتی کے چار سو سال کی عبادت سے زیادہ ہو جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ بس ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کے لطف عمیم وفضل عظیم اور نسبت حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظمت اور شب برأت کی فضیلت پر نظر رکھنے اور سمجھنے کی۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

بد سہی چور سہی مجرم وناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

دل عبث خوف سے پتہ سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

درود شریف۔

شب برأت میں

حضور کی شفاعت تمام مومنوں کے لئے قبول ہو چکی ہے

حدیث شریف: ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شعبان کی تیرھویں رات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امت کے لئے شفاعت کی دعاء کی تو ایک تہائی امت کی شفاعت قبول ہوئی پھر چودھویں رات کو دعاء کی تو دو تہائی امت کی شفاعت عطا کی گئی پھر پندرھویں رات شب برأت میں دعاء کی تو ساری امت کے حق میں شفاعت قبول ہو گئی۔ علاوہ ان نافرمان بندوں کے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اونٹ کی طرح بدک کر بھاگتے ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۶۰۵)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت قیامت کے دن

حدیث شریف: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا وَاُعْطِيْتُ مَالَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ۔

(بخاری، ج ۱، ص ۴۸، مسلم، ج ۱، ص ۱۹۹، مشکوٰۃ)

اور مجھے عطا کیا گیا وہ سب کچھ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی۔

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بارگاہ خاص سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو ایک دعاء خاص عطا کی جاتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو بے شک دیا جائے گا۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام اپنی وہ دعائے خاص دنیا میں کر چکے ہیں اور میں نے وہ خاص دعاء قیامت کے دن کے لئے چھوڑ رکھی ہے اور وہ دعاء خاص قیامت کے دن میری امت کے لئے میری شفاعت ہے میں نے اس دعاء خاص کو ساری امت کے لئے بچا رکھا ہے جو ایمان کے ساتھ دنیا سے جائے۔

(بخاری، ج ۲، ص ۹۳۲، مسلم، ج ۱، ص ۱۱۳)

حدیث شریف: حضرت عبد اللہ بن عمرو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے روایت ہے کہ شفاعت والے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا شفاعت لو یا

آدھی امت آپ کی جنت میں جائے تو میں نے شفاعت کو پسند کیا۔ اس لئے کہ شفاعت زیادہ عام اور زیادہ کام آنے والی ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ میری شفاعت صرف نیک مسلمانوں کے لئے ہے؟ نہیں بلکہ میری شفاعت ان تمام گناہگاروں کے لئے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور خطا کار ہیں (احمد، ابن ماجہ ص ۳۱۹)

اے ایمان والو! قربان ہو جاؤ اپنے آقا کریم، نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر اور ٹوٹ کر، دل و جان سے ان سے محبت کرو، قیامت کے دن ہم گنہگاروں کا اگر کوئی سہارا اور آسرا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہمارے پیارے مصطفیٰ کریم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت و بخشش ہے۔ اسی کو عاشق مصطفیٰ پیارے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

صدقہ اس انعام کے قربان اس اکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

اے ایمان والو! شب برأت کی فضیلت و برکت کے بارے میں بہت سی احادیث مبارکہ آپ حضرات نے سن لی۔ شب برأت کا ایک ایک لمحہ برکت و رحمت میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس مبارک رات کی قدر و منزلت کو پہچانو۔ دل کو حسد و کینہ، تکبر و گھمنڈ کی لعنت سے پاک کر کے گناہوں سے سچی توبہ کر لو۔ اس رحمت و برکت والی رات میں خوب نمازیں پڑھو۔ تلاوت قرآن کریم کرو۔ کلمہ شریف کا ورد کرو، درود و سلام کی کثرت کرو، بخشش و مغفرت کے طلبگار بن جاؤ۔ عزت و عظمت اور رزق کے حصول کے لئے التجاء کرو۔ خاص کر ایمان پر خاتمہ کے لئے رو رو کر خوب دعائیں مانگو۔ خبردار! اس مبارک رات کا ایک لمحہ بھی کھیل، کود، سیر و تفریح اور غفلت کی نیند میں سو کر برباد نہ کرنا۔

شب برأت کا روزہ

حدیث شریف: ہمارے سرکار، امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

قُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا (ابن ماجہ ص ۹۹)

یعنی شب برأت میں جاگ کر عبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو۔

بہتر یہ ہے کہ چودہ شعبان اور پندرہ شعبان کو روزہ رکھا جائے۔

شب برأت کی نمازیں

حدیث شریف: حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں (طبرانی)

چھ رکعت نماز کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے برابر

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد کوئی بری بات نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بارہ برس کی عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (ترمذی، ج۱، ص۹۸، ابن ماجہ)

شب برأت میں رات بھر جاگ کر عبادت کرنے سے جنت واجب ہو جاتی ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص پانچ راتوں میں شب بیداری کرے یعنی رات بھر عبادت کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (انہیں میں ایک رات) شعبان کی پندرہویں رات، شب برأت ہے۔ (الترغیب والترہیب، ج۲، ص۹۸، بہار شریعت حصہ۴، ص۱۰۵)

شب برأت میں رکوع کرنے والوں کے لئے بشارت

ہمارے بڑے پیر، پیران پیر روشن ضمیر، شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

طُوْبٰی لِمَنْ رَکَعَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ طُوْبٰی لِمَنْ سَجَدَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ

اس رات (یعنی شب برأت) میں رکوع کرنے والوں کے لئے بشارت و رحمت ہے۔ اس رات میں سجدہ کرنے والوں کے لئے بھلائی اور سعادت ہے۔ (غنیۃ الطالبین، ج۱، ص۳۴۹)

چھ رکعت نماز کس طرح ادا کی جائے

پہلے دو رکعت نماز درازیٔ عمر کی نیت سے پڑھے۔ پھر دو رکعت نماز رزق کی کشادگی کی نیت سے ادا کرے۔ اور پھر دو رکعت نماز دوزخ کی آزادی کی نیت سے پڑھے یا گناہوں کی بخشش کی نیت سے پڑھے۔

اور مناسب یہ ہے کہ چھ رکعت نماز پڑھنے کے بعد پھر دو رکعت نماز ایمان پر خاتمہ بالخیر کی نیت سے ادا کی جائے کہ ایمان پر خاتمہ ہی اصل ہے۔

شب براءت کے اوراد و وظائف

نوافل نمازیں کثرت سے پڑھے پھر سو مرتبہ درود شریف، سو بار کلمہ شریف، سو مرتبہ استغفار، سو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر دعا مانگے اور یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعا قبول فرمائے گا۔

شب براءت میں زیارت قبور

حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانوں کی ماں فرماتی ہیں کہ (شب براءت میں)

فَافْتَقَدْتُهُ بِالْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالشُّهَدَآءِ (متفق شریف)

میں نے آپ کو بقیع الغرقد میں (یعنی جنت البقیع قبرستان میں) پایا آپ مسلمان مردوں اور عورتوں اور شہیدوں کے لئے بخشش کی دعا فرما رہے تھے۔

بابرکت راتوں میں زیارت قبور افضل ہے جیسے شب براءت۔ (فتاویٰ عالمگیری)

شب براءت میں مومنوں کی روحیں اپنے گھر آتی ہیں

اور دروازے پر کھڑی ہو کر بلند و غمناک آواز میں پکارتی ہیں کہ اے گھر والو! اے میرے بچو! اور میرے قرابت دارو! آج کچھ صدقہ کر کے ہم پر مہربانی کرو۔ اور اگر گھر والے میت کے لئے کچھ صدقہ نہیں کرتے تو مردے حسرت کے ساتھ واپس چلے جاتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عید یا جمعہ یا روز عاشورہ یا شب

برأت ہوتی ہے تو مردوں کی روحیں اپنے گھروں کے دروازے پر آ کر کھڑی ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہے کوئی جو ہمیں یاد کرے، ہے کوئی جو ہم پر ترس کھائے، ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔ ([illegible])

تین چیزیں صدقہ جاریہ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ

(مسلم [illegible] مشکوٰۃ [illegible])

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین عمل، صدقہ جاریہ اور علم نافع اور نیک بیٹا جو اس کے لئے یعنی ماں باپ کے لئے دعا کرتا رہے۔

بیٹے کی دعاء سے باپ کا درجہ بلند ہوتا ہے

ہمارے پیارے رسول، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند کرے گا تو وہ بندہ عرض کرے گا یا اللہ تعالیٰ مجھے یہ درجہ کہاں سے ملا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے بیٹے کی دعا کی وجہ سے۔ (شرح الصدور، ص۳۷، بحوالہ بخاری شریف)

اے ایمان والو! حدیث مبارکہ: آپ حضرات نے سن لیا کہ مردوں کی روحیں اپنے گھروں پر آتی ہیں اور آواز دیتی ہیں ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ شب برأت اور دوسری مبارک راتوں میں اپنے مردوں کے لئے صدقہ وخیرات کریں۔ غرباء ومساکین کو کھانا کھلائیں۔ قرآن شریف پڑھ کر اور کلمہ ودرود کا ورد کر کے مردوں کی فاتحہ دلائیں اور ایصال ثواب کریں اور ان کے لئے بخشش کی دعاء مانگیں۔ آج ہم ان کے لئے کریں گے تو کل ہمارے لئے کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ احسان کا بدلہ احسان سے دیتا ہے بلکہ اس سے زیادہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھلائی کی توفیق عطا فرمائے۔ مگر یہ سب نیکی وبھلائی کے کام ایمان والوں یعنی سنی مسلمانوں کے نصیب میں ہیں۔ بے ایمان وبدعقیدہ کو ان نیک کاموں سے کوئی غرض ومطلب نہیں بلکہ بے ایمان وہابی ومنافق تو زندوں کے بھی دشمن ہیں اور مردوں کے بھی دشمن ہیں۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۸ ﴾

شعبان المعظم

تیسرا جمعہ..دوسرا بیان

زیارت قبور

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ : رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۵۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو زیارت قبور سے منع فرمایا تھا اب تم لوگ ان کی زیارت کرو کہ یہ دنیا سے بے رغبتی دلاتی اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

درود شریف:

اے ایمان والو! قبر کی زیارت سنت ہے۔ گزشتہ بیان میں محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کی روشنی میں ظاہر اور ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور و اقدس کی حاضری نہ صرف جائز بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عادت و سنت ہے اور آج تک کے اولیائے کرام و بزرگان دین کا معمول رہا ہے مگر منافق و بدعقیدہ شخص کہہ سکتا ہے کہ نیکوں و محبوبوں اور اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری اور زیارت کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور نیکوں اور محبوبوں کی قبروں کی حاضری اور زیارت بدعت و ناجائز ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اولیاء و صالحین کی قبروں کی زیارت و حاضری احادیث مبارکہ اور سلف صالحین کے احوال واقوال کی روشنی میں بیان کیا جائے اور ثابت کیا جائے کہ اولیاء و صالحین کی قبروں کی زیارت و حاضری سنت ہے۔ بدعت و ناجائز نہیں ہے۔

نیکوں کی قبروں کی زیارت سنت نبوی ہے

حضرت محمد ابن ابراہیم التیمی سے روایت ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ يَأْتِي قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ قَالَ وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ ۔

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سال کے آغاز میں شہدا کی قبروں پر تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے تم پر سلام ہو تمہارے صبر کے صلے میں آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔ راوی نے کہا۔ حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (امام عبد الرزاق، المصنف، ج ۳، ص ۵۷۳، امام طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ج ۱۳، ص ۱۴۲، امام سیوطی، الدر المنثور، ج ۴، ص ۶۴، امام ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج ۲، ص ۵۱۲)

حضرت ابو بکر صدیق

اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سنت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے بعد حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا چلو حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت کر کے آئیں۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ (صحیح مسلم، ص ۱۰۹۰، سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۵۲۳)

امام نووی لکھتے ہیں: وَفِيْهِ فَضِيْلَةُ زِيَارَةِ الصَّالِحِيْنَ وَالْأَصْحَابِ اس حدیث مبارک میں نیکوں کی زیارت اور اصحاب کی فضیلت کا بیان ہے۔ (نووی، شرح النووی علی صحیح مسلم، ج ۱۶، ص ۱۴۳)

اے ایمان والو! محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء اور رسل کے امام ہیں اور سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ فرش سے عرش تک ساری خدائی میں سب سے بلند و بالا اشرف ہیں۔ اس کے باوجود شہدا کی قبروں پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جانا اور حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر تشریف لے جانا۔ آخر کیا وجہ ہے؟

مطلب صاف طور پر ظاہر ہے کہ ہمارے آقا غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جانتے تھے کہ قرب قیامت میں کچھ منافق مسلمان یہ کہتے نظر آئیں گے کہ نیکوں، اللہ والوں کی قبروں پر جانا بدعت و ناجائز ہے۔ میرا غلام پریشان ہوگا۔ اس لئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شہدا اور نیکوں کی قبروں کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے تا کہ منافق، غدار مسلمان کے خلاف دلیل ہو جائے اور میرا غلام بتا سکے کہ نیکوں اور اللہ والوں کی قبروں پر جانا اور زیارت کرنا بدعت و ناجائز نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے نبی، محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے اور نیکوں کی قبروں کی زیارت کرنا افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بھی سنت مبارکہ ہے۔

حضرات! منافق، وہابی، دیوبندی کے لئے اب کوئی راستہ ہی نہیں بچا کہ کہہ سکے کہ بغداد شریف، اجمیر شریف، بریلی شریف اللہ والوں کے مزاروں پر کیوں جاتے ہو؟

حدیث شریف کی روشنی میں آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر و باہر ہوگیا کہ اللہ والوں کی قبروں کی زیارت کرنا بدعت و ناجائز نہیں ہے بلکہ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور سنت حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق اور سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے۔

اللہ والوں کی قبروں کی زیارت سے نیکیاں بڑھتی ہیں

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے سرکار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّیْ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلْتَزِدْكُمْ زِیَارَتُهَا خَیْرًا ٥ میں نے تمہیں تین باتوں سے منع کیا تھا ان میں سے ایک قبروں کی زیارت تھی۔ لیکن اب قبروں کی زیارت کرو۔ اور اس زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ۔ (نسائی شریف، ج [illegible]، ص [illegible]، المستدرک، ج [illegible]، ص [illegible]، ابن حبان، ج [illegible]، ص [illegible]، معجم کبیر، ج [illegible]، ص [illegible])

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے حضور، جان نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

بیشک میں نے تم لوگوں کو زیارت قبور سے منع کیا تھا۔ اب جو بھی قبر کی زیارت کرنا چاہے اسے اجازت ہے کہ وہ قبروں کی زیارت کرے۔ کیونکہ بے شک قبروں کی زیارت دل کو نرم کرتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہاتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (حاکم المستدرک، ج ۱، ص ۳۷۶)

اسی طرح کی حدیث حضرت ابو سعید خدری۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن اجمعین سے بھی روایت ہے۔ (حاکم المستدرک ج ۱، ص ۳۷۶ بیہقی کبریٰ ج ۴، ص ۷۷ مسند احمد بن حنبل المسند ج ۳، ص ۳۸ طبرانی معجم کبیر ج ۲۳، ص ۲۷۵)

زیارت قبور چاروں مسلک میں جائز ہے

شریعت میں قبروں کی زیارت کرنا باعث اجر و ثواب اور آخرت کو یاد دلانے کا ذریعہ ہے۔ ائمہ حدیث وتفسیر نے تفصیل کے ساتھ اس کے جائز ہونے کو بیان کیا ہے۔

چاروں مسلک کے ائمہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام مسلمانوں کے لئے قبروں کی زیارت جائز و مستحب ہے۔

(۱) مسلک حنفی کے امام علامہ بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۸، ص ۷۰ پر۔

اور احنفی امام علامہ عبدالرحمٰن عمادی الروضۃ ج ۱، ص ۵ پر لکھتے ہیں کہ

بے شک صالحین کی قبروں کی زیارت بلند درجہ باعث ثواب اور نیک عمل ہے۔ یہ ان آزمودہ اعمال میں سے ہے جن کے ذریعہ برکتوں کی بارش ہوتی ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان کے مزارات کی حاضری قبولیت دعا کے لئے مجرب جگہیں ہیں۔

(۲) مسلک مالکی کے مشہور زمانہ امام اپنی تصنیف المدخل ج ۲، ص ۲۴۹ پر لکھتے ہیں کہ

ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ اولیاء اور صالحین کی قبروں کی زیارت سے اپنے آپ کو دور نہ کرے اس لئے کہ ان کی زیارت سے مردہ دل اس طرح زندہ ہو جاتے ہیں جس طرح مردہ زمین موسلا دھار بارش سے زندہ ہو جاتی ہے۔ ان کی زیارت کی برکت سے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں کیوں کہ اولیاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ رحمٰن و منان کی بارگاہ میں حاضر رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی کوئی بات رد نہیں فرماتا۔

اور اللہ تعالیٰ اولیاء سے محبت کرنے والوں کو نامراد و ناکام نہیں کرتا ہے۔ اس لئے کہ اولیاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا باب رحمت ہیں جو اس کے بندوں کے لئے ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اللہ والوں کی کس قدر شان و بزرگی ہے۔ حدیث شریف سے ظاہر و ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں میں قبول فرمائے اور مشہور ولی ہمارے پیر اعظم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عاشق مدینہ مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی ولایت و بزرگی پر اجماع امت ہے ان کے عشق و محبت میں ہمیں ڈوبے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

علامہ ابن الحاج الفاسی المالکی نے اپنی کتاب المدخل، ج ۲، ص ۲۵۵ پر ایک بزرگ، اللہ تعالیٰ کے ولی کے مزار پر حصول برکات کا واقعہ لکھا ہے۔

بے شک حصول برکت کے لئے اللہ والوں کی قبروں کی زیارت مستحب عمل ہے کیوں کہ اللہ والوں کی برکتیں جس طرح ان کی زندگی میں فیض پہونچاتی ہیں اسی طرح ان کے وصال کے بعد بھی ان کا فیض جاری رہتا ہے۔ اور اللہ والوں کی قبروں کے پاس دعا کرنا اور ان سے شفاعت طلب کرنا ائمہ دین اور علمائے محققین کا معمول رہا ہے۔

اس عبارت کو لکھنے کے بعد علامہ ابن الحاج نے لکھا ہے کہ جس شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو، اسے چاہئے کہ وہ شخص اللہ والوں کی قبروں اور ان کے مزارات پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا وسیلہ پیش کرے۔ یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی طرف جانے کے لئے سامان سفر نہ باندھا جائے۔

(۱) مسجد حرام (۲) مسجد نبوی (۳) مسجد اقصیٰ، ان کے علاوہ کے لئے سفر نہ کیا جائے تو اس کا جواب مشہور بزرگ، حجۃ اللہ حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم کے آداب سفر میں بیان کیا ہے کہ عبادات کے لئے سفر کیا جائے مثلاً جہاد اور حج کے لئے اور اس کے بعد فرمایا کہ اس میں انبیاء علیہم السلام۔ صحابہ کرام۔ تابعین عظام اور تمام علماء اور اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کرنا بھی اس عمل خیر میں شامل ہے۔

(۳) حضرت امام شافعی کا حضرت امام اعظم کے مزار پر حاضر ہونا

خطیب بغدادی تاریخ بغداد، ج ۱، ص ۱۲۳ پر لکھتے ہیں کہ

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حصول برکت کی غرض سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر حاضر ہوتے اور زیارت کرتے۔ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کی برکات و حسنات کے بارے میں خود اپنا تجربہ بیان فرماتے ہیں۔

اِنِّیْ لَاَ تَبَرَّکُ بِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَجِیْئُ اِلٰی قَبْرِہٖ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ زَائِرًا ۝ بیشک میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات مبارکہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور روزانہ ان کی قبر شریف پر زیارت کے لئے حاضر ہوتا ہوں اور جب مجھے کوئی ضرورت اور مشکل پیش آتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر ان کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر حاجت پوری ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں تو میں وہاں سے نہیں جاتا۔ یہاں تک کہ میری حاجت پوری ہو چکی ہوتی ہے۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اللہ والوں کی بڑی شان ومنزلت ہے۔ دیکھئے اپنے امام اعظم کی شان وعظمت کا کیا عالم ہے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے بزرگ امام وولی خود بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر حاضر ہو جاتا ہوں تو میری ہر حاجت پوری ہو جاتی ہے اور مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔

جب امام اعظم کے مزار پاک پر برکت ورحمت کا یہ عالم ہے تو رسول اعظم محبوب اعظم کے مزار انور اور قبر اقدس کی برکت ورحمت کا کیا عالم ہوگا۔

جب ان کے گدا بھر دیتے ہیں شاہان زمانہ کی جھولی
محتاج کا جب یہ عالم ہے، تو مختار کا عالم کیا ہوگا

حضرت امام احمد بن حنبل اللہ والوں کی زیارت کے لئے ملک شام تشریف لے جاتے تھے

علامہ ابن مفلح نے اپنی کتاب المقصد الارشد ج۱، ص ۱۹۳ پر لکھتے ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور ولی حضرت محمد بن یوسف الفریابی کی زیارت کے لئے سفر کرکے ملک شام تشریف لے گئے تھے۔

حضرات! چاروں مسلک کے چاروں اماموں کا معمول مستند اور معتبر کتابوں کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ ہر امام نے اللہ والوں اور بزرگوں کے مزارات پر حاضری دی اور زیارت کے شرف سے مشرف ہوئے اور خوب خوب برکات وحسنات حاصل کئے ہیں۔

کچھ لوگ اپنے آپ کو حنبلی و مالکی اور شافعی و حنفی کہلاتے ہیں اور بزرگان دین کے مزارات کی حاضری اور زیارت کو شرک و بدعت کہتے ہیں ایسے کذاب و دجال حضرات نہ حنفی نہ شافعی اور نہ ہی حنبلی و مالکی ہیں۔ بلکہ ابلیسی اور جہنمی ہیں ایسے کذابوں اور دجالوں کے مکر و فریب سے ہوشیار رہنے اور بچنے کی سخت ضرورت ہے۔

(۱) حضرت امام ابن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضر ہوئے۔

(کتاب الثقات، جلد ۸، ص ۴۵۷)

(۲) حضرت ابو الفرج ہمدانی نے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر حاضری دی۔

(ابن عساکر، تاریخ مدینہ دمشق، ج ۵، ص ۳۳۳)

(۳) مشہور ولی حضرت بشر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے مشائخ کی حاضری۔

(خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۸۱)

(۴) محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شیخ حماد دباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریف پر حاضری۔ (قلائد الجواہر)

(۵) سلطان الاولیاء ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرد حق آگاہ ولی کامل حضرت داتا گنج بخش ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر حاضری۔ (سوانح خواجہ، ص ۵۵)

(۶) نائب الرسول حضرت بابا فرید گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر حاضر ہونا اور چالیس دن تک مزار انور کے پاس چلہ کرنا۔ (معین الارواح، ص ۲۲۹)

(۷) حضرت سید شاہ مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے۔

(۸) حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزار پاک ہند کے راجہ ہمارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضر ہوئے اور چالیس دن کا چلہ کیا۔ (سیر الاولیاء، معین الارواح، ص ۲۲۹)

امام اہلسنت مجدد اعظم دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مرشد الاولیاء حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے برکات و حسنات حاصل کئے ہیں۔

حضرات! ہم نے چند بزرگوں کی زندگی کے واقعات بطور نمونہ پیش کر دیے ہیں۔ ایسے ہزاروں بلکہ لاکھوں ثبوت پیش کیے جا سکتے ہیں جن میں ائمہ دین و محدثین اور اولیاء و علماء اللہ والوں کے مزارات پر حاضر ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے نیکی و ثواب اور دین و دنیا کی خیر و بھلائی کی نعمت و دولت حاصل کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایمان پر ثبات قدمی نصیب فرمائے اور بزرگان دین کے دامن سے سچی اور پکی وابستگی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

بسم الله الرحمن الرحيم
وبالحق أنزلناه وبالحق نزل
وما أرسلناك إلا مبشرا ونذيرا

﴿ ۸ ﴾

شعبان المعظم

چوتھا جمعہ .... پہلا بیان

طہارت کے فضائل وآداب

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ۝ (پ ۱۱، ع ۲)

ترجمہ: اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

اے ایمان والو! نماز کے لئے طہارت لازم و ضروری ہے۔ طہارت اگر نہیں ہے تو نماز نہیں ہوتی ہے بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علماء کفر لکھتے ہیں (اس کی وجہ یہ ہے) کہ بے غسل یا بے وضو نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ (بہار شریعت، ح ۲، ص ۲)

پیارے آقا کا ارشاد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

حدیث شریف: اَلصَّلٰوةُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ وَالطَّهَارَةُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ (مسلم، مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۳۹، ۱۱۴)

ترجمہ: یعنی جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔

اَلطَّهَارَةُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ ترجمہ: طہارت آدھا ایمان ہے۔ (ترمذی شریف، ج ۲، ص ۲)

اچھی طرح طہارت نہ کرنے کا وبال

حدیث شریف: ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک روز فجر کی نماز میں سورۂ روم تلاوت فرمارہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو متشابہ لگا۔ نماز کے بعد ارشاد فرمایا۔ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے۔ انہیں کی وجہ سے امام کو قرأت میں شبہ پڑتا ہے (نسائی، ج ۱، ص ۱۰)

اے ایمان والو! جب اچھی طرح طہارت نہ کرکے نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو جو لوگ بے طہارت یعنی بغیر غسل کیے نماز پڑھتے ہیں تو اس کی نحوست کا عالم کیا ہوگا۔

طہارت کی دو قسم ہے: ایک طہارت کبریٰ، دوسری طہارت صغریٰ۔ طہارت کبریٰ غسل ہے اور طہارت صغریٰ وضو ہے۔ جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے ان کو حدث اکبر اور جن چیزوں سے وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدث اصغر کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج۲، ص۷)

وضو کا بیان: اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک:۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ (پ۶، مائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔ (کنزالایمان)

وضو کرنے والے کے اعضاء قیامت کے دن روشن ہوں گے

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت میری امت اس حال میں بلائی جائے گی کہ اس کے منہ اور ہاتھ، پاؤں آثار وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہوسکے چمک زیادہ کرے۔ (بخاری، ج۱، ص۲۵، مسلم، ج۱، ص۱۲۶)

کامل وضو سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ارشاد فرمایا، کیا میں تم لوگوں کو ایسی چیز نہ بتادوں، جس کے سبب اللہ تعالیٰ تمہاری خطائیں معاف فرمادے اور درجات بلند کردے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت کامل وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اس کا ثواب ایسا ہے جیسے کفار کی سرحد پر حمایت بلاد اسلام کے لئے گھوڑا باندھنے کا ہے۔ (مسلم شریف، ج۱، ص۱۲۷)

وضو کے پانی سے گناہ دُھل جاتے ہیں

حدیث شریف: حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ ہمارے آقا رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈالتا ہے اور صاف کرتا ہے تو ناک کے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرے کے گناہ یہاں تک کہ پلکوں کے گناہ نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے گناہ نکل گئے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں کے گناہ نکل گئے اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پیر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پیروں کے ناخنوں سے گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ (نسائی، ج۱، ص۱۲، امام مالک، ص۱۰)

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ: سراج الامۃ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا ایک شخص وضو کر رہا ہے اور اس کے اعضائے وضو سے زنا کے گناہ گر رہے ہیں اس شخص کو بلایا اور فرمایا اے فلاں تو زنا کی خطاء کا مرتکب ہے تو نے زنا کا گناہ کیا ہے۔ اُس شخص کو حیرت ہوئی کہ جب میں نے زنا کیا تو کوئی دیکھنے والا نہیں تھا۔ میرے اور عورت کے علاوہ اس فعل بد کے بارے میں اور کوئی نہیں جانتا تو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ میں نے زنا کا گناہ کیا ہے۔ اس گناہگار شخص نے دریافت کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے فعل بد زنا کیا ہے تو آپ نے فرمایا جب تو وضو کر رہا تھا تو وضو کے پانی کے ذریعہ تیرے جسم کے گناہ گر رہے تھے اور میں دیکھ رہا تھا کہ تیرے جسم سے وضو کے پانی کے ذریعہ زنا کا گناہ گر رہا ہے۔ (میزان الکبریٰ، ص۱۳۰، مقدمۃ الرضویہ، ج۱)

اے ایمان والو! اس واقعہ سے پتہ چلا کہ وضو کا پانی تمام گناہوں کو دھو ڈالتا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ کامل وضو کیا کریں تاکہ ہمارے گناہ دُھل جائیں اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک و محبوب بندوں کو کس شان کا علم عطا فرماتا ہے کہ ان کی نگاہ سے گناہگار کا گناہ بھی پوشیدہ نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ ولایت کو جب یہ تاثیر دی ہے تو اللہ تعالیٰ کے محبوب اعظم رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ پاک کی شان کا عالم کیا ہوگا خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

سخت سردی میں وضو کرنے سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

حدیث شریف: حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وضو کے لئے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے۔ حمران کہتے ہیں کہ میں پانی لایا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ، منہ دھوئے یعنی وضو کیا تو میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے تو امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بندہ کامل وضو کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ (بزار، ج۲، ص ۵۷)

ٹھنڈی میں کامل وضو سے دوگنا ثواب ملتا ہے

حدیث شریف: امیر المومنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی اوسط، ج۳، ص ۱۰۶)

وضو پر وضو کرنا انبیائے کرام کی سنت ہے

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمارے سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ وضو کرنا تو لازم و ضروری ہے لیکن جو شخص دوبار یعنی وضو ہوتے ہوئے وضو کرے اس کو دوگنا ثواب ملتا ہے اور جو شخص تین بار وضو کرے تو میرا اور اگلے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وضو ہے۔ (امام احمد بن حنبل، ج۲، ص ۷۴)

کامل وضو سے جنت کی بشارت

حدیث شریف: امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ ہمارے پیارے رسول محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے اور پھر پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مسلم شریف، ج۱، ص ۱۲۲)

درود شریف:

بسم اللہ پڑھ کر وضو کرو

حدیث شریف: سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ جانِ رحمت، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی کامل وضو نہیں ہوا۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ہمارے سرکار امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے بسم اللہ پڑھ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا بدن پاک ہوگیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔ (ترمذی ج۱، ص۱۳، ابن ماجہ ص۳۲، دار قطنی ج۱، ص۷۱، ۱۰۱، حدیث ۲۲۸ وغیرہ)

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وضو کی برکت

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ایک صبح کو حبیب خدا، طبیب امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور فرمایا۔ اے بلال؟ کس عمل کے سبب جنت میں تم مجھ سے آگے آگے چل رہے تھے۔ میں رات جنت میں گیا تو تمہارے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم میں جب اذان کہتا ہوں اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں اور میرا جب بھی وضو ٹوٹتا ہے تو وضو کر لیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسی سبب سے۔ (ابن خزیمہ، ج۲، ص۲۱۳)

وضو سے شہادت کا ثواب ملتا ہے

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ جب ہمارے آقا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اس وقت میری عمر آٹھ سال کی تھی۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے بیٹے؟ تم سے ہوسکے تو ہر وقت باوضو رہا کرو۔ اگر کسی شخص کی موت وضو کی حالت میں ہوجائے تو اس کو شہادت کا درجہ نصیب ہوگا۔ (مجمع الزوائد)

وضو کے پانی سے شفاء ملتی ہے

حدیث شریف: ہمارے سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے

ہو کر نوش فرمایا اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا وضو کا بچا ہوا پانی پینا ستر مرض سے شفاء ہے۔

(فتاوٰی رضویہ شریف، کنز العمال، ج۹، ص۱۳۲)

مسواک کرنا سنت ہے

حدیث شریف: مسواک کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مسواک کرنا لازم کر لو کیوں کہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ (بخاری شریف، مسند امام احمد بن حنبل، ج۲، ص۱۳۸، حدیث ۵۸۶۹، کنز العمال، ج۹، ص۱۳۶)

مسواک کی اہمیت

حدیث شریف: امیر المومنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میری امت پر شاق (یعنی دشواری) کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا (یعنی مسواک کرنا فرض کر دیتا) اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جس وقت بھی نماز پڑھتے تو مسواک ضرور فرماتے۔ (طبرانی اوسط، ج۱، ص۳۳۷)

مسواک والی نماز کا ستر گنا ثواب

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا دو رکعت نماز جو مسواک کر کے پڑھی جائے بے مسواک کی ستر رکعت سے افضل ہے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ جو نماز مسواک کے ساتھ پڑھی جائے بغیر مسواک نماز پر ستر گنا افضل ہے۔

(ابو نعیم، مشکوٰۃ شریف، الترغیب والترہیب، ج۱، ص۱۰۱، شعب الایمان، ج۳، ص۲۶)

اللہ والے کا پیار مسواک سے: عالم ربانی نائب رسول، ولی کامل حضرت مولانا بدر الدین احمد قادری رضوی مصنف سوانح اعلیٰ حضرت، رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ وقت کی نماز کے علاوہ نماز چاشت بھی پابندی سے ادا فرماتے تھے اور ہر وضو میں مسواک کرنا لازم تھا مگر پہلے برش سے منجن فرماتے پھر مسواک کرتے ایک دن پوچھا گیا کہ حضرت

جب برش کرلیا تو مسواک کرنے کی ضرورت کیا ہے؟ تو عاشق رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) بدر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پان کھانے کی وجہ سے برش سے منجن کرتا ہوں اور مسواک اس لئے کرتا ہوں تاکہ پیارے مصطفےٰ، سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ادا ہو جائے۔ اور فرماتے ہیں کہ برش کرنا جائز ہے اور مسواک کرنا سنت ہے۔

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۸ ﴾

شعبان المعظم

چوتھا جمعہ..دوسرا بیان

جمعہ کی فضیلت واہمیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (پ۲۸،ع۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (کنز الایمان)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِیْ يُهْدِی الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِی الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِی الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِیْ يُهْدِی الْبَيْضَةَ ۔ (مسلم شریف ج۱، ص۲۸۲)

تمہید: اے ایمان والو! جمعہ مبارک کا دن بڑی فضیلت اور برکت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روز جمعہ کو بے شمار خوبیاں عطا کی ہیں، انہیں خوبیوں کے جمع ہونے کی وجہ سے اسے جمعہ کہا جاتا ہے۔ جمعہ کا دن، دنوں کا سردار اور مسلمانوں کے ہفتہ کی عید کا دن ہے۔ جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اتارے گئے۔ جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کا وصال ہوا۔ جمعہ کے دن مرنے والا فتنۂ قبر اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور شہید کا درجہ پائے گا، جمعہ

کے دن ایک ایسی ساعت آتی ہے کہ بندہ جو سوال کرے اللہ تعالیٰ اسے دے بشرطیکہ حرام کا سوال نہ ہو۔ جمعہ کے روز نماز جمعہ فرض ہے۔ نماز جمعہ جو شخص بغیر کسی عذر شرعی کے نہ ادا کرے وہ سخت گنہگار اور عذاب نار کا مستحق اور فاسق و فاجر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کے پڑھنے کی بڑی سختی سے تاکید فرمائی ہے۔

جمعہ کے دن کی فضیلت

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے کائنات بزم محشر کے دولہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے، اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی میں جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ (مسلم، ج۱، ص[illegible]، و ترمذی، ج۱، ص[illegible]، و نسائی، ج۱، ص۱۵۳)

حدیث شریف: اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے سرکار امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی دن صور پھونکا جائے گا (یعنی جمعہ کے دن قیامت قائم ہوگی) جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس وقت حضور پر ہمارا درود کیونکر پیش کیا جائے گا جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انتقال فرما چکے ہوں گے۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسم کو کھانا حرام کر دیا ہے تو اللہ کا نبی زندہ ہے اور روزی دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ص[illegible]، نسائی، ج۱، ص[illegible] ملتقطاً)

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار

حدیث شریف: ابن ماجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب دنوں سے بڑا ہے اور جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الاضحیٰ و عید الفطر سے افضل ہے۔ اس میں (یعنی جمعہ کے دن میں) پانچ خصلتیں ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ (۲) اور اسی میں زمین پر انہیں اتارا۔ (۳) اور اسی میں انہیں وفات دی۔ (۴) اور اسی میں (یعنی جمعہ کے دن میں) ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس

وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دیا جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ (۵) اور اسی دن (یعنی جمعہ کے دن) میں قیامت قائم ہوگی کوئی مقرب فرشتہ، آسمان، زمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتے نہ ہوں۔ (ابن ماجہ ص ۷۸)

جمعہ میں ایک ساعت بہت مقبول ہے

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید البشر شافع محشر مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے جس بھلائی کا سوال کرے (یعنی جو دعا کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کرے گا۔ (مشکوٰۃ، ص ۱۱۹)
مسلم شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے، رہا یہ کہ وہ (مقبول وقت) کونسا ہے اس میں روایتیں بہت ہیں ان میں سے ایک قوی روایت یہ ہے کہ امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے۔
(بخاری و مسلم ج ۱ ص ۲۸۱)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ہم مسلمانوں کو جمعہ کا دن عطا فرمایا جو تمام دنوں کا سردار ہے حتی کہ دونوں عیدوں سے افضل جمعہ مبارک کا دن ہے اور جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے جو بہت ہی مقبول ہے اس مبارک ساعت میں مومن بندہ اپنے رب تعالیٰ سے جو بھی سوال کرے اور دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا بلکہ سوال پورا کرتا ہے اور دعاء کو قبول فرماتا ہے مگر سوال حرام و ناجائز نہ ہو۔ اب وہ مقبول ساعت کونسی ہے تو ایک قوی روایت کے مطابق امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے لیکر ختم نماز تک ہے۔ لہٰذا اب ہمیں چاہئے کہ نماز جمعہ کے لئے خوب ادب و احترام کا مظاہرہ کریں اور جب امام خطبہ کے لئے بیٹھے تو حضور قلب اور خشوع و خضوع کے ساتھ اپنے دل ہی دل میں اپنے رب تعالیٰ سے دعاء مانگیں اس یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ ضرور بہ ضرور وہ اپنے بندے کی دعاء کو قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعا کی توفیق دے اور ہماری دعا کو شرف قبولیت بخشے آمین۔ ثم آمین۔

جمعہ کا دن بخشش کا دن ہے

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شافع محشر محبوب داور مصطفیٰ کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بغیر مغفرت کئے نہ چھوڑے گا۔

(ابو یعلیٰ مسند ج ۳ ص ۱۴۶)

اے ایمان والو! جمعہ کے دن کے لئے خوب اچھی طرح تیاری کرلو اور اچھی طرح پاک وصاف ہوکر ادب کے سانچے میں ڈھل کر نماز جمعہ کے لئے مسجد جاؤ اس یقین کے ساتھ کہ آج ہمارا رب کریم ہمارے گناہوں کو بخش دے گا اور بخشش ونجات کا پروانہ عطا فرمائے گا اور جب نماز جمعہ سے فارغ ہوکر اپنے گھر کو آئیں گے تو ہمارے ساتھ بخشش کا پروانہ ساتھ ہوگا گویا اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں گناہوں سے پاک وصاف فرمادیا ہے۔

جمعہ کے ہر گھنٹے میں چھ لاکھ کی بخشش

حدیث شریف: حضرت ابو یعلیٰ سے روایت ہے کہ ہمارے حضور سراپا نور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ کو آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہوگیا تھا۔

اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جو جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مرے گا وہ شخص عذاب قبر سے بچالیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر لگی ہوگی (یعنی وہ شخص شہید ہوگا) ایک دوسری روایت میں ہے کہ جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے، عذاب قبر اور فتنہ قبر سے بچالیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا (یعنی قیامت کے دن) کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا اور اس کے ساتھ گواہ ہوں گے کہ اس کے لئے گواہی دیں گے یا مہر ہوگی۔ (بہار شریعت حصہ ۴ ص ۷۷۵، ۸۸ بحوالہ ترغیب ج ۱ ص ۲۸۳)

اے ایمان والو! آپ حضرات نے سن لیا کہ جمعہ مبارک کا دن کتنے برکات وحسنات کا حامل ہے کہ جمعہ کے دن کے ہر گھنٹہ میں اللہ تعالیٰ چھ لاکھ گنہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے جن پر دوزخ واجب ہوچکی تھی۔ لہٰذا ہم سب بھی کوشش کریں کہ دوزخ سے آزادی پانے والے چھ لاکھ گنہگاروں کی فہرست میں ہمارا نام بھی شامل ہوجائے۔ ہمارا ایمان ہے کہ میرا رب تعالیٰ اپنے بندوں پر بے حد کریم اور بے حساب رحیم ہے۔ اپنے پیارے حبیب، امت کے طبیب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل ضرور بضرور ہمارا نام مغفرت ونجات کے رجسٹر میں لکھ دیگا اور دوسری بات یہ عرض کرنا چاہوں گا۔ جو بہت ہی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ یقیناً وہ مسلمان مرد یا وہ مسلمان عورت جو جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن انتقال کرجائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو قبر میں ہر فتنہ اور عذاب سے محفوظ

فرمادیتا ہے اور قیامت کے دن ان سے کچھ حساب نہ ہوگا اور ان کو شہید کا درجہ نصیب ہوگا۔

لیکن۔ یہ ساری عظمت و بزرگی اور برکت و رحمت اس مسلمان کو نصیب ہوں گی، جو روز جمعہ کے ادب اور نماز جمعہ کی پابندی کے ساتھ، ساتھ محبوب خدا، نبی دو عالم مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے زندہ نبی ماننے کے ساتھ، ساتھ با اختیار اور غیب داں نبی بھی مانتا ہو اور یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم پکارنے کو سنت اور ثواب جانتا ہو بلکہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم پکارتا بھی ہو۔ نبی دو عالم، رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے اور محبت کرنے کے بغیر چارہ نہیں، نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ حتیٰ کہ نماز جمعہ، اگر محبت رسول نہیں ہے تو سب فضول ہیں۔ کسی کام کے نہیں اور جو جمعہ کے دن یا رات میں مرے یا رمضان شریف میں مرے یا شب قدر میں مرے اور سب سے بڑی بات یہ ہے جو میں عرض کرنا چاہوں گا کہ کوئی شخص چاہے کعبہ میں مرے یا مدینہ منورہ میں مرے اگر وہ مرنے والا مومن نہیں ہے یعنی سنی صحیح العقیدہ مسلمان نہیں ہے تو وہ شخص جہنمی ہے، دوزخ کا حقدار ہے۔ جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مرنا، یا رمضان شریف میں مرنا، یا کعبہ شریف اور مدینہ منورہ میں مرنا، اس شخص کے لئے بے سود اور فضول ہے۔ بے شمار کافر و مشرک یہودی و عیسائی اور شیعہ وغیرہ منافق و مرتد مکہ شریف اور مدینہ شریف میں مرے ہیں آج بھی بے شمار کافر و مشرک یہود و نصاریٰ جمعرات و جمعہ کے دن اور رمضان شریف کے مہینے میں مرتے ہیں تو کیا جمعرات اور جمعہ کا دن یا رمضان شریف کا مہینہ ان مرنے والے کافروں، مشرکوں کو کچھ فائدے دے سکتے ہیں نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ جو شخص ان کو جنتی کہے گا وہ خود جنت سے محروم رہے گا۔

مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرْ

اور یہی حکم بلکہ اس سے سخت حکم وہابی، دیوبندی، تبلیغی کا ہے جو اپنی کفریات و گستاخی کی بنیاد پر کافر و مرتد ہیں جن پر سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب حسام الحرمین شریف شاہد و عادل ہے اور بے شک و شبہ وہ مومن مسلمان جو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جملہ کمالات و معجزات اور اختیارات وعلوم غیبیہ پر مکمل ایمان رکھتا ہو اور یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم پکارنے کو جائز و مستحسن سمجھتا ہو۔

ایسا مومن و مسلمان جب جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن یا رمضان شریف میں۔ یا مکہ شریف یا مدینہ منورہ میں انتقال کرتا ہے تو وہ حسنات و برکات اور فضیلتیں جو حدیث شریف میں بیان ہوئی ہیں ان کا مستحق قرار پاتا ہے۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا ہمارے ایمان کے محافظ سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے :

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

درود شریف:

خطبہ کے وقت چُپ رہنے والے کی مغفرت

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے آقا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چُپ رہا اس کے لئے مغفرت ہو جائے گی (یعنی وہ شخص بخش دیا جائے گا) ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور۔ اور جس شخص نے کنکری چھولی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہوا سے ہٹا دے۔ (مسلم ج:۱، ص:۲۸۳، ابوداؤد، ج:۱، ص:۱۵۱، ترمذی ج:۱، ص:۱۲۳، مطبوعہ)

اے ایمان والو: نماز جمعہ کی بڑی فضیلت ہے، اس شخص کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو نماز جمعہ کو ادب واحترام کے ساتھ پڑھتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ جس شخص نے ایک کنکر کو ہاتھ لگا دیا تو گویا اس شخص نے خطبہ جمعہ کا ادب واحترام نہیں کیا۔ اس لئے وہ شخص اللہ تعالیٰ کے اس خصوصی انعام واکرام سے محروم رہے گا جو خطبۂ جمعہ کے وقت نصیب کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ادب واحترام کے سانچے میں ڈھل کر بڑی خاموشی سے خطبۂ جمعہ سماعت کریں، وہ وقت ادب کے ساتھ چُپ رہنے کا ہے اگر کوئی شخص گردن ہلا رہا ہے اور ہم کو چاہئے کہ اس وقت اس شخص کو نہ روکیں نہ ٹوکیں ورنہ ہم بھی اسی شخص کی طرح مجرم وگنہگار ہو جائیں گے اور ہمارے بھی اجر وثواب جاتے رہیں گے۔

جو شخص تین جمعہ نہ پڑھے وہ منافق ہے

حدیث شریف: ابن خزیمہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تین جمعہ بلا عذر چھوڑ دے وہ منافق ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے تین جمعہ پے در پے چھوڑ دیا اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ (طبرانی، صحیح ابن حبان ج:۱، ص:۲۳۷)

جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا سنت ہے

حدیث شریف: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے اعظم نبی معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو تو اس سے معطر ہو پھر نماز کے لئے نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوں تو اس میں گھسنے کی کوشش نہ کرے پھر فرض نماز ادا کرے اور امام جب خطبہ پڑھے تو خاموش رہے تو اس کے لئے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری شریف ج ۱، ص [illegible])

اے ایمان والو! جمعہ کی نماز کو چھوڑ دینا کتنا بڑا جرم اور گناہ ہے کہ جو شخص بغیر کسی مجبوری کے اگر تین جمعہ چھوڑ دیتا ہے تو وہ شخص منافقوں میں لکھ دیا جاتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے اور جمعہ کی نماز کی توفیق عطا فرمائے اور جمعہ کے دن غسل کرنا، تیل لگانا، سرمہ ڈالنا، خوشبو سے معطر ہونا اور بالوں کو تراشنا، ناخن کاٹنا اور اچھے لباس زیب تن کرنا سنت ہے۔ اور نماز کے لئے مسجد میں جائے تو دو شخصوں کے بیچ گھسنے کی کوشش نہ کرنا بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا اور ادب کے ساتھ خاموشی سے خطبہ سننا تو اللہ تعالیٰ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے بیچ میں ہونے والے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے رہتے ہیں

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسجد میں پہلے آنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ تو پہلے آنے والا ایسا ہے جیسے اس شخص نے اونٹ کی قربانی کی، اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسے اس شخص نے گائے کی قربانی کی اور جو شخص اس کے بعد آتا ہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے دنبہ کی قربانی کی اور اس کے بعد آنے والا شخص ایسا ہے جیسے مرغی کا صدقہ کیا اور اس کے بعد کا شخص ایسا ہے جیسے انڈا صدقہ کیا اور جب امام خطبہ کے لئے آتا ہے یعنی خطبہ کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتے اپنا دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں یعنی خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ (بخاری، مسلم ج ۱، ص [illegible]، ابن ماجہ ص [illegible]، ترمذی ج ۱، ص [illegible])

جمعہ کے دن غسل کرنے سے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں

حدیث شریف: خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق اکبر و حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شاہ طیبہ رحمت والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دیئے جاتے ہیں اور جب وہ شخص مسجد کی جانب چلنا شروع کرتا ہے تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ ہر قدم پر اس شخص کو بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اُسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ (طبرانی کبیر ج ۱۸، ص ۱۳۹، مجمع الزوائد ج ۲، ص ۳۷۳)

اے ایمان والو! وہ مسلمان کتنا خوش نصیب ہوتا ہے جو اذان سنتے ہی مسجد میں حاضر ہو جاتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور آنے والے کا نام اپنے دفتر میں لکھ لیتے ہیں۔ یاد رکھو! فرشتوں کا اپنے رجسٹر میں ہمارا نام لکھنا اس کو کم نہ سمجھنا بہت بڑی بات ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمارے کام آئے گا۔ ترمذی شریف کی روایت کے مطابق یعنی جو شخص اذان سن کر خطبہ و نماز سے پہلے مسجد میں حاضر ہو، سواری پر نہ آئے بلکہ پیدل چل کر آئے اور امام کے قریب ادب سے بیٹھ کر خطبہ سنے اور کوئی لغو فضول کام نہ کرے تو ایسے شخص کو ایک سال کے روزے رکھنے اور ایک سال کی راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے کا ثواب ملے گا اور وہ شخص کتنا کم نصیب ہے جو خطبہ کے وقت مسجد میں آتا ہے جبکہ فرشتے اپنا دفتر بند کر لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

اسلئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اذان سن کر مسجد میں حاضر ہو جائے تا کہ فرشتے اس شخص کا نام اپنے دفتر میں درج کر لیں اور خوب ادب سے امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سنے اور پھر نماز ادا کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ کرم سے ایک سال کے روزے اور ایک سال کی راتوں کو جاگ کر عبادت کا ثواب حاصل ہو جائے اور اس مسلمان کی قسمت کتنی بلند و بالا ہے جو شخص جمعہ کی نماز کے ادب و احترام کی خاطر اور اپنے پیارے نبی رحمت و برکت والے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت جان کر غسل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم پروردگار اس مسلمان کے تمام گناہ اور خطائیں معاف فرما دیتا ہے مگر یہ ساری برکتیں اور فضیلتیں اس شخص کے لئے ہیں جو مومن اور سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہے۔

جمعہ کے دن درود پڑھنے کی فضیلت

حدیث شریف: ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت کے مطابق ہمارے سرکار امت کے غمخوار رحمت

پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ ص ۷۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن ۸۰ مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو اس لئے کہ جمعہ کے دن میری امت کا درود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے پس جو شخص مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا وہ شخص قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔ (انیس الواعظین)

اے ایمان والو! جو خوش نصیب مسلمان چاہتا ہو کہ درد والم سے بھرے، مصیبت وزحمت سے لبریز، نفسی، نفسی کے عالم میں بروز قیامت امتی، امتی کی رحمت وشفقت بھری صدا لگانے والے، شافع محشر، محبوب داور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے زیادہ قریب جگہ نصیب ہو جائے تو اس امتی کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ درود وسلام اپنے شفاعت والے نبی، کرم و بخشش والے رسول، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت رحمت وبرکت میں پیش کرے۔ ان کا وعدہ سچا ہے تم اپنا وعدہ پورا کرو، وہی تو اپنے کریم ورحیم رب تعالیٰ کے کریم ورحیم حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں جو نیک وبد نہیں دیکھتے۔ ان کے کرم کا دروازہ آٹھوں پہر سائلوں اور فقیروں کے لئے کھلا رہتا ہے۔ خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ امام عشق ومحبت پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

درود شریف:

فضائل درود جمعہ: بعد نماز جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھیں، جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو، جمعہ کے دن نماز صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں۔ جو کہیں اکیلا ہو تنہا پڑھے، یونہی عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں، درود جمعہ کے چالیس فائدے ہیں جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں۔ یہاں صرف چند نمونے ذکر کئے جاتے ہیں۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے محبت رکھے گا اور ان کی

عظمت کو تمام جہان والوں سے زیادہ دل میں رکھےگا۔ جو شخص ان کی شان گھٹانے والوں سے، ان کے ذکر پاک کو مٹانے والوں سے دور رہےگا، قلب کے ساتھ ان سے بیزار ہوگا، ایسا جو کوئی مسلمان درود جمعہ پڑھےگا اس کے لئے بے شمار فائدے ہیں جن میں سے بعض درج کئے جاتے ہیں۔

۱) اس پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اتارےگا۔

۲) اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجےگا۔

۳) پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھےگا۔

۴) اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائےگا۔

۵) اس کے پانچ ہزار درجات بلند کرےگا۔

۶) اس کے ماتھے پر لکھ دیگا یہ منافق نہیں۔

۷) اس کے ماتھے پر تحریر فرمائےگا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

۸) اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھےگا۔

۹) اس کے مال میں ترقی دےگا۔

۱۰) اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت دےگا۔

۱۱) دشمنوں پر غلبہ دےگا۔

۱۲) دلوں میں اس کی محبت رکھےگا۔

۱۳) کسی دن خواب میں برکت زیارت اقدس سے مشرف ہوگا۔

۱۴) ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

۱۵) قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کرےگا۔

۱۶) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی۔

۱۷) اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا اور بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس درود کی تمام سنیوں کے لئے اجازت فرمائی ہے بشرطیکہ بدمذہبوں سے بچیں۔ فقط اور اس درود کو درود رضویہ بھی کہا جاتا ہے۔

درود جمعہ　　　　یعنی　　　　درود رضویہ

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہٖ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ وسلاما علیک یارسول اللہ

سنی مسلمانوں کے دین ودنیا کا بھلا، بلا زوال، دافع بلا و بیماری امان

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہٖ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ وسلاما علیک یا رسول اللہ

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے